میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر بیانات کا حسین مجموعہ

شان و عظمت میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

المعروف

میلادِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

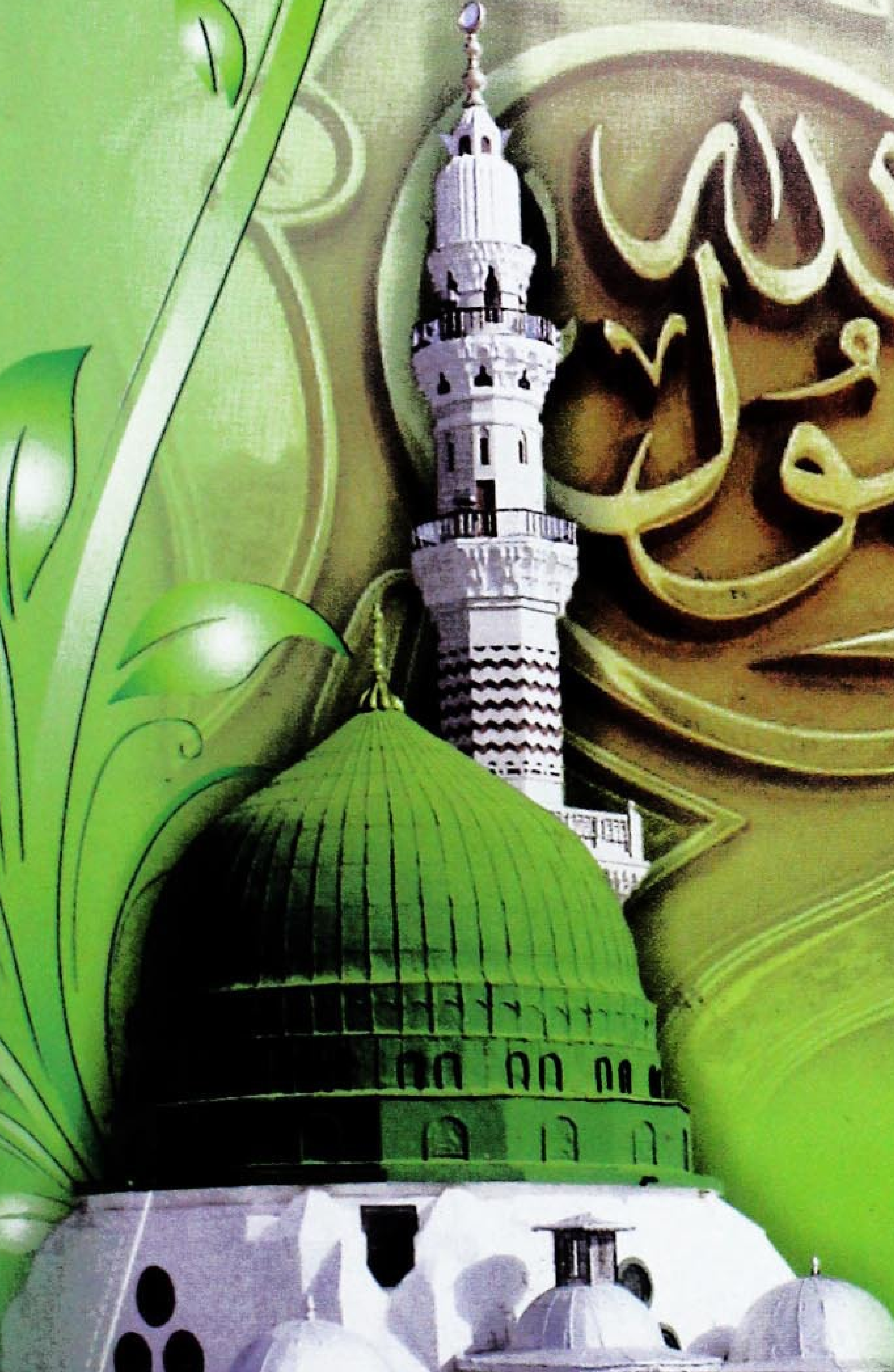

علامہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری

ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ، سپیریئر کالج سمبڑیال

فاضلہ مصباح اکرم

معلمہ، مدرسہ غوثیہ رضویہ فیض القرآن

Marfat.com

Marfat.com

میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر بیانات کا حسین مجموعہ

شان و عظمت میلاد النبی ﷺ

المعروف

میلادِ مصطفیٰ ﷺ

علامہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری

(ایم فل) (ہیڈ شعبہ اسلامیات: سپیریئر کالج سمبڑیال)

فاضلہ مصباح اکرم

(معلمہ: مدرسہ غوثیہ رضویہ فیض القرآن ڈھلم بلگن)

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

M/-304796

Marfat.com

ناشر: مشتاق احمد

اہتمام: سلمان منیر

ہماری کتابیں، معیاری کتابیں
خوبصورت اور کم قیمت کتابیں

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

140909

نام کتاب	—	میلادِ مُصطفیٰ ﷺ
مترجم	—	علامہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری
معاونت	—	فاضلہ مصباح اکرم
مطبع	—	ناصر شہزاد پرنٹرز، لاہور
ڈیزائن	—	عاطف بٹ
اشاعت	—	2016ء
کمپوزنگ	—	گُل گرافکس
قیمت	—	روپے

کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما کر شکریہ ادا کرنے کا موقع فراہم کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جاسکے۔ شکریہ

Marfat.com

انتساب

بڑے بھائی

رانا محمد شبیر حسین (آف کاموں کی)

کے نام

محمد وسیم اکرمؔ القادری (ایم فل)
(ہیڈ شعبہ اسلامیات: سپیریئر کالج سمبڑیال)
(Email:qmwaseem@gmail.com)
0300-6496898

☆☆☆

Marfat.com

فہرست

❄ پیش لفظ ---------- 5
❄ میلادِ مصطفیٰ ﷺ و سیرت مصطفیٰ ﷺ کا بیان ---------- 6
❄ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت ---------- 25
❄ سابقہ آسمانی کتابیں اور میلادِ مصطفیٰ کریم ﷺ کے تذکرے ---------- 36
❄ ولادت سے قبل...... میلادِ مصطفیٰ کریم ﷺ کے چرچے ---------- 59
❄ آمدِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی شان ---------- 75
❄ رحمت مصطفیٰ کریم ﷺ ---------- 100
❄ جمالِ مصطفیٰ کریم ﷺ ---------- 149
❄ مصطفیٰ کریم ﷺ کا اسم ''محمد'' ---------- 196
❄ معجزاتِ مصطفیٰ کریم ﷺ ---------- 264
❄ عظمتِ مصطفیٰ کریم ﷺ ---------- 302
❄ رفعتِ مصطفیٰ کریم ﷺ ---------- 328
❄ مقامِ مصطفیٰ کریم ﷺ ---------- 358
❄ قرآن مجید...... بیانِ ادائے مصطفیٰ کریم ﷺ ---------- 403
❄ مصطفیٰ کریم ﷺ پر درود و سلام کی فضیلت ---------- 422
❄ محبت و اطاعت مصطفیٰ کریم ﷺ ---------- 448

Marfat.com

پیش لفظ

میلاد کا ثبوت:

الحمدلولیه والصلوة والسلام علیٰ نبیه وعلیٰ اله وصحبه وبارك وسلم

قارئین کرام! اہل علم کے ہاں اصول ہے کہ فرض وواجب کا ثبوت قرآن وصحیح حدیث سے ہونا چاہیے، سنت کا ثبوت عمل پیغمبر ﷺ سے یا آپ کے حکم سے، مستحب کا ثبوت عمل علماء وصالحین سے، یعنی جس درجہ کی چیز ہو ثبوت بھی اسی درجہ کا ہونا چاہیے۔ میلادالنبی ﷺ مستحب ہے، واجب یا فرض نہیں ہے، اس لیے اس کے ثبوت کے لیے عمل علماء وصالحین کافی ہے۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ ذکر میلادالرسول میں لکھتے ہیں:

((جعل لمن فرح بمولده حجابا من النار وسترا ومن انفق فی مولده درهما كان المصطفی ﷺ له شافعا ومشفعا)) (ذکر میلادرسول، مترجم، مطبوعہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ، صفحہ نمبر15)

''جو نبی پاک ﷺ کے میلاد شریف کی خوشی کرے وہ خوشی دوزخ کی آگ کے لیے پردہ بن جائے گی اور جو نبی پاک ﷺ کے میلاد پر ایک درہم خرچ کرے حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے اور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔''

اہلحدیث حضرات کی مقتدر شخصیت نواب صدیق حسن بھوپالی اپنے کتاب الشمامة العنبر یہ من مولد خیر البریہ میں لکھتے ہیں:

''جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا، حصول اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔''

صفحہ 5 پر رقمطراز ہیں:

''اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع (ہفتہ) یا ہر ماہ میں التزام اس کا کرلیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ وسیرت وسمت ودل وہدی وولادت ووفات آنحضرت ﷺ کا کریں۔ پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں۔''

ہردلعزیز، اپنے زمانہ کی مشہور علمی وروحانی شخصیت حاجی امداداللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ فیصلہ ہفت مسئلہ کے صفحہ 5 پر فرماتے ہیں:

''مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں، اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔'' (تفصیلی ذکر آئندہ صفحات میں آرہا ہے)

Marfat.com

میلاد مصطفیٰ ﷺ و سیرت مصطفیٰ ﷺ کا بیان

رسول اللہ ﷺ کے والدین:

جناب عبداللہ قریش میں سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت تھے اور آنحضرت ﷺ کا نوران کے چہرے میں اس طرح چمکتا تھا جیسے روشن ستارہ ہوتا ہے۔ ان کے اس حسن کی وجہ سے قریش کی نوجوان لڑکیاں ان کو بہت چاہتی تھیں اور سب عبداللہ پر جان دیتی تھیں۔

مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی فضل وکرم سے نواز رکھا تھا آپ حسن و خوبصورتی میں بے مثال تھے۔ جب جواں ہوئے تو آپ کی خوبصورتی اور نیک سیرتی کا چرچا ہر سو عام ہوگیا، قریش کے بڑے بڑے رؤساء کی یہ خواہش تھی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے داماد ہوں۔ اپنی فرزندی میں قبول کرنے کی خواہش کا اظہار بہت سے رؤساء نے جناب عبدالمطلب سے کئی بار کیا تھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے بعد اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر آپ کی حفاظت ونگہداشت فرمائی۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنے ساتھ عجیب وغریب واقعات مشاہدہ کئے تو اپنے والدگرامی جناب عبدالمطلب سے کہا کہ میں جب کبھی مکہ مکرمہ کی وادی اور کوہِ ثبیرہ کی طرف جاتا ہوں تو میری پشت سے ایک نور چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے جو کہ دو حصوں میں تقسیم ہوکر مشرق ومغرب میں پھیل جاتا ہے اور پھر دوبارہ اکٹھا ہوکر ایک بادل کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ میری نگاہیں یہ مشاہدہ بھی کرتی ہیں کہ آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور یہ بادل کا ٹکرا آسمان کی طرف چلا گیا ہے اور پھر جلدی واپس آگیا ہے اور پھر میری پشت میں واپس آجاتا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم جناب عبدالمطلب نے جب اپنے فرزند کی یہ باتیں سنیں تو فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! مبارک ہو تمہیں کہ تمہاری صلب سے رحم مادر میں ایسا پاکیزہ نطفہ منتقل ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں افضل ترین ہوگا۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام وہب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہے۔ عرب کے بہترین قبیلہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پارسائی اور پرہیزگاری میں بلند مقام رکھتی تھیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد محترم جناب وہب بن عبدمناف بنی زہرہ میں عزت ونسب دونوں کے لحاظ سے سردار تھے، اپنی بیوی برہ بنت عبدالعزیٰ کو حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں اس لئے بھیجا تاکہ وہ جناب عبدالمطلب سے یہ بات کریں کہ میری نیک سیرت اور خوبصورت وخوش اخلاق بیٹی سیدہ آمنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو اگر وہ اپنے بیٹے جناب عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ نکاح میں قبول فرمائیں تو یہ ہمارے لئے سعادت کی

Marfat.com

بات ہو گی۔ چونکہ جناب عبدالمطلب بھی اب یہ چاہتے تھے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی کر دی جائے مگر وہ اس کے لئے کسی ایسی لڑکی کی تلاش میں تھے جو حسب ونسب کے لحاظ سے بلند مرتبہ ہو اور عفت و پاکدامنی میں بھی ممتاز ہو، اس لئے جب جناب وہب بن عبد مناف کی طرف سے آپ کو سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رشتہ جناب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے آیا تو آپ نے محسوس کیا کہ جن صفات عالیہ کی لڑکی کو وہ تلاش کر رہے تھے وہ صفات یقیناً سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں موجود ہیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رشتہ ان کے ساتھ نہائیت مناسب رہے گا۔ چنانچہ جناب عبدالمطلب نے اس رشتہ کا ذکر اپنے گھر والوں سے کیا گھر والوں نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا اور یوں یہ رشتہ طے پا گیا اور شادی ہو گئی۔

کہا جاتا ہے کہ جب جناب عبداللہ کی سیدہ آمنہ سے شادی ہوئی تو قبیلہ قریش میں بنی مخزوم، بنی عبد شمس اور بنی عبد مناف میں کوئی لڑکی ایسی نہیں تھی جو اس غم میں بیمار نہ پڑ گئی ہو کہ اس کی شادی عبداللہ سے نہ ہو سکی۔

جناب عبداللہ (شادی کے وقت) اپنے والد کے ساتھ سیدہ آمنہ کو بیاہ کر لانے کے لئے روانہ ہوئے۔ شادی کے وقت جناب عبداللہ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ راستے میں انہیں کعبہ شریف کے قریب قبیلہ بنی اسد بن عبدالعزیٰ کی ایک عورت ملی جسے قتیلہ یا رقیہ کہا جاتا تھا۔ یہ ورقہ ابن نوفل کی بہن تھی۔ قتیلہ نے اپنے بھائی ورقہ بن نوفل سے سن رکھا تھا کہ اس امت کے لئے ایک نبی ہونے والے ہیں۔ جن کا نوران کے باپ کے چہرے میں جھلکتا ہو گا۔ اس نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نورِ نبوت دیکھ کر ان سے کہا: ''عبداللہ کہاں جا رہے ہو؟'' انہوں نے کہا کہ ''اپنے والد کے ساتھ جا رہا ہوں۔'' قتیلہ نے کہا: ''میں تمہیں اتنے ہی اونٹ دوں گی جتنے تمہاری جان کے بدلے میں قربان کیے گئے تھے، اگر تم اسی وقت میرے ساتھ جماع کر لو۔''

حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ ہوں اور ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا اور نہ ان سے جدا ہو سکتا ہوں۔ پھر انہوں نے یہ شعر پڑھے:

اما الحرام فالممات دونه　　　والحل لأحل فاستبينه

''جہاں تک حرام کاری کی بات ہے، اس سے بہتر تو مر جانا ہے۔''

يحمي الكريم عرضه ودينه　　　فكيف بالامر الذي تبغينه

''شریف آدمی اپنی آبرو اور دین کی حفاظت کیا کرتا ہے، اس لئے تو کیسے ایک غلط کام کی طرف مجھے بلا رہی ہے۔؟''

اسی طرح کی ایک روایت ابو یزید مدینی سے بھی ہے کہ جب عبدالمطلب اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو لے کر ان کی شادی کرنے کے لئے روانہ ہوئے تو وہ ایک کاہنہ عورت کے پاس سے گزرے جو تبالہ کی رہنے والی تھی۔ تبالہ یمن کا ایک شہر ہے۔ اس عورت نے بہت سی کتابیں پڑھی تھیں، اس کا نام فاطمہ بنت مرّ الخثعمیہ تھا۔ جب اس نے حضرت عبداللہ کو دیکھا تو اسے ان کے چہرے میں نبوت کا نور دمکتا ہوا نظر آیا۔ اس نے عبداللہ سے کہا:

''اے نوجوان! کیا تم اسی وقت مجھ سے جماع کر سکتے ہو؟ میں اس کے بدلے میں تمہیں سو اونٹ دوں گی۔''

اس پر عبداللہ نے جو جواب دیا وہ پیچھے گزر چکا ہے۔ علامہ علی بن برہان الدین حلبیؒ کہتے ہیں کہ کلبی نے کہا ہے:

''یہ کاہنہ انتہائی حسین اور پاکدامن عورتوں میں سے تھی۔ اس نے حضرت عبداللہ کو نکاح کی دعوت دی تھی مگر

Marfat.com

انہوں نے انکار کر دیا۔''

عبدالمطلب (حضرت عبداللہ کو لے کر) حضرت آمنہ کے چچا کے پاس آئے، یہ وہیب ابن عبد مناف ابن زہرہ تھے۔ اس وقت یہی بنی زہرہ کے سردار تھے اور اپنے نسب اور شرف کی وجہ سے معزز تھے۔ حضرت آمنہ اپنے والد وہب ابن عبد مناف کا انتقال ہو جانے کی وجہ سے وہیب ہی کی سرپرستی میں تھیں۔

نور نبوت کی منتقلی:

ایک روایت یہ بھی ہے کہ عبدالمطلب وہب ابن عبد مناف کے پاس ہی پہنچے تھے (یعنی ان کا انتقال نہیں ہوا تھا بلکہ حضرت آمنہ کی شادی کے وقت وہ زندہ تھے) اور انہوں نے ہی اپنی بیٹی کی حضرت عبداللہ سے شادی کی تھی۔ اپنے وقت میں حضرت آمنہ قریشی عورتوں میں نسب اور مقام کے اعتبار سے سب سے زیادہ افضل خاتون تھیں۔ شادی کے بعد حضرت عبداللہ نے ان سے پیر کے دن شعب بنی ہاشم میں جمرہ وسطیٰ کے مقام پر صحبت کی تھی۔ یوں نور محمدی سیدہ آمنہ کی جانب منتقل ہو گیا۔

پھر حضرت عبداللہ تین دن اپنی بیوی یعنی حضرت آمنہ کے پاس رہے۔ عربوں کا یہی دستور بھی تھا کہ جب مرد اپنی بیوی کے پاس (شادی کے بعد اس کے میکہ میں) جاتا تو تین دن رہتا تھا۔ اس وقت حضرت آمنہ اور ان کے گھر والے شعب بنی ہاشم میں تھے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ جب واپسی میں اس عورت کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے آج تو وہ پیش کش نہیں کر رہی جو پچھلی مرتبہ کی تھی۔؟ تو وہ عورت حیران ہو کر پوچھنے لگی کہ تو کون ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ میں فلاں ہوں۔

تو اس عورت نے بے اعتباری سے کہا: ''نہیں! تم وہ نہیں ہو۔ میں نے اس وقت تمہاری آنکھوں کے درمیان ایک نور دیکھا تھا جو اس وقت مجھے نظر نہیں آ رہا۔ میرے پاس سے جانے کے بعد تم نے کیا کیا؟

حضرت عبداللہ نے اس کو بتایا کہ یہاں سے جانے کے بعد میری شادی ہوئی، اِس پر اس عورت نے کہا: ''خدا کی قسم! میں بدکار عورت نہیں ہوں، بلکہ میں نے تمہارے چہرے پر ایک نور دیکھا تھا اس لئے میں نے چاہا کہ وہ نور مجھ میں آ جائے مگر اللہ کی مرضی یہ نہیں تھی، بلکہ جہاں اس نے چاہا وہاں اس نور کو بھیج دیا۔ تم اپنی بیوی کو خوشخبری دو کہ دنیا کا بہترین انسان اس کے پیٹ میں ہے۔

نسب نبی کا پاکیزہ ہونا:

حضرت کلبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ماں اور باپ کے طرف سے (پچھلی پشتوں میں) پانچ سو مائیں ہیں، مگر ان میں کہیں بھی کسی کے لئے زنا اور بدکاری ثابت نہیں ہے۔ حالانکہ ایسا ہوتا ہے کہ مرد و عورت زنا کر لیتے ہیں اور اس کے بعد اگر مرد چاہتا ہے تو اسی عورت سے شادی کر لیتا ہے۔ مگر آنحضرت ﷺ کا پورا سلسلۂ نسب کنگھال لیا جائے دادہال اور ننہال اور اوپر کی پشتوں تک آپ ﷺ کی جتنی مائیں بھی ہیں کسی کے متعلق ایسی بات ثابت نہیں ہوتی جس سے معلوم ہو کہ ان کے کردار میں جھول تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے پورے نسب کی کس طرح حفاظت فرمائی اور اسے کس طرح پاکیزہ اور صاف وشفاف رکھا۔ نہ ان میں جاہلیت کی حرکتوں میں سے کوئی حرکت پائی جاتی ہے یعنی مائید راور سوتیلی ماں کے ساتھ یعنی باپ کی دوسری بیوی کے ساتھ

Marfat.com

باپ کے مرنے کے بعد نکاح کرنے کی رسم بھی آپ کے نسب میں کہیں نہیں ملتی، کیونکہ جاہلیت کے زمانے میں عرب اس بات کو جائز سمجھتے تھے کہ باپ کے مرنے کے بعد اس کا سب سے بڑا لڑکا اپنی سوتیلی ماں کے لئے اپنے باپ کا جانشین ہو جاتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں زنا سے نہیں (یعنی میرے نسب میں کہیں بھی کوئی زنا سے پیدا شدہ نہیں ہے) اسی لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

رسول اللہ ﷺ اپنی دادیوں پر فخر کیا کرتے تھے، کیونکہ عرب کے عام ماحول اور رسموں کے برخلاف آپ ﷺ کی تمام نسبی دادیاں نہایت پاکباز تھیں اور ان سب کے شریعت کے مطابق نکاح ہوئے تھے۔ آپ فرمایا کرتے:

''میں عواتک اور فواطم کی اولاد ہوں''۔

عواتک عاتکہ کی جمع ہے، عاتکہ کے معنی پاک دامن کے ہیں۔ فواطم فاطمہ کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں ایسی اونٹنی جس کے بچے کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو۔ ادھر عاتکہ اور فاطمہ عرب میں عورتوں کے مقبول ناموں میں سے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی نسبی دادیوں میں کئی عاتکہ اور فاطمہ نام کی ہیں۔ یہاں عواتک اور فواطم کے معنی مراد نہیں ہیں، بلکہ نام مراد ہیں کہ میں عاتکاؤں اور فاطماؤں کا بیٹا یعنی ان کی اولاد ہوں۔

حافظ ابن عساکر نے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نسبی مائیں (یعنی جدات۔ دادیاں) چودہ ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ گیارہ ہیں اور ان میں سب سے پہلی عاتکہ (نامی عورت) لوئ ابن غالب کی ماں ہیں۔ بنی سلیم میں جو عاتکائیں ہیں ان میں ایک تو عاتکہ بنت ہلال ہیں جو عبد مناف کی ماں ہیں۔ دوسری عاتکہ بنت ارقص ابن مرّہ ابن ہلال ہیں جو ہاشم کی ماں ہیں۔ تیسری عاتکہ بنت مرّہ ابن ہلال ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے نانا وہب کی ماں ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سلیم کی عاتکاؤں سے مراد قبیلہ بنی سلیم کی وہ تین دوشیزائیں ہیں جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا تھا جیسا کہ آگے رضاعت کے واقعہ میں آرہا ہے۔ ان تینوں کا نام عاتکہ تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی نسبی ماؤں میں دس فاطمائیں ہیں یعنی دس کا نام فاطمہ رہا ہے۔

علامہ حلبی فرماتے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ پانچ (فاطمائیں) ہیں۔ بعض کہتے ہیں چھ ہیں اور بعض کہتے ہیں آٹھ ہیں۔ آپ ﷺ کے داد ہال کی جانب سے جو آپ ﷺ کی مائیں ہیں مجھے ان میں سے دو کے سوا متعین طریقے پر یہ معلوم نہیں کہ کس کس کا نام فاطمہ رہا ہے۔ وہ دو یہ ہیں۔ ''حضرت عبداللہ کی والدہ فاطمہ اور قصی کی ماں فاطمہ۔ یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ فرما کر کہ ''میں فاطماؤں کی اولاد ہوں''۔ صرف وہ فاطمائیں مراد نہ لی ہوں جو آپ کے نسب کا جز ہیں بلکہ عام دادہالی فاطمائیں مراد لی ہوں اور اس طرح ان میں وہ فاطمہ بھی شامل ہوں جو اسد ابن ہاشم کی ماں ہیں۔ نیز وہ فاطمہ بنت اسد بھی جو حضرت علی ابن ابو طالب کی ماں ہیں۔ اور خود ان فاطمہ کی ماں فاطمہ (یعنی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نانی ہوئیں کہ ماں اور نانی دونوں کا نام فاطمہ تھا) یہ فاطمائیں ان تینوں فاطماؤں کے علاوہ ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک ریشمی تھان عنایت فرمایا اور حکم دیا کہ اسے تین فاطماؤں کے درمیان تقسیم کر دو۔ یہ تینوں فاطمائیں یہ ہیں۔ ایک فاطمہؓ جو آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی ہیں۔ دوسری فاطمہ حضرت حمزہؓ کی صاحبزادی ہیں اور تیسری فاطمہ بنت اسد ہیں۔ بعض محققین نے ان میں فاطمہ اُمّ عمرو ابن عائذ اور فاطمہ بنت عبداللہ ابن رزام اور ان فاطمہ کی والدہ فاطمہ بنت حرث اور عبد مناف کی

Marfat.com

نانی فاطمہ بنت نصر ابن عوف کو بھی شامل کیا ہے۔ واللہ اعلم!

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نکاحوں کے ذریعہ پیدا ہوا ہوں، زنا کے ذریعہ نہیں!''

(یعنی آپ کے آباؤ اجداد میں جتنے بھی ہیں سب کے شرعی نکاح ہوئے ہیں اوران کی جتنی اولادیں یعنی جو آپ کی نسبی دادا ہیں وہ سب کے سب اپنے ماں باپ کے جائز اولاد ہیں، ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو ماں، باپ کی بدکاری کے ذریعہ پیدا ہوا ہو۔

اس زمانہ میں ایسا ہوتا تھا کہ عورت مرد کے ایک عرصہ تک ناجائز تعلقات رہتے تھے (اوراس کے نتیجہ میں ناجائز اولاد پیدا ہوتی تھی) پھر اگر وہ چاہتے تو آپس میں شادی کر لیتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ عرب زنا کو جائز سمجھتے مگران میں جو شریف اور نیک لوگ تھے وہ کھلے عام اس برائی سے بچتے تھے اور ایسے بھی تھے جنہوں نے جاہلیت کے زمانے میں بھی اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا (یہ وہ لوگ تھے جو اپنی فطری شرافت اور نیکی وجہ سے جہالت اور لاعلمی کے باوجود برائی کو برائی سمجھتے تھے اور تمام عمر اس سے اپنا دامن بچائے رکھتے تھے) چنانچہ آنحضرت ﷺ کے اجداد میں سب حضرات وہی ہیں جن میں شرافت طبعی اور فطری تھی۔ اور وہ لوگ اپنی فطرت سلیمہ کی بنا پر ہمیشہ اپنے زمانے کی برائیوں کو برائی سمجھتے رہے اوران سے اپنے آپ کو بچاتے رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ان کی نسل اور نطفے سے دونوں جہان کے بہترین انسان کو پیدا کرنا تھا۔ اس لئے اس نے آپ کے پورے نسبی سلسلے کو ان گندگیوں اور برائیوں سے محفوظ اور پاک رکھا جن میں اس دور کے اکثر لوگ گھرے ہوئے تھے۔ چنانچہ یہ بھی آنحضرت ﷺ کا ایک عظیم معجزہ ہے کہ آپ کے پورے نسب میں جو ایک طویل سلسلہ ہے اور جس پر صدیوں کی لمبی مدت گزری اور علم وجہالت کے مختلف دور آئے ان میں یہ نسب وقت کی ہر برائی سے محفوظ رہا۔

جناب عبداللہ کا وصال:

حضرت ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کو تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب کا انتقال ہو گیا۔ سیرت کی بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے والد کا وصال آپ کی ولادت سے دو ماہ قبل ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ کا انتقال مدینے میں ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ ایک قریشی قافلہ کے ساتھ تجارت کے لئے گئے تھے مگر وہاں بیمار اور کمزور ہو کر واپس ہوئے۔ جب یہ قافلہ مدینے سے گزرا تو حضرت عبداللہ اپنی ننہال یعنی بنی نجار کے یہاں ٹھہر گئے، کیونکہ حضرت عبداللہ کی والدہ بنی نجار میں سے تھیں۔ یہ یہاں ایک مہینے تک بیماری کی حالت میں رہے، جب ان کے ساتھیوں کا قافلہ مکے پہنچا تو جناب عبدالمطلب نے ان سے اپنے بیٹے کے متعلق پوچھا، انہوں نے بتلایا کہ ہم نے ان کو بیماری کی حالت میں ان کی ننہال میں چھوڑ دیا ہے۔ عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کو مکے لانے کے لئے حارث یا حضرت زبیر کو جو عبداللہ کے بھائی تھے مدینے بھیجا مگر وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ کا انتقال ہو چکا ہے اوران کو وہیں دفن کر دیا گیا ہے۔ جب حضرت آمنہ کو یہ جانکاہ خبر ملی تو انہوں نے اپنے محبوب شوہر کے لیے یہ اشعار پڑھے:

عفا جانب البطحاء من ال هاشم   وجاور لحدًا خارجًا فی الغمائم

Marfat.com

دعتہ المنایا دعوۃ فاجابھا وما ترکت فی الناس مثلی ابن ھاشم
عشیۃ راحوا یحملون سریرہ نعاورہ اصحابہ فی التذامم

''اسد الغابۃ'' میں یہ روایت ہے کہ عبدالمطلب نے عبداللہ کی بیماری کی خبر سن کر اپنے بیٹے زبیر کو ان کے پاس بھیجا جو حضرت عبداللہ کے سگے بھائی تھے اور یہ کہ حضرت عبداللہ کی وفات (مدینے میں) زبیر کے سامنے ہی ہوئی۔ ان کو وہاں تابعہ والے مکان میں دفن کیا گیا۔ تابعہ بنی عدی ابن نجار میں سے ایک شخص کا نام تھا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے پہنچے اور آپ ﷺ نے اس مکان کو دیکھا تو آپ انے لوگوں کو اس کے متعلق بتلاتے ہوئے فرمایا کہ یہیں میری والدہ مجھے لے کر اترا کرتی تھیں اور اسی گھر میں میرے والد عبداللہ کی قبر ہے اور مجھے بنی عدی ابن نجار کے پانی میں تیرنا بہت اچھا لگتا تھا۔

مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصال کے بعد دار نابغہ میں دفن کیا گیا، جبکہ ایک قوی روایت کے مطابق مدینہ طیبہ کے نزدیک ابواء کے مقام پر دفن کیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت:

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن پاک سے سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اس ضمن میں سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ دورانِ حمل مجھے عام عورتوں کی طرح کسی قسم کا بوجھ، درد اور طبیعت میں بدمزگی محسوس نہیں ہوئی جیسا کہ عام طور پر عورتوں کو حمل کے دوران ہوا کرتا ہے۔ شروع کے چھ ماہ تو مجھے یہ احساس بھی نہ ہوا کہ میں حمل سے ہوں۔ صرف اتنا احساس ہوتا تھا کہ اس دوران حیض کی بندش ہوگئی تھی، جب چھ ماہ گزر گئے تو میں خواب و بیداری کے عالم میں تھی۔ میں نے کسی کی آواز سنی کہ اے آمنہ! تم حمل سے ہو (یہ اس طرح سے کہا گیا کہ جیسے) مجھے معلوم نہ تھا کہ میں حمل سے ہوں۔ اس کے بعد آواز آئی: تم اس امت کے پیغمبر کے حمل سے ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ ساری مخلوق سے افضل حاملہ ہو۔

آپ فرماتی ہیں کہ میں حمل کے دوران ہر مہینہ میں ایک غیبی آواز سنا کرتی کہ تمہیں مبارک وہ مبارک ساعت نزدیک آن پہنچی ہے۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جلوہ افروز ہونے والے ہیں جو خیر و برکت والے ہیں۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزید فرماتی ہیں کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت مبارکہ کی ساعت نزدیک آئی تو میں اس وقت گھر میں تنہا تھی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دادا جناب عبدالمطلب اس وقت طواف کعبہ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اچانک میں نے ایک زوردار آواز سنی جس سے میں ڈر گئی، پھر میں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ والا پرندہ میرے قریب آیا، اس نے اپنے پر میرے سینہ پر ملا۔ اس سے میرا ڈر ختم ہوگیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ شربت سے بھرا ہوا ایک پیالہ میرے پاس پڑا ہوا ہے، میں نے اسے پی لیا، اس سے مجھے کچھ سکون سا محسوس ہوا۔ اب میں نے دیکھا کہ میرے پاس لمبے قد والی خوبصورت عورتیں آئیں۔ ان عورتوں کا قد عبد مناف کے قبیلے کی عورتوں جیسا لمبا تھا، ان کو دیکھ کر میں بڑی حیران ہوئی کہ ان کو میری حالت کا کیسے علم ہوا ہے۔؟ ان عورتوں میں سے ایک نے کہا: میرا نام آسیہ ہے اور میں فرعون کی بیوی ہوں۔ دوسری عورت نے مجھ سے کہا: میں مریم بنت عمران ہوں اور یہ عورتیں جنت کی حوریں ہیں۔ اس کے بعد مجھے معمولی سا تکلیف کا احساس ہونے لگا، پھر مجھے ایک

Marfat.com

گرجدار آواز سنائی دی اور میں نے دیکھا کہ زمین وآسمان کے مابین ایک سفید ریشمی چادر پھیلا دی گئی اور بہت سے لوگ ایک جماعت کی شکل میں زمین وآسمان کے درمیان کھڑے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں چاندی کے سفید آفتابے ہیں، مجھے کستوری سے زیادہ اچھی خوشبو آنے لگی۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ پرندوں کی ایک ٹولی میرے سامنے آ گئی ہے، ان پرندوں کے پر یاقوت اور چونچیں زمرد سبز سے بنی ہوئی تھیں، اس کے بعد میری نگاہوں کے سامنے سے اللہ تعالیٰ نے پردہ ہٹا دیا اور مجھے مشرق ومغرب کے افق دکھائی دیئے گئے، مجھے تین جھنڈے نظر آئے جو لہرا رہے تھے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں جبکہ ایک جھنڈا مجھے خانہ کعبہ کے اوپر لہراتا ہوا دکھائی دیا۔ میں یہ سب کچھ مشاہدہ کر رہی تھی کہ اسی اثناء میں مجھے درد محسوس ہوا۔ اب ان عورتوں نے اپنے ہاتھوں سے میری مدد کی اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت باسعادت ہوئی۔

میں نے دیکھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سجدے کی حالت میں تھے اور اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائی ہوئی ہے، یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے رو کر التجا فرما رہے ہوں۔ اسی دوران میں سفید رنگ کے بادل کا ایک ٹکڑا دیکھا جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لپیٹ کر اٹھا لیا اور آپ کو میری نظروں سے اوجھل کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے ایک آواز سنی کہ کوئی منادی کر رہا ہے:

''انہیں مشرق ومغرب میں لے جاؤ۔ بحر وبر پر لے جاؤ اور سیر کراؤ تاکہ ہر کوئی آپ کو پہچان لے اور اچھی طرح جان لے کہ آپ کی صفت ماحی ہے تاکہ دنیا سے شرک کے آثار ختم ہو جائیں۔''

پلک جھپکتے ہی بادل کا یہ ٹکڑا اوجھل ہو گیا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ریشم کے سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے میرے سامنے موجود تھے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک بہت بڑا نورانی بادل دیکھا جو پہلے والے بادل سے بڑا تھا، مجھے اس بادل سے گھوڑوں کے ہنہنانے اور پرندوں کے پھڑ پھڑانے اور لوگوں کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اس بادل کے ٹکڑے نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو میری نظروں کے سامنے سے اوجھل کر دیا۔ یہ وقفہ پہلے سے زیادہ طویل تھا، اس وقت میں نے ایک منادی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زمین کے تمام گوشوں کی سیر کراؤ، تمام پیغمبروں کے سامنے لے جاؤ۔ تمام جن وانس کی روحوں کو زیارت سے مشرف ہونے دو، فرشتوں، پرندوں اور چرندوں کو زیارت کراؤ۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد بادل کا یہ ٹکڑا میری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سبز ریشمی کپڑے میں اچھی طرح لپٹے ہوئے ہیں اور اس ریشم سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ مجھے ایک منادی کی آواز آئی مبارک ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کس شان سے دنیا میں تشریف لائے ہیں، دنیا کی تمام مخلوق آج سے آپ کے تابع فرمان ہے، تمام مخلوق آپ سے فرمان باری تعالیٰ حاصل کرے گی۔ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف نگاہ کی تو میں نے دیکھا کہ گویا آپ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمک رہے ہیں اور آپ کے جسم اطہر سے مشک وعنبر کی خوشبوئیں آ رہی ہیں اس دوران مجھے تین اشخاص کھڑے دکھائی دیئے جن کے چہرے آفتاب سے زیادہ روشن تھے۔ ایک کے ہاتھ میں چاندی

Marfat.com

کا آفتابہ تھا، اس آفتابے سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔ دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا ایک طشت تھا، اس کے چار پہلو تھے اور ہر پہلو پر مروارید رکھا ہوا تھا۔ تیسرے کے ہاتھ میں سفید حریر ہے، اس کے بعد انہوں نے ایک ایسی انگشتری نکالی کہ جس کے دیکھنے سے آنکھیں خیرہ ہوگئیں، اس انگشتری کو آفتابے کے سفید پانی سے سات مرتبہ دھویا، پھر اس انگشت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے مابین مہر نبوت رکھی گئی، اس پر حریر کا ٹکڑا باندھا گیا اور تھوڑی دیر تک اپنی آغوش میں لینے کے بعد میرے بچے کو میری گود میں رکھ دیا گیا۔

رضاعی والدہ......ثویبہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ ماجدہ کے بعد سب سے پہلے جس عورت نے دودھ پلایا وہ ثویبہ آنحضرت ﷺ کے چچا ابولہب کی باندی تھیں۔ اس عورت کو ابولہب نے اس وقت آزاد کر دیا تھا جب اس نے ابولہب کو آنحضرت کی ولادت کی خوشخبری آکر دی تھی (آنحضرت ﷺ کی ولادت کے بعد) ثویبہ نے ابولہب سے آکر کہا:

”کیا آپ کو معلوم ہے کہ تمہارے بھائی عبداللہ کی بیوی کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔؟“

یہ سنتے ہی ابولہب نے (خوش ہوکر) کہا کہ تو آزاد ہے۔ (آنحضرت ﷺ کی ولادت سے خوش ہونے کی وجو سے) ابولہب کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ پیر کے دن (جو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا دن ہے) اس کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے اور اس کو اس رات میں جہنم میں پانی پلا دیا جاتا ہے۔ یہ پانی اس کو اتنی مقدار میں دیا جاتا ہے جتنا انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیانی فاصلے میں آسکتا ہے (یعنی ایک گھونٹ پانی) یعنی اس کے عذاب میں پیر کی رات میں جو کمی ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ اس کہ اتنی مقدار میں پانی پلا دیا جاتا ہے۔

ثویبہ نے آنحضرت ﷺ کو حلیمہ سعدیہ کے آنے سے پہلے صرف چند دن دودھ پلایا ہے، اس زمانے میں یہ اپنے بیٹے مُسروح (میم کے زبر اور پیش کے ساتھ دونوں طرح درست ہے) کے دودھ سے تھیں۔ ثویبہ نے اس سے پہلے آنحضرت ﷺ کے چچا حرث کے بیٹے ابوسفیان کو بھی دودھ پلایا تھا۔

ثویبہ نے آنحضرت ﷺ اور ابوسفیان کو دودھ پلانے سے پہلے آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب کو بھی دودھ پلایا تھا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے دو سال بڑے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چار سال بڑے تھے۔ (سیرت حلبیہ)

سیدہ حلیمہ سعدیہ اور حرث......رسول اللہ ﷺ کی رضاعی والدہ اور والد:

سیدہ حلیمہ کے والد کا نام ابی ذویب اور خاوند کا نام حارث بن عبدالعزیٰ تھا۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ سعد سے تھا جو فصاحت و بلاغت اور بیان کی شیرینی کی وجہ سے مشہور تھا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ نے مجھ کو تمام عرب میں فصیح بنایا ہے۔ ایک تو ہمارا قبیلۂ قریش فصاحت زبان میں بے مثل ہے، دوسرے میری پرورش بنی سعد میں ہوئی جو فصاحت و بلاغت میں مشہور و ممتاز ہے۔

حضور سرور کائنات، فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی رشتہ داروں میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام اس لحاظ سے اہم اور قابل فخر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلانے کا

Marfat.com

سب سے زیادہ شرف حضرت حلیمہ کے حصہ میں آیا ہے۔ انہوں نے لگاتار دو سال تک یہ خدمت سرانجام دی۔ اس کی تفصیل جس پر تمام سیرت نگار اور مورخین اسلام متفق ہیں، وہ یہ ہے کہ قریش اور دیگر شرفائے عرب کے ہاں یہ رواج تھا کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے والیوں کے حوالے کرتے تھے۔ اس کی کئی وجوہ تھیں۔ ایک یہ کہ ان کی بیویاں ان کی خدمت کیلئے فراغت پا سکیں۔ دوئم یہ کہ ان کی اولاد صحرائی ماحول میں نشوونما پائے اور انہیں فصیح عربی زبان میں مہارت حاصل ہو جائے۔ سوئم یہ کہ صحرا کا پاک صاف ماحول میسر آئے اور وہ تندرست اور توانا ہوں۔ صحرائی زندگی کی جفاکشیوں اور مشقتوں کے وہ بچپن سے خوگر ہوں۔ چہارم یہ کہ ان کے جد امجد حضرت معد کی جسمانی قوت اور ہڈیوں کی مضبوطی اور اعصاب کی پختگی کے اوصاف ان کو ورثہ میں ملیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسلمانوں کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ اے مسلمانو! معد کا تن وتوش پیدا کرو، مشقت طلبی کو اپنا شعار بناؤ اور اپنے جسم اور اعصاب کو سخت بناؤ۔

چنانچہ اس وقت کے روساء قریش اور امراء عرب اپنے بچوں کو اپنی ماں کی نرم و گداز آغوش میں پرورش کی بجائے صحرا نشین قبیلوں کے پاس ان کے بچپن کو گزارنا پسند کرتے تھے، تاکہ اس کی ریت اور اس کی کھردری پتھریلی زمین کی رگڑوں سے ان کے جسم میں مضبوطی پیدا ہو اور ان کی فصیح و بلیغ زبان سیکھ کر وہ بہترین خطیب اور عمدہ قائد بن سکیں۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں نے آپ سے زیادہ کوئی فصیح نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایسا کیوں نہ ہو کہ میں قبیلہ قریش کا فرزند ہوں اور میں نے اپنی رضاعت کا زمانہ بنی سعد قبیلہ میں گزارا ہے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب ایک ایسی ہی خاتون کی تلاش میں تھے جو ان کے جلیل القدر پوتے کو اپنے ذمہ لے سکے۔ صحرا کی کھلی فضا اور پاکیزہ ہوا میں وہ اس کی پرورش بھی کرے اور جوہر فصاحت کو بھی آب و تاب بخشے۔ اسی دوران بنی سعد قبیلہ کی کچھ خواتین بچے لینے کی غرض سے مکہ آئیں۔ بنی سعد کا قبیلہ بنی ہوازن کی ایک شاخ تھا جو اپنی عربیت اور فصاحت میں اپنا جواب نہ رکھتا تھا۔ ان خواتین میں حلیمہ سعدیہ بھی شامل تھیں جو اپنے شوہر حارث بن عبدالعزیٰ کے ساتھ اس مقصد کے لئے مکہ آئی تھیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود یہ احوال بیان کرتی ہیں۔ فرماتی ہیں:

''وہ سال قحط اور خشک سالی کا سال تھا۔ ہمارے پاس کچھ باقی نہ رہا تھا جس پر گزر اوقات کر سکیں۔ میں ایک سبزی مائل رنگ والی گدھی پر سوار ہو کر اپنے قافلے کے ساتھ نکلی۔ ہمارے ساتھ ایک بوڑھی اونٹنی بھی تھی جس کی کھیری میں دودھ کا ایک قطرہ تک نہ تھا۔ میرا بچہ بھوک کی وجہ سے ساری ساری رات روتا رہتا اور ہمیں ایک لمحہ کیلئے بھی سونا نصیب نہ ہوتا۔ نہ میری چھاتیوں میں اتنا دودھ تھا کہ جس سے وہ سیر ہو سکے اور نہ ہماری اونٹنی کی کھیری میں دودھ تھا جو ہم اس کو پلا سکتے۔ ہم اس امید پر جی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ احسان فرمائے گا۔ بارش برسے گی اور خوشحالی کا زمانہ پھر لوٹ آئے گا۔

میں اس گدھی پر سوار ہو کر اس قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ بھوک کے مارے وہ قدم بھی نہ اٹھا سکتی تھی۔ اس کی وجہ سے پورا قافلہ مصیبت میں مبتلا تھا۔ نہ ہمیں چھوڑ کر وہ آگے جا سکتے تھے اور نہ یہ لاغر گدھی چلنے کا نام لیتی تھی۔ کافی مشکلات کے بعد ہم مکہ پہنچنے میں کامیاب ہوئے اور پھر سب نے بچے تلاش کرنے کیلئے

Marfat.com

گھر گھر کے چکر لگانے شروع کر دیئے۔ بنی سعد کی عورتیں سیدہ آمنہ کے نونہال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھی گئیں لیکن جب انہیں معلوم ہوتا کہ یہ یتیم ہے تو وہ واپس لوٹ آتیں۔ اصل میں وہ یہ خیال کرتی تھیں کہ اس کا باپ تو ہے نہیں جو ہماری خدمات پر ہمیں انعام وکرام سے مالا مال کر دے۔ بیوہ ماں اور بوڑھا دادا ہماری کیا خدمت کرے گا۔ چند دنوں میں ہر عورت کو بچہ مل گیا لیکن ایک میں تھی جس کی گود خالی تھی۔ میری غربت، تنگدستی اور خستہ حالی کو دیکھ کر کوئی خاندان مجھے اپنا بچہ دینے کے لئے آمادہ نہ ہوتا تھا۔ آخر میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ بخدا میں خالی واپس گھر نہیں جاؤں گی۔ میں اس یتیم بچے کو ہی لے آتی ہوں۔ کم از کم خالی گود تو واپس نہیں جاؤں گی۔ میرے خاوند نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ جاؤ اور اس یتیم بچے کو لے آؤ۔

حلیمہ سعد یہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور وہ بچہ لے آئی اور اگر مجھے بھی کوئی اور بچہ مل جاتا تو شاید میں بھی ایک یتیم بچہ کو اٹھا کر نہ لاتی۔ میرے پاس اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ تھا۔ بہت کوشش کے باوجود مجھے کسی دوسری عورت نے بچہ نہیں دیا۔

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ پہنچی تو مجھے حضرت عبدالمطلب ملے۔ انہوں نے پوچھا۔ ''تم کون ہو۔''؟

میں نے کہا کہ میں بنی سعد کی ایک خاتون ہوں۔ انہوں نے نام پوچھا تو میں نے بتایا: ''حلیمہ''

یہ سن کر حضرت عبدالمطلب فرط مسرت سے مسکرانے لگے اور فرمایا: ''واہ واہ! سعد اور حلم، کیا کہنا؟ یہ وہ دو خوبیاں ہیں جن میں زمانہ بھر کی بھلائی اور ابدی عزت موجود ہے۔''

پھر فرمایا: ''میرے ہاں ایک بچہ ہے کسی نے اس کے یتیم ہونے کی وجہ سے اسے قبول نہیں کیا۔ تم اس یتیم بچہ کو گود لینے کے لئے تیار ہو۔'' کیا تم اس کو دودھ پلانے کے لئے تیار ہو۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی برکت سے تیرا دامن سعادت سے لبریز ہو جائے۔''؟

حلیمہ سعد یہ فرماتی ہیں کہ میں اپنے خاوند سے مشورہ کرنے کیلئے اجازت طلب کی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے خاوند کے دل کو اس گنج گراں مایہ کے ملنے پر فرحت وسرور سے بھر دیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ حلیمہ! دیر نہ کرو۔ فوراً جاؤ اور اس بچے کو لے آؤ۔ میں واپس آئی تو حضرت عبدالمطلب کو اپنا منتظر پایا۔ میں نے کہا کہ وہ بچہ مجھے دے دیں۔ میں اس کو دودھ پلانے کے لئے تیار ہوں۔

وہ مجھے حضرت سیدہ آمنہ کے گھر لے گئے۔ سیدہ نے مجھے خوش آمدید کہا اور مجھے اس کمرہ میں لے گئی جہاں یہ نور نظر لیٹا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ کی طرح سفید صوف کے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ نیچے سبز رنگ کی ریشمی چادر بچھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام کر رہے تھے۔ کستوری کی مہک اٹھ رہی تھی۔ آپ کے معصوم حسن و جمال کو دیکھ کر میں تو فریفتہ ہوگئی۔ مجھ میں یہ جرأت نہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگاؤں۔ میں نے اپنا ہاتھ سینہ پر رکھا تو وہ جان جاں مسکرانے لگے اور اپنی سرمگیں آنکھیں کھولیں۔ میں نے محسوس کیا کہ ان آنکھوں سے انوار نکل رہے ہیں اور آسمان کو چھو رہے ہیں۔ میں نے بے اختیار دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھا کر اپنے سینہ سے لگا لیا اور اپنے خاوند کے پاس آگئی۔

جب میں اس دولت سرمدی کو اٹھائے ہوئے واپس اپنے خیمہ میں پہنچی تو میں نے دودھ پلانے کے لئے اپنی

Marfat.com

دائیں چھاتی پیش کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پینے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو الہام کیا کہ تیرا ایک اور بھائی بھی ہے۔ اس لئے آپ عدل کریں اور دوسری طرف سے دودھ نہ پئیں۔ جس جلیل القدر ہستی نے آگے چل کر سارے جہاں کو عدل وانصاف کا درس دینا تھا اس کا پروردگار یہ کیسے برداشت کرسکتا تھا کہ اس کا اپنا دامن کسی بے انصافی میں ملوث ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ پینے سے قبل حضرت حلیمہ کی چھاتیوں میں برائے نام دودھ تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ پینے کی برکت سے وہ چھاتیاں دودھ سے لبریز ہوگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی بھائی نے بھی خوب سیر ہو کر دودھ پیا۔ رات کو وہ بھی خوب گہری نیند سویا۔ اس کو سلانے کے بعد میرا خاوند اس بوڑھی اور لاغر اونٹنی کی طرف گیا۔ یہ دیکھ کر اس کی حیرت وخوشی کی انتہا نہ رہی کہ اس کی اونٹنی کی کھیری دودھ سے بھری ہوئی ہے۔ اس نے اسے دوہا اور جی بھر کر دودھ نوش جاں کیا۔ میں نے بھی خوب جی بھر کر دودھ پیا۔ ہم سب رات کو گہری نیند سوئے۔ وہ رات ہماری زندگی کی آرام وراحت سے بھرپور رات تھی۔ رات بھر چین کی نیند سونے کے بعد صبح بیدار ہوئے تو میرے خاوند نے کہا کہ ''بخدا! اے حلیمہ! سراپا سعادت، یمین وبرکت وجود نصیب ہوا۔'' میں نے کہا کہ میں بھی یہی امید رکھتی ہوں۔

خدمت رضاعت کی برکت سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے خاندان کو جو سعادتیں نصیب ہوئیں ان کا احاطہ ممکن نہیں ہے۔ ان کی تنگدستی خوشحالی میں تبدیل ہوگئی۔ قحط سالی کے باعث چارہ اور گھاس نہ ملنے کی بناء پر پورے قبیلے کے ریوڑ بھوک سے لاغر ونحیف ہوگئے تھے، لیکن حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ریوڑ خشک سالی کے باوجود شام کو واپس آتا تو کھیریوں سے دودھ بہنے لگتا۔ علاوہ ازیں اس خدمت کے بدلے میں جو شہرت دوام آپ کو نصیب ہوئی وہ ہفت اقلیم کے کسی فرمانروا کو بھی نصیب نہ ہوسکی۔ ان تمام نعمتوں کے علاوہ سب سے بڑی نعمت جو آپ کو عطا ہوئی وہ ایمان کی دولت تھی جس نے ان کے دونوں جہان سنوار دیئے ہیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سارا خاندان مشرف بہ اسلام ہوگیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان کے بارے میں کتب حدیث وسیرت میں بہت سی روایات وآثار موجود ہیں۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں اور اس روایت کے راوی رجال صحیح کی مانند ہیں۔ یہ روایت محمد بن منکدر سے مرسل ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ وہ عورت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا کرتی تھی۔ جب وہ داخل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری ماں! میری ماں! اپنی چادر اٹھائی، اسے بچھایا اور اپنی چادر پر اپنی ماں کو بٹھایا۔

حافظ مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان کے بارے میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ حافظ ابومحمد المنذری نے مختصر سنن ابی داؤد میں لکھا ہے:

> ''حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی ماں تھیں وہ اسلام لائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث روایت کیں۔''

حافظ ابوالفرج الجوزی رحمۃ اللہ علیہ الحدائق میں لکھتے ہیں: یہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت الحارث حضور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئیں جب آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کر لی تھی۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی قحط سالی کی شکایت کی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رفیقہ حیات حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے بارے میں سفارش کی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو چالیس بکریاں اور ایک اونٹ بطور ہدیہ عطا فرمایا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد حاضر ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ایمان لے آئیں اور ان کے خاوند حارث نے بھی اسلام قبول کیا اور دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔

قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے اپنی چادر بچھائی اور ان کی حاجت کو پورا کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد جب وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا۔ یعنی ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھائی اور جو انہوں نے مطالبہ کیا اس کو پورا کیا۔

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی ماں تشریف لائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہو گئے اور چادر مبارک بچھائی اور وہ اس پر بیٹھیں۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خاوند کا نام حارث ہے۔ ان کے ایمان لانے کا واقعہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزول قرآن کے بعد حارث مکہ مکرمہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات کے لئے آئے۔ قریش نے انہیں دیکھا اور کہا: اے حارث! تم نے سنا کہ تمہارا بیٹا کیا کہتا ہے۔؟ انہوں نے پوچھا: وہ کیا کہتے ہیں۔؟ کفار نے بتایا:

> ''وہ کہتا ہے کہ موت کے بعد ہمیں پھر اٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ بنائے ہیں۔ نیکو کاروں کو جنت میں اور بدکاروں کو دوزخ میں بھیجا جائے گا۔ اس نے قوم کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔''

حارث حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے بیٹے! آپ کی قوم آپ کا شکوہ کیوں کرتی ہے۔ پھر قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں جو کچھ کہا تھا اسے دہرا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میں ایسا کہتا ہوں۔ جب وہ دن آئے گا، میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر آج کی گفتگو تمہیں یاد دلاؤں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد نے حارث کی آنکھیں کھول دیں اور وہ مشرف بہ اسلام ہو گئے اور اس کے بعد احکام الٰہی کی تعمیل کو اپنا وطیرہ بنا لیا۔ رضاعی ماں کے رشتے کے حوالے سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواتین اسلام میں ایک منفرد اور اعلیٰ مقام سمجھا جاتا ہے۔

حضرت حلیمہ ہی سے روایت ہے کہ وہ اپنی بستی سے روانہ ہوئیں ان کے ساتھ ان کا دودھ پیتا بچہ بھی تھا جس کا نام عبداللہ تھا اور ان کے شوہر بھی تھے۔ شوہر کا نام حرث ابن عبدالعزیٰ تھی اور لقب ابو ذُوَیب تھا، جیسے کہ ابو کبشہ بھی ان کا لقب تھا۔ انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور مسلمان ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں امام ابو داؤد نے عمرو ابن سائب سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے رضاعی باپ یعنی دودھ کے

Marfat.com

رشتے کے باپ مجلس میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت ﷺ فوراً ان کے اعزاز میں کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ حرث یعنی آپ کے رضاعی باپ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے ہیں۔ اس سے بعض علماء کے اس قول کی بھی تائید ہوتی ہے کہ اکثر علماء جنہوں نے صحابہ کرام کے نام جمع کئے ہیں انہوں نے ان میں حرث کا نام شامل نہیں کیا (کیونکہ صحابی وہ کہلاتا ہے جس نے مسلمان ہونے کی حالت میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی ہو)۔

علامہ حلبی کہتے ہیں: پہلی روایت جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرث صحابہ میں داخل ہیں اس کی تائید بظاہر اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ یہ حرث مکے میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لئے اس زمانے میں مکے آئے جبکہ قرآن پاک نازل ہونا شروع ہو چکا تھا، مکے میں ان سے قریش کے لوگوں نے کہا:

''اے حرث! کیا تمہیں معلوم ہے تمہارا بیٹا کیا کہتا ہے؟''

حرث نے پوچھا کیا کہتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا:

اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کو دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے اٹھائے گا۔ اور یہ کہ اللہ کے یہاں دو گھر ہیں جن میں سے ایک میں ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ سزا دیتا ہے جو اس کی نافرمانی کرتے ہیں اور دوسرے میں ان لوگوں کو نیک بدلہ دیتا ہے جو اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یعنی بُروں کو دوزخ میں عذاب دیتا ہے اور نیکوں کو انعام میں جنت دیتا ہے۔ ان باتوں سے اس نے ہم لوگوں میں پھوٹ اور تفرقہ پیدا کر دیا ہے۔''

حرث یہ سن کر آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے:

''اے بیٹے! کیا بات ہے تمہاری قوم کے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ تم ایسا کہتے ہو؟ یعنی لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں گے اور اس کے بعد جنت اور جہنم میں جائیں گے۔''

''آپ نے فرمایا۔ ''ہاں میں ایسا کہتا ہوں۔'' ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ''ہاں میرا دعویٰ یہی ہے اور ابا جان! اگر آج وہ دن ہوتا تو میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو اس بات کا ثبوت دیتا۔''

یہ سن کر حرث مسلمان ہو گئے اور شریعت کے بہت پابند ہوئے، جب وہ مسلمان ہو گئے تو یہ کہا کرتے تھے:

''اگر میرا بیٹا اپنی بات کا ثبوت دینے کے لئے میرا ہاتھ پکڑ لیتا تو مجھے جنت میں داخل کئے بغیر نہ چھوڑتا۔''

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کے شروع میں کہا ہے کہ بظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرث صحابہ میں داخل تھے۔ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم نے بظاہر کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ اس روایت میں (جہاں حرث کے مسلمان ہونے کا ذکر ہے وہاں) یہ لفظ ہے کہ اس کے بعد حرث مسلمان ہو گئے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے، کیونکہ اس روایت میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جس سے معلوم ہوا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی زندگی ہی میں (یا اسی وقت) مسلمان ہو گئے تھے۔

علامہ ابن حجر کی کتاب شرح ہمزیہ میں اس سلسلے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ حلیمہ کی سعادت اور خوش قسمتی تھی کہ وہ بھی مسلمان ہوئیں، ان کے شوہر بھی اور ان کے بچے بھی مسلمان ہوئے یعنی عبداللہ، شیما اور انیسہ۔

کتاب اصابہ میں یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا بچھائے ہوئے بیٹھے تھے کہ آپ کے

Marfat.com

رضاعی باپ حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے لئے کپڑے کا کچھ حصہ چھوڑ دیا اور وہ اس پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ کی رضاعی ماں یعنی حلیمہ حاضر ہوئیں تو آپ نے ان کے لئے چادر کا دوسرا کنارہ چھوڑ دیا اور وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آپ کے رضاعی بھائی پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ ان کے سامنے بیٹھ گئے۔

اس روایت کے بیان کرنے والے معتبر ہیں۔ یہاں آپ کے سامنے بیٹھنے سے مراد غالبًا یہ ہے کہ آپ کے مقابل بیٹھ گئے، اس طرح گویا آنحضرت ﷺ اپنے بھائی کے مقابل یعنی سامنے بیٹھ گئے۔ مطلب یہ ہوا کہ بھائی کو آتا دیکھ کر آنحضرت ﷺ کھڑے ہو گئے اور چادر پر اپنی جگہ بھائی کو بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے، آپ نے ایسا اس لئے کیا تاکہ آپ کے رضاعی ماں باپ اور بھائی سب آپ کی چادر پر ہی بیٹھیں۔ واللہ اعلم۔!

سیدہ شیماء......رضاعی بہن:

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوردسال تھے اور حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نگرانی میں پرورش پا رہے تھے تو شیماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اپنی والدہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلایا کرتیں اور یہ شعر گایا کرتیں:

''یااللہ! محمد کو زندہ رکھ۔ یہاں تک کہ ہم ان کو جوان دیکھیں۔ پھر ہم ان کو ایک صاحب عزت سردار دیکھیں۔ اس حال میں کہ ان سے حسد کرنے والے دشمن مغلوب ہوں۔ اے اللہ! محمد کو دائمی عزت عطا کر۔''

حضرت شیماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سنِ شعور کو پہنچنے سے پہلے ہی اپنی والدہ کے ہمراہ اپنے قبیلہ میں واپس چلی گئیں۔ سالوں پر سال گذرتے چلے گئے۔ شیماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا گمنامی کی حالت میں اپنے قبیلے میں زندگی بسر کرتی رہیں لیکن ان کی دعا یا ان کا گایا ہوا گیت عملی صورت اختیار کرتا رہا۔ شیماء کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ رفعت وعظمت عطا کر دی تھی کہ جن وملائک اور کائنات کا ذرہ ذرہ ان کی ذات گرامی پر نازاں تھا۔ رمضان 8 ہجری کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور شوال 8 ہجری میں غزوۂ حنین پیش آیا۔ بنی ہوازن اور بنی ثقیف نے طائف کی جاگیروں کے لالچ میں چار ہزار جنگوؤں کے ساتھ مکہ پر حملہ کا قصد کیا۔ دوسری طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثاروں کے ساتھ مکہ سے نکل کر وادئ حنین میں اترے۔ ایک خونریز جنگ کے بعد دشمنوں کو شکست فاش ہوئی اور وہ امان کے طالب ہوئے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو معافی دے دی اور جب قیدی ان کے سامنے پیش کئے گئے تو انہیں بھی آزاد کر دیا۔

انہی قیدیوں میں شیماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائی گئیں تو عرض کی:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رضاعی بہن ہوں (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں نے حلیمہ کا دودھ پیا تھا)'' اس کے بعد انہوں نے ایک ایسا نشان بتایا کہ ان کی بات میں شک وشبہ کی گنجائش نہ رہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا عہد طفلی یاد کر کے آب دیدہ ہو گئے اور اپنی چادر مبارک زمین پر بچھا کر شیماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہایت عزت سے بٹھایا۔ پھر ان سے فرمایا: ''بہن اگر تم میرے پاس رہنا چاہو تو نہایت آرام سے رہو اور اگر اپنے قبیلے میں واپس جانا چاہو تو اختیار ہے۔''

حضرت شیماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی اپنے قبیلہ میں ہی گزر گئی تھی۔ انہوں نے واپس جانا چاہا اور ساتھ ہی

Marfat.com

اسلام قبول کرلیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت عزت واکرام کے ساتھ انہیں اپنے قبیلے میں واپس بھیج دیا اور جاتی دفعہ کچھ روپیہ، ایک بکری، تین غلام اور ایک لونڈی ان کو عنایت فرمائے۔

سیدہ آمنہ کا وصال:

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے ضمن میں روایات میں آتا ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چھ برس کے ہوئے تو سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے رشتہ داروں سے ملنے کی غرض سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئیں، ان کے ساتھ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ مروی ہے کہ مدینہ طیبہ میں سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آنا اس غرض سے بھی تھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک وہیں پر تھی اور ان کی قبر پر جانے کی نیت تھی۔

ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک چھ برس کی ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو لے کر بنی عدی بن النجار کے قبیلہ میں آئیں، غرض یہ تھی کہ آپ کی ملاقات آپ کے ماموؤں سے کرائیں۔ مدینہ طیبہ میں ایک ماہ کی مدت تک قیام کیا، آپ کا قیام اس مکان میں تھا جسے دارالنابغہ کہا جاتا ہے، جب ایک ماہ قیام کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا تو ابواء کے مقام پر پہنچ کر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھک گئیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے سرہانے بیٹھ گئے، اچانک وہ بے ہوش ہوگئیں، جب دوبارہ ہوش میں آئیں تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھا اور تھوڑی دیر بعد انتقال فرماگئیں اور اسی جگہ پر مدفون ہوئیں۔

''زرقانی'' جلد اول میں تحریر ہے کہ حضرت اسماء بنت رہم بیان فرماتی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے وقت میری والدہ ماجدہ ان کے قریب موجود تھیں، اس وقت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک چھ برس تھی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے پاس تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے آپ کی طرف دیکھا اور یہ کلام فرمایا:

> ''اے بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے، تُو اس کا فرزند ہے کہ جس نے موت کی سختی سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے نجات حاصل کی تھی جب صبح کے وقت حضرت عبدالمطلب نے اپنی نذر پوری کرنے کی غرض سے اپنے بیٹوں کے مابین قرعہ ڈالا تھا اور تمہارے باپ کا نام نکلا تھا، پھر اس کے بدلے ایک سو اونٹوں کا فدیہ کیا گیا تھا۔ اے بیٹے! جو خواب میں نے دیکھا تھا اگر درست ہے تو تم تمام کائنات کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہو، حق و باطل کے درمیان تمیز کرنے والے، حلال وحرام میں فرق کرنے والے، عرب وعجم کی طرف بھیجے گئے اور دین ابراہیمی کو پھیلانے کے لیے بھیجے گئے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بتوں کی پوجا سے باز رکھے گا اور یہ بھی کہ تم لوگوں کے ساتھ مل کر بتوں کی تعظیم کرو اس سے بھی اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کر دیا ہے، ہر زندہ مرنے والا ہے، ہر نیا پرانا ہونے والا ہے، اور ہر بڑا فنا ہونے والا ہے، میں مرجاؤں گی، میرا ذکر باقی رہے گا، میں بھلائی چھوڑے جارہی ہوں اور میں نے پاکیزہ بچہ جنا۔''

یہ کہنے کے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انتقال فرماگئیں اور اسی جگہ پر مدفون ہوئیں۔

Marfat.com

ہجرت کے سفر میں جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی عدن کے قلعوں کو دیکھا تو اس جگہ کو پہچان لیا اور فرمایا: ہم بچوں کے ہمراہ ان قلعوں کے کھنڈرات پر چلتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سفر کے واقعات جس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ ساتھ تھیں، بیان فرمائے۔ عمرۃ القضایا کے سال جب مقام ابواء پر پہنچے تو اس جگہ کو دیکھا جہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تھا، وہاں چند پتھر اکٹھے کئے پڑے ہوئے تھے، فرمایا: یہ میری والدہ ماجدہ کی قبر مبارک ہے۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمانِ اطہر میں آنسو آ گئے اور اس قدر حسرت وترحم کا اظہار فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی رونے لگے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے مقام ابواء تشریف لے گئے تو چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہمراہ تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والدہ ماجدہ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر بے اختیار رونے لگے، جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ تھے، وہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روتے دیکھ کر بااختیار رو پڑے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کبھی اتنا روتے ہوئے نہیں دیکھا، جتنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر روئے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! رونے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا، اپنے متعلق والدہ کی شفقتیں اور رحمتیں یاد کرتا ہوں۔

حربِ فجار اور اس میں نبی کریم ﷺ کی شرکت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک جب پندرہ برس کی تھی تو آپ نے قریش کے ساتھ حربِ فجار میں شرکت کی۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خود حفاظت فرمائی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جنگ وقتال میں حصہ نہ لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے نہ کوئی شخص مارا گیا نہ زخمی ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمولیت صرف اس حد تک تھی کہ آپ کے سارے چچا اس لڑائی میں شریک تھے۔ آپ اپنے چچا جناب حارث بن عبدالمطلب، زبیر بن عبدالمطلب، حج، مقوم، ابو طالب، قثم، غیداق، عباس، ضرار اور ابولہب کو اپنے چھوٹے چچا حضرت حمزہ کے ساتھ تیر وغیرہ دیتے جاتے اور چچا یہ تیر مخالف لشکر پر برساتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ ''میں ان تیروں کو روکا کرتا تھا جو میرے چچوں پر چلائے جاتے تھے۔''

بعض روایات میں یہ جملہ بھی آتا ہے کہ ''میرے چچا دشمن پر تیر برساتے تھے اور میں ترکش سے تیر نکال نکال کر انہیں دیا کرتا تھا۔

حلف الفضول میں شرکت:

جزیرہ عرب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل نہ تو کوئی منظم حکومت تھی اور نہ باقاعدہ عدالتیں موجود تھیں جو مظلوموں کی دادرسی کر سکتیں۔ سارا عرب معاشرہ قبائلی نظام میں جکڑا ہوا تھا۔ اگر کوئی شخص دوسرے قبیلے کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو مقتول کا قبیلہ صرف اس قاتل سے انتقام نہ لیتا، بلکہ اس کے سارے قبیلے سے انتقام لیا

Marfat.com

جاتا۔ مکہ مکرمہ میں قریش کے دس قبائل آباد تھے جو دیگر عرب قبائل کے خلاف ایک دوسرے کے اتحادی تھے۔ اگر کوئی عرب قبیلہ قریش کے کسی ایک قبیلے پر حملہ آور ہوتا تو سارے قریشی قبائل مل کر اس حملہ آور کا مقابلہ کرتے۔ کوئی بھی یہ دیکھنے کی زحمت نہ کرتا کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون۔

حضرت عبدالمطلب کے تمام بیٹوں کو اللہ تعالیٰ نے دلِ دردمند عطا فرمایا تھا۔ خصوصاً زبیر بن عبدالمطلب اس صورتِ حال سے بہت بیزار تھے۔ انہیں ہرگز یہ پسند نہ تھا کہ کسی بے سہارا مسافر پر مکہ کا کوئی رئیس زیادتی کرے اور وہ بے بس تماشائی بنے رہیں۔ ایک بار یمن کا ایک تاجر اپنے سامان تجارت کے ساتھ مکہ پہنچا۔ مکہ میں عاص بن وائل نامی ایک بڑا امیر آدمی رہتا تھا۔ یہ شخص اکثر مسافروں سے دھوکا بازی اور فریب سے ان کا مال ہتھیا لیا کرتا تھا۔ اس نے یمنی تاجر سے سامان کا سودا کیا اور سامان اپنے قبضے میں لینے کے بعد اس کی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ یمنی بے چارا مسافر تھا، یہاں اس کی جان نہ پہچان، اس نے عاص بن وائل کے دوست قبائل عبدالدار، مخزوم، جمح، سہم اور عدی بن کعب سے اس کی شکایت کی اور ان سے درخواست کی کہ وہ اس کی مدد کریں۔ ان قبائل نے مدد کے بجائے اُلٹا اسے جھڑک دیا۔ یمنی نے ان سے مایوس ہو کر ایک اور کام کیا۔ طلوعِ آفتاب کے بعد جب قریش حرم کعبہ میں حسبِ معمول اپنی اپنی مجلسیں جمائے بیٹھے تھے تو وہ قریب واقع جبلِ ابی قیس پر چڑھ گیا اور وہاں کھڑے ہو کر بلند آواز سے فریاد کی۔

''اے فہر کی اولاد! اس مظلوم کی فریاد سنو! جس کا مال ومتاع مکہ شہر میں ظلماً چھین لیا گیا ہے۔ وہ غریب الدیار ہے، اپنے وطن سے دور اپنے مددگاروں سے دور ہے۔ وہ ابھی احرام کی حالت میں ہے۔ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ اس نے ابھی عمرہ بھی ادا نہیں کیا۔ اے مکہ کے رئیسو! میری فریاد سنو۔ مجھ پر حطیم اور حجرِ اسود کے درمیان ظلم کیا گیا ہے۔ عزت وحرمت تو اس کی ہے جس کی شرافت کامل ہو جو فاجر اور دھوکہ باز ہو اس کے لباس کی تو کوئی عزت نہیں ہونی چاہئے۔''

حرم میں موجود سارے قریشیوں نے یہ فریاد سنی لیکن سب سے پہلے جس نے ایک مسافر اور بے یار و مددگار کی فریاد پر لبیک کہا، وہ زبیر بن عبدالمطلب تھے۔ زبیر اس مظلوم کی آہ وزاری پر مضطرب ہو کر کھڑے ہوئے اور اعلان کیا: ''اب اس فریاد کو نظر انداز کر دینا ہمارے بس کی بات نہیں۔''

چنانچہ عبداللہ بن جدعان کے گھر میں بنی ہاشم، بنی زہرہ بنی تیم بن مرہ قبائل جمع ہوئے۔ ابنِ جدعان نے ایک پُر تکلف ضیافت کا اہتمام کیا۔ اس اجتماع میں شریک تمام شرکاء نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ عہد کیا کہ ''وہ سب متحد ہو کر ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کریں گے۔ یہاں تک کہ ظالم، مظلوم کو اس کا حق ادا کر دے اور ہم اس عہد پر پابند رہیں گے جب تک سمندر صوف (اون) کو تر کرتا ہے اور جب تک حراء اور ثبیر کے پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہیں اور معاش میں ہم ایک دوسرے کی ہمدردی کریں گے۔''

اس عہد یا معاہدے کو حلف الفضول کے نام سے موسوم کیا گیا کیونکہ عہدِ قدیم میں بنوجُرہم نے بھی اس قسم کا ایک معاہدہ کیا تھا اور جن تین آدمیوں نے اس معاہدے کیلئے بھاگ دوڑ کی تھی اور اسے پروان چڑھایا تھا، ان تینوں کا نام فضل تھا اور فضل کی جمع فضول ہے۔ یہ تین افراد فضل بن خضالہ، فضل بن وداعہ اور فضیل بن حارث تھے۔ نئے معاہدے کے بھی وہی مقاصد تھے، اس لئے اس کو بھی حلف الفضول کے نام سے شہرت ملی۔ جب یہ معاہدہ طے پا گیا

140909

Marfat.com

تو سب مل کر عاص بن وائل کے گھر گئے اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اس تاجر کا مال واپس کر دے۔ اب اس فریبی کو انکار کی مجال نہ تھی، لہٰذا مجبوراً تاجر کو اس کا مال واپس کر دیا۔ اس موقع پر جناب زبیر بن عبدالمطلب نے اپنی مسرت کا اظہار یوں کیا: ''یہ معاہدہ کرنے والوں نے قسم اٹھائی ہے کہ سرزمین مکہ میں کوئی ظالم نہیں ٹھہر سکے گا۔ یہ ایسی بات ہے جس پر ان سب نے متفقہ معاہدہ کیا ہے۔ پردیسی اور فقیر جو اُن کے ہاں آئے گا۔ ہر قسم کے جور و ستم سے محفوظ ہوگا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک اس وقت بیس برس کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاہدہ میں شرکت فرمائی۔ بعثت کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس معاہدہ میں شرکت پر اظہارِ مسرت فرمایا کرتے تھے۔ ارشاد گرامی ہے:

''میں عبداللہ بن جدعان کے گھر میں موجود تھا، جب حلف الفضول طے پایا۔ اس معاہدے سے الگ ہونے کے بدلے اگر مجھے کوئی سرخ اونٹ دے تب بھی میں لینے کیلئے تیار نہیں اور اس قسم کے معاہدہ کی دعوت اسلام میں بھی اگر کوئی مجھے دے تو میں اسے قبول کروں گا۔''

حجرِ اسود کی تنصیب اور آپ ﷺ کا فیصلہ:

آپ ﷺ کے زمانہ جوانی میں ایک مرتبہ شدید بارشوں کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں سیلاب آ گیا، جس کی وجہ سے دیگر بہت سے مکانات کے علاوہ کعبۃ اللہ کی عمارت بھی گرنے کے قریب ہوگئی، جس کو شہید کر کے نئے سرے سے تعمیر کرنا ضروری ہوگیا، چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور گرانے کے کام کو حصہ وار آپس میں بانٹ لیا کہ کوئی خاندان محروم نہ رہے اور شکایت نہ پیدا ہو۔ اس تقسیم کے تحت کعبے کے دروازے کا حصہ بنی عبد مناف اور بنی زہرہ کے خاندانوں کے حصے میں آیا۔ حجر اسود اور رکن یمانی کا حصہ بنی مخزوم اور ان دوسرے قبیلوں کے حصے میں آیا جو ان کے ساتھ مل گئے تھے۔ اسی طرح کعبے کی پشت بنی جمح اور بنی سہم ابن عمرو کے خاندانوں کے حصے میں آئی، حجر اسود کا حصہ یعنی جہاں اب حجر اسود ہے وہ جانب بنی عبدالدار، بنی اسد اور بنی عدی کے خاندانوں کے حصے میں آئی۔

اس تقسیم کے سلسلے میں علامہ مقریزی نے یہ لکھا ہے کہ حجر اسود سے لے کر حجر اسود کے کونے تک کا درمیانی حصہ جو دروازہ کی سمت تھی وہ بنی عبد مناف کے حصے میں آیا تھا اور بنی اسد، بنی عبدالدار اور بنی زہرہ کے حصے میں حجر اسود یعنی وہ سمت جس میں حجر اسود ہے آئی تھی۔ بنی مخزوم کو کعبے کی پشت کا حصہ ملا تھا اور رکن یمانی سے لے کر رکن اسود تک کے درمیان کا حصہ تمام قریش کو ملا تھا۔

کعبے کی تعمیر شروع ہونے کے بعد جب حجر اسود کی جگہ تک پہنچی تو قریش میں زبردست اختلاف پیدا ہوگیا اور ہر قبیلہ مرنے مارنے پر آمادہ ہوگیا۔ ہر ایک قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ حجر اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر وہ رکھے۔ آخر بات اتنی بڑھی کہ لوگ خوں ریزی اور قتل وقتال پر آمادہ ہوگئے۔

بنی عبدالدار نے ایک بڑا برتن لے کر اس میں خون بھرا اور بنی عدی کے ساتھ مل کر اخیر دم تک ایک دوسرے کا ساتھ دینے کا عہد اور حلف کیا۔ انہوں نے اس برتن کے اندر خون میں اپنے ہاتھ ڈبو کر عہد کیا تھا۔

قریش کے درمیان یہ جھگڑا اور اختلاف چار یا پانچ دن تک رہا۔ آخر پھر وہ ایک دن مسجد حرام میں جمع ہوئے

Marfat.com

،اس مجلس میں ابوامیہ ابن مغیرہ بھی موجود تھا، جس کا نام حذیفہ تھا، یہ پورے قبیلہ قریش میں سب سے زیادہ عمر رسیدہ آدمی تھا۔ یہ ابوامیہ آنحضرت ﷺ کا خسر یعنی اُم المومنین حضرت اُم سلمہ کا باپ تھا۔ یہ شخص قریش کے انتہائی شریف آدمیوں میں سے ایک تھا جو اپنی فیاضی اور سخاوت کے لئے مشہور تھے۔ یہ شخص مسافر کوزادراہ یعنی سفر کے لئے ناشتہ وغیرہ دینے میں مشہور تھا۔ جب کبھی یہ سفر کرتا تو اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو بھی اپنے گھر سے ناشتہ لے کر نہیں چلنے دیتا تھا بلکہ سب لوگوں کے کھانے پینے کا تمام انتظام تنہا خود ہی کیا کرتا تھا۔

غرض کعبہ کی تعمیر کے دوران جب حجر اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ رکھنے کا وقت آیا اور قریش میں شدید اختلاف پیدا ہوگیا تو وہ چار پانچ روز تک الجھنے کے بعد ایک دن مسجد حرام میں جمع ہوئے جہاں سب سے زیادہ عمر رسیدہ شخص ابو امیہ ابن مغیرہ تھا، اس نے یہ جھگڑا ختم کرنے کے لئے مجمع سے کہا:

''اے گروہ قریش! اپنے اختلاف کو دور کرنے کے لئے تم یہ کرو کہ اس مسجد کے دروازے سے اب جو بھی پہلا شخص داخل ہو اس کو تم اپنا حکم بنالو تا کہ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کردے۔''

اس دروازے سے سب سے پہلے داخل ہونے والے شخص خود آنحضرت ﷺ تھے۔ قریش نے جیسے ہی آپ کو دیکھا وہ فوراً پکار اٹھے:

''یہ امین ہیں...... ہم ان پر راضی ہیں...... یہ محمد ﷺ ہیں!''

اس کا سبب یہ تھا کہ جاہلیت کے زمانے میں بھی آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ شخصیت اور مضبوط و بے داغ کردار کی وجہ سے قریش کے لوگ اپنے جھگڑوں میں رسول اللہ ﷺ کو ہی اپنا ثالث بنالیا کرتے تھے کیونکہ آپ ﷺ نہ کسی کی بے جا حمایت کرتے تھے اور نہ مخالفت کرتے تھے بلکہ ہمیشہ آپ ﷺ کا معاملہ کھرا اور انصاف و دیانت کے بالکل مطابق ہوا کرتا تھا۔

چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس پہنچے اور انہوں نے آپ کو تمام واقعہ بتلایا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ مجھے ایک چادر لا کر دو چنانچہ فوراً ایک چادر لائی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے اسے زمین پر بچھایا اور حجر اسود کو اٹھا کر اپنے دست مبارک سے اس میں رکھا اور اس کے بعد قریش سے فرمایا:

''ہر قبیلے کے لوگ اس کپڑے کا ایک ایک کنارہ پکڑلیں اور پھر سب مل کر اس کو اٹھائیں۔''

چنانچہ سب نے ایسا ہی کیا۔ بنی عبد مناف کا جو حصہ تھا اس کو عتبہ ابن ربیعہ نے اٹھایا، دوسرے حصے کو زمعہ نے پکڑا۔ تیسرے کو ابوحذیفہ ابن مغیرہ نے اٹھایا اور چوتھے حصے کو قیس ابن عدی نے پکڑا، یہاں تک کہ جب انہوں نے حجر اسود کو اس جگہ تک اٹھا دیا جہاں اسے رکھنا تھا تو خود رسول اللہ ﷺ نے بڑھ کر حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ یوں رسول اللہ ﷺ نے یہ معاملہ دانائی سے حل فرمادیا۔

❄......❄......❄

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهِ الصَّادِقِ الْوَعْدِ وَالْاَمِيْنِ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاٰبَائِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ مُهَاجِرِيْهِ وَاَنْصَارِهِ الْهَادِيْنَ الْمُهْدِيْنَ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ))

اَمَّا بَعْدُ

محترم بھائیو!

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

((وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ))

(القرآن الکریم، پارہ 13، سورۃ نمبر 14 (ابراہیم) آیت نمبر 5)

ترجمہ: ''اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ بے شک ان میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں۔''

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آمنہ کے لال، پیکرِ حسن و جمال، منبعِ شرف وکمال، ہادیِ کل، دانائے سبل، ختم الرسل، شفیع المذنبین، رحمۃ للعٰلمین، سید الاولین والآخرین، خیرالوریٰ، شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، والیِ بطحاء، صاحب المعراج، مالک کائنات، صاحب الاسراء، خاتم الانبیاء، حبیب پروردگار، احمد مختار، سید الانبیاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

قابلِ احترام سامعین!

مجھے یقین ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھتا ہے وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ نزدیک ہوگا۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

Marfat.com

''ان اولیٰ الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوٰۃ''
''بیشک قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر بکثرت درود پڑھے۔''
اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں۔

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول الله
وعلی الك واصحابك یاسیدی یا حبیب الله
الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یانبی الله
وعلیٰ الك واصحابك یاسیدی یاخاتم النبیین
اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد
وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

روح کون و مکاں کو نثار آ گیا
سب کی بے چینیوں کو قرار آ گیا
مرحبا مرحبا ہر کسی نے کہا
آمد مصطفیٰ تیری کیا بات ہے
لیلۃ القدر کا بڑا مرتبہ
یہ بھی مانا کہ رتبہ بڑا عید کا
جس میں تشریف لائے محمد مصطفیٰ
اس مبارک مہینے کی کیا بات ہے
آمد مصطفیٰ مرحبا مرحبا

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

جو آیت مبارکہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، یہ سورۃ ابراہیم کی وہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا!

((وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ))

(القرآن الکریم، پارہ 13، سورۃ نمبر 14 (ابراہیم) آیت نمبر 5)

ترجمہ: ''اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ بے شک ان میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں۔''

Marfat.com

اس آیت کے تحت فرمایا گیا کہ انہیں اللہ کے دن یاد دلائیے۔ اب ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اے اللہ! جب سارے دن تیرے ہیں تو پھر یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔؟ مولا! ہمیں تو علم نہیں کہ تیرے دن کونسے ہیں۔؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

((فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ))

ترجمہ: ''اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھ لو۔''

(القرآن المجید، پارہ نمبر 14، سورۃ النحل، آیت نمبر 43)

اے لوگو! اگر تمہیں کسی کی بات سمجھ نہ آئے۔ کتاب اللہ کی کسی آیت کی سمجھ نہ آئے، حدیث رسول ﷺ کی سمجھ نہ آئے اور قرآن کے مطالب و معانی تمہاری عقل و خرد میں نہ آئیں تو اہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو۔ اہل علم سے پوچھ لیا کرو۔ اہلِ قرآن سے پوچھ لیا کرو۔

محترم و ذی وقار سامعات!

اب ہم نے سوال کیا!

اے اہلِ علم! اللہ کے دن کون سے ہیں۔؟

ہر علم والے کا کوئی موضوع ہوتا ہے۔

کوئی تفسیر میں مہارت رکھتا ہے تو کوئی حدیث میں۔

کوئی فقہ میں تو کوئی منطق میں۔

کوئی ریاضیات میں تو کوئی فلسفہ میں۔

ہم نے کیونکہ قرآن کے بارے میں سوال کرنا ہے اور قرآن کے اہلِ علم اہلِ تفسیر ہیں، اس لیے ہم مفسرین کرام کے دروازے پر گئے۔ مفسرین میں سب سے زیادہ اہل علم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ وہ بزرگ ہیں جن کے بارے میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے فرمایا!

((اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِالْقُرْاٰنِ))

''اے میرے خدا! میرے چچازاد بھائی ابن عباس کو قرآن کا علم نصیب فرما۔''

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا!

((قادرہ و نعمائہ سبحانہ و تعالیٰ))

ایام اللہ سے مراد اللہ کی نعمتیں ہیں اور اللہ کی قدرت والے واقعات ہیں۔

گویا اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

''اے نبی! انہیں میری قدرت والے واقعات یاد کرائیں۔ جن میں میری نعمتیں ہیں ان کو بھی یاد کرو اور جن میں میری آزمائشیں ہیں ان کو بھی یاد کرو، تاکہ ان کو پتہ چل جائے کہ نعمتیں دینے والا بھی اللہ ہے اور آزمائش لینے والا بھی اللہ ہے۔ جب آپ انہیں آزمائش والے واقعات سنائیں گے تو ان کو صبر ملے گا اور جب آپ نعمتوں والے واقعات سنائیں گے تو ان کو شکر کرنے کا ڈھنگ ملے گا۔''

Marfat.com

ارشاد فرمایا!

((وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ))

(القرآن الکریم، پارہ 13، سورۃ نمبر 14 (ابراہیم) آیت نمبر 5)

ترجمہ: ''اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ بے شک ان میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں۔''

''اے میرے پیغمبر! انہیں واقعاتِ عظیمہ بتایئے۔ امتحان والے واقعات بتایئے۔''

یا اللہ! کیوں بتاؤں۔؟

فرمایا!

((اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ))

(القرآن الکریم، پارہ 13، سورۃ نمبر 14 (ابراہیم) آیت نمبر 5)

ترجمہ: ''بے شک ان میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں۔''

اس لیے میرے پیغمبر! کہ ان امتحان والے، آزمائش والے واقعات میں صبر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

گویا فرمایا جا رہا ہے:

اے میرے محبوب! آپ انہیں

حضرت آدم علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت شیث علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت ہود علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت صالح علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت لوط علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

حضرت یونس علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔

Marfat.com

حضرت یوشع ابن نون علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔
حضرت ہارون علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔
حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔
حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔
حضرت زکریا علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔
حضرت یحیٰی علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔
حضرت ادریس علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔
حضرت شعیب علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات سنایئے۔
پہلی تمام امتوں کے واقعات سنایئے۔

انبیاءکرام علیہم السلام کی پیدائش اور وصال کے واقعات سنایئے تاکہ انہیں ایام اللہ کے بارے میں معلوم ہو کہ جس دن کوئی نبی دنیا میں تشریف لائے تو وہ دن عظمت والا ہے اور ایام اللہ میں داخل ہے اور جس دن کوئی نبی دنیا سے تشریف لے جائے تو وہ دن بھی عظمت والا ہے اور ایام اللہ میں داخل ہے۔

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

اگر اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں یاد کرنے کے قابل ہیں۔ آپ کائنات کی نعمتوں کو پھیلاتے چلے جائیں۔ خدا کی قسم! نعمتیں پھیلتی چلی جائیں گی، لیکن اگر نعمتوں کو سمیٹنا چاہو تو کہنا پڑے گا کہ اگر ولادتِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی نعمت دنیا میں نہ آتی تو یہ کائنات کی نعمتیں نہ آتیں۔ اگر ساری نعمتوں کو یاد کرنا اللہ کا حکم ہے تو ولادتِ مصطفیٰ کریم ﷺ کو یاد کرنا بھی اللہ کا حکم ہے۔

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، میرے آقا و مولا احمد مختار حبیب پروردگار محمد مصطفیٰ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینے جاتے ہیں۔ مدینہ میں یہودی بھی رہتے تھے اور وہ دس محرم کا روزہ رکھتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا!

''یہودیو! دس محرم کا روزہ کیوں رکھتے ہو۔؟

یہودیوں نے جواب دیا!

''اے محمد (ﷺ) کے ماننے والو! یہ وہ دن جس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا۔ موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی۔ اس وقت سے ہم اس دن روزہ رکھتے ہیں تاکہ وہ دن یادرہ سکے۔ ہم اس دن رب کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے ہم کو فرعون اور اس کے لشکر سے نجات عطا کی۔''

حضور نبی کریم ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا!

((نَحْنُ اَحَقُّ مِنْكُمْ بِمُوْسٰى))

''اے یہودیو! میرا تعلق موسی علیہ السلام کے ساتھ تم سے زیادہ ہے۔''

اس دن سے رسول اللہ ﷺ نے نو، دس یا دس اور گیارہ محرم کا روزہ رکھنا شروع فرما دیا۔

Marfat.com

ذی وقار و معزز سامعین!

اگر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی کامیابی والے دن روزہ رکھ کر یہودی یاد کریں اور احمد مختار حبیب پروردگار محمد مصطفیٰ کریم ﷺ بھی یاد کریں تو اگر کوئی امتی مصطفیٰ کریم ﷺ کے میلاد والے دن کو یاد کرلے تو اسے بدعتی نہیں کہنا چاہئے، بلکہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس کا مصطفیٰ کریم ﷺ کے ساتھ تعلق ہے تبھی تو یاد کررہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں والے دنوں کو یاد کرنا میرے آقا احمد مختار محمد مصطفیٰ کریم ﷺ کی سنت ہے۔ صحابہ کرام ؓ فرماتے ہیں:

نبی کریم رؤف الرحیم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہر پیر کے دن روزہ رکھتے تھے۔ ہم (صحابہ کرام ؓ) نے عرض کیا!

''یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہر پیر کو روزہ رکھتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے۔؟

حضور پرنور شافع روز النشور ﷺ نے فرمایا!

''لوگو! میں ہر پیر کو روزہ اس لئے رکھتا ہوں کیونکہ یہی وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی اور جس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر پہلی وحی نازل کی گئی۔ میں روزہ رکھ کر ان کرم نوازیوں کو یاد بھی کرتا ہوں اور شکر بھی کرتا ہوں۔''

آج اگر حضور نبی کریم ﷺ کا امتی حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد کے دن کو یاد کرے تو مشرک کیسے ہوگیا۔؟ بدعتی کیسے ہوگیا۔؟

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

((وذکر هم بایام الله))

''میرے دن انہیں یاد کرایا کرو۔''

یااللہ! سارے دن تیرے نہیں ہیں۔؟

فرمایا!

''حقیقتاً سارے دن میرے ہیں لیکن جن دنوں سے میرے خاص بندوں کا تعلق ہوجائے وہ دن میرے خاص دن بن جاتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

((وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ))

ترجمہ: ''اور جو تعظیم کرے اللہ کی نشانیوں کا پس بے شک یہ دل کی پرہیزگاری ہے۔'' (القرآن المجید، سورۃ الحج، 32)

اے لوگو! شعائر اللہ کی تعظیم کرو۔ اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرو۔

یااللہ! تیری نشانیاں کون سی ہیں۔؟

فرمایا!

((اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ))

Marfat.com

ترجمہ: ''بے شک صفا اور مروہ شعائر اللہ ہیں۔'' (القرآن المجید، پارہ نمبر 2، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 158)

یا اللہ! یہ تیری نشانیاں کیسے بن گئیں۔؟

فرمایا!

سن لو! جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا میری اطاعت کی خاطر، میری رضا کی خاطر صفا اور مروہ کے چکر لگانے لگی، اس کے قدم لگ گئے میں نے کہا!

''ہاجرہ! میری رضا کے لئے دوڑنے والی! جہاں تیرے قدموں کے نشاں ہیں وہ میری نشانیاں ہیں۔''

ایام اللہ سے مراد اللہ کے نبیوں کی ولادت کے دن، اللہ کے نبیوں کے اعلان نبوت کے دن، اللہ کے نبیوں کی وفات کے دن ہیں۔ یہ سارے ایام اللہ ہیں۔ پیدا نبی ہوا، دن اللہ کا بن گیا، وفات اللہ کے نبی نے پائی، دن اللہ تعالیٰ کا بن گیا۔ وجہ کیا ہے۔؟

فرمایا! لوگو! نبی کا آنا میری قدرت کا اظہار۔ نبی کا جانا میری معبودیت کا اظہار۔ جہاں میری قدرتوں کا اظہار ہو جائے اور جہاں میری معبودیت کا اظہار ہو جائے تو وہاں میری نسبت ہو جاتی ہے۔

ذی احتشام سامعین!

اللہ کے نبیوں کے متعلقہ دن خصوصی اہمیت کے حامل کیوں ہیں۔؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا!

((سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ))

(القرآن المجید، سورۃ الصافات، آیت نمبر 181-180)

ترجمہ: ''تیرا رب جو عزت والا رب ہے پاک ہے، ان سب باتوں سے پاک ہے جو وہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو۔''

لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت یحیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا!

((وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَ يَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا))

ترجمہ: ''اور سلام ہو اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن فوت ہوگا اور جس دن دوبارہ زندہ کھڑا ہوگا۔''

(القرآن المجید، سورۃ مریم، آیت نمبر 15)

یعنی میرا یحیٰ جس دن پیدا ہوا اس دن میرے یحیٰ پر سلام، جس دن میرے یحیٰ انتقال فرمائے، اس دن میرے یحیٰ پر سلام اور جس دن دوبارہ زندہ کیے جائیں اس دن بھی میرے یحیٰ پر سلام۔

دوسری جگہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بارے میں فرمایا:

((والسَّلٰمُ عَلَیَّ يَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَيَوۡمَ اَمُوۡتُ وَيَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا))

(القرآن المجید، سورۃ مریم، آیت نمبر 33)

ترجمہ: ''اور سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں فوت ہوں گا اور جس دن دوبارہ اٹھایا جاؤں گا۔''

Marfat.com

معلوم ہوا کہ نبیوں کی ولادت کا دن بھی اتنی اہمیت کا حامل ہے جتنا ان کی وفات کا دن۔ تمام سامعات ذرا سوچ کر بتائیں کہ اگر حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا دن اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی اہمیت کا حامل ہے تو خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کا دن اہمیت کا حامل ہوگا یا نہیں۔؟

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کا دن اتنی اہمیت کا دن کہ اس دن کو سلام کہا جارہا ہے۔ اگر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کا دن اتنی اہمیت کا حامل ہے تو میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا دن کیوں اہمیت کا حامل نہ ہوگا۔؟

عزیز و محترم بھائیو!

ایک اور اعتبار سے دیکھئے! جب کسی چیز سے کسی چیز کی نسبت ہو جاتی ہے تو اس کا مقام و مرتبہ بلند ہو جاتا ہے۔ پیدا تو آپ تمام بہنیں بھی ہوئیں، میں بھی ہوئی، سب اولیاء پیدا ہوئے، سب صحابہ پیدا ہوئے اور سب نبی پیدا ہوئے۔ سن لو! پیدا ہر کوئی ہوتا ہے لیکن نبیوں کا پیدا ہونا اور ہے تمہارا پیدا ہونا اور ہے۔ اس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب اپنا قرآن لیلۃ القدر میں نازل فرمایا تو ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

((اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ وَمَآ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ))

(القرآن المجید، سورۃ القدر، آیت نمبر 1 تا 3)

ترجمہ: ''بے شک ہم نے اس کو قدر کی رات نازل کیا۔ اور آپ نے کیا جانا کہ قدر کی رات کیا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔''

قدر والی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

کیوں بہتر ہے۔؟

فرمایا! لوگو! یہ کوئی عام رات نہیں۔ یہ وہ رات ہے جس میں قرآن مجید جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی گئی۔ قرآن کی نسبت کی وجہ سے یہ رات ہزاروں مہینوں سے بہتر بن گئی۔

معزز و مکرم سامعین!

اگر آپ اپنی جھولی میں پھول ڈال کر باغ سے گھر تک آئے اور پھول جھولی سے نکال دیئے تب بھی آپ کی جھولی مہکتی رہے گی۔ جس رات قرآن مجید آیا تو وہ رات بھی قیامت تک مہکتی رہے گی۔ جب سال کے بعد لوٹ کر آئے گی تو اپنے دامن میں رحمتیں لائے گی۔ اس رات جاگ کر عبادت کیا کرو اور اپنی قسمت کو سنوارا کرو۔ قرآن مجید میں ایک مرتبہ اس کا ذکر ہوا اور یہ قیامت تک کیلئے برکتوں والی رات بن گئی۔

لیکن میری بھائیو!

یہ بات سوچنے والی ہے کہ جس رات کو قرآن مجید آئے وہ رات تو قیامت تک کیلئے برکتوں والی رات بن جائے لیکن جس دن رسولوں کے تاجدار احمد مختار حبیب پروردگار فخر موجودات محمد مصطفیٰ کریم ﷺ تشریف لائیں تو وہ رات کیوں برکتوں اور رحمتوں بھری نہ ہوگی۔؟

اگر نزولِ قرآن والی رات برکتوں والی ہے تو مصطفیٰ کریم ﷺ کے میلاد والی رات بھی قیامت تک کیلئے برکات وثواب والی رات ہے۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لیلۃ القدر بھی عظمتوں والی ہے لیکن میرے نزدیک نبی کریم ﷺ کے میلاد کی رات لیلۃ القدر سے ہر اعتبار سے

Marfat.com

افضل ہے۔ لیلۃ القدر میں ہمیں قرآن پاک ملا لیکن لیلۃ المیلاد (میلاد کی رات یعنی بارہ ربیع الاول) میں ہمیں قرآن والا مل گیا۔ لیلۃ القدر جب آتی ہے تو فیوض و برکات لاتی ہے لیکن جب لیلۃ القدر کا فیضان بانٹا جاتا ہے صرف ایمان والوں کو ملتا ہے لیکن میرے نبی ﷺ جب اس دنیا میں آئے ایمان والے تو درکنار آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے رحمۃ العالمین بن کر آ گئے۔ ان کی رحمت سارے جہانوں کو ملی۔ ایک مقام پر آتا ہے کہ جس رات حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کا میلادِ مقدس ہوا تو حیوان بھی آپس میں مبارک بادیں دینے لگے۔

اے حیوانو! تم کیوں مبارکیں دے رہے ہو۔؟

حیوان زبانِ حال سے کہنے لگے۔!

ہم کیوں نہ مبارکیں دیں۔؟ ہم کیوں نہ خوشیاں منائیں۔؟ ارے! وہ آ گئے جو انسانوں کے لئے ہی نہیں حیوانوں کی جان کے بھی محافظ ہیں اور حیوانوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔

ذی احتشام اسلامی بھائیو!

لیلۃ القدر اس لئے برکتوں والی ہے کہ اس کے دامن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن نصیب فرمایا تو مصطفیٰ کریم ﷺ کی میلاد والی رات بھی برکتوں والی ہے کیونکہ اس رات ہمیں قرآن والا مل گیا۔ لیلۃ القدر کی رات اگر قرآن کانفرنس ہو سکتی ہے تو بارہ ربیع الاول کو میلادِ مصطفیٰ کیوں نہیں منایا جا سکتا۔ اس رات میں بھی دھوم دھام سے محفلیں منانی چاہئے۔ اسی لئے میں کہتی ہوں۔

لیلۃ القدر کا ہے بڑا مرتبہ
یہ بھی مانا کہ رتبہ بڑا عید کا
جس میں تشریف لے محمد مصطفیٰ
اس مبارک مہینے کی کیا بات ہے

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں نقل فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں نورِ محمد ﷺ جلوہ فرما تھا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی سے جس رات نور منتقل ہوا وہ شبِ جمعہ تھی۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جو فقہ کے امام ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ کا نورِ مقدس رحمِ آمنہ رضی اللہ عنہا میں شبِ جمعہ میں منتقل ہوا۔ اگر کوئی شخص مجھ سے سوال کرے کہ اے احمد بن حنبل! تو بتا تو سہی تیرے نزدیک شبِ قدر افضل ہے یا شبِ جمعہ؟ تو میں جواب دوں گا کہ میرے نزدیک شبِ قدر سے شبِ جمعہ افضل ہے۔ اس لئے کہ شبِ قدر میں اللہ کے انوار مسلمانوں کیلئے ہوتے ہیں لیکن جمعہ کی رات میں تو اللہ تعالیٰ کا محبوب رحمۃ اللعالمین ﷺ بن کر آیا۔

محترم و معزز سامعین!

آیاتِ مبارکہ، احادیثِ صحیحہ اور دیگر تفسیری اقوال سے یہ ثابت ہوا کہ جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی نسبت ہو جائے اس چیز کا مقام بلند ہو جاتا ہے۔ سارے زمانے کس کے ہیں۔؟ یقیناً اللہ کے۔ یہ زمانہ، پہلا زمانہ

Marfat.com

، اس سے پہلا زمانہ، سب اللہ کے ہیں لیکن حضور نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا!

((خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ))

''سارے زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے۔''

((ثُمَّ الَّذِیْ یَلُوْنَہٗ)) ''پھر صحابہ کا زمانہ سب آنے والے زمانوں سے بہتر ہے۔''

((ثُمَّ الَّذِیْ یَلُوْنَہٗ)) ''پھر وہ زمانہ جو تابعین کا زمانہ ہوگا وہ آنے والے سب زمانوں سے بہتر ہے۔'' (صحیح بخاری ومسلم)

معلوم ہوا کہ زمانوں کے درجات حضور نبی کریم ﷺ کی نسبت اور قربت سے ہیں۔ جو زمانہ میرے آقا ﷺ کے جتنا قریب ہوتا ہے وہ اتنا اعلیٰ مقام والا ہو جاتا ہے اور وہ زمانہ باقی تمام زمانوں سے بازی لے جاتا ہے تو جس رات میں زمانوں کو برکت دینے والا خود آ گیا اس رات اور دن کی عظمت کا عالم کیا ہوگا۔؟

فضلِ ربُ العلی اور کیا چاہیے
مل گئے مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہیے

ذی وقار اسلامی بھائیو!

میرے آقا و مولا محمد رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھا کر گھر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد باہر تشریف لائے۔ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ حلقہ بنائے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب نے فرمایا!

''اے میرے صحابہ! تم یہاں کیوں جمع ہو۔؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا!

''یا رسول اللہ ﷺ! ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو دینِ اسلام ہم کو عطا فرمایا اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں اور ہمیں جو اپنا پیارا رسول مصطفیٰ کریم ﷺ دیا اس پر اس کا شکر ادا کر رہے ہیں۔''

میرے آقا و مولا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

''کیا واقعی تم اس لئے جمع ہو۔؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا!

''یا رسول اللہ ﷺ! ہاں! واقعی ہم اس لئے جمع ہیں۔

احمد مجتبیٰ حبیب کبریا محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا!

ابھی ابھی جبرائیل میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے۔!

''اے محمد ﷺ! آپ کے یہ صحابہ جو بیٹھے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں، دین اسلام اور رسول کے ملنے پر اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں ان کی عظمت پر خدا اور اس کے ملائکہ فخر کر رہے ہیں۔''

میرے معزز بھائیو!

جو اللہ تعالیٰ کے نبی اکرم ﷺ کے ملنے پر شکر ادا کرے اس کی قسمت پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے فخر کرتے ہیں۔

Marfat.com

فرمایا! ((وذکر هم بایام الله))

اللہ کے دنوں کو یاد کرو۔ ہم تو اللہ کے دنوں کو یاد کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا کرم کیا ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ کے نبی کریم ﷺ تشریف لائے وہ دن ایامُ اللہ میں داخل ہے اور ہم وہ دن منائیں گے۔ کیونکہ اس دن رحمۃ للعلمین ﷺ ملے ہیں۔

جہاں میں جس صبح عید کا سماں ہوتا تھا

ادھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پر روتا ہے

ارے! شیطان روتا ہے مصطفیٰ کریم ﷺ کی آمد پر تو ہم کیا کریں۔؟ ہمیں تو خوشی ہے کہ مصطفیٰ کریم ﷺ اپنوں کو بسانے آئے۔

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

سابقہ آسمانی کتابیں اور میلادِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے

خطبہ:

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم
امابعد فقد قال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید
اعوذ بالله من الشیطن الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم:
((اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ))(قرآن کریم)
وقال الله تبارك وتعالیٰ فی مقام آخر:
((اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ))(القرآن الکریم)

فضیلت درودوسلام:

وقال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید فی شان حبیبه مخبراً و اٰمراً مخاطباً للمؤمنین:
((ان الله وملائکته یصلون علی النبی یاایها الذین اٰمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما))
ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

معززاسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آمنہ کے لال، پیکرِ حسن و جمال، منبعِ شرف وکمال، ہادیِ کل، دانائے سبل، ختم الرسل، شفیع المذنبین، رحمۃ للعٰلمین، سیدالاولین والآخرین، خیرالوریٰ، شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، والیِ بطحاء، صاحب المعراج، مالک کائنات، صاحب الاسراء، خاتم الانبیاء، حبیب پروردگار، احمد مختار، سید الانبیاء، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درودوسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درودوسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

Marfat.com

محترم سامعین!

جومسلمان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر انعامات کی بارش فرمادیتا ہے ،فرشتے اس کے لیے دعائے بخشش مانگتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس کی شفاعت فرمائیں گے۔اس کے علاوہ درودشریف کفارۂ سیئات بھی ہے،یعنی اس کے پڑھنے سے گناہ دُھل جاتے ہیں۔چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((''مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْعَصْرِیَوْمَ الْجُمُعَۃِفَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَقُوْمَ مِنْ مَّکَانِھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماًثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ عَاماًوَکُتِبَ لَہٗ عِبَادَۃُثَمَانِیْنَ سَنَۃً''))

ترجمہ: ''جس نے جمعہ کے دن نمازِعصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسی مرتبہ یہ درود پاک پڑھا: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً''، تواس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اوراس کے نامہ اعمال میں اسی سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔''

اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول اللہ
وعلی الك واصحابك یاسیدی یا حبیب اللہ
الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یانبی اللہ
وعلیٰ الك واصحابك یاسیدی یاخاتم النبیین
اللھم صل علی سیدناومولانا محمدوعلی ال
سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

پھر پڑھیے!((اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید))

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
عجب کیا اگر رحم فرمالے ہم پر

Marfat.com

خدائے محمد برائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
محمد برائے جناب الٰہی
جناب الٰہی برائے محمد
رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

معزز سامعین!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَلْاِنْجِیْلِ یَامُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَاھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبَاتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبَائِثَ و یَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلَالَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَہٗ اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ))﴿قرآن کریم)

ترجمہ: ''جولوگ اُمی نبی کی اتباع کرتے ہیں جس کو وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے اوران کے لئے پاک چیزیں حلال کرتا ہے اوران سے ان کا بوجھ اور طوق اتارتا ہے جس سے انہیں جکڑ رکھا تھا۔ پس جولوگ اس پر ایمان لائے اوراس کی تعظیم کی اور اس کی امداد کی اوراس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ وہی لوگ کامیاب وکامران ہیں۔''

محترم سامعین!

دوسری آیت میں اللہ ربُ العزت تورات وانجیل اور زبور پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرنے والے اہلِ کتاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ان کے ہاں ان کی کتابوں میں بکثرت تذکرہ آنے کی وجہ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اس حد تک معروف تھی کہ وہ روزمرہ کی گفتگو میں اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، ولادت اور آمد کا اظہار واقرار کیا کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

((اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنَاھُمُ الْکِتَابَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ ھُمْ))

ترجمہ: ''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔''

سابقہ آسمانی کتب اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

معزز حاضرین!

یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے کہ ابھی آئے نہیں لیکن پہلی آسمانی کتابیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خوشخبریاں سنا رہی ہیں تو پھر مجھے کہنے کا حق ہے کہ ہمارے رسول:

- ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن علامتیں پہلے ہیں۔

Marfat.com

- ہمارے رسول ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن حالات پہلے ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن نویدیں پہلے ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن خبریں پہلے ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن تبصرے پہلے ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن تذکرے پہلے ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن چرچے پہلے ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن بشارتیں پہلے ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن علامتیں پہلے ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن اعلانات پہلے ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ ابھی دنیا میں آئے نہیں لیکن ذکر پہلے ہیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی سے نکلا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے

Marfat.com

پہ نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

حضرات محترم!

ذرا تاریخ تو اُٹھا کے دیکھئے! کہاں کہاں میرے مصطفیٰ کریم ﷺ کے تذکرے نہیں ہیں۔
کہاں کہاں آمنہ کے دُرِ یتیم کا ذکر نہیں ہے۔

- حضرت آدم علیہ السلام کی ابتداء میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- حضرت دانیال علیہ السلام کی تعبیر میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- حضرت یعقوب علیہ السلام کے مواعظ میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- حضرت داؤد علیہ السلام کے لحن میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- حضرت شعیب علیہ السلام کے کلام میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعلان میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- نبیوں کی زبان پر آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- بادشاہوں کے خوابوں میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- راہبوں کی زبان پر آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- عالموں کی زبان پر آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- کاہنوں کی زبان پر آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- ساحروں کی زبان پر آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- آسمانی کتابوں میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- زمینی کتابوں میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔
- قدیمی کتابوں میں آپ ﷺ کا ذکر ہے۔

اور عالم ارواح سے لے کر آج تک سب کی زبان پر آپ ﷺ کا ذکر ہے اور آپ ﷺ کا ذکر قیامت تک رہے گا۔

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر
شریک خدا اور جواب محمد ﷺ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ

Marfat.com

وَالْاِنْجِیْل))

ترجمہ: ''جولوگ اُمی نبی کی اتباع کرتے ہیں جس کو وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔''

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزمِ کون و مکان کو سجایا گیا
وہ محمد بھی، احمد بھی، حامد بھی، محمود بھی
حُسنِ مطلق کا شاہد بھی وہ مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا
اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا
اس کی رحمت تخیل سے بھی ماوراء
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
اس کی رحمت سے اس کو سجایا گیا
مجھے حشر کا ڈر کس لئے ہو
میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ
جس کے قدموں میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

تورات اور تذکرۂ مصطفیٰ ﷺ:

محترم سامعین!

اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں میں اپنے پیارے نبی ﷺ کا ذکر خیر فرمایا اور ایسا ذکر فرمایا کہ ان کتابوں کے عالم ان کتابوں کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی ساری عادات، معجزات، اور تعلیمات کو پہچانتے اور جانتے تھے۔

Marfat.com

چنانچہ مشہور تابعی حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا!

''اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ''

ترجمہ: ''مجھے تورات میں مذکورہ آنحضرت ﷺ کے اوصاف کی خبر دیجئے۔''

تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

((اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْآنِ))

ترجمہ: ''ہاں! اللہ کی قسم! آپ کے جو اوصاف قرآنِ مجید میں بیان ہوئے ہیں۔ ان میں بعض صفات کا ذکر تورات میں بھی موجود ہے۔''

جیسا کہ یہ قرآنی اوصاف:

((يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا))

ترجمہ: ''اے نبی! ہم نے آپ کو گواہ بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے تورات میں آپ ﷺ کے مزید اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((حِرْزٌ لِلْاُمِّيِّيْنَ))

ترجمہ: ''آپ ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

((اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ))

ترجمہ: ''آپ میرے بندے اور رسول ہیں۔''

((سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ))

ترجمہ: ''میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے۔''

((لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ))

ترجمہ: ''آپ بدخو اور سخت دل نہیں ہیں۔''

((وَلَا صَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ))

ترجمہ: ''اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے ہیں۔''

((وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ))

ترجمہ: ''برائی کا جواب برائی سے دینے والے نہیں ہیں۔''

((وَلٰكِنْ يَعْفُوْا وَيَغْفِرُ))

ترجمہ: ''بلکہ معاف کرنے والے بخش دینے والے ہیں۔''

((حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ))

ترجمہ: ''اللہ جب تک آپ کے ہاتھوں ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کرلے اور لوگ لا الہ اللہ نہ پکارنے لگیں اور جب تک آپ کے کلمے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غافل دلوں کو کھول

Marfat.com

نہیں دے گا، اُس وقت تک آپ کی روح قبض نہیں کی جائے گی۔''

حضرات محترم!

آپ نے صحیح بخاری کی اس روایت کے الفاظ اوران کے معانی پر غور فرمایا کہ اس میں کیسے واضح اور شاندار انداز میں تورات میں حضرت محمد ﷺ کے اوصاف، محاسن اور خصائل اور سیرت کے تذکرے آپ کی ولادت اور آمد سے پہلے ہی دنیا میں جاری تھے۔

حضرات محترم!

آسمانی کتابیں اور دیگر کتبِ قدیم محبوبِ خدا ﷺ کے تذکروں سے لبریز ہیں۔تورات کے اختتامی حصہ میں ہے:

ترجمہ: ''پھر وہ فاران کی چوٹیوں سے نمودار ہوگا۔اس کے ساتھ ہزاروں ہستیاں ہوں گی۔اس کے دائیں ہاتھ میں آگ کا شعلہ ہوگا۔وہ مخلوق کی محبوب ترین ہستی ہوگی۔تمام پاکباز پارسا اس کے قبضہ میں ہوں گے۔جو اس کے پیروں کے قریب ہوں گے اور اس کی تعلیمات کو قبول کریں گے۔'' (بائبل)

حضرات محترم!

فاران سے مراد مکہ کے وہ پہاڑ ہیں جہاں سے نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آفتابِ نبوت بن کر طلوع ہوئے۔ تورات میں مذکور ہے:

ترجمہ: ''اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے بھائیوں کی اولاد سے آخری زمانہ میں آپ ہی جیسا نبی مبعوث کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ میں جو کچھ اُسے حکم دوں گا وہ انہیں پہنچائے گا۔''

یہ آسمانی کتاب تورات حضور ﷺ کی شان بیان کررہی ہے۔

غور فرمائیں!

کوہِ صفا کی بلندی سے یاصباحایاصباح پکارنے والا پیغمبر ابھی دنیا میں آیا نہیں کہ ہزاروں سال پہلے اس کے تذکرے ہیں، بلکہ مقام ظہور کی پیشگی اور نشاندہی بھی ہورہی ہے۔یہاں تک کہ انہی آسمانی کتابوں میں میرے محبوب ﷺ کے پاکیزہ محبوبوں کا ذکر بھی ہورہا ہے۔ہزاروں پاکباز ہستیوں سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔آگ کے شعلہ سے مراد محمد ﷺ کی وہ اسلامی شریعت ہے جس نے شرک وکفر کو جلا ڈالا، جس نے فسق وفجور مٹادیا، جس نے ضلالت وجہالت کو اکھاڑ پھینکا۔یہی تو وہ اسلامی شریعت تھی جس نے ذات اور برادری کے تعصب کو ختم کیا۔کالے اور گورے کی تمیز مٹادی۔آقا وغلام کا تصور ختم کیا۔انسان کو انسان کا مقام دیا۔اسی شریعت نے عرب میں انقلاب بپا کیا۔گمراہوں کو جنت کا راستہ دکھایا۔ عرب کے بدوؤں کو جنت کا وارث بنادیا۔

ہوتا نہ تیرا نور گر کچھ بھی نہ ہوتا جلوہ گر
تیرے سبب سے یہ سب بنا صلی علی محمد

زبور اور تذکرہِ مصطفیٰ ﷺ:

محترم المقام سامعین!

Marfat.com

اللہ ربُ العزت نے تمام آسمانی کتابوں میں اپنے حبیب ﷺ کا ذکر فرمایا۔

چنانچہ حضرت وھب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں حضرت داوٗد علیہ السلام کو یہ وحی فرمائی:

ترجمہ: ''اے داوٗد! تمہارے بعد عنقریب ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد اور محمد ہوگا، وہ سچے اور سردار ہوں گے۔ میں ان سے کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گا اور نہ وہ مجھے کبھی ناراض کریں گے۔''

معزز سامعین!

اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہاں تک فرمادیا:

ترجمہ: ''اے داوٗد! میں نے محمد کو تمام نبیوں پر اور آپ کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا فرمادی ہے۔''

انجیل اور تذکرہِ مصطفیٰ ﷺ:

حضرات ذی وقار!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواری برناباس سے کہتے ہیں:

ترجمہ: ''محمد تشریف لائیں گے جو خدا کے مقدس رسول ہیں۔'' (انجیل برناباس)

حضرت شعیب علیہ السلام اور مصطفیٰ کریم ﷺ کا تذکرہ:

ذی وقار ساتھیو!

اللہ تعالیٰ حضرت شعیب علیہ السلام کی کتاب میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''میرا وہ بندہ جس کی شان مضبوط ہوگی، میں اس پر اپنی وحی نازل کروں گا، وہ نبی دنیا کی قوموں میں میرے انصاف کا بول بالا کرے گا اور وہ نبی کبھی بلند آواز سے نہیں ہنسے گا۔''

چنانچہ احادیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کبھی بھی بلند آواز سے نہیں ہنستے تھے۔ آپ ﷺ مسکراتے تھے کہ صرف دانت مبارک نظر آتے تھے۔ (سیرت حلبیہ)

حضرت شعیا اور تذکرہ مصطفیٰ ﷺ:

حضرات محترم!

حضرت شعیا علیہ السلام کو سرکار دوعالم ﷺ کا تعارف اس طرح کروایا گیا:

((مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَ مُھَاجِرُہٗ بِیَثْرِبَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ))

ترجمہ: ''اللہ کے رسول محمد ﷺ کی ولادت مکہ میں ہوگی، ہجرت یثرب یعنی مدینہ کی طرف ہوگی اور ان کی حکومت وسلطنت ملک شام میں ہوگی۔''

ہجرت کرنے والا ابھی دنیا میں آیا بھی نہیں
یثرب کے چرچے پہلے ہیں۔
حکومت کرنے والا ابھی دنیا میں آیا نہیں
حکمرانی کے تذکرے پہلے ہیں۔

Marfat.com

سلطنت والا ابھی دنیا میں آیا نہیں

بصریٰ وشام کے اعلان پہلے ہو چکے ہیں۔

دارُالہجرت مدینہ بنا، جسے پہلے لوگ یثرب کے نام سے پکارتے تھے۔

حکومت وسلطنت ملک شام تک پہنچی۔

دیگر آسمانی کتابوں میں تذکرہ مصطفیٰ ﷺ:

معزز سامعین!

بعض آسمانی کتابوں میں یہ بھی ہے:

ترجمہ: ''لوگوں میں ایک ایسا رسول بھیجا جائے گا! جس کو ہر خوبی سے آراستہ کیا جائے گا، تمام نیک اخلاق سے مزین کیا جائے گا! حکمت و دانائی کو اس کی گفتگو بنایا جائیگا! سچائی اور وفا کو اس کی گھٹی میں ڈالا جائے گا! معاف کرنے اور احسان کرنے کو اس کی طبیعت بنایا جائے گا۔''

سامعین ذی احتشام!

اللہ تعالیٰ بعض آسمانی کتابوں میں ارشاد فرماتا ہے:

لا الہ الا اللہ کو نبی امی کی شریعت بناؤں گا!

انصاف کو اس کی سیرت اور مزاج بناؤں گا!

اسلام کو اس کی ملت بناؤں گا!

میں اس کے ذریعہ سے پست لوگوں کو اونچا کروں گا!

گمراہوں کو ہدایت دوں گا!

میں اس کے ذریعے سے پھوٹ پڑے ہوئے دلوں کو اور مختلف مقام رکھنے والے لوگوں کو ایک کروں گا!

میں تمام جہانوں کے پالنے والا اللہ اس کی امت کو بہترین امت بناؤں گا!

آنے سے پہلے تذکرے:

معزز سامعین!

اب آپ حضرات کے سامنے سرکارِ دوعالم، سید دوعالم، سید الاوّلین والآخرین، سید المرسلین، خاتم الانبیاء، حضرت محمد رسول ﷺ کی شان اس بیان کی جائے گی کہ آپ ﷺ ابھی تک نبوت و رسالت کے بلند مرتبہ پر فائز نہیں ہوئے تھے، لیکن آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کے تذکرے پہلے ہی سے موجود تھے اور لوگ آپ ﷺ کی نبوت کے منتظر تھے کہ کب آپ ﷺ نبوت کا اعلان فرمائیں گے اور ہم آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لائیں۔ اس لئے کہ پہلی کتابوں کے عالم، راہب اور اللہ والے حضور خاتم الانبیا ﷺ کے متعلق علامات اور خوشخبریاں دے چکے تھے۔

حضرات ذی وقار!

آپ حضرات کے سامنے چند واقعات پیش کروں گا جن سے معلوم ہوگا کہ حضور خاتم الانبیا ﷺ ابھی نبوت کے مقام پر سرفراز نہیں ہوئے تھے، لیکن لوگ اس انتظار میں تھے کہ کب اللہ تعالیٰ کا آخری رسول مبعوث ہو اور ہم اس

Marfat.com

کے ہاتھ پر اسلام قبول کریں۔ کچھ لوگوں نے پہلے ہی ایمان قبول کرلیا اور کچھ انتظار میں تھے کہ کب ہمارے کانوں میں یہ آواز پڑے گی کہ اللہ کے آخری رسول نے رسول ہونے کا اعلان فرمایا ہے اور ہم اس وقت اس اعلان پر لبیک کہیں۔

کیونکہ نشانیاں پہلے دیکھ چکے تھے۔

اعلانات پہلے سن چکے تھے۔

علامات پہلے ہی سے محسوس کر چکے تھے۔

صرف آمد اور اعلانِ نبوت کے انتظار میں تھے۔

طویل عمر ایک جن اور تذکرہِ مصطفیٰؐ:

محترم سامعین!

فاتحِ عرب وعجم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ پہاڑی تہامہ پر کھڑا تھا کہ اچانک ایک شخص آیا، جس کے ہاتھ میں لاٹھی تھی اور وہ نہایت نحیف وضعیف کمزور آدمی تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو سلام پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''تیری آواز اور تیرے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ تو کوئی جن ہے۔؟''

اس نے عرض کیا:

''اللہ کے رسول! واقعی میں ایک جن ہوں۔''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تیرا نام کیا ہے۔؟''

اس نے کہا:

''ھامہ۔''

آپ ﷺ نے فرمایا!

''تیرے باپ کا نام کیا ہے؟''

اس نے کہا:

''میرے باپ کا نام رہیم ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تیرے دادا کا نام کیا ہے؟''

اس نے کہا:

((لا اقیس))

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تیرے پردادا کا نام کیا ہے؟''

اس نے کہا!

Marfat.com

''ابلیس (شیطان)''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تیری عمر کتنی ہے؟''

اس نے کہا!

''جس وقت حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے ہابیل وقابیل لڑے تھے، اس وقت میں بچہ تھا اور پہاڑوں پر دوڑتا تھا۔ لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا تھا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا!

''اس وقت تیرا یہ حال تھا تو اب کیا کرتا ہوگا۔؟''

اس نے کہا!

''اے پیارے نبی! مجھے ملامت نہ کیجئے! میں نے حضرت شیث علیہ السلام کے ہاتھ پر کلمہ پڑھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ دیکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے تورات سیکھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے زبور پڑھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کی زیارت کی۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ایک آخر الزماں نبی ﷺ آئیں گے، اگر تیری ان سے ملاقات ہو تو میرا اسلام عرض کرنا۔ اے اللہ کے محبوب ﷺ! میں انبیاء کے سلام کے تحفے لے کر آیا ہوں۔''

اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے اس جن کو سورۂ واقعہ، سورۂ مرسلات اور سورۂ نبا، واذ الشمس کورت اور سوۂ ناس و فلق اور سورۂ اخلاص کی تعلیم ارشاد فرمائی اور ساتھ یہ بھی فرمایا!

''اے ہامہ! جب بھی تمہیں کوئی حاجت ہو تو ہم سے بیان کرنا اور ہماری زیارت کو نہ چھوڑنا۔''

حضرات محترم!

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس دار فانی سے تشریف لے گئے اور ہامہ کے انتقال کی خبر ہمیں ملی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے یا انتقال کر چکا ہے۔

اس واقعہ سے یہ بات سامنے آئی کہ اس جن نے کئی انبیاء علیھم السلام سے ملاقاتیں کیں اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملے اور پھر سب سے آخر میں حضور نبی کریم ﷺ سے ملاقات ہوئی اور حضور ﷺ کو نبیوں کے سلام بھیجے۔ اس واقعہ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ذکر کسی نہ کسی صورت میں کسی نہ کسی انداز میں ہر دور میں ہوتا رہا ہے۔

ہر دور میں زبان پر رہا آپ ﷺ ہی کا ذکر

دی ہر نبی نے جن کی خبر آپ ﷺ ہی تو ہیں

اہل کتاب عالم اور تذکرۂ مصطفیٰ ﷺ:

معزز سامعین!

Marfat.com

حضرت عمر بن عبسہ جن کا تعلق قبیلہ بنوسلیم سے تھا، وہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے میری ملاقات ایک اہلِ کتاب عالم سے ہوئی، تو اس نے مجھے بتایا:

''ہمارے نوشتوں (صحیفوں) کے مطابق عنقریب سرزمینِ مکہ سے ایک ایسے شخص کا ظہور ہونے والا ہے جو لوگوں کو بتوں کی پرستش سے منع کرے گا اور ایک ان دیکھے معبود کی پرستش کی دعوت دے گا۔ اس کی شریعت تمام شریعتوں سے افضل ہوگی۔''

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

''یہ سن کر میں ہر وقت اس انتظار میں رہنے لگا کہ کب مجھے ایسے شخص کے ظہور کی اطلاع ملتی ہے۔ چنانچہ جو شخص مکہ سے آتا میں اس سے وہاں کے تازہ حالات دریافت کرتا۔ ایک دن مکہ سے آنے والے شخص نے مجھے بتایا کہ مکہ میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو لوگوں کو بتوں کی پوجا سے منع کرتا ہے اور خدائے واحد پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔ اس کے عمدہ طور طریقوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک اچھے دین کا داعی ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی میں اپنی سواری پر سوار ہو کر مکہ پہنچا اور بازار عکاظ میں جا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے کچھ سوالات پوچھے اور ان کے خاطر خواہ جوابات پا کر اسلام قبول کر لیا۔''

ہر دور میں زبان پر رہا آپ ﷺ ہی کا ذکر
دی ہر نبی نے جن کی خبر آپ ﷺ ہی تو ہیں

ارباب عقل و دانش!

اس واقعہ میں سرکار دو عالم ﷺ کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ ایسے نبی ہیں جو بتوں کی عبادت سے منع کریں گے اور ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دیں گے اور ان کی شریعت تمام شریعتوں سے افضل ہوگی۔ یہ ہمارے پیغمبر کا مقام ہے کہ ابھی مبعوث نہیں ہوئے لیکن گواہیاں پہلے مل رہی ہیں۔

ورقہ بن نوفل اور تذکرۂ مصطفیٰ ﷺ:

حضرات ذی وقار!

نبی کریم ﷺ کی عمر چالیس برس ہوئی۔ روح الامین خدا کا حکمِ نبوت (وحی) لے کر آپ کے پاس آئے اس وقت آپ غارِ حرا میں تھے۔ روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا:

''پڑھیے: اقرأ''

آپ نے فرمایا:

''میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔''

جبرائیل نے آپ کو بھینچا۔ اور پھر عرض کیا:

''پڑھیے: اقرأ''

آپ نے پھر وہی جواب دیا تو جبرائیل نے آپ کو اور زور سے بھینچا اور کہا:

((اقرا باسم ربك الذى خلق خلق الانسان من علق اقرا وربك الاكرم الذى علم

Marfat.com

بالقلم علم الانسان مالم یعلم))

پھر کہا:

''یا محمد! قبول فرمایئے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبرئیل ہوں۔''

اس واقعہ کے بعد آپ جلدی سے گھر تشریف لائے اور لیٹ گئے۔ اپنی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھ پر کپڑا ڈال دو۔ جب طبیعت میں سکون آیا تو فرمایا:

''میں عجیب و غریب واقعات دیکھا ہوں۔ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔''

حضرت خدیجہ نے عرض کیا:

''میں دیکھتی ہوں آپ اقرباء پر شفقت فرماتے ہیں۔ سچ بولتے ہیں۔ یتیموں، بے کسوں کی دستگیری کرتے ہیں۔ مہمان نوازی فرماتے ہیں اور مصیبت زدوں سے ہمدردی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی اندوہ گیں نہ فرمائے گا۔''

اطیمنانِ قلب کے لئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ حضرت ورقہ بہت ضعیف تھے اور اس ملاقات کے چند دن بعد فوت ہو گئے۔

آپ ﷺ نے ورقہ بن نوفل کو جبرئیل کے آنے اور بات کرنے کا واقعہ بیان فرمایا۔ ورقہ جھٹ بولے:

''یہ وہ ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اترا تھا۔ کاش! میں جوان ہوتا۔ کاش!! میں اس وقت تک زندہ رہتا جب قوم آپ کو نکال دے گی۔''

نبی کریم ﷺ نے پوچھا!

''کیا قوم مجھے نکال دے گی۔؟''

ورقہ بولے!

''اس دنیا میں جس کسی نے ایسی تعلیم پیش کی، اس سے شروع میں عداوت ہی ہوتی رہی۔ کاش! میں ہجرت تک زندہ رہوں اور آپ ﷺ کی نمایاں خدمت کروں۔''

حضرت ورقہ بن نوفل نے حضور ﷺ کی نبوت اور رسالت کی تصدیق کی اور آپ ﷺ پر ایمان لے آئے۔

مصطفیٰ کریم ﷺ کا پہلا سفر شام:

ارباب علم و دانش!

جب حضور نبی کریم ﷺ کی عمر ابھی بارہ سال تھی تو آپ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کے تجارتی سفر پر روانہ ہوئے۔ یہ تجارتی قافلہ شام کے سرحدی شہر ''بصریٰ'' کی طرف جا رہا تھا۔ شہر سے باہر ہی شاہراہ عام پر عیسائیوں کا ایک بہت بڑا گرجا تھا۔ جس کا انچارج ''بحیرہ'' نامی راہب تھا۔ گرجا کے قریب ہی ایک مسافر خانہ تھا، جہاں اکثر مسافر ٹھہرا کرتے تھے۔ مکہ کا یہ تجارتی قافلہ بھی شہر کی طرف آ رہا تھا۔ قافلہ ابھی شہر سے کچھ فاصلے پر تھا تو ''بحیرہ'' راہب نے گرجا کی اوپر والی منزل سے دیکھا کہ اس قافلے میں ایک ایسی شخصیت بھی موجود ہے جس پر بادل سایہ کئے ہوئے ہیں۔

یہ راہب پرانی کتابوں کا عالم تھا اور نبی آخر الزمان ﷺ کی علامتوں کو جانتا تھا۔ لہٰذا اس قافلے کے لوگوں کے حالات

Marfat.com

معلوم کرنے کا شوق ہوا۔ جب یہ قافلہ مسافر خانے میں آکر ٹھہرا تو راہب خود گرجے سے اتر کر مسافر خانے پہنچا اور لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا سیدھا اس بارہ سالہ شخصیت کے پاس پہنچا اور اس کا ہاتھ تھام کر کہنے لگا:

((هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ))

ترجمہ: ''یہ شخصیت تمام جہانوں کا سردار ہے، یہ تمام جہانوں کے رب کا رسول ہے، جسے اللہ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کیا ہے''۔

قریش کے سرکردہ آدمیوں کو پادری کی زبان سے یہ جملے سن کر بڑا تعجب ہوا۔ انہوں نے پوچھا!

''آپ کو اس بچے کی ان صفات کا کیسے علم ہوا!''

راہب نے بتلایا!

''جب تمہارا قافلہ گھاٹی سے اتر رہا تھا تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ گردوپیش کے تمام درخت اور پتھر سجدہ ریز تھے۔''

((ولا یسجدان الاللنبی))

ترجمہ: ''اور یہ دونوں نبی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔''

راہب نے یہ بھی کہا!

''میں اللہ کے آخری نبی کو پرانی کتابوں میں مذکورہ مہرِ نبوت سے بھی پہچانتا ہوں۔''

چنانچہ راہب نے سب لوگوں کے سامنے آپ کی پشت مبارک سے کپڑا ہٹا کر مہرِ نبوت کا مشاہدہ کرایا۔ چونکہ راہب کو یقین ہو چکا تھا کہ یہ بارہ سالہ شخصیت اللہ کا آخری رسول ہے، لہٰذا اس بچے کی جان کا خطرہ بھی محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ اس نے آپ کے چچا ابوطالب کو مشورہ دیا کہ اس بچے کو فوراً واپس بھیج دو۔ اگر یہودیوں نے اسے پالیا تو اس کو زندہ نہیں چھوڑیں گے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب اللہ کا آخری نبی دنیا میں مبعوث ہوگا تو ان کا دین بدل جائے گا اور حکومتیں درہم برہم ہو جائیں گی۔

حضرات محترم!

اس واقعہ میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کی علامات کا ذکر ہے جو پہلی کتابوں میں موجود تھیں۔ درخت اور پتھر حضور ﷺ کو سجدہ کر رہے ہیں اور راہب یہ گواہی دے رہا ہے کہ یہ اللہ کے آخری رسول ہیں۔

دوسرا سفرِ شام اور مصطفیٰ کریم ﷺ کے تذکرے:

سامعین محترم!

حضور علیہ السلام نے شام کا دوسرا سفر چوبیس 24 یا پچیس 25 سال کی عمر میں کیا۔ اس دفعہ آپ مکہ کی ایک امیر عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (جن کو بعد میں ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا) کا تجارتی مال لے کر تجارتی قافلہ کے ساتھ گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ضرورت کے لئے میسرہ نامی خادم بھی ساتھ بھیجا۔ جب یہ قافلہ شام کے سرحدی شہر ''تیما'' پہنچا تو وہاں راستے کے کنارے پر عیسائیوں کا گرجا تھا۔ گرجے کے قریب ہی ایک درخت تھا۔ یہ قافلہ حسبِ معمول اس درخت کے نیچے اترا تا کہ کچھ دیر آرام کیا جا سکے۔ گرجے کا پادری باہر آیا جو میسرہ کو پہلے سے جانتا تھا،

Marfat.com

کیونکہ وہ اکثر تجارتی قافلوں کے ساتھ آتا رہتا تھا۔

پادری نے میسرہ سے دریافت کیا!

''تمہارے ساتھ یہ نوجون (حضورﷺ کی طرف اشارہ کرکے) کون ہے۔؟''

اس نے بتایا!

''یہ قریش خاندان کے نہایت شریف اور دیانتدار نوجوان ہیں۔''

نسطورہ نامی پادری نے کہا!

''علامات بتا رہی ہیں کہ یہ نوجوان اللہ کا نبی ہوگا۔''

حضرات محترم!

پہلے سفرِ شام میں بحیرہ نامی راہب نے حضورﷺ کو بعض علامات سے پہچانا تھا جبکہ دوسرے سفر میں اس پادری نے بعض علامات دیکھ کر آپ کی نبوت کی شہادت دی۔ گویا ان دونوں عیسائی راہبوں نے اپنی آسمانی کتابوں میں پائی جانے والی علامات سے حضور خاتم النبینﷺ کی نبوت ورسالت کی گواہی دی۔

((ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد))

کا یہی مطلب ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام اور تذکرہ مصطفیٰ کریم:

ذی وقار حاضرین!

سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہودِ مدینہ کے خاندان ''بنوقینقاع'' کے رئیس تھے۔ آپ کا اصل نام حصین تھا۔ آپ مدینہ منورہ میں تورات کے سب سے بڑے عالم تھے۔ اس کے ساتھ انجیل پر بھی آپ کو عبور تھا۔ آپ نے توریت میں نبی اکرمﷺ کی نشانیاں پڑھی تھیں۔ آپ کی آرزو تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پائیں اور آپ کی زیارت کا شرف حاصل کریں۔ بیعتِ عقبہ کے بعد آپ نے انصارِ مدینہ کے ان بزرگوں سے جو آنحضورﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرچکے تھے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علامات دریافت کیں اور انہیں تورات میں موجود علامات کے مطابق پاکر آپ پر غائبانہ طور پر ایمان لے آئے۔ تاہم آپ نے اپنے اس ایمان کو یہود سے مخفی رکھا۔

جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ اپنے باغ میں بچوں کیلئے پھل اتروا رہے تھے۔ آپ کی پھوپھی حضرت خالدہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ اتنے میں کسی نے آنحضرتﷺ کی تشریف آوری کا ذکر کیا تو آپ نے فرطِ مسرت سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

آپ کی پھوپھی صاحبہ کہنے لگیں:

''حصین! ان صاحب کے آنے سے تمہیں اتنی خوشی ہوئی ہے کہ شاید حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بھی تشریف لاتے تو تم اتنے مسرور نہ ہوتے۔''

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا!

''پھوپھی جان! خدا کی قسم! یہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں اور اسی مقصد کے لئے دنیا میں

Marfat.com

تشریف لائے ہیں جس کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے۔''
پھوپھی صاحبہ نے کہا!
''برادرزادے! کیا واقعی یہ وہ نبی ہیں جن کی تورات اور دوسری آسمانی کتابوں میں خبر دی گئی ہے۔؟''
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا!
''بے شک یہ وہی نبی ہیں۔''
اس پر پھوپھی صاحبہ بولیں:
''پھر تو ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے خود ہمارے شہر کی طرف ہجرت فرمائی ہے۔''
اس کے بعد حضرت عبداللہ بن سلام اور آپ کے پیچھے آپ کی پھوپھی صاحبہ حضرت خالدہ بن حارث آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہ نے آنحضرت ﷺ سے ایسی باتیں دریافت کیں جو نبی مرسل کے سوا اور کسی کو معلوم نہ ہوسکتیں تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تینوں سوالات کے جواب دیئے تو حضرت عبداللہ بے اختیار پکار اُٹھے:
((اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله))

ارباب علم و عمل!

اس واقعہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر پہلے سے ہی موجود ہے۔ تورات اور انجیل میں نشانیاں موجود ہیں اور لوگ غائبانہ اسلام لارہے ہیں۔ یہ سب میرے نبی کی شان ہے۔

حضرت سلمان فارسی اور تذکرۂ مصطفیٰ کریم ﷺ:

صاحبانِ علم!

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی اور خادم تھے۔ عیسائی عالم کی بتائی ہوئی علامات کی تصدیق کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ ایران کے ایک قصبہ میں مجوسی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ باپ ان کو مجوسیت کی اعلیٰ تعلیم دلوانا چاہتا تھا مگر یہ کسی طرح عیسائیت سے متاثر ہوگئے اور گھربار چھوڑ کر عیسائیت کی تعلیم کی خاطر مختلف مقامات پر پہنچتے رہے۔ حتیٰ کہ اس لگن میں ''ایشیائے کوچک'' کے شہر ''عموریا'' میں بڑے پادری سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ جب وہ پادری زندگی کے آخری ایام میں داخل ہوگیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اپنے استاد سے دریافت کیا!
''آپ کے بعد میں تعلیم کا سلسلہ کیسے جاری رکھوں۔؟''
اس نے کہا!
''مجھے تو اس وقت عیسائیت کا کوئی مخلص استاد نظر نہیں آتا، البتہ! مجھے بعض علامات سے معلوم ہورہا ہے کہ نبی آخر الزمان کے ظہور کا وقت قریب ہے۔ اگر تم اس کو پاسکو تو تمہارے لئے وہ نبی ہی بہتر ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ وہ نبی ملکِ عرب میں پیدا ہوگا۔ اس کی ہجرت کی سرزمین پتھریلی ہے، جہاں کھجوروں کے باغات ہیں، وہ نبی صدقہ نہیں کھائے گا، البتہ! ہدیہ قبول کرلے گا۔ نیز اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی۔ اے سلمان! میری وفات کے بعد عرب کی زمین پر چلے جانا اور اگر تم نبی آخر الزمان کو مذکورہ علامات

Marfat.com

سے پہچان لوتو اس پر ایمان لانا۔ یہی تمہارے لئے بہترین لائحہ عمل ہے۔''

استاد کی وفات کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ملاقات بنوکلب کے ایک تجارتی قافلے کے ساتھ ہوگئی۔ آپ کے پوچھنے پر قافلے والوں نے بتلایا کہ ان کا ملک پتھریلہ ہے جہاں کھجوروں کے باغات ہیں، انہوں نے کہا کہ یہی وہ ملک ہے جہاں نبی آخر الزمان ﷺ کی آمد متوقع ہے۔ چنانچہ آپ اس قافلے کے ساتھ مکہ کے قریب وادی القریٰ پہنچے، جہاں قافلے والوں نے ان کو غلام ظاہر کر کے مدینہ کے قریب بنوقریظہ کے یہودیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ آپ یہودی کے باغ میں کام کر رہے تھے کہ یہودی کے بیٹے نے آپ کو اطلاع دی کہ جس شخص نے مکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے، وہ ہجرت کر کے قباء پہنچ چکا ہے۔ اب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ وہ اپنی منزل کے بالکل قریب پہنچ چکے ہیں۔ آپ سرزمین کی علامات تو پہلے ہی دیکھ چکے تھے۔ موقع پا کر حضور ﷺ کی صدقہ اور ہدیہ والی علامات کی تصدیق کر لی اور آخر میں انہیں مہرِ نبوت کی علامت کا مشاہدہ کرنے کا شرف حاصل ہو گیا۔ آپ آبدیدہ ہوئے اور فرطِ محبت میں مہرِ نبوت کو چوم لیا اور اسلام قبول کر کے حضور ﷺ کے صحابہ میں شامل ہو گئے۔

حضرت حسان اور تذکرۂ مصطفیٰ کریم ﷺ:

سامعین محترم!

مؤرخ امام ابن ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب میں شاعرِ رسول حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان کردہ واقعہ نقل کیا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر یہود و نصاریٰ کی پرانی کتابوں میں موجود تھا۔ جس کی بنا پر وہ آپ کی آمد کے منتظر رہتے تھے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت میری عمر سات سال تھی۔ جب مدینے کے ایک یہودی عالم نے ٹیلے پر کھڑے ہو کر یہودیوں کو مخاطب کر کے کہا!

''اے یہودیوں کے گروہ! ادھر آؤ میں تمہیں بہت بڑی خبر سنانا چاہتا ہوں۔''

چنانچہ جب سب یہودی جمع ہو گئے تو یہودی عالم نے ان کو مخاطب کر کے کہا!

''نجوم کے حساب کے مطابق ''احمد'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستارہ آج طلوع ہو چکا ہے۔''

حضرت حسان ابن ثابت کہتے ہیں کہ وقت گزرتا گیا حتیٰ کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس وقت میری عمر ساٹھ سال ہو چکی تھی گویا یہودی عالم کی مذکورہ پیشن گوئی ترپن سال بعد حقیقت بن کر سامنے آ گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ وہی ''احمد'' ہیں، جو آج سے ترپن سال قبل دنیا میں تشریف لائے تھے۔

اللہ کے نبی نے چالیس سال کی عمر میں نبوت کا اعلان فرمایا۔ آپ تیرہ سال تک مکہ کی سرزمین میں مصائب برداشت کرتے رہے اور پھر ترپن سال کی عمر میں مدینہ منورہ کو رونق بخشی۔ گویا حضور ﷺ کی ولادت کا اشارہ اس یہودی عالم کے قول سے ملتا ہے۔

سامعین محترم!

ہمارے نبی ابھی آئے نہیں لیکن لوگ آمد کے منتظر ہیں اور پہلی کتابوں کے عالم حضور ﷺ کے بارے میں خوشخبریاں سنا رہے ہیں۔

Marfat.com

یمنی بزرگ اور تذکرۂ مصطفیٰ ﷺ:

عزیزانِ گرامی!

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

ابھی رحمت للعالمین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت نہیں فرمایا تھا کہ میں یمن میں تجارت کی غرض سے گیا۔ وہاں معلوم ہوا کہ یہاں ایک عمر رسیدہ بزرگ آسمانی کتب کے عالم ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ ان کی زیارت کے لئے حاضری دوں۔ جب ان کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ شیخ نحیف وضعیف اور کمزور ہیں۔ ان کی آنکھوں کی بینائی اور کانوں کی شنوائی ختم ہوگئی ہے۔ ان کے بھنوؤں کے بال ان کے چہرے پر پڑے ہوئے ہیں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

میں نے قریب جا کر بلند آواز سے سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دے کر پوچھا!

''تم کون ہو؟''

میں نے بتایا کہ مکۃ المکرّمہ سے آیا ہوں!

پوچھا!

''کیا نام ہے؟''

میں نے بتایا!

''عبداللہ!''

انہوں نے کہا!

''باپ کا کیا نام ہے؟''

میں نے بتایا!

''ابوقحافہ عثمان بن عامر۔''

انہوں نے اپنی آنکھوں سے بال ہٹا کر مجھے قریب کر کے غور سے دیکھا اور فرمایا!

''کیا تم ابوبکر ہو۔ جو بنوتمیم کے قبیلہ سے ہے؟''

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا!

''جی ہاں! میں وہی ہوں!''

پھر انہوں نے کہا!

''اگر عیب نہ محسوس کرو تو پیٹ سے کپڑا ہٹاؤ، ناف کے اوپر ایک سیاہ تل کا نشان ہے، میں وہ دیکھنا چاہتا ہوں۔''

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

انہوں نے تل دیکھا اور فرطِ محبت سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا:

Marfat.com

''الحمد للہ۔!''

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

''شیخ میں آپ کی زیارت کے لئے آیا ہوں اور آپ مجھے دیکھ کر بے تاب ہو رہے ہیں۔ یہ کیا سبب ہے؟''

انہوں نے فرمایا:

''ابوبکر! میرا نام (شیخ) از دیمنی ہے۔ میں تورات، انجیل، زبور اور آسمانی کتب کا عالم ہوں۔ اس وقت میری عمر تین سو نوے سال ہے۔ میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا تھا کہ عرب کی دھرتی پر اللہ کا آخری نبی اور رسول ﷺ آئے گا۔''

شیخ از دیمنی فرماتے ہیں کہ میں نے آسمانی کتابوں میں اس نبی کے متعلق بہت کچھ پڑھا ہے۔ جیسا کہ

اس کا نام!

حضرت محمد ﷺ ہوگا۔

اس کے باپ کا نام!

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا۔

اس کی ماں کا نام!

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوگا۔

دادا کا نام!

عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا۔

ان کا قبیلہ بنو قریش اور خاندان بنو ہاشم ہوگا۔

ان کا مولد مکۃ المکرمہ۔

ان کا مدفن مدینہ طیبہ ہوگا۔

شیخ از دیمنی نے پھر کہا:

اے ابوبکر! ان آسمانی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ سب سے پہلے جو شخص اس آخری نبی پر ایمان لائے گا!

اس کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ ہوگا۔

اس کے باپ کا نام ابو قحافہ عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ ہوگا۔

اس کی ماں کا نام ام الخیر بن صخر ہوگا۔

اس کی کنیت ابوبکر ہوگی۔

اس کے لقب صدیق و عتیق ہوں گے۔

یہ شخص اس آخری نبی کے اعلان نبوت سے پہلے یمن کی طرف تجارت کی غرض سے آئے گا۔

پھر شیخ از دیمنی نے کہا:

اے ابوبکر! تو گواہ ہو جا کہ میں (شیخ از دیمنی) اسی آخر الزمان نبی محمد ﷺ پر ایمان لا چکا ہوں۔ اس محبوب نبی ﷺ کو میری طرف سے سلام عرض کرنا اور کہہ دینا کہ شیخ از دیمنی آپ کے یار ابوبکر صدیق کو دیکھ کر آپ

Marfat.com

ﷺ کی نبوت پر یقین کر چکا ہے۔

پھر شیخ ازدیمنی نے چند عربی اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا:

''اے ابوبکر! میں تجھے نصیحت و وصیت کرتا ہوں کہ اس محبوب نبی کے لئے ہر قسم کی قربانی دینا۔ ان پر ایمان لانا۔ اے ابوبکر صدیق! خدا تمہارے حال پر رحم کرے، اس وقت کیا حال ہوگا جس وقت تجھے اور محبوب نبی کو اہل مکہ نکال دیں گے اور تو اس نبی کو لے کر کئی ہزار فٹ کی بلند پہاڑی پر جائے گا۔''

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں!

''اس شیخ کی گفتگو سے مجھے یقین ہو چکا تھا کہ میں محبوب کبریا ﷺ کی ہجرت کا ساتھی بنوں گا۔''

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

''میں جب واپس مکہ آیا تو آپ ﷺ کی نبوت کے چرچے شروع ہو چکے تھے، تمام اہلِ مکہ مخالف تھے۔ میں سب سے اوّل خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا کلمہ پڑھا اور آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی۔

پھر میں نے پوچھا!

''اے اللہ کے رسول! اگر کوئی شخص آپ ﷺ کی نبوت کی دلیل طلب کرے تو میں کیا کہوں۔؟''

آپ ﷺ نے فرمایا!

''ابوبکر! یمن کے تین سے نوے سالہ بوڑھے شیخ ازدیمنی سے تمہاری ملاقات اور میرے نام سلام میری نبوت کی دلیل ہے۔''

سیدنا صدیق فرماتے ہیں!

''میں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! میری ملاقات کی آپ ﷺ کو کس نے خبر دی ہے۔؟''

آپ ﷺ نے فرمایا!

''ابوبکر! مجھے اس اللہ علیم و خبیر نے خبر دی ہے جس نے مجھے سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔''

حضرات محترم!

میرے نبی نے ابھی نبوت کا اعلان نہیں فرمایا، لیکن یمن کے تین سو نوے سال کے بوڑھے عالم نے حضور ﷺ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

نبی کا نام حضرت محمد ﷺ ہوگا۔

باپ کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

،ماں کا نام آمنہ رضی اللہ عنہا۔

دادا کا نام عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔

حتیٰ کہ قبیلہ، خاندان اور جائے پیدائش اور مدفن کو ذکر کیا اور حضور ﷺ کے ساتھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی علامات بھی بیان فرمائی۔

اس لئے تو قرآن کہتا ہے:

((النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ))

Marfat.com

ترجمہ: ''وہ نبی امی جس کو اہل کتاب اپنی کتاب تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔''

اور فرمایا

((ذَالِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ))(القرآن الکریم)

ترجمہ: ''نبی کے صحابہ کی مثال تورات میں بھی ہے اور انجیل میں بھی ہے۔''

حضرت ابان اور تذکرۂ مصطفیٰ ﷺ:

معزز دوستو!

حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔قبول اسلام سے پیشتر اپنے کاروبار کے سلسلہ میں شام گئے،اتفاقاً وہاں ایک عیسائی راہب سے ملاقات ہوئی۔انہوں نے اس سے کہا!

''میں مکہ کے قبیلہ قریش سے تعلق رکھتا ہوں۔ہمارے قبیلہ میں ایک شخص (محمد رسول اللہ ﷺ) نے دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے رسول بنا کر بھیجا ہے،جس طرح موسیٰ (علیہ السلام) اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔''

راہب نے پوچھا!

''اس کا نام کیا ہے۔''

انہوں نے کہا:

''محمد ﷺ (ایک روایت کے مطابق محمد اور احمد دو نام بتائے)''

نام سننے کے بعد راہب نے کہا:

''ہماری آسمانی کتابوں میں ایک نبی کی آمد کی پیشنگوئی کی گئی ہے اور اس کا سن،نسب اور دوسری علامات و صفات یہ بیان کی گئی ہیں۔''

پھر راہب نے رسول اللہ ﷺ کی صفات بیان کیں۔

حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

''یہ سب علامات وصفات تو اس میں موجود ہیں۔''

یہ سن کر راہب نے کہا!

''اگر یہ بات ہے تو خدا کی قسم!وہ بزرگ سارے عرب پر غلبہ واقتدار حاصل کرلے گا اور اس کا دین ساری دنیا پر چھا جائے گا۔''

حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ نے پوچھا!

''میں نے تو ہمیشہ اس کی مخالفت کی ہے،مجھے اب کیا کرنا چاہیے۔؟''

راہب نے کہا!

''دنیا کی سج دھج محض ایک سراب ہے۔اس لئے فرصت کو غنیمت جانو!واپس جا کر اس نبی برحق پر ایمان لاؤ اور میری طرف سے اس مردِ صالح تک میرا اسلام پہنچاؤ۔''

Marfat.com

اس واقعہ کو ابھی چند دن گزرے تھے کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کو قبول کر لیا۔

ارباب علم و دانش!

اس واقعہ میں یہ راہب نبی اکرم ﷺ کی علامات وصفات کا پہلی کتابوں میں موجود ہونے کا اقرار کر رہا ہے۔ یہ میرے نبی کی شان ہے۔ یہ میرے پیغمبر کا مقام ہے۔

حضرات محترم!

ہمارے نبی حضور اکرم ﷺ کا ذکر اس وقت ہو رہا تھا جب اس کائنات میں کچھ بھی نہ تھا۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ آسمان تھا نہ زمین۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ عرش تھا نہ کرسی۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ جہنم تھا نہ جنت۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ قلم تھا نہ لوح۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ چاند تھا نہ چاندنی۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ سورج تھا نہ روشنی۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ سردی تھی نہ گرمی۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ دن تھا نہ رات۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ صبح تھی نہ شام۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ شجر تھے نہ حجر۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب نہ آگ تھی نہ پانی۔

ہمارے نبی ﷺ کا ذکر اس وقت بھی تھا جب ہوا بھی نہ تھی۔

اس ساری کائنات میں کچھ بھی نہ تھا، صرف خدا تھا اور خدا کے ہاں ذکر مصطفیٰ ﷺ تھا۔

؎ طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
بجا ہے کہیے اگر تم کو مبداء الآثار
بناتا نہ پتلے کو ابو البشر کے خدا
اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار

؎ کہتے ہی کہتے عمر گزر جائے گی
ان کا بیان ہے یہ کوئی داستان نہیں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

☆☆☆

Marfat.com

ولادت سے قبل...... میلادِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے

خطبہ:

الحمد لولیه والصلوٰة والسلام علی نبیه وعلی اله واصحابه المتادبین بادابه الحمد لله نستعینه ونستغفره ونؤمن به ونتوکل علیه ونعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یهده الله فلا مضل له و من یضلله فلاهادی له ونشهد ان لا اله الا الله وحده وحده وحده لا شرك له ونشهد ان سیدناومولانا محمداً عبده ورسوله

اما بعد!

فقد قال الله تبارك و تعالیٰ فی القرآن المجید فی ذکر الحبیب

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

((اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنَاهُمُ الْکِتَابَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ))

صدق الله العظیم

فضیلت درود:

وقال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید فی شان حبیبه مخبراً و امراً مخاطباً للمؤمنین

((ان الله وملائکته یصلون علی النبی یاایهاالذین أمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما))

ترجمہ: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“

معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آقائے دوعالم، حضور پرنور، شافع یوم النشور، آمنہ کے لخت جگر، والضحیٰ کے چہرے والے، واللیل کی حسین زلفوں والے، امام الانبیاء، سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعٰلمین، محبوبِ خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب

Marfat.com

گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

محترم سامعین!

مجھے یقین ہے کہ یہ درودوسلام رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں پیش کیا جائے گا اور حضور نبی کریم ﷺ اس کو ہماری طرف سے قبول فرمائیں گے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اکثروا الصلوٰۃعلی نبیکم کل یوم جمعۃفانی اشھدھامنکم فی کل جمعۃ))

ترجمہ: ''تم جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درودوسلام پیش کیا کرو کیونکہ بروز جمعہ وہ (تمہارادرودوسلام خصوصی طور) مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

مجھے یہ بھی یقین ہے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام پڑھیں گے تو بارگاہ آقا ﷺ میں فرشتہ ہمارا نام پکار کر بھی کہے گا:

''اے مصطفیٰ کریم! آپ کی امت نے فلاں جگہ بیٹھ کر آپ پر درودوسلام پڑھا ہے۔''

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کو تمام مخلوق کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ وہ فرشتہ میرے روضہ انور پر قیامت کے دن تک کھڑا ہے۔ میری امت کا کوئی شخص جب مجھ پر درودوسلام پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ اس شخص اوراس کے والد کا نام لے کر کہتا ہے کہ اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پڑھا ہے۔''

اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول اللہ
وعلی الك واصحابك یاسیدی یا حبیب اللہ
الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یانبی اللہ
وعلیٰ الك واصحابك یاسیدی یاخاتم النبیین
اللھم صل علی سیدناومولانا محمد
وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

پھر پڑھیے!

((اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجیداللھم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید))

اعلیٰ حضرت مجدددین وملت علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

Marfat.com

زمین و زماں تمہارے لیے
مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے
بنے دو جہاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے
اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے
زمین و فلک سماک و سمک
ہیں سکہ نشاں تمہارے لیے
صباء جو چلے کہ باغ پھلے
پھول کھلیں کہ دن ہوں بھلے
لواء کے تلے ثناء میں کھلے
رضا کی زباں تمہارے لیے
زمین و زماں تمہارے لیے
مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے
بنے دو جہاں تمہارے لیے

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

کتابِ فطرت کے سرورق پہ جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی اُبھر نہ سکتا، وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفلِ کُن فکاں نہ ہوتی، جو وہ امامِ امم نہ ہوتا
یہ زمین نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا، عجم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکسِ کرم نہ ہوتا
تو بارگاہِ ازل سے اِن کا خطاب خیرُ الامم نہ ہوتا

Marfat.com

سامعین محترم!

لاتعداد حمدیں کائنات کے رب کے لیے اور بے شمار درود وسرور دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے۔ حمد وثناء کے بعد۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ ھُمْ))

''جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔''

آمد کے چرچے:

محترم المقام سامعین!

آج میں آپ حضرات کے سامنے سرور کائنات، سید الاوّلین والآخرین، سید المرسلین، خاتم الانبیا ﷺ کی شان کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ کی شان واء الوراء ہے۔ آپ ﷺ ابھی اس دنیا میں آئے نہیں تھے، لیکن آپ ﷺ کے چرچے اس دنیا میں موجود تھے۔

کیسے موجود تھے۔ میں آپ حضرات کے سامنے انہی چرچوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

حضرات محترم!

آپ جانتے ہیں کہ جب کسی شخصیت کا سوانحی خاکہ تیار کیا جاتا ہے، اس کے حالات زندگی بیان کئے جاتے یا اس کی سیرت احاطۂ تحریر میں لائی جاتی ہے تو عام طور پر اس کی سوانح عمری کا آغاز ''ولادت'' سے اور اختتام ''وفات'' پر کیا جاتا ہے۔

اس کائنات میں بڑے بڑے لوگ آئے،
اس کائنات میں انبیاء آئے،
اس کائنات میں علماء آئے،
اس کائنات میں اتقیاء آئے،
اس کائنات میں اصفیاء آئے،
اس کائنات میں زعماء آئے،
اس کائنات میں شرفاء آئے،
اس کائنات میں صلحاء آئے،
اس کائنات میں فقہاء آئے،
اس کائنات میں اولیاء آئے،
اس کائنات میں بادشاہ آئے،

الغرض اس کائنات میں ہر قسم کے لوگ آئے۔ تمام قسم کے لوگوں کی سیرت، سوانح اور حالات کی ابتدا ''پیدائش'' سے اور انتہا وفات پر ہوتی ہے۔ مگر سید کائنات، سید الاولین والآخرین، جناب محمد رسول اللہ ﷺ ایسی شخصیت اور ذاتِ بابرکات ہیں کہ آپ کی سیرتِ طیبہ کا آغاز ولادت سے نہیں بلکہ عالم ارواح سے بھی پہلے ہوتا ہے۔

Marfat.com

محترم سامعین!

سید کائنات احمد مختار ﷺ کی سیرت کا آغاز اس وقت ہو چکا تھا جب اس کائنات میں کچھ بھی نہ تھا۔

آسمان نہیں تھا لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

سورج نہیں تھا لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

زمین نہیں تھی لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

پانی نہیں تھا لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

ہوا نہیں تھی لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

رات نہیں تھی لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

دن نہیں تھے لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

عزیزان گرامی:

لوح نہیں تھی لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

قلم نہیں تھا لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

عرش نہیں تھا لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

جنت نہیں تھی لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

جہنم نہیں تھی لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

سمندر نہیں تھے لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

دریا نہیں تھے لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

ندی، نالے نہیں تھے لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

محترم المقام ساتھیو!

حجر نہیں تھے لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

شجر نہیں تھے لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

شہر نہیں تھے لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

نباتات نہیں تھے لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

مکہ نہیں تھا لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

مدینہ نہیں تھا لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

بیت المقدس نہیں تھا لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

بیت المعمور نہیں تھا لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

بیت اللہ نہیں تھا لیکن میرے نبی ﷺ کی سیرت شروع ہو چکی تھی۔

کائنات نہیں تھی لیکن سید کائنات ﷺ کی سیرت کا آغاز ہو چکا تھا۔

Marfat.com

سامعین ذی وقار!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت ھود علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت صالح علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت یونس علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت ادریس علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت یحیٰ علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت زکریا علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت ایوب علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت یوسف علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت اسحاق علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔

Marfat.com

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت نوح علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔
حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی
لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔

حتیٰ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار (124,000) کم وبیش انبیاء علیہم السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی لیکن سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہو چکا تھا۔

پھر میں کیوں نہ کہوں کہ جب کچھ نہیں تھا، خدا تھا اور خدا کی تخلیق مصطفیٰ ﷺ تھا۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ہوتا نہ تیرا نور گر، کچھ بھی نہ ہوتا جلوہ گر
تیرے سبب سے یہ سب بنا، صلی علی محمد
آپ اگر مقصود نہ ہوتے کون و مکان موجود نہ ہوتے
اور مسجود نہ ہوتے آدم صلی اللہ علیہ وسلم

ارباب علم و دانش!

ایک اور شاعر کی زبانی سنیئے۔!

اگر دل میں احمد ﷺ کی محبت نہ ہوتی
خدا کی قسم ہم پہ رحمت نہ ہوتی
محمد ﷺ ہمارے عرش پہ نہ جاتے
چمکتی ستاروں کی قسمت نہ ہوتی
چمن میں اگر ان کا جلوہ نہ ہوتا
تو پھولوں میں ایسی نزاکت نہ ہوتی

Marfat.com

ہمارے نبی ﷺ نہ تشریف لاتے
جہاں کی کبھی یہ حقیقت نہ ہوتی
بھٹکتے ہی رہتے ہمارے مقدر
کہ جینے کی کوئی صورت نہ ہوتی
کبھی ہم بھی ساگر یہ نعتیں نہ کہتے
اگر ان کی نظرِ عنایت نہ ہوتی

آمد کی دھوم:

سامعین محترم!

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب انبیاء ورسول علیہم الصلوۃ والسلام باری باری دنیا میں تشریف لاتے رہے۔

لیکن کسی کی آمد سے پہلے

- ان کا نام تھا۔
- نہ آنے کا چرچا تھا۔
- نہ آنے کی خبر تھی۔
- نہ آنے کا اعلان تھا۔
- نہ آنے کی خوشخبری تھی۔
- نہ آنے کے تذکرے تھے۔
- نہ آنے کے تبصرے تھے۔
- نہ آنے کی منادی تھی۔
- نہ آنے کی نوید تھی۔
- نہ آنے کی علامت تھی۔
- نہ آنے کا ذکر تھا۔

لیکن ایک کملی والا، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا چاند، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لعل ایسا رسول ﷺ ہے، کہ آمد سے پہلے جس کی آمد کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ دیکھئے!!

- حضرت آدم علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت شیث علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت نوح علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت صالح علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت یحییٰ علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت زکریا علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت ادریس علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔

Marfat.com

- حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت اسحاق علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت یعقوب علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت یوسف علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت ایوب علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے کسی کو خبر نہیں۔

لیکن محبوبِ کل، ختم الرسل، حضرت محمد ﷺ کی عظمت، رفعت، شان اور مقام کے صدقے جایئے کہ ابھی آئے نہیں لیکن تذکرے پہلے ہیں۔

میرے دوستو!

اب میں آپ حضرات کے سامنے چند واقعات پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی آمد سے پہلے آپ ﷺ کے تذکرے موجود تھے۔

آمد سے پہلے آپ ﷺ کے تبصرے موجود تھے۔
آمد سے پہلے آپ ﷺ کی خبریں موجود تھیں۔
آمد سے پہلے آپ ﷺ کی نویدیں موجود تھیں۔
آمد سے پہلے اور آپ ﷺ کے چرچے موجود تھے۔

جناب عبدالمطلب کا خواب:

اربابِ دانش!

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک نہایت عظیم الشان میوہ دار درخت ظاہر ہوا ہے، جس کا تنا آسمان سے لگا ہے اور اس کی شاخیں مشرق اور مغرب تک پھیلی ہیں۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ عرب و عجم اس کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔

یہ روشنی اپنی ضیاء پاشی، وسعت اور بلندی کے اعتبار سے دم بدم بڑھتی جا رہی ہے۔ پھر دیکھا کہ یہ روشنی کبھی مخفی اور کبھی ظاہر ہو جاتی ہے اور قریش کے ایک گروہ کو دیکھا اس درخت کی شاخوں میں لٹک رہے ہیں۔ پھر قریش کی ایک اور جماعت کو دیکھا کہ اس نے اس درخت کو کاٹنے کا فیصلہ کر لیا ہے، لیکن جب وہ درخت کاٹنے کے لئے قریب پہنچتے ہیں تو ایک نوجوان انہیں پیچھے ہٹا دیتا ہے۔

حضرت عبدالمطلب کہتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل نوجوان کبھی نہیں دیکھا۔ اس نوجوان نے آگے بڑھ کر ان مخالفین کی پسلیاں توڑ دیں اور آنکھیں نکال دیں۔ میں نے اس غرض سے ہاتھ بڑھایا کہ میں بھی میوہ توڑ لوں لیکن نوجوان نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا۔ میں اس سے پوچھتا ہوں کہ یہ میوہ کس کے لئے ہے۔؟ اس نے کہا کہ یہ انہی لوگوں کا حصہ ہے جو اس کے ساتھ معلق ہیں۔

Marfat.com

آخر میں باچشمِ پُرنم پیچھے ہٹ آیا۔ پھر یہ خواب ایک کاہنہ کے سامنے بیان کیا۔
حضرت عبدالمطلب کہتے ہیں کہ جب میں خواب بیان کر چکا تو دیکھا کہ کاہنہ کا ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے۔
میں نے پوچھا:
''اس کی تعبیر کیا ہے۔؟''
کاہنہ بولی:
''اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہارے صُلب سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نورِ ہدایت مشرق و مغرب تک پھیل جائے گا اور کرۂ ارض کے لوگ اس کے دین کی پیروی کریں گے۔''
یہ واقعہ بھی اس آیت کی تفسیر ہے:
((اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰاھُمُ الْکِتَابَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ ھُمْ))
ترجمہ: ''جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔''

ہر دور میں زبان پر رہا آپ ﷺ ہی کا ذکر
دی ہر نبی نے جن کی خبر آپ ﷺ ہی تو ہیں

اور کسی نے کہا ہے:

طفیل آپ ﷺ کے ہے کائنات کی ہستی
بجا ہے کہئے اگر تم کو مبداء الآثار
لگا تا ہاتھ نہ پتلے کو ابوالبشر کے خدا
اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار

حبیب نجار کا واقعہ:

ذی احتشام سامعین!

ایک اور شخص جو نبی کریم ﷺ کی ولادت سے صدیوں پہلے آپ پر ایمان لایا تھا، وہ حبیب ابن اسماعیل بخاری تھا۔ جس کا قصہ قرآن مجید میں سورۃ یٰسین میں ہے۔ حبیب نجار کو جذام کا مرض تھا اور شہر انطاکیہ کے شام کے آخری دروازہ پر رہتا تھا۔ اپنے خودساختہ معبودوں سے پچھلے ستر سال سے تندرستی کے لئے دعا کر رہا تھا۔ جس بستی میں رہتا تھا وہاں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح کے لئے تین رسول بھیجے۔ یہ رسول اسی دروازے سے داخل ہوئے جہاں حبیب نجار کا گھر تھا۔ انہوں نے اس کو بت پرستی سے باز آنے اور ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی۔ حبیب نجار نے کہا:
آپ کے پاس آپ کے دعویٰ کی دلیل وعلامت بھی ہے۔؟
انہوں نے کہا: ہاں!! ہم اپنے رب سے دعا کریں گے وہ تمہیں تندرست کر دے گا۔
اس نے کہا!
''میں اپنے معبودوں سے ستر سال سے مانگ رہا ہوں۔ تمہارا رب کیسے ایک دن میں میری حالت بدل دے

Marfat.com

گا؟"

رسولوں نے کہا!

"ہمارارب ہر چیز پر قادر ہے۔"

ان رسولوں نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے حبیب کوایسا تندرست کر دیا کہ بیماری کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔ اس وقت حبیب اللہ کی ذات پر ایمان لے آیا اور جب اس نے اپنے وقت کی الہامی کتاب میں نبی کریم ﷺ کے متعلق واضح نشانیاں پائیں تو نبی آخرالزمان ﷺ پر بھی ایمان لے آیا۔

تینوں رسولوں نے بستی کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا مگر بستی کے لوگوں نے رسولوں پر یلغار کر دی اور شہید کر دیا۔ جب حبیب کو اس بات کا علم ہوا تو یہ دوڑ کر آیا۔ اپنی قوم کو سمجھایا اور اپنے ایمان لانے کا اعلان کیا۔ پوری قوم اس کی دشمن ہوگئی۔ سب نے مل کر اس کو شہید کر دیا۔ حبیب نجار کی قبرانطا کیہ میں ہے۔ یہ شام کا مشہور شہر میں ہے اور لوگ دور دور سے اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے چھ سو سال (600) پہلے کا ہے۔

یہ واقعہ اس آیت کی تفسیر ہے:

((اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ))

ترجمہ: "وہ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔"

یہ میرے نبی ﷺ کی شان ہے کہ ابھی آئے نہیں لیکن چھ سو سال پہلے آپ ﷺ کو مانا جا رہا ہے۔

یمنی بادشاہ اور مصطفیٰ کریم ﷺ کی آمد کے چرچے:

سامعین کرام!

اسدابوکریب بادشاہ جس کا ذکر قرآنِ کریم میں ہے، وہ اپنے ملک سے نکل کر کئی ملک فتح کرتا ہوا جب مدینہ منورہ آیا تو یہاں کے لوگوں سے بھی لڑائی کی، لیکن اسے لوگوں نے روکا، خود اہلِ مدینہ کا بھی اس سے یہ سلوک رہا کہ دن کو لڑتے تھے اور رات کو اس کی مہمان نوازی کرتے تھے۔ آخر اس کو بھی لحاظ آ گیا اور لڑائی بند کر دی۔

اس کے ساتھ مدینہ کے دو یہودی عالم تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سچے دین کے عامل بھی تھے۔ وہ اسے ہر وقت بھلائی برائی کا سمجھاتے رہتے۔ انہوں نے بتایا کہ آپ مدینہ منورہ کو تاخت و تاراج نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ نبیِ آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ ہے۔ اسد ابوکریب یمانی کی حکومت تین سو چھبیس سال تک رہی اور اس سے زیادہ لمبی مدت اس کی قوم کے بادشاہوں میں سے کسی نے نہیں پائی۔ نبی کریم ﷺ سے تقریباً سات سو سال پہلے اس بادشاہ کا انتقال ہوا۔

مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب ان دو یہودی علماء نے اسد ابوکریب یمانی بادشاہ کے سامنے نبی آخر الزمان ﷺ کی عظمت بیان کی تو بادشاہ کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت پیدا ہوئی، اس نے آپ ﷺ کی شان میں قصیدہ کہا۔ جو وہ روانہ ہوتے وقت اہلِ مدینہ کو بطورِ امانت دے گیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائیں تو میرا یہ سلام پیش کر دینا۔

جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت حضرت ابوایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ قصیدہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ جس کے اشعار یہ ہیں:

Marfat.com

شَہِدْتُّ عَلٰی اَحْمَدَ اَنَّہٗ
رَسُوْلٌ مِنَ اللّٰہِ رَبِّ النَّسَم

ترجمہ: ''میں دل سے گواہی دیتا ہوں کہ حضرت احمدِ مجتبیٰ ﷺ اس خدا کے سچے رسول ہیں جو تمام جانداروں کو پیدا کرنے والا ہے۔

فَلَوْمَدَّ عُمْرِیْ اِلٰی عُمْرِہٖ
لَکُنْتُ وَزِیْرًا لَّہٗ وابْنُ عَم

ترجمہ: ''اگر میں آپ ﷺ کے زمانہ تک زندہ رہا تو خدا کی قسم! آپ کا ساتھی اور معاون بن کر رہوں گا۔''

وَجَاھَدْتُ بِالسَّیْفِ اَعْدَآءَہٗ
وَفَرَّجْتُ عَنْ صَدْرِہٖ کُلَّ غَم

ترجمہ: ''اور آپ کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا اور کسی کھٹکے اور غم کو آپ کے پاس تک پھٹکنے نہیں دوں گا۔'' (تفسیر ابن کثیر)

جب بادشاہ مدینہ منورہ سے لوٹ کر گیا تو دونوں عالموں کو ساتھ لے گیا۔ جب یہ مکہ مکرمہ پہنچا تو کعبۃ اللہ کو گرانا چاہا، لیکن ان دونوں علماء نے اس کو روکا۔ اس پاک گھر کی حرمت اور عظمت اس کے سامنے بیان کی اور بتایا کہ اس کے بانی حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور نبی آخر الزمان کے ہاتھوں اس گھر کی اصلی عظمت ظاہر ہوجائے گی۔ چنانچہ بادشاہ اپنے ارادے سے باز آیا۔ بیتُ اللہ کی تکریم کی، طواف کیا، غلاف چڑھایا، اور واپس یمن چلا گیا۔

محترم سامعین!

دیکھئے! ان دو اہل کتاب علماء نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی پیدائش سے پہلے پہچانا بلکہ آپ کی ہجرت گاہ کو بھی جانا۔ یہ واقعہ اس آیت کی واضح تفسیر ہے۔

((اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ ھُمْ))

ترجمہ: ''اہل کتاب اس رسول کو اپنے بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں۔''

ہر دور میں زبان پر رہا آپ ﷺ ہی کا ذکر
دی ہر نبی نے جن کی خبر آپ ﷺ ہی تو ہیں

میرا نبی ابھی آیا نہیں، لیکن یہ بادشاہ میرے نبی ﷺ پر ایمان لا رہا ہے۔ ابھی آئے نہیں لیکن تذکرے موجود ہیں۔ ابھی آئے نہیں لیکن ایمان لایا جا رہا ہے۔ سبحان اللہ!

بخت نصر اور حضرت دانیال:

حضرات ذی احتشام!

بابل شہر کا بادشاہ بخت نصر محو استراحت ہے، لیکن اس کے چہرہ سے خوف نمایاں ہے بیدار ہوتا ہے۔ کاہنوں اور

Marfat.com

نجومیوں کو جمع کر کے کہتا ہے:

"میں نے رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے، جس نے مجھے خوف زدہ کر دیا ہے۔"

نجومی کہتے ہیں کہ آپ اپنا خواب بیان کریں، پھر ہم اس کی تعبیر بتا سکیں گے، لیکن بادشاہ کہتا ہے کہ میں وہ خواب بھول چکا ہوں، اب خواب بھی تم بتاؤ اور تعبیر بھی، ورنہ! تین دن کے بعد تمہیں قتل کر دوں گا۔

ان ایام میں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کے قید خانہ میں تھے۔ جب حضرت دانیال علیہ السلام کو یہ خبر ملی تو آپ نے قید خانہ کے داروغہ سے فرمایا:

"تم بادشاہ کو اطلاع دو کہ بیت المقدس کے اسیرانِ جنگ میں ایک قیدی تعبیر رؤیا کا ماہر ہے۔ اسے تمہارے خواب کا علم بھی ہے اور وہ اس کی تعبیر بھی بتا سکتا ہے۔"

داروغۂ جیل نے جا کر اطلاع دی اور بخت نصر نے فوراً حضرت دانیال علیہ السلام کو اپنے دربار میں طلب کر لیا۔ دیکھئے، ابھی تھوڑی دیر پہلے جوان کے زعم کے مطابق جیل خانہ کا ایک عام قیدی تھا، اب بادشاہ کے لئے ایک اہم شخصیت بن چکا تھا، جسے کوئی جانتا نہ تھا، اسے سب دیکھنے کو بے چین تھے۔

نجومی اور کاہن گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے کہ وہ قیدی آیا ہے یا نہیں؟ وہ آپ کے علم سے پہلے ہی خائف ہو چکے تھے کہ ایسا بڑا عالم کون ہے جو کسی کا خواب بھی خود سنائے اور اس کی تعبیر بھی بتائے۔؟

حضرت دانیال علیہ السلام دربار میں تشریف لاتے ہیں۔ درباریوں کی نگاہیں چہرۂ دانیال علیہ السلام پر جم جاتی ہیں۔ وہ منتظر ہیں کہ آدابِ دربارِ شاہی بجالائے جائیں لیکن نہیں آپ نے آدابِ شاہی کے خلاف بادشاہ کو سجدہ نہ کیا تو درباریوں میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ حضرت دانیال علیہ السلام درباری نمائندے نہیں بلکہ خدائی نمائندہ ہیں۔

بادشاہ نے پوچھا:

"تم نے مجھے سجدہ کیوں نہ کیا۔"

آپ نے فرمایا!

"اللہ ربُّ العزت نے مجھے آسمانی علم سے نوازا اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس ذاتِ برتر کے سوا کسی کو سجدہ نہ کروں کیونکہ اس پیشانی کو عظمت اس نے دی ہے۔ یہ جھکے گی تو اسی کے آگے جھکے گی، کسی اور کے آگے نہیں جھک سکتی، یہ کٹ تو سکتی ہے، لیکن غیرُ اللہ کے آگے جھک نہیں سکتی۔"

بادشاہ نے کہا!

"میں ان لوگوں کو پسند کرتا ہوں جو اپنے معبودوں کے عہد کا ایفاء کرتے ہیں۔ اچھا! اب آپ مجھ سے میرا خواب بیان کریں۔"

حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا!

"اے بادشاہ! تم نے ایک بہت بڑا بت دیکھا، جس کے پاؤں زمین پر ہیں اور سر آسمان پر پہنچا ہوا ہے، اس کا بالائی حصہ سونے کا ہے، درمیانی حصہ چاندی کا، نچلا حصہ تانبے کا ہے، پنڈلیاں لوہے کی ہیں اور دونوں پاؤں مٹی کے۔ پھر اسی حالت میں آپ اس بت کی طرف دیکھ رہے ہو اور اس کی حسن و رعنائی پر عش عش کرتے

Marfat.com

ہو۔ رب قدیر کے حکم سے ایک بڑا پتھر آسمان سے گرتا ہے جو اس کے مغز پر پڑتا ہے اور اس کو توڑ کر چکنا چور کر دیتا ہے اور اس کے اجزاء سونا، چاندی، لوہا، تانبا، مٹی آپس میں مل جاتے ہیں اور تم یہ کہہ رہے ہو کہ اگر دنیا بھر کے جن وانس جمع ہو کر ان مخلوط دھاتوں کو علیحدہ کرنا چاہیں تو ہرگز نہ کر سکیں گے۔ پھر تم اس پتھر کی طرف دیکھ رہے ہو جو اوپر سے گرا ہے۔ وہ تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے بڑھتا جا رہا ہے اور پھیل کر ساری زمین پر چھا گیا ہے، یہاں تک کہ آپ کو آسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔''

بادشاہ نے کہا:

''واقعی! میں نے یہی خواب دیکھا لیکن اب آپ اس کی تعبیر بیان کریں۔''

حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا:

''بت سے مراد بت پرست قومیں ہیں اور پتھر جس نے آسمان سے گر کر بت کو چکنا چور کر دیا ہے، وہ دینِ حق ہے، جس کے ذریعے خدائے قادر و مختار آخری زمانہ میں باطل امتوں کو مقہور کر کے اس دین حق کو سب پر غالب کرے گا۔ وہ دین تمام امتوں اور مذاہب پر اس طرح غالب آئے گا جس طرح پتھر ساری سطحِ زمین پر پھیل گیا تھا۔ خداوندِ قدوس اس نبی کے ذریعے کمزوروں کی مدد کرے گا اور ان کو رفعت و بلندی بخشے گا۔''

ہر دور میں زباں پر رہا آپ ﷺ ہی کا ذکر
دی ہر نبی نے جن کی خبر آپ ﷺ ہی تو ہیں

یہ میرے نبی ﷺ کی شان ہے کہ ابھی آئے نہیں لیکن تذکرے اور تبصرے پہلے ہو رہے ہیں۔

یقیناً اللہ نے سچ فرمایا ہے:

((اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ))

ترجمہ: ''جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔''

والی یمن اور ایک معبر خاتون:

محترم المقام حاضرین!

یمن کے بادشاہ نے ایک خواب دیکھا، لیکن اس خواب کی ہولناکی کی وجہ سے یہ خواب ہی بھول گیا۔ اس نے اپنی ماں سے ذکر کیا، مگر اس نے کہا کہ مجھے اتنا علم نہیں ہے کہ میں بھولا ہوا خواب اور اس کی تعبیر بیان کر سکوں۔

والئی یمن نے ہر طرف آدمی دوڑائے مگر کوئی بھی اس مشکل کو حل نہ کر سکا۔ جب خدا کو منظور ہوا کہ اس کی مشکل حل کی جائے تو بادشاہ کے دل میں شکار کا شوق پیدا ہوا۔ اس نے ایک ہرن دیکھا اور اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ ساتھیوں سے بہت دور نکل گیا۔ آگے کیا دیکھتا ہے کہ پہاڑ کے دامن میں ایک گاؤں آباد ہے۔ یمن کے بادشاہ نے گاؤں کا رُخ کیا تا کہ آرام کر سکے۔

یہ گاؤں کے قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت ہی بوڑھی عورت اس کی طرف آ رہی ہے۔ وہ بوڑھی عورت قریب پہنچی اور گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ اور بولی:

''بیٹا! غریب خانہ پر چل کر پانی پی لو اور تھوڑی دیر آرام کر لو۔''

Marfat.com

بادشاہ یمن گھوڑے سے اترا اور بڑھیا کے ساتھ گیا۔ پانی وغیرہ پی کر سو گیا۔
جب بادشاہ بیدار ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک حسین و جمیل لڑکی، حُسن و جمال کی پیکر اس کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہی ہے۔ بادشاہ ابھی حیرت زدہ تھا کہ لڑکی نے کہا:

''اے شاہِ یمن! اگر کسی چیز کے کھانے کی خواہش ہو تو بے تکلف کہو۔ ابھی تیار ہو جائے گی۔''

بادشاہ گھبرایا کہ اس لڑکی کو کیوں علم ہوا کہ میں شاہِ یمن ہوں۔؟ وہ متفکر ہوا کہ کہیں یہ پہچان اس کے حق میں باعثِ مصیبت نہ ہو۔ بادشاہ خاموش رہا اور اسے کچھ جواب نہ دیا۔ لڑکی پھر بولی:

''بادشاہ! میری اس پہچان سے ہرگز نہ گھبرایئے۔ اس جگہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔ آیئے اور کھانا کھایئے۔''

بادشاہ نے کھانا کھایا۔ پھر لڑکی سے پوچھا:

''تمہارا نام کیا ہے۔؟''

لڑکی نے کہا:

''مجھے غفیرا کہتے ہیں۔''

بادشاہ نے پوچھا:

''تو نے مجھے کیسے پہچانا جو بادشاہ کہہ کر خطاب کیا۔؟''

غفیرا بولی:

''آپ مرثد بن کلال والئی یمن ہیں۔ آپ نے ملک بھر کے کاہنوں اور نجومیوں کو خواب کا واقعہ بیان کرنے اور اس کی تعبیر بتانے کے لئے طلب فرمایا تھا مگر آپ کا مقصد پورا نہ ہوا۔''

یہ بات سنتے ہی شاہِ یمن جو پہلے ہی حیرت و استعجاب میں غرق تھا اور زیادہ پریشان ہو گیا اور اس لڑکی سے کہا:

''کیا تو اس مشکل کو حل کر سکتی ہے۔؟''

غفیرا نے کہا:

''ہاں! کیوں نہیں۔''

پھر خود ہی بولی:

''آپ نے دیکھا تھا کہ ایک آندھی اُٹھی ہے اور پوری فضا پر محیط ہو گئی ہے اور پھر اس میں سے آگ کے شعلے اور سیاہ رنگ کا دھواں نکلا۔ اسی اثناء میں ایک نہایت مصفّٰی اور چاندی سے زیادہ چمکدار آبِ شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ نے دیکھا کہ ایک مقدس انسان لوگوں کو اس آبِ مصفا کے پینے کی دعوت دے رہا ہے اور کہتا ہے کہ جو کوئی اس چشمہ کا پانی پیئے گا وہ حیاتِ جاوید سے بہرہ ور ہو گا۔ اور جو کوئی اس سے اعراض کرے گا ہر قسم کے وبال میں ملوث ہو گا۔ یہی ماجرا ہے نا جو والئی یمن نے خواب میں دیکھا۔؟''

بادشاہ نے کہا:

''واقعی! یہ خواب تھا۔ مگر اس کی تعبیر کیا ہے؟''

غفیرا بولی:

Marfat.com

”آندھی شاہانِ عالم ہیں۔ تاریک دھواں ان کاظلم و جور ہے اور وہ چشمہ پیغمبر آخرالزمان ﷺ کی شریعت ہے۔ جوکوئی اس نبی کا اتباع کرے گا وہ جنت الخلد میں جگہ پائے گا۔ ورنہ خدائے قادروقیوم کی سزا میں گرفتار ہوگا۔“

غفیرا لڑکی نے حضور ﷺ کا اسمِ مبارک بتایا۔ آپ ﷺ کے نسب کو بیان کیا۔ آپ ﷺ کی جائے ولادت کا تذکرہ کیا۔ وہ لڑکی آپ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ بیان کررہی تھی اور شاہِ یمن بڑے غور سے اس کی باتیں سُن رہا تھا۔ جب اس نے گفتگو ختم کی تو شاہِ یمن نے کہا:

”میں اس آخری نبی اور آخری رسول کی رسالت پر ایمان لایا۔“

اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے:

((اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتَابَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ ھُمْ))

ترجمہ: ”جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔“

ابھی اعلانِ نبوت نہیں ہوا۔ ابھی دنیا میں نہیں آئے مگر شاہِ یمن آپ ﷺ پر غائبانہ ایمان لارہے ہیں۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جب حُسن تھا اُن کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا

اور

یہ قصۂ لطیف ابھی نا تمام ہے
جو کچھ بیاں ہوا وہ آغاز باب تھا

و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

☆☆☆

Marfat.com

آمدِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

خطبہ:

((اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ الصَّادِقِ الْوَعْدِ وَالْاَمِیْنِ، رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاٰبَائِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَ مُھَاجِرِیْہٖ وَاَنْصَارِہٖ الْھَادِیْنَ الْمُھْدِیْنَ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ))

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید:

((قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین))

صدق اللہ العظیم

وقال النبی علیہ السلام:

((انا دعوۃ ابی ابراھیم و بشارۃ عیسی ورؤیا امی التی رات فی المنام))

او کما قال علیہ السلام

فضیلت درود:

وقال اللہ تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید فی شان حبیبہ مخبراً و اٰمراً مخاطباً للمؤمنین

((ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما))

ترجمہ: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آمنہ کے لال، پیکرِ حسن و جمال، منبع شرف وکمال، ہادیِ کل، دانائے سبل، ختم الرسل ، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین ، سیدالاولین والآخرین، خیرالوریٰ ، شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، والیِ بطحاء ، صاحب المعراج، مالک کائنات، صاحب الاسراء، خاتم الانبیاء، حبیب پروردگار ،احمد مختار، سیدالانبیاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

Marfat.com

محترم سامعین!

جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے وہ بڑی متبرک ہوتی ہے اور اس مجلس سے اٹھنے والی خوشبو دار ہوا آسمان پر بھی پہنچ جاتی ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((مامن مجلس يصلى فيه على محمدالاقامت منه رائحةطيبةحتىٰ تبلغ عنان السماء فتقول الملائكة هذه رائحةمجلس صلى فيه علىٰ محمد))

ترجمہ: ''جس مجلس میں محمد ﷺ پر درود پڑھا جائے تو اس مجلس سے ایک پاکیزہ قسم کی ہوا چلتی ہے جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچتی ہے۔فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس مجلس کی پاکیزہ ہوا ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا گیا۔''

اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوٰة والسلام عليك ياسيدى يارسول الله
وعلى الك واصحابك ياسيدى يا حبيب الله
الصلوٰة والسلام عليك يا سيدى يانبى الله
وعلىٰ الك واصحابك ياسيدى ياخاتم النبيين
اللهم صل على سيدناومولانا محمد
وعلى ال سيدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

پھر پڑھئے!

((اللهم صل على محمد وعلىٰ ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيداللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد))

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

قسمت سے مل گئی ہے قیادت حضور ﷺ کی
اللہ کا کرم ہے عنایت حضور ﷺ کی
دو لفظ ہیں خلاصۂِ عرفان و آگہی
وحدانیت خدا کی رسالت حضور ﷺ کی
بھر لی ہیں ہر گدا نے سعادت سے جھولیاں

Marfat.com

نگری رہے ہمیشہ سلامت حضور ﷺ کی
گل کی مہک صبا کی روشنی چاندنی کی رو
یہ سب کے سب ہیں گردِ لطافت حضور ﷺ کی
پڑھ کر درود نعلق بھی سرشار کیوں نہ ہو
اس میں جھلک رہی ہے فصاحت حضور ﷺ کی
آمد کا مژدہ دے گئے تھے خلیل بھی
سمجھا گئے مسیح علامت حضور ﷺ کی

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین))

ترجمہ: ''تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور (رسول) اور روشن کتاب آگئی۔''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((انا دعوة ابی ابراهیم و بشارة عیسی ورؤیا امی التی رات فی المنام))

ترجمہ: ''میں اپنے باپ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کے خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے سوتے میں دیکھا تھا۔''

ذکرِ رسول کب سے ہے اور کب تک رہے گا:

معزز سامعین و ناظرین!

آج میں آپ کے سامنے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت اور اس کے متعلقات کے بارے میں کچھ عرض کروں گا۔ میرا حضور ﷺ کی شان بیان کرنا ایسے ہی جیسے سورج کے سامنے چراغ لا کر رکھ دیا جائے، مگر پھر بھی اپنی طاقت کے مطابق کچھ نہ کچھ عرض کروں گا اس لئے کہ ہر ایک نے نبی کریم ﷺ کی شان بیان کی ہے، میرا بھی فرض بنتا ہے کہ میں ایک امتی ہونے کے ناطے حضور ﷺ کی شان کو بیان کروں۔

کسی نے کیا خواب کہا ہے:

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہو گا میسر
شریک خدا اور جواب محمد ﷺ

میرے بھائیو!

- ذکرِ رسول ﷺ ازل سے شروع ہے اور ابد تک رہے گا۔

Marfat.com

- ذکرِ رسول ﷺ کب سے شروع ہے کس وقت سے شروع ہے۔؟
- کس دور سے شروع ہے، کس زمانے سے شروع ہے۔؟
- ذکرِ رسول ﷺ ہر دور سے پہلے شروع ہے، ہر زمانے سے پہلے شروع ہے۔
- بلکہ ازل سے شروع ہے اور ابد تک رہے گا۔
- ہر چیز کو فنا ہے مگر ذکرِ رسول ﷺ کو فنا نہیں۔ اس لئے کہ ذکرِ رسول ﷺ کرنے والا خود خدا ہے اور خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہے۔

نام نبی ہر زمانے میں:

محترم سامعین!

ہمارے نبی کا نام ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

- آپ ﷺ کا نام حضرت آدم علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت شیث علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت نوح علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت یونس علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت ادریس علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت صالح علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت ہود علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت ایوب علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت ہارون کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت زکریا کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت یحییٰ علیہ السلام کی زبان پر۔

الغرض حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کی زبان پر آپ ﷺ کا نام۔ ہر دور میں کسی نہ کسی

Marfat.com

طریقے سے محبوبِ خدا ﷺ کا ذکر ہوتا رہا۔

ہر دور میں زبان پر رہا آپ ﷺ ہی کا ذکر
دی ہر نبی نے جن کی خبر آپ ﷺ ہی تو ہیں

ہر دور میں زبان پر رہا آپ ہی کا ذکر:

معزز سامعین !

آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا مرحلہ ابھی نہیں آیا تھا اور آپ کی بعثت کا زمانہ ابھی دور تھا:

لیکن آپ ﷺ کا ذکر ہر دور میں ہوتا رہا اور آج بھی ہو رہا ہے۔

آپ کا ذکر عالم ارواح میں ہو رہا ہے۔

آپ ﷺ کا ذکر حضرت ابراھیم کی دعاؤں میں ہو رہا ہے۔

آپ ﷺ کا ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تورات میں ہو رہا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں ہو رہا ہے۔

سرداران عرب کے خوابوں میں ہو رہا ہے۔

آپ کا ذکر فضاؤں میں ہو رہا ہے۔

ہواؤں میں ہو رہا ہے۔

آسمان پر ہو رہا ہے۔

زمین پر ہو رہا ہے۔

عرب میں ہو رہا ہے۔

عجم میں ہو رہا ہے۔

مشرق میں ہو رہا ہے

مغرب میں ہو رہا ہے۔

شمال میں ہو رہا ہے۔

جنوب میں ہو رہا ہے۔

خشکی میں ہو رہا ہے۔

تری میں ہو رہا ہے۔

بحر میں ہو رہا ہے۔

بر میں ہو رہا ہے۔

الغرض آپ کا ذکر خیر سارے جہان میں ہو رہا ہے۔

آیئے تصورات کی دنیا میں مکہ مکرمہ چلتے ہیں۔

اللہ کا گھر تعمیر ہو رہا ہے۔

Marfat.com

دیواریں بنائی جارہی ہیں۔
پتھر لگائے جارہے ہیں۔
دیکھو! اس عمارت کا معمار بھی اعلیٰ اور مزدور بھی اعلیٰ۔
یہ سرزمین بھی اعلیٰ۔
خلیل کی جبیں بھی اعلیٰ۔
یہ حطیم بھی اعلیٰ۔
یہاں کا مقیم بھی اعلیٰ۔
بنایا جارہا ہے بیت اللہ۔
معمار خلیل اللہ۔
مزدور ذبیح اللہ۔
نگران خود اللہ۔
اور مانگا جارہا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت ابراہیم کی دعا:

معزز سامعین!

اللہ کے گھر کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ اب معمار اور مزدور دیوار کعبہ سے ذرا ہٹ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نظریں کعبہ پر جمی ہوئی ہیں۔ یہ دونوں کعبے کو دیکھ رہے ہیں اور کعبے کا خدا ان دونوں کو دیکھ رہا ہے۔ باپ بھی خوش، بیٹا بھی خوش۔ خلیل بھی خوش، ذبیح بھی خوش۔ حضرت جدالانبیاء علیہ السلام عرض کرتے ہیں:

''یا اللہ! کچھ مانگنا چاہتا ہوں۔''

ارشاد ہوا:

''اے میرے خلیل! مانگو تو سہی۔ دامن پھیلاؤ تو سہی۔ ہاتھ اٹھاؤ تو سہی۔ مانگ کر دکھاؤ تو سہی۔ مجھے اپنی کبریائی کی قسم! ابھی تیرے دعا والے ہاتھ منہ پر نہیں پھیریں گے کہ میں تیری دعا کو پہلے قبول فرمالوں گا۔''

عرض کیا:

یا اللہ! آپ کے حکم پر میں نے ماں کی محبت کو قربان کیا۔ باپ کی محبت کو قربان کیا۔ برادری اور خاندان کی الفت کو قربان کیا۔ مال تھا مہمانوں پر قربان کر دیا۔ یا اللہ! آپ کی یکتائی کے لئے میں نے نمرود کے بھرے دربار میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کیا۔ آپ کی توحید کی خاطر مجھے نارِ نمرود میں پھینکا گیا۔ آپ کے حکم پر میں نے وطن کو خیر باد کہہ دیا اور آپ کی محبت کو بیٹے کی محبت پر ترجیح دیتے ہوئے میں نے فرزند ارجمند کے گلے پر چھری رکھ دی۔ اب آپ کے حکم پر بیت اللہ تعمیر کر دیا۔ اب تک جو آپ نے کہا وہ میں نے مانا۔ یا اللہ۔ اب میری درخواست کو ماننے کا وقت نہیں آیا؟

اللہ نے فرمایا!

Marfat.com

''اے ابراہیم! اب تک میں کہتا آیا ہوں تو مانتا آیا ہے۔اب مانگنا تیرا کام ہے اور عطا فرمانا میرا کام ہے۔''

ذی وقار ساتھیو!

اب دونوں باپ بیٹا ہاتھ اٹھا کر عرض کرتے ہیں۔خلیل دعا کرتے ہیں، ذبیح آمین کہتے ہیں۔قرآن نے وہی الفاظ نقل کر دیئے۔

ارشاد ہوا:

((ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتك ویعلمھم الکتاب والحکمة ویزکیھم انك انت العزیز الحکیم))

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! انہیں میں سے ایک برگزیدہ رسول اِن میں مبعوث فرما۔وہ اِن پر تیری آیات تلاوت کرے اور ان کو کتاب وحکمت سکھلائے اور انہیں پاک کرے۔بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔''

تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا میں ''رسولاً'' سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔

محترم المقام حاضرین!

ایک دعا وہ جو میں مانگتا ہوں۔
ایک دعا وہ جو علماء مانگتے ہیں۔
ایک دعا وہ ہے جو فقہاء مانگتے ہیں۔
ایک دعا وہ ہے جو صلحاء مانگتے ہیں۔
ہم دعا مانگتے ہیں مسجد میں۔
ہم دعا مانگتے ہیں گھر میں۔
ہم دعا مانگتے ہیں درس گاہ میں۔
ہم دعا مانگتے ہیں مکتب میں۔
ہم دعا مانگتے ہیں کمرے اور دکان میں۔

لیکن جس دعا کا ذکر اس وقت میں کر رہا ہوں، یہ دعا حضرت خلیل علیہ السلام نے مقام ابراھیم پر کھڑے ہو کر کعبہ کو سامنے رکھ کر دربارِ الٰہی میں کی تھی اور کہا تھا:

''اے اللہ! تیرا گھر ہم نے تعمیر کر دیا ہے، اب اس کی آبادی کیلئے محمد ﷺ خطیب بنا کر مبعوث فرما دے۔''

معزز سامعین!

دعا مانگنے والا خلیل اللہ۔
آمین کہنے والا ذبیح اللہ۔
دعا مانگنے کی جگہ بیت اللہ۔
جس سے مانگا جا رہا ہے۔

Marfat.com

وہ اللہ۔

اور جو مانگا جا رہا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

سب کچھ مانگ لیا تجھ کو خدا سے مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

حضرات!

اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراھیم علیہ السلام کے دعائیہ کلمات اتنے پسند آئے کہ خالق ارض وسماء نے ان کو قرآنی الفاظ بنا کر نازل فرما دیا اور ان الفاظ کو قیامت تک کے لئے محفوظ فرما دیا۔ کہ

جب تک زمین رہے گی۔

جب تک آسمان رہے گا۔

جب تک مکیں رہے گا۔

جب تک مکاں رہے گا

اور جب تک نظام کائنات جاری وساری رہے گا۔

قرآن مجید کی تلاوت ہوتی رہے گی اور جب تک قرآن حکیم کی تلاوت ہوتی رہے گی دعائے ابراھیم علیہ السلام کا ذکر ہوتا رہے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت:

جیسے جیسے ولادتِ مصطفیٰ ﷺ اور آمدِ مصطفیٰ کا زمانہ قریب آ رہا تھا، ویسے ویسے آپ ﷺ کی تشریف آوری کے تذکرے عوام وخواص کی زبان پر ہو رہے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ایسے اسباب پیدا فرما رہا تھا کہ اب بات صرف اوصاف، خصائص، علامات تک نہیں، بلکہ آگے نام کے اظہار تک پہنچنے والی ہے، بلکہ پہنچ چکی تھی۔ وہ تذکرۂ رسول جو عالمِ ارواح میں میثاق انبیاء سے شروع ہوا تھا، وہ اب عملی صورت اختیار کرنے والا تھا اور ہر نبی، ہر رسول اور ہر پیغمبر نے جو خوشخبری امت کو سنائی تھی، وہ خوشخبری ظہور پذیر ہونے والی تھی۔

دعائے خلیل کو کم وبیش دو ہزار سال کا عرصہ گزر چکا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے ان کی والدہ حضرت مریم علیہ السلام کے بطن سے پیدا فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر تھے، جب انہوں نے اپنے فرائض نبوت ادا کرنا شروع کئے تو آپ جہاں جاتے دو اعلان ضرور کرتے۔ ایک یہ

((ورسولاً الی بنی اسرائیل))

ترجمہ: ''میں بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

اور دوسرا اعلان یہ کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنیوالا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں۔

((ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد))

Marfat.com

ترجمہ: ''اور اپنے بعد اس رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام نامی احمد ہوگا۔''
اللہ نے اسی خوشخبری کو قرآن مجید کا جامعہ پہنا کر ہمارے پاس بھیج دیا تاکہ اس خوشخبری کے تذکرے قیامت تک ہوتے رہیں۔

حضرت محترم!

آج بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ خوشخبری جو انہوں نے نزول قرآن سے تقریباً چھ سو سال پہلے دی تھی، قرآن کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ اللہ نے اعلان فرمادیا:

((واذقال عيسى ابن مريم يبنى اسرائيل انى رسول الله اليكم مصدقالما بين يدى من التورة ومبشرا برسول ياتى من بعدى اسمه احمد))

ترجمہ: ''اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں تاکہ تورات کی تصدیق کروں اور اس رسول کی بشارت دوں جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہوگا۔''

ابرہہ کا واقعہ:

محترم سامعین!

جس سال رسول رحمت ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی، اسے عام الفیل یعنی ہاتھیوں والا سال کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس سال اور اس میں پیش آنے والے اہم واقعہ کا ذکر فرمایا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ابرہہ یمن کا بادشاہ تھا۔ ایک دفعہ چلتا چلتا مکہ آیا اور حج کے ایام تھے۔ اس نے دیکھا کہ لوگ جوق در جوق یہاں آرہے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ اس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے ہیں تو اس نے بطور حسد ''صنعاء'' میں ایک ''کلیسا'' تیار کروایا۔ اس کا مقصد تھا کہ مکہ سے حاجیوں کا رخ موڑ دوں اور لوگ کعبہ کی بجائے اس کلیسا کو دیکھنے آئیں۔

بنی کنانہ کے ایک آدمی کو اس کی خبر ہوئی۔ وہ رات کے وقت نکلا اور اس کلیسا میں غلاظت پھینک دی۔ جب ابرھہ کو اس کا پتہ چلا تو اس نے قسم کھائی کہ میں بیت اللہ کو گرادوں گا۔ اس کے بعد ابرہہ نے ہزاروں جنگجو اور بہادر سپاہیوں پر مشتمل لشکر لے کر کعبۃُ اللہ کو گرانے کے لئے، بیت اللہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے اور حرم پاک کو مٹانے کے ارادہ سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر شروع کیا۔

اس لشکر میں ہاتھیوں کا ایک دستہ بھی شامل تھا۔ ابرھہ ''محمود'' نامی ہاتھی پر سوار تھا اور خود لشکر کی قیادت کر رہا تھا۔ ابرھہ کا لشکر جب مکہ مکرمہ کے قریب خیمہ زن ہوا تو اس کے فوجیوں نے لوٹ مار شروع کر دی اور لوگوں کے اونٹ، بھیڑ اور بکریاں ہانک کر اپنے پڑاؤ میں لے آئے۔ ان میں مکہ کے سردار اور رسول محترم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے دوسو اونٹ بھی شامل تھے۔

ابرھہ بادشاہ نے اپنا ایک قاصد مکہ میں بھیجا اور اس سے کہا کہ وہ جا کر اہل مکہ کو میرا پیغام پہنچادے۔

اس کا پیغام یہ تھا:

''اے اہل مکہ! ہم تم سے جنگ کرنے نہیں آئے، بلکہ ہمارا مقصد صرف خانہ کعبہ کو گرانا ہے۔ اگر تم نے

Marfat.com

ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا، لیکن اگر تم نے ہماری مزاحمت کی تو نتائج کے تم خود ذمہ دار ہو گے۔"

ابرہہ کا قاصد مکہ آیا اور سردارِ مکہ کا نام و پتہ پوچھتے پوچھتے حضرت عبدالمطلب کے پاس آپہنچا اور انہیں ابرھہ کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے کہا!

"ابرھہ سے جنگ اور مقابلہ کرنے کا نہ ہمارا ارادہ ہے اور نہ ہم میں اس کی ہمت۔ یہ "اللہ کا گھر" اس کے خلیل کا حرم ہے اور وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اگر اللہ نے اسے بچانا ہوا تو وہ خود ابرھہ کا راستہ روکے گا۔ اگر اس نے کوئی رکاوٹ نہ ڈالی تو ہمارے پاس بیت اللہ کو بچانے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔"

ابرہہ کے قاصد نے سردار امکہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ میرے ساتھ ابرھہ کے پاس چلیں اور اس سے مذاکرات کر کے معاملہ طے کر لیں، تاکہ مکہ مکرمہ میں کسی قسم کا خون خرابہ نہ ہو۔ جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس قاصد کے ہمراہ ابرھہ کے پاس چلے گئے۔ آپ کی باعظمت، بارعب اور پروقار شخصیت سے ابرھہ بڑا متاثر ہوا اور تخت سے اتر کر آپ کے ساتھ فرش پر بیٹھ گیا۔ بذریعہ ترجمان گفتگو شروع ہوئی تو باہمی تعارف کے بعد ابرھہ نے کہا:

"سردار صاحب! فرمایئے! کن معاملات پر مذاکرات کا ارادہ ہے۔؟"

عبدالمطلب نے کہا!

"آپ کے فوجی میرے دوسو اونٹ لے آئے ہیں۔ مجھے وہ واپس کر دیجئے۔"

ابرھہ اس بات سے ازحد حیران ہوا۔ اس نے کہا:

"سرار صاحب! جب میں نے آپ کو پہلی نظر دیکھا تو میرے دل میں آپ کا بڑا احترام پیدا ہوا، لیکن آپ کی حقیر درخواست سن کر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے۔ تمہیں اپنے اونٹوں کا اتنا خیال ہے اور کعبے کا ذرا خیال نہیں۔ جس کی وجہ سے تم معزز و محترم ہو۔؟"

ابرھہ کے الفاظ کو حفیظ جالندھری نے اشعار میں نقل کیا ہے:

تعجب ہے کہ اک ناچیز شے کا ذکر کرتے ہو
نہیں کعبے کی فکر اونٹوں کی اپنے فکر کرتے ہو
تمہیں لازم تھا عزت کے مطابق گفتگو کرتے
خدا کا گھر بچانے کے لئے کچھ آرزو کرتے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا محترم نے اس موقع پر ایک تاریخی جملہ کہا جو آج بھی سیرت اور تفسیر کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ فرمایا:

((انا رب الابل))

ترجمہ: "میں تو اونٹوں کا ملک ہوں۔ ان کی حفاظت میری ذمہ داری ہے۔ اس لیے میں ان کی واپسی کا

Marfat.com

مطالبہ لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ جہاں تک کعبے کو بچانے کا تعلق ہے۔تو

((وان للبیت ربنا))

ترجمہ: ''اس گھر کا بھی ایک مالک ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کرے گا اور جس کی وہ حفاظت کرے دنیا کی کوئی طاقت اس کا ذرہ بھر نقصان نہیں کر سکتی۔''

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بات حفیظ جالندھری نقل کرتے ہیں:

کرے گا فکر اپنے گھر کی جو اس گھر کا مالک ہے

کہ جو اس گھر کا مالک ہے وہ بحر و بر کا مالک ہے

ابرھہ نے بڑے غرور، فخر اور تکبر سے کہا:

''اب اس گھر کو ملیا میٹ ہونے سے کوئی نہیں بچا سکا۔''

عبدالمطلب نے کمال بے نیازی سے فرمایا:

''اسے گرانے والا جانے اور بچانے والا جانے۔''

اور واپس آ کر مکہ میں اعلان کروادیا کہ تمام لوگ مکہ خالی کر کے قریبی پہاڑیوں پر چلے جائیں، تا کہ یمنی لشکر ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

حضرات محترم!

جب شہر خالی ہو گیا تو حضرت عبدالمطلب اپنی قوم کے رئیسوں کو ساتھ لے کر کعبۃ اللہ کے پاس آئے اور بیت اللہ کے دروازے کی کنڈی پکڑ کر بڑی عاجزی اور انکساری سے دربارِ ایزدی میں عرض کرنے لگے!

لاھم ان العبد یمنع

رخله فامنع خلالك

ترجمہ: ''اے اللہ! ہر کوئی اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو بھی اپنے حرم پاک کی خود حفاظت فرما۔''

لا یغلبن ضلیبھم

ومحالھم غدوا محالك

ترجمہ: ''کل ان کی صلیب اور ان کی قوتیں تیری قوت پر غالب نہ آ جائیں۔''

ان کنت تارکھم وقب

لتنا فامر مابدا الك

ترجمہ: ''اگر تو انہیں اور ہمارے قبیلے کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہتا ہے تو جیسے تیری مرضی ہو ویسے کر۔''

اس دعا اور التجاء کے بعد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہاڑوں پر چلے گئے اور کعبہ کو اللہ کے سپرد کر کے وہاں پناہ گزیں ہو گئے۔

Marfat.com

محترم ساتھیو!

اگلے دن صبح ابرھہ نے اپنی فوج کو بیت اللہ پر چڑھائی کا حکم دیا اور سب سے بڑے ہاتھی کا نام محمود تھا، جس پر ابرھہ سوار تھا۔اس ہاتھی کو جب مکہ مکرمہ کی طرف چلانے کی کوشش کی جاتی تو وہ زمین پر بیٹھ جاتا، باوجود کوشش کے وہ زمین سے اٹھنے کا نام نہ لیتا تھا اور اگر اس ہاتھی کو کسی دوسری طرف چلنے کا اشارہ کیا جاتا تو فوراً اس طرف چلنے لگتا۔

حرم کی حد پہ آیا ابرھہ تو رک گیا ہاتھی
پئے تعظیم کعبہ عاجزی سے جھک گیا ہاتھی
گرا سجدے میں سر ایسا کہ پھر اٹھ کر نہیں دیکھا
ہزار آنکس پڑے تن پر مگر یہ سر نہیں اٹھا

پھر اچانک اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھوٹے چھوٹے پرندوں کی جماعتوں کی جماعتیں اور غول کے غول نظر آئے۔ ہر ایک کی چونچ اور پنجوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں، جو دیکھتے ہی دیکھتے لشکر پر برسنے لگیں۔

حضرات محترم!

خدا کی قدرت سے وہ کنکریاں گولی کا کام کر رہی تھیں۔ جس پر پڑتی اس کے بدن سے پار ہوتی ہوئی زمین کے اندر چلی جاتی، حتیٰ کہ جس پر کنکری گرتی وہ ہلاک ہو جاتا۔ اس طرح ابرھہ کا لشکر تباہ و برباد ہوا۔ خود ابرھہ بدترین مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا۔ اس کے جسم میں ایسا زہر سرایت کر گیا کہ اس کا ایک ایک جوڑ گل سڑ کر گرنے لگا۔ اسی حال میں اس کو واپس یمن لایا گیا۔ دارالحکومت ''صنعاء'' پہنچ کر اس کا سارا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور مر گیا اور سارا لشکر تباہ و برباد ہوا۔ سب کے سب مر گئے اور صرف محمود نامی ہاتھی بچا۔ دو ہاتھی بان جو مکہ میں رہ گئے تھے وہ بھی ہلاک سے بچ گئے مگر اس طرح کے دونوں اندھے اور اپاہج ہو گئے تھے کہ ان کو مکہ معظّمہ میں بھیک مانگتے ہوئے دیکھا گیا۔

سورت فیل میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((الم تر کیف فعل ربك باصحب الفیل))

ترجمہ: ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔؟''

((الم یجعل کیدھم فی تضلیل))

ترجمہ: ''کیا ان کی چال کو بالکل خراب نہیں کر دیا۔؟''

((وارسل علیھم طیراً ابابیل))

ترجمہ: ''اور ان پر پرندے بھیج دیئے غول در غول۔''

((ترمیھم بحجارۃ من سجیل))

ترجمہ: ''وہ ان پر پتھر کی کنکریاں پھینک رہے تھے۔''

((فجعلھم کعصف ماکول))

ترجمہ: ''سو اللہ نے ان کو ایسا کر دیا جیسے کھایا ہوا بھوسہ ہو۔''

Marfat.com

حضرات ذی احتشام !

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے!

بلندی سے ابابیلوں نے پھینکے اس طرح پتھر
کہ چھلنی کی طرح سے چھد گئی یہ فوج بداختر
وہ فوجیں اور وہ ہاتھی اور ان کے ہانکنے والے
خدا کے قہر نے اک آن پامال کر ڈالے
یہ زندہ معجزہ دکھلا دیا اس مہر انور ﷺ نے
چھپا رکھا تھا جس کو عصمت دامان مادر نے
یہ پوتا واسطے سے جس کے دادا نے دعا مانگی
وہ جس کے نام سے نادیدہٗ تائیدِ خدا مانگی
وہ بچہ آمنہ کے گھر میں پیدا ہونے والا تھا
وہ نور اب چند ہی دن میں ہویدا ہونے والا تھا
جہاں کے واسطے امن وامان کے دور باقی تھے
وہ دن آنے کو تھا بس دو مہینے اور باقی تھے

یہ آسمانی نشانی نبی آخرالزمان ﷺ کی آمد کا غیبی اشارہ اور غیبی اعلان تھا۔ قریش مکہ کی یہ غیبی نصرت اور حمایت صرف اس لئے تھی کہ یہ نبی آخرالزماں ﷺ کا قبیلہ اور کنبہ ہے اور اللہ کے گھر، قبلہ کے متولی اور محافظ ہیں۔ اس لئے بطور خرق عادت ان کی مدد فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ قریش کی یہ غیبی مدد اور بیت اللہ کی فوق العادت حفاظت یہ سب حضور پرنور ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی برکت اور بشارت تھی۔

ذی وقار حضرات!

دعوائے نبوت کے بعد نبی کے ہاتھ پر جو کام خرق عادت ظاہر ہو اس کو معجزہ کہتے ہیں اور جو خوارق نبی کی ولادت کے قریب ظاہر ہوں، وہ ارہاص کہلاتے ہیں۔ ارہاص کے معنی ''بنیاد'' کے ہیں۔ چونکہ اس قسم کے خوارق نبوت کے مبادیات اور مقدمات ہوتے ہیں اس لیے ان کو ارہاص کہتے ہیں۔

حضرات محترم !

ابرھہ کی لشکرکشی اور پھر اسی کی تباہی اور بربادی کا یہ واقعہ ماہِ محرم الحرام میں پیش آیا۔ جبکہ حضور ﷺ کی ولادتِ باسعادت کا زمانہ بالکل قریب آچکا تھا۔ اس زمانہ میں جو اس قسم کے خوارق ظاہر ہوئے وہ سب آپ ﷺ کی نبوت کے ارہاصات یعنی علامات اور نشانات تھے۔ اس واقعے کے پچاس یا پچپن دن بعد حضورِ اقدس ﷺ کی ولادتِ باسعادت ظہور

Marfat.com

میں آئی۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

یکایک ہوئی غیرِ حق کو حرکت
بڑھا جانبِ بوقبیس ابرِ رحمت
اداخاکِ بطحاء نے کی وہ ودیعت
چلے آئے تھے جس کی دیتے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا خواب:

سامعین محترم!

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے آکر مجھ سے کہا کہ تمہارے پیٹ میں اس امت کا سردار ہے اور کہا کہ جب تم اس بچے کو جنم دو تو کہنا:

((اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد))

ترجمہ: ''میں اس بچے کو ہر حسد کرنے والے کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں۔''

اور کہا کہ اس کا نام محمد رکھنا۔

انبیاء کی بشارتیں:

ذی وقار بھائیو!

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حمل کا پہلا مہینہ ہوا، میں نے خواب میں ایک دراز قد والے بزرگ دیکھے۔ انہوں نے فرمایا:

''اے آمنہ! تجھے بشارت ہو، تو سید المرسلین کی ماں بننے والی ہے۔''

میں نے کہا:

''آپ کون ہیں؟''

انہوں نے فرمایا:

''میں ان کا باپ آدم (علیہ السلام) ہوں۔''

جب دوسرا مہینہ شروع ہوا تو ایک بزرگ میرے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا:

''اے آمنہ! تجھے مبارک ہو، تو اولین وآخرین کے سردار کی ماں بننے والی ہے۔''

میں نے کہا:

Marfat.com

''آپ کون ہیں۔؟''
انہوں نے فرمایا:
''میں شیث (علیہ السلام) ہوں۔''
حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تیسرا مہینہ ہوا، ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا:
''اے آمنہ! تجھے مبارک ہو۔ تیرے شکم میں نبی کریم تشریف فرما ہیں۔''
میں نے پوچھا:
''آپ کون ہیں۔؟''
فرمایا:
''میں نوح (علیہ السلام) ہوں۔''
چوتھے مہینے پھر ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا تو وہ بھی فرمانے لگے:
''اے آمنہ! تجھے مبارک ہو تو نبی الانبیاء کی ماں بننے والی ہے۔''
میں نے پوچھا:
''آپ کون ہیں؟''
انہوں نے فرمایا:
''میں ادریس (علیہ السلام) ہوں۔''
جب پانچواں مہینہ ہوا تو ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا:
''اے آمنہ! تجھے بشارت ہو تم تمام انسانوں کے سردار کی ماں بننے والی ہو۔''
میں نے پوچھا:
''آپ کون ہیں۔؟''
وہ کہنے لگے:
''میں ہود (علیہ السلام) ہوں۔''
چھٹا مہینہ ہوا تو ایک بزرگ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا:
''اے آمنہ! تو خوش ہو جا! تیرے شکم میں نبی ہاشمی جلوہ فرما ہیں۔''
میں نے پوچھا:
''آپ کون ہیں۔؟''
فرمایا:
''میں ابراھیم (علیہ السلام) ہوں۔''
ساتویں مہینے ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے:
''اے آمنہ! تجھے مبارک ہو تو اللہ تعالیٰ کے حبیب کی والدہ بننے والی ہے۔''
میں نے پوچھا:

Marfat.com

''آپ کون ہیں۔؟''
وہ کہنے لگے:
''میں اسماعیل (علیہ السلام) ہوں۔''
آٹھواں مہینہ ہوا تو ایک بزرگ تشریف لائے۔ فرمانے لگے:
''آمنہ! تجھے بشارت ہو تو خاتم النبین کی ماں بننے والی ہے۔''
میں نے پوچھا:
''آپ کون ہیں۔؟''
کہنے لگے:
''میں موسیٰ (علیہ السلام) ہوں۔''
نویں ماہ میں خواب میں ایک ہستی تشریف لائی اور وہ فرمانے لگے:
''اے آمنہ! تجھے مبارک ہو کہ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے شکم میں تشریف فرما ہیں۔''
میں نے پوچھا:
''آپ کون ہیں۔؟''
وہ فرمانے لگے:
''میں عیسیٰ (علیہ السلام) ہوں۔''

معزز سامعین!

یہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی شان ہے کہ انبیاء بشارتیں سنا رہے ہیں کہ اے آمنہ! تیرے پیٹ میں کوئی معمولی بچہ نہیں بلکہ یہ بچہ اتنی شان والا ہے کہ اس کی نبوت کے ڈنکے چار دانگ عالم میں بجیں گے۔

رسول اللہ کیا کیا لائے؟

ذی وقار حاضرین!

سید الاوّلین والآخرین آئے۔
سید الرّسل آئے۔
ختم الرّسل آئے۔
سید الکل آئے۔
سید الاتقیاء، سید الانبیاء آئے۔
تو کیا لے کے آئے:

- ☆ وہ آئے تو حضرت آدم علیہ السلام کی انابت لے کر آئے۔
- ☆ حضرت نوح علیہ السلام کی استقامت لے کر آئے۔
- ☆ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی خلیلی لے کر آئے۔

Marfat.com

- ☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کلیمی لے کر آئے۔
- ☆ حضرت یعقوب علیہ السلام کا حزن لے کے آئے۔
- ☆ حضرت ادریس علیہ السلام کا درس لے کے آئے۔
- ☆ حضرت صالح علیہ السلام کا تقویٰ لے کے آئے۔
- ☆ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا جذبہ لے کے آئے۔
- ☆ حضرت شعیب علیہ السلام کی شرافت لے کے آئے۔
- ☆ حضرت یوشع علیہ السلام کی اطاعت لے کے آئے۔
- ☆ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت لے کے آئے۔
- ☆ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن لے کے آئے۔
- ☆ حضرت ھود علیہ السلام کی ہدایت لے کے آئے۔
- ☆ حضرت لوط علیہ السلام کی پاکدامنی لے کے آئے۔
- ☆ حضرت اسحاق علیہ السلام کا زہد لے کے آئے۔
- ☆ حضرت ہارون علیہ السلام کی نرمی لے کے آئے۔
- ☆ حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت لے کے آئے۔
- ☆ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حلم لے کے آئے۔
- ☆ حضرت زکریا علیہ السلام کا ذوق عبادت لے کے آئے۔
- ☆ حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر لے کے آئے۔
- ☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات لے کے آئے۔
- ☆ سب سے زیادہ علم لے کر آئے۔
- ☆ سب سے زیادہ فقاہت لے کے آئے۔
- ☆ تمام رسولوں کے کمالات، اوصاف اور معجزات لے کر آئے۔

حضور آئے تو کیا کیا ساتھ نعمت لے کے آئے ہیں
اخوت علم و حکمت آدمیت لے کے آئے ہیں

معزز ساتھیو!

ہمارے پیارے نبی ﷺ

- ☆ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے صداقت لے کے آئے۔
- ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے عدالت لے کے آئے۔
- ☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے سخاوت لے کے آئے۔
- ☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے شجاعت لے کے آئے۔

Marfat.com

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لیے فقاہت لے کے آئے۔
☆ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے شہادت لے کے آئے۔
☆ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے لیے امین الامتہ کا لقب لے کے آئے۔
☆ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے لیے سیف اللہ کا لقب لے کے آئے۔
☆ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے اسد اللہ کا لقب لے کے آئے۔
☆ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے غسیل الملائکہ کا لقب لے کے آئے۔
☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے وحی کی کتاب لے کے آئے۔
☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی کی اذان لے کے آئے۔
☆ سارے صحابہ کے لیے رضی اللہ عنہم کا سٹوفکیٹ لے کے آئے۔
☆ حضرت سعید بن جبیر کے لیے عزیمت لے کے آئے۔
☆ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے لئے فقاہت لے کے آئے۔
☆ حضرت امام شافعی کے لیے تقویٰ لے کے آئے۔
☆ حضرت امام مالک کے لیے حق گوئی لے کے آئے۔
☆ حضرت امام احمد بن حنبل کے لیے استقامت لے کے آئے۔
☆ حضرت مجدد الف ثانی کے لیے جہدِ مسلسل لے کے آئے۔
☆ اور اور اور مسلمانوں کے لیے جنت کی بشارت لے کے آئے۔

حضور آئے تو کیا کیا ساتھ نعمت لے کے آئے ہیں
اخوت، علم و حکمت آدمیت لے کے آئے ہیں
رہے گا یہ قیامت تک سلامت معجزہ ان کا
وہ قرآن مبین نور ہدایت لے کے آئے ہیں
خدا نے رحمۃ للعٰلمین خود ان کو فرمایا
قسم اللہ کی! رحمت ہی رحمت لے کے آئے ہیں

خدا نے دین کامل کر دیا ہے اے امیں! ان پر
محمد ﷺ پرچم ختم نبوت لے کے آئے ہیں

پتھروں کا نرم ہونا اور کنویں کا پانی کناروں تک:

سامعین ذی وقار!

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"جس دن سے سرکارِ دو عالم ﷺ میرے پیٹ میں مہمان بن کر آئے، میں نے اپنے اندر عجیب سی تبدیلیاں محسوس کیں۔ ان دنوں میں عورتیں جو بوجھ اور تکلیف محسوس کرتی ہیں، اس کا مجھے قطعاً احساس نہیں ہوا۔ ان

Marfat.com

دنوں میں اگر کوئی پتھر یا کنکر میرے پاؤں کے نیچے آجاتا تو وہ روئی کی طرح نرم ہو جاتا۔ عورتیں کنویں سے پانی لینے کیلئے جاتیں اور باری باری اپنا ڈول استعمال کرتیں تھیں تو میں جب کنوئیں میں اپنا ڈول ڈالتی تو سرکار دوعالم ﷺ کی برکت اور سعادت کی وجہ سے پانی کنوئیں کے کناروں تک آجاتا۔"

سیدہ آمنہ کی خوشبو:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا جن دنوں امانتِ نبوت کی امین ہوئیں، ان دنوں میں آپ سے خوشبو آیا کرتی تھیں۔ مکہ کی عورتوں میں یہ بات چل نکلی کہ سردارِ مکہ کی بہو عطر استعمال کرتی ہے اور یہ بات حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے اپنی اہلیہ اور سرکارِ دوعالم ﷺ کی دادی صاحبہ سے کہی کہ تم آمنہ سے پوچھو اور اسے سمجھاؤ کہ ان دنوں میں عطریات اور خوشبو استعمال نہ کرے۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کی دادی صاحبہ نے کہا کہ میں نے کئی دفعہ سوچا کہ آمنہ کو بلا کر پوچھوں، لیکن آج کل اس کی شخصیت میں ایسا جلال ہے کہ مجھے اس سے یہ بات پوچھنے کی ہمت نہیں پڑتی۔

ایک دن حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت آمنہ سے کہا:

"بیٹی! ان دنوں میں خوشبو کا استعمال نہ کرو۔"

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ابا جان! آپ خوشبو کی بات کرتے ہیں، ان دنوں جو کچھ میں دیکھتی ہوں اگر آپ کے سامنے بیان کروں تو آپ مجھے پاگل اور دیوانی کہیں گے۔ سنیئے! میں دھوپ میں چلتی ہوں تو بادل مجھ پہ سایہ کرتے ہیں۔ پہاڑوں کے پاس جاتی ہوں تو وہ مجھ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ دیواروں کے پاس سے گزرتی ہوں تو وہ مجھ سے باتیں کرتی ہیں۔ درختوں کے پاس جاتی ہوں تو شاخیں جھک کر تعظیم کرتی ہیں۔ چاند پہ نظر ڈالتی ہوں تو وہ آداب بجا لاتا ہے۔ ستاروں کو دیکھتی ہوں تو وہ مجھ کو سلامی پیش کرتے ہیں۔ بیت اللہ کے پاس جاتی ہوں تو وہ خوشخبری سناتا ہے۔ انتہا یہ کہ جیسے جیسے اس بچے کی ولادت کے دن قریب آرہے ہیں، میں جہاں تھوکتی ہوں وہاں سے بھی خوشبوئیں آتی ہیں۔"

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام:

حضرات محترم!

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہ نے جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ کے وفات کے بعد ان کی امانت اور اللہ کے رسول کی حفاظت کرتے ہوئے مقررہ دن گزارے۔ آخر وہ مقدس مہینہ، وہ مقدس ہفتہ، وہ مقدس دن، وہ مقدس رات، وہ مقدس لمحہ اور وہ مقدس گھڑی آن پہنچی کہ جس میں مقدس ہستی، مبارک ذات اور بابرکت شخصیت دنیا میں تشریف لائی۔

خلیل اللہ نے جس کے لئے حق سے دعائیں کیں
ذبیح اللہ نے وقتِ ذبح جس کی التجائیں کیں
جو بن کر روشنی پھر دیدۂ یعقوب میں آیا
جسے یوسف نے اپنے حسن کے نیرنگ میں پایا

Marfat.com

کلیم اللہ کا دل روشن ہوا جس ضوفشانی سے
وہ جن کی آرزو بھڑکی جواب لن ترانی سے
وہ جس کے نام سے داؤد نے نغمہ سرائی کی
وہ جس کی یاد میں شاہِ سلیمان نے گدائی کی
دل یحییٰ میں ارماں رہ گئے جس کی زیارت کے
لب عیسیٰ پہ آئے وعظ جس کی شان و رحمت کے
وہ دن آیا کہ پورے ہو گئے تورات کے وعدے
خدا نے آج ایفا کر دیئے ہر بات کے وعدے

بارہ تاریخ تھی۔ ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ عام الفیل۔ سوموار کا دن تھا۔ بہار کا موسم اور صبح صادق کی گھڑی تھی۔ رات کا اندھیرا ختم ہو رہا تھا اور دن کا اُجالا پھیل رہا تھا۔ ایک سورج آسمان پر مشرق کی جانب سے طلوع ہونے کی تیاری کر رہی تھا اور ایک سراج منیر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں طلوع ہو رہا تھا۔

رحمتِ الٰہی جوش میں آئی۔ باغوں میں بہار آئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی التجائیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارتیں پوری ہونے لگیں۔ آفتاب ہدایت کی کرنیں ہر طرف پھیلنے لگیں۔ امید کی کرنیں روشنی پھیلانے لگیں۔ افسردہ کلیاں مسکرانے لگیں کہ سرور کونین، سید الثقلین، امام القبلتین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عالمِ دنیا میں تشریف لائے اور ایسی آن، بان اور شان سے آئے کہ:

نہ آیا ہے کوئی نہ آئے گا کوئی
کہ جس شان و شوکت سے آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے فرمان خدا کا
یہ فرما رہا ہے خدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ لبیک کہہ دو
صدائے خدا ہے صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
فضل پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کا وقت قریب آیا تو میرے پاس صرف دوعورتیں تھیں، ان میں ایک حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ اور دوسری حضرت عثمان ابن ابی العاص کی والدہ تھیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کیا دیکھتی ہوں کہ چند دراز عورتیں میرے کمرے میں داخل ہوئیں۔ میرے پوچھنے پر ایک نے اپنا نام آسیہ اور دوسری نے اپنا نام مریم بتایا۔ ان کے ساتھ باقی جنت کی حوریں تھیں۔

یہ دراصل سرکار دو عالم ﷺ کے لئے ''خدائی نرسنگ سٹاف تھا۔''

معزز سامعین!

نبی کریم ﷺ کی شان دیکھئے کہ اللہ نے اپنے محبوب کی ولادت کے لئے اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیلئے اعلیٰ اور پاکیزہ عملہ مقرر فرمایا۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کو سربراہ مقرر کیا۔ ایک نبی کی والدہ (حضرت مریم) اور دوسری نبی کی پرورش کرنے والی (حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا)۔ یہ نبی کریم ﷺ کی اور نبی کریم کی والدہ کی خدمت کرنے کیلئے خدا کا پاکیزہ عملہ تھا۔

گھر کا منور ہونا اور ستاروں کا جھکنا:

ذی احتشام حاضرین!

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کے وقت آمنہ کے پاس موجود تھی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ تمام گھر نور سے بھر گیا اور دیکھا کہ آسمان کے ستارے جھکے آتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھ کو یہ گمان ہوا کہ یہ ستارے مجھ پر آگریں گے اور اس کے علاوہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے ولادت باسعادت کے وقت ایک نور دیکھا، جس سے شام کے محل روشن ہوگئے اور ایک روایت میں ہے کہ بصری کے محل روشن ہوگئے۔

ولادت کے وقت رسول اللہ کی حالت:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں:

ولادت کے بعد مجھے خوشخبری دی گئی، تو میں نے اپنے چاند کو دیکھنا چاہتا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ میرا لخت جگر

Marfat.com

اور میرا نورِ نظر سجدہ کی حالت میں پڑا تھا اور آپ کی انگلی آسمان کی جانب اٹھی ہوئی تھی گویا کہ آپ انتہا درجہ کی عاجزی اور انکساری کا اظہار کر رہے تھے اور آپ کے چہرۂ انور سے نور کی شعائیں پھوٹ رہی تھیں۔ آپ کے بدن سے خوشبو کی لپٹیں آ رہی تھیں اور آپ کی زبانِ اقدس پر تھا:

لا اله الا الله وانی رسول الله

نہ آیا ہے کوئی نہ آئے گا کوئی
کہ جس شان و شوکت سے آئے محمد ﷺ

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے پہلے دن اس دنیا میں آتے ہی رب کائنات کی عظمت و کبریائی کو سجدہ کیا اور عالم انسانیت کو یہ سبق دیا کہ:

سب سے بڑی ذات خدا کی ذات ہے۔
وہی خالق ہے۔
وہی مالک ہے۔
وہی رازق ہے۔
وہی الہ ہے۔
وہی عبادت کے لائق ہے۔

بندے کا فرض یہی بنتا ہے کہ اگر سر جھکے تو اسی کے آگے جھکے اور حضور ﷺ نے ہمیں پہلے دن سے ہی عاجزی اور انکساری کا سبق دیا۔

فارس کا آتشکدہ اور سطیح کے تاریخی کلمات:

حضرات محترم!

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت کا دن بڑا تاریخی اور عظیم الشان دن تھا۔ کسریٰ کے ایوان میں زلزلہ آیا۔ جس سے اس کے محل کے چودہ کنگرے گر گئے۔ فارس کا آتش کدہ جو ہزاروں سال سے روشن چلا آ رہا تھا اچانک بجھ گیا۔ دریائے ساوہ خشک ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو کسریٰ نہایت پریشان تھا، لیکن اس کا اظہار اس لیے نہیں کرتا تھا کہ اس کے شاہانہ وقار میں فرق نہ آ جائے۔ اس نے درباریوں کو جمع کیا، ابھی گفتگو شروع ہی ہوئی تھی کہ خبر پہنچتی ہے کہ فارس کا آتشکدہ بھی بجھ گیا ہے۔ کسریٰ کی پریشانی میں اور اضافہ ہو گیا۔ ادھر سے کسی آدمی نے کھڑے ہو کر یہ کہا:

''میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے کہ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچے لے جا رہے ہیں اور دریائے دجلہ سے پار ہو کر تمام ممالک میں پھیل گئے ہیں۔''

کسریٰ نے موبذان سے پوچھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ اس نے کہا کہ شاید عرب کی طرف کوئی عظیم الشان واقعہ پیش آنے والا ہے۔

کسریٰ نے اسی وقت کسی بڑے عالم کو دربار میں طلب کیا۔ ایک بہت بڑا عالم، عبدالمسیح غسانی دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ عبدالمسیح جب حاضر ہوا تو بادشاہ نے کہا!

Marfat.com

''جس چیز کو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا تم کو اس کا علم ہے۔؟''

عبدالمسیح نے کہا:

''آپ بیان کریں اگر مجھ کو علم ہوا تو میں بتلا دوں گا ورنہ کسی جاننے والے کی طرف راہنمائی کروں گا۔''

بادشاہ نے سارا واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا:

''اس کی تحقیق میرے ماموں سطیح سے ہو سکے گی، جو اس وقت ملک شام میں رہتے ہیں۔''

کسریٰ نے اس کو حکم دیا کہ تم خود اپنے ماموں سے اس کی تحقیق کر کے آؤ۔ تو یہ عبدالمسیح اپنے ماموں سطیح کے پاس پہنچتا ہے۔ سطیح کا آخری وقت ہے، مگر ہوش ابھی باقی ہے۔ عبدالمسیح نے جا کر سلام پیش کیا اور کچھ اشعار پڑھے، جن میں کسریٰ بادشاہ کا واقعہ تھا تو سطیح، عبدالمسیح کی باتوں کا جواب اور خواب کی تعبیر پیش کرتے ہوئے کہتا ہے:

''اے عبدالمسیح، خوب سن لے، یہ وقت ہے جبکہ قرآن کی تلاوت ہوگی اور صاحب عصا ظاہر ہوگا، یعنی محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوں گے۔ ''وادی سماوہ'' جاری ہوگا اور دریائے ساوہ خشک ہو جائے گا۔ فارس کی آگ بجھ جائے گی تو سطیح کے لئے شام شام نہ رہے گا۔ بنی ساسان کے چند مرد اور عورتیں کنگروں کی مقدار کے برابر بادشاہت کریں گے۔ جو چیز آنے والی تھی، وہ آچکی۔''

یہ کہتے ہی سطیح مر گیا۔ عبدالمسیح واپس آیا اور کسریٰ کو سارا واقعہ بیان کیا۔ کسریٰ نے سن کر یہ کہا کہ چودہ سلطنتوں کے گزرنے کے لئے ایک زمانہ چاہئے۔ مگر زمانے کو گزرتے کیا دیر لگتی ہے؟ دس بادشاہتیں تو چار سال ہی میں ختم ہوگئیں اور باقی چار بادشاہتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت تک ختم ہوئیں۔ پھر نہ کسریٰ نظر آیا اور نہ ہی کوئی قیصر۔ جدھر دیکھا پھر اسلام کا پرچم نظر آیا۔

یہ آنے والے نبی ﷺ کی شان ہے کہ کافر پریشان ہیں۔

پہلا عاشق:

حضرات ذی وقار!

ملک یمن میں ایک آدمی اپنے بت خانہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب سرکار دوعالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ کی نورانیت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیل گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سامنے سے پردہ ہٹایا، اس نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور فرشتے زمین پر اتر رہے ہیں۔ پہاڑ اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اتنے میں اس کا بت منہ کے بل گرا اور اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے:

ولد النبی المنتظر

یخاطبہ الحجر و الشجر

و یشق لہ القمر

ترجمہ: ''وہ نبی تشریف لے آئے جن کا سینکڑوں برس سے انتظار تھا۔ جن سے درخت اور پتھر کلام کریں گے اور جن کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگا۔''

Marfat.com

یہ سن کر وہ جلدی سے اٹھا اور اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہنے لگا!

''تم نے وہ سنا جو میں نے سنا ہے۔؟''

وہ کہنے لگی:

''ہاں! میں نے بھی سنا ہے۔''

اس عورت نے کہا:

''اس سے ذرا یہ تو پوچھو کہ اس کا نام کیا ہے۔؟''

اس آدمی نے کہا:

''اے آواز دینے والے! اس مبارک بچے کا نام کیا ہے؟''

پس آواز آئی:

''اس کا نام محمد ﷺ ہے۔''

اس آدمی کی ایک لڑکی تھی، جو بیمار اور لنگڑی تھی۔ آقا علیہ السلام کے نور کو دیکھ کر عرض کرنے لگی:

''اے اللہ! اس نور کے صدقے مجھے صحت عطا فرمادے۔''

اللہ تعالیٰ نے اسے صحت عطا فرمادی۔ وہ آدمی یہ قصہ دیکھ کر حیران ہوا اور آپ ﷺ کی زیارت کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہو گیا۔

مکہ پہنچ کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ کے گھر کو تلاش کیا اور کہا:

''میں آپ کے بیٹے کی زیارت کرنے کے لئے آیا ہوں۔''

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو گود میں اٹھا کر دکھایا تو دیکھتے ہی وہ آدمی آقا ﷺ پر اپنی جان قربان کر گیا۔ آپ پر ہی نثار ہو گیا اور اپنی جان جان آفریں کے حوالے کر دی۔

معزز سامعین!

یہ وہ پہلا آدمی ہے جو نبی اقدس ﷺ کا ایک عاشق زار ہے۔ جو دیکھتے ہی نبی کریم ﷺ پہ جان وار گیا۔

ایک یہودی عالم کی گواہی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ میں ایک یہودی عالم تجارت کی غرض سے رہتا تھا۔ جس رات سرکارِ دو عالم ﷺ پیدا ہوئے تو اس نے قریش سے پوچھا!

''آج رات تم میں کوئی بچہ پیدا ہے، جس کے شانوں پر مہر نبوت لگی ہوئی ہے اور وہ دو روز تک اپنی والدہ کا دودھ نہیں پیئے گا۔ ہماری تحقیق اور علم کے مطابق وہ نبی آخر الزماں ﷺ ہے۔''

لوگوں نے بتایا کہ سردار مکہ کی بہو کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔

چنانچہ وہ یہودی عالم آپ ﷺ کو دیکھنے کیلئے گیا۔ یہودی عالم نے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو اس نے کہا:

''افسوس! بنی اسرائیل سے نبوت بھی گئی اور کتاب بھی۔''

Marfat.com

پھر اس نے قریش کو مخاطب ہو کر کہا:
''یہ بچہ تم پر ایسا حملہ کرے گا، جس کی خبر مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گی۔''

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

اور حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف کرنے والوں کا حال یہ ہے:

ابھی اور زندگی دے کہ ہے داستاں ادھوری
میری موت تک بھی نہ ہو گی کبھی یہ داستان پوری

اور

یہ قصہ لطیف ابھی ناتمام ہے
جو کچھ بیاں ہوا وہ آغاز باب تھا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

☆☆☆

Marfat.com

رحمت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

((نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِهِ الصِّدِّیْقِیْنَ الصَّالِحِیْنَ وَاَتْبَاعِهِ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ))

محترم بھائیو!

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا!

اعوذبالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

((وما ارسلنك الا رحمة للعالمین))(سورة الانبیاء)

صدق الله العظیم

وفی الحدیث:

((ونبی الرحمة))

فضیلت درود:

وقال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید فی شان حبیبه مخبراو أمرا مخاطبا للمومنین

((ان الله وملائکته یصلون علی النبی یاایهاالذین أمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما))

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آقائے دوعالم، حضور پرنور، شافع یوم النشور، آمنہ کے لخت جگر، والضحیٰ کے چہرے والے، واللیل کی حسین زلفوں والے، امام الانبیاء، سیدالمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعلمین، محبوب خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

Marfat.com

ذی احتشام اسلامی بھائیو!

آپ کو معلوم ہوگا کہ جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے گا، اس کے مراتب بلند فرمادے گا اور اس کی خطائیں معاف فرمادے گا۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

(("مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشَرَ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ"))

ترجمہ: "جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود (رحمت) بھیجتا ہے، اس کی دس خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔"

اس لیے آپ سب بہنیں ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ
وعلی الک واصحابک یاسیدی یا حبیب اللہ
الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یانبی اللہ
وعلیٰ الک واصحابک یاسیدی یاخاتم النبیین
اللھم صل علی سیدناومولانا محمد
وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

پھر پڑھیے!

((اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجیداللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید))

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجاء ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

Marfat.com

خطا کار سے در گزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پر صدیوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رحمت کا مفہوم:

حضرات محترم!

آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم، فرقان حمید کی ایک آیت تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور وہ آیت یہ ہے:

((وما ارسلنك الا رحمة للعالمين))

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے نوازا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

''اے محبوب! ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

رحمت وہ رقت ہے جو رحم کے طالب کے لئے احسان اور نیکوکاری کا تقاضا کرتی ہے اور رحمت کے معنی یہ بھی ہیں: پیار، ترس، ہمدردی، غمگساری، محبت اور خبر گیری۔ یہ تمام معانی لفظ رحمت کے اندر پائے جاتے ہیں اور حضور نبی اکرم رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت، رحمت، شفقت، ہمدردی، غمگساری پیار اور ترس کا یہ عالم تھا کہ کسی غمزدہ اور پریشان حال کو دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔

سب انبیاء رحمت لے کر آئے...... ہمارے نبی رحمت بن کر آئے:

حضرات محترم!

- حضرت آدم علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت شیث علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔

Marfat.com

- حضرت الیاس علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت ادریس علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت ہود علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت صالح علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت لوط علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت داؤد علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت ایوب علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت دانیال علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت یحییٰ علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت زکریا علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت یوشع علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت یعقوب علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت یوسف علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت اسحاق علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تو رحمت کا کچھ حصہ لے کر آئے۔

لیکن جب سید الاوّلین والآخرین آئے۔

سید المرسلین آئے۔

سید الکونین آئے۔

سید دو جہاں آئے۔

سید دو عالم آئے۔

سید الاتقیاء آئے۔

سید الانبیاء تو رحمت لے کر نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔

آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمت عالم بن کر

Marfat.com

رحمت ہر ایک کے لیے:

معزز سامعین!

حضور نبی اکرم رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت سب کو ملی:

مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
کافروں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
اپنوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
بیگانوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
فرشتوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
جنوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
پرندوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
چرندوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
درندوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
جانوروں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
درختوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
فصلوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
پہاڑوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
میدانوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
بچوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
جوانوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
مردوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
عورتوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
بوڑھوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
غریبوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
امیروں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
سرداروں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
فقیروں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
مسکینوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
گنہگاروں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
بدکاروں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔

Marfat.com

بیماروں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
جانثاروں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
دوستوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
دشمنوں کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
صدیق اکبر کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
فاروق اعظم کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
عثمان غنی کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
علی المرتضیٰ کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
تمام صحابہ کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔
تمام امت کو نبی کریم ﷺ کی رحمت ملی۔

رحمت کیا ہے؟:

ذی وقار بھائیو!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور نبی اکرم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

- رحمت کا معنی: راحت ہے۔
- رحمت کا معنی: چین ہے۔
- رحمت کا معنی: سکون ہے۔
- رحمت کا معنی: عظمت ہے۔
- رحمت کا معنی: رفعت ہے۔
- رحمت کا معنی: بلندی ہے۔
- رحمت کا معنی: دکھوں میں اچھائی ہے۔
- رحمت کا معنی: دکھوں میں کسی کا علاج ہے۔
- رحمت کا معنی: جہالت میں علم کی روشنی ہے۔
- رحمت کا معنی: جب ساری کائنات میں شرک تھا وہاں توحید کا آجانا رحمت ہے۔
- گناہ کے مقابلے میں نیکی کا پھیلنا رحمت ہے۔
- ساری دنیا میں ظلم پھیل جائے وہاں عدل کا آنا رحمت ہے۔
- ساری کائنات میں برائی ہو وہاں اچھائی کا آنا رحمت ہے۔
- ساری کائنات میں اندھیروں میں ڈوب جائے وہاں روشنی کا آنا رحمت ہے۔
- جہاں مزدوروں کو حقوق نہ ملیں وہاں حقوق کا مل جانا رحمت ہے۔
- محنت کش بھوکا ہو اسے روٹی کا مل جانا رحمت ہے۔

Marfat.com

- ننگے کو کپڑے کا مل جانا رحمت ہے۔
- مریض کو علاج کا مل جانا رحمت ہے۔

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

حضرات محترم!

- بچوں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- جوانوں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- مردوں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- عورتوں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- بوڑھوں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- مزدوروں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- کسانوں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- تاجروں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- افسروں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- ماتحتوں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- ملازموں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- غریبوں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔

محترم سامعین!

- باپ کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- ماں کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- خاوند کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- بیوی کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- بیٹے کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- بیٹی کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- عوام کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- خواص کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- علماء کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- فقہاء کو اپنے حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے۔
- اور ہر ایک کو اپنے اپنے حقوق کا مل جانا یہ نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔

Marfat.com

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کسی کے گر آفت گذر جائے سر پر
پڑے غم کا سایہ نہ اس بے اثر پر
کرو نرمی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرشِ بریں پر

سراپارحمت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّمَا اَنَا رَحْمَۃٌ مُّھْدَاۃ))

ترجمہ: ''میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی طرف بطور ہدیہ بھیجا گیا ہوں اور سراپا رحمت ہوں۔''

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ان اللہ تعالیٰ بعثنی رحمۃ للعالمین وھدی للعالمین))

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔''

حضور نبی اکرم رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رحمت عام ہے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے سارا عالم کفروشرک کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا، جب رحمۃ للعالمین ﷺ تشریف لائے تو پھر آپ ﷺ نے سوئے ہوئے کو جگایا اور حق کی طرف بلایا تو اس وقت سے لے کر آج تک اربوں انسان اور جنات حضور ﷺ کی رحمت اور ہدایت پا چکے ہیں۔ تو میں کیوں نہ کہوں؟ کہ

سلام اس پر جس نے سوتوں کو جگایا
سلام اس پر جس نے روتوں کو ہنسایا
سلام اس پر جس نے اجڑوں کو بسایا
سلام اس پر جس نے بچھڑوں کا ملایا
سلام اس پر جس نے بھوکوں کو کھلایا
سلام اس پر جس نے پیاسوں کو پلایا

Marfat.com

تمام جہانوں کے لیے رحمت:

حضور نبی اکرم ﷺ کو خدا کی ذات نے تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

- انسانوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- جنوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- فرشتوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- حیوانوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- پرندوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- درندوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- آسمانوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- زمینوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- پہاڑوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- درختوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- فصلوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- سمندروں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- دریاؤں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- ہواؤں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- فضاؤں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔

عزیزانِ گرامی!

- مسجدوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- مدرسوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- قصبوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- شہروں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- دیہاتوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- ملکوں میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- مشرق میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- مغرب میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- شمال میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- جنوب میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- عالم ارواح میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔

Marfat.com

- عالم دنیا میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- عالم برزخ میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- عالم حشر میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- عالم جمادات میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- عالم نباتات میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت۔
- اور کائنات کے ہر جہان میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت ہے۔

رحمت عالمین:

حضرات محترم!

اللہ تعالیٰ کی ذات نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ایک بہت بڑے لقب سے نوازا ہے اور وہ لقب یہی ہے:

((وما ارسلنٰك الا رحمة للعالمين))

اتنا بڑا لقب اللہ کی ذات نے آج تک کسی کو بھی نہیں دیا اس کائنات میں از آدم تا عیسیٰ انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے مگر کسی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے آپ کو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کروڑوں، عربوں، کھربوں، انسان اس دنیا میں آئے، کسی کا لقب کیا، کسی کا لقب کیا، کسی کا لقب کیسا، کسی کا لقب کیسا،

- کسی کو گھر والوں کی طرف سے لقب ملا۔
- کسی کو خاندان کی طرف سے لقب ملا۔
- کسی کو دیہات کی طرف سے لقب ملا۔
- کسی کو شہر کی طرف سے لقب ملا۔
- کسی کو صوبے کی طرف سے لقب ملا۔
- کسی کو ملک کی طرف سے لقب ملا

مگر جو ہمارے نبی، ہمارے رسول، ہمارے رہبر، ہمارے مربی، ہمارے آقا، ہمارے مولیٰ، ہمارے سردار، ہمارے پیغمبر کو لقب ملا وہ لقب......

- میں نے نہیں دیا۔
- آپ نے نہیں دیا۔
- گھر والوں نے نہیں دیا۔
- خاندان والوں نے نہیں دیا۔
- کسی کمیٹی نے نہیں دیا۔
- کسی ملک نے نہیں دیا۔
- کسی حکومت نے نہیں دیا۔

Marfat.com

- یہ لقب صدیق رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا۔
- یہ لقب فاروق رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا۔
- یہ لقب عثمان رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا۔
- یہ لقب علی رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا۔
- یہ لقب سعد وسعید رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا۔
- یہ لقب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح نے نہیں دیا۔
- یہ لقب طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا۔
- یہ لقب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا۔
- یہ لقب بدر والوں نے نہیں دیا۔
- یہ لقب احد والوں نے نہیں دیا۔
- یہ لقب خندق والوں نے نہیں دیا۔
- یہ لقب تبوک والوں نے نہیں دیا۔
- یہ لقب بیعت رضوان والوں نے نہیں دیا۔
- یہ لقب مکہ والوں نے نہیں دیا۔
- یہ لقب مدینہ والوں نے نہیں دیا۔
- یہ لقب طائف والوں نے نہیں دیا۔
- یہ لقب عجمیوں نے نہیں دیا۔
- یہ لقب عربیوں نے نہیں دیا۔
- یہ لقب کسی صحابی نے نہیں دیا۔

حضرات محترم!

بلکہ یہ لقب اس کی طرف سے ملا جس نے:

حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ کا لقب دیا۔

حضرت نوح کو نجی اللہ کا لقب دیا۔

حضرت داؤد کو خلیفۃ اللہ کا لقب دیا۔

حضرت یوسف کو صدیق اللہ کا لقب دیا۔

حضرت ابراہیم کو خلیل اللہ کا لقب دیا۔

حضرت اسماعیل کو ذبیح اللہ کا لقب دیا۔

حضرت موسیٰ کو کلیم اللہ کا لقب دیا۔

حضرت عیسیٰ کو روح اللہ کو لقب دیا۔

اسی نے حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کا لقب عطا فرمایا۔

Marfat.com

اور یہ لقب کسی دوسرے کے حصے میں آیا ہی نہیں۔

یہ جو قرآن مبین ہے رحمتہ للعالمین
تیری عظمت کا امین ہے رحمۃ للعالمین

کون رحمۃ اللعالمین:

عزیز ساتھیو!

رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب جمال ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب کمال ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب نبوت ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب رفعت ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب معجزات ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب شفاعت ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب کوثر ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب الحطیم ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب الخیر ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب السجود ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب الرکوع ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب السرایا ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب السلطان ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب السیف ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب الشرع ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب العطایا ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب العلامات ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب الفضلیہ ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب اللواء ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب الحجۃ ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب الآیات والمعجزات ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب الدرجۃ العالیہ ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب مدینہ ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب المقام محمود ہے۔

Marfat.com

رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب المغنم ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب المنبر ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب المنیر ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب النعلین ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب الوسیلہ ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب المعراج ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب صدیق ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب فاروق ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب عثمان ہے۔
رحمۃ للعالمین وہ جو صاحب علی ہے۔

عالمین کا لفظ:

حضرات محترم!

اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((الحمد لله رب العلمین))(سورۃ الفاتحہ)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''

اور خدا کی ذات نے اپنی لاریب کتاب قرآن حکیم فرقانِ حمید کا تعارف کرواتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((هو الا ذكر للعلمين))

ترجمہ: ''قرآن تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنے گھر خانہ کعبہ کا تعارف کرواتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((ان اول بيت وضع للناس للذى ببكة مباركا وهدى للعلمين))

ترجمہ: ''بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ مکہ شہر میں ہے، بابرکت اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت۔''

اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنے محبوب کا تعارف کرواتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((وما ارسلنك الا رحمة للعلمين))

ترجمہ: ''اور اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے، اسی لئے فرمایا:

((الحمد لله رب العلمين))

قرآن مجید تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے، اسی لئے فرمایا:

((ان هو الا ذكر للعالمين))

Marfat.com

بیت اللہ تمام جہانوں کے لئے مرکز ہدایت ہے، اسی لئے فرمایا:

((ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکاً وھدی للعلمین))

اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے، اسی لئے فرمایا:

((وما ارسلنک الا رحمة للعلمین))

حضرات محترم!

جہاں زیادتی ہو وہاں امن رحمت ہے۔
جہاں بے چینی ہو وہاں سکون رحمت ہے۔
جہاں شرک ہو وہاں توحید رحمت ہے۔
جہاں بدعت ہو وہاں سنت رحمت ہے۔
جہاں بدی ہو وہاں نیکی رحمت ہے۔
جہاں گناہ ہو وہاں معافی رحمت ہے۔
جہاں برائی ہو وہاں اچھائی رحمت ہے۔
جہاں ظلم ہو وہاں انصاف رحمت ہے۔

آپ ﷺ آئے تو ہو گئی تنویر
سخت ظلمت کو پیچ و تاب آئے
عقل ڈوبی ابھر گیا الہام
فکر و وجدان میں انقلاب آئے
آفتاب آئے ماہتاب آئے
سب سے آخر میں آنجناب ﷺ آئے

عزیز ساتھیو!

درود شریف میں کہا جاتا ہے:

((اللھم ارحم علیٰ محمد))

ترجمہ: ''اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔''

یعنی حضور علیہ السلام کیلئے نزول رحمت کی دعا مانگی جاتی ہے حالانکہ آپ تو خود سراپا رحمت ہیں۔؟

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((وما ارسلنک الا رحمة للعالمین))

کیونکہ حضور علیہ السلام کا رحمۃ للعالمین ہونا بھی تو اللہ کی ایک رحمت ہے، اس کے علاوہ اللہ کی سرکار ﷺ پر اور بھی کئی رحمتیں ہیں، لہٰذا جب اللہ سے حضور علیہ السلام کیلئے رحمت مانگی جاتی ہے تو دراصل دوسری قسم کی

Marfat.com

رحمتوں کا سوال ہوتا ہے۔

الزرکشی نے الخادم میں کہا ہے کہ علامہ ابن عبدالبر، ابوالقاسم انصاری شارح الارشاد اور قاضی عیاض نے جمہور کا جو مسلک نقل کیا ہے اس کے مطابق تنہا حضور علیہ السلام کے حق میں رحمت کی دعا مانگنا منع ہے۔ ان حضرات پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اعرابی کا یہ قول نقل کیا ہے:

((اللهم ارحمنی وارحم محمدًا ولا ترحم معنا احدًا))

ترجمه: ''الٰہی مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرمانا۔''

حضور علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

((لقد حجرت واسعاً))

ترجمه: ''تو نے وسیع کو تنگ و محدود کر دیا ہے۔''

لیکن حضور علیہ السلام نے اپنے متعلق اس کی دعائے رحمت پر انکار نہیں فرمایا۔

حافظ ابن عبدالبر نے کہا:

''کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ جب نبی کریم علیہ السلام کا ذکر کرے تو یہ کہے: رحمہ اللہ، اللہ حضور پر رحم فرمائے، کیونکہ حضور علیہ السلام نے یہ تو فرمایا ہے: **من صلی علی** یہ نہیں فرمایا: **من ترحم یامن دعالی** کہ جس نے میرے لئے رحم مانگا یا دعا مانگی۔ صلاۃ کا معنی اگرچہ رحمت ہوتا ہے مگر حضور علیہ السلام کی عظمت کے پیش نظر آپ کیلئے خصوصی طور پر یہ لفظ استعمال ہوا ہے (بخلاف دوسروں کے کہ ان کیلئے دعا کا لفظ آتا ہے) پس اس کو چھوڑ کر کسی اور لفظ کی طرف عدول نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے:

((لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً))

ترجمه: ''رسول کو آپس میں ایسے مت پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔''

یہ دعا صلاۃ کی صورت میں تو جائز ہے تنہا جائز نہیں۔ احناف کی کتابوں میں سے ذخیرہ میں محمد بکر کے حوالہ سے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اس میں نقص کا احتمال ہے کیونکہ عام طور پر رحمت کی دعا قابل ملامت کام کرنے والے کیلئے مانگی جاتی ہے۔ رہا اعرابی کا قول اور صحیح میں اس کی حدیث:

((اللهم ارحمنی وارحم محمداً))

ترجمه: ''الٰہی! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما۔''

سو اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ اس میں حضور علیہ السلام کیلئے پہلے کے تابع کر کے دعا مانگی گئی ہے (براہ راست نہیں)۔ رہا ابوداؤد کی حدیث میں حضور علیہ السلام کا یہ فرمان جو دو سجدوں میں آپ فرمایا کرتے تھے:

((اللهم اغفرلی وارحمنی))

ترجمه: ''یا اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔''

ہمارے شیخ نے فرمایا:

Marfat.com

''حافظ ابن عبدالبر پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کیلئے رحمت و مغفرت کی دعا سے منع فرمایا ہے، کیونکہ یہ حدیث تو شریعت کی تشریح اور امت کی تعلیم کیلئے لائی گئی ہے کہ ایسے مقام پر وہ کس طرح دعا مانگا کریں۔ نیز اس میں حضور علیہ السلام کی اپنے رب کے حضور کسر نفسی و عاجزی کا اظہار ہے، رہ گئے ہم، تو ہم صرف اس لفظ صلاۃ سے ہی حضور کیلئے دعا مانگیں گے جس کا ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ اسی میں آپ کی شایانِ شان تعظیم وتکریم اور شوکت کا اظہار ہے اور یہی آپ کی بارگاہِ عظمت پناہ کے لائق ہے۔ ابو بکر بن العربی اور ہمارے اصحاب میں سے الصید لانی نے اس مسئلہ میں حافظ ابن عبدالبر کی موافقت کی ہے، اسے الرافعی نے شرح میں نقل کیا ہے اور نووی نے الاذکار میں اس کی تائید کی۔''

علامہ ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں:

لغت کے اعتبار سے اس لفظ کی اصلیت دو معنی ظاہر کرتی ہے:

1: دعا و تبریک۔

2: عبادت۔

بعض نے کہا ہے کہ ''صلوٰۃ'' کے معنی لغت میں صرف دعا ہیں۔ اور دعا کی دو اقسام ہیں:

1۔ دعائے عبادت۔

2۔ دعائے مسالت۔

محترم سامعین!

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں فوت ہوئے کہ آسمان میں کوئی پرندہ بھی اگر اپنے پر ہلاتا ہے تو ہمیں اس سے کسی چیز کا علم یاد آ جاتا ہے اور حضور علیہ السلام نے ان کو ان کے رب کے حضور پیشی کا حال تک بتا دیا اور مکمل بتایا دیا کہ بات کھول دی اور واضح کر دی۔ بندوں کو فائدہ دینے والا اور ان کو ان کے رب کے قریب کرنے والا جو بھی علم تھا اس کا دروازہ کھول دیا اور جو مشکل تھی اسے وضاحت سے بیان کر دیا۔ یہاں تک کہ گمراہ دلوں کو ہدایت دی اور بیمار دلوں کو اس سے شفاء عطا کی اور ان کے صدقے جاہلوں کی فریاد رسی فرمائی۔ تو پھر ان سے بڑھ کر کون سا انسان نام محمد سے موسوم ہونے کا زیادہ حقدار ہے؟ اللہ ان کو امت کی طرف سے بڑی سے بڑی جزا عطا فرمائے۔ دو قولوں میں سے صحیح تر قول یہ ہے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

((وما ارسلناك الا رحمةً للعلمين))

ترجمہ: ''حبیب! ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

رحمۃ للعالمین اپنے عموم پر ہے۔ اس تقدیر پر اس میں ذو وجہیں ہیں۔

اول: یہ کہ تمام جہانوں کو عمومی طور پر حضور علیہ السلام کی رسالت سے فائدہ ہوا ہے۔

حضور کے غلاموں کو اس طرح کہ انہوں نے آپ کے صدقے دنیا و آخرت کی عزت پائی۔

آپ کے دشمنوں اور لڑنے والوں کو یوں کہ ان کو جلد قتل کروا دیا اور ان کی موت ان کی زندگی سے ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے، کیونکہ زندگی ان کے اخروی عذاب میں شدت کا باعث ہے کہ بدبختی ان کا مقدر ہو چکی

Marfat.com

ہے، پس کفر میں طویل زندگی بسر کرنے سے جلدی مرجانا ان کیلئے زیادہ بہتر ہے۔
رہے آپ سے معاہدہ کرنے والے، تو وہ دنیا میں آپ کے زیرسایہ، آپ کے وعدے اور ذمے داری میں زندہ رہے اور حضور سے لڑنے والوں کی بہ نسبت کم تر جرائم میں ملوث ہوئے۔
رہے منافق، تو محض زبانی اظہار ایمان سے ان کو جان و مال اور عزت وآبرو کا تحفظ مل گیا اور میراث وغیرہ میں ان پر مسلمانوں کے احکام جاری ہوئے اور رہ گئے دور دراز بسنے والی قومیں، تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو بھیج کر عذاب سے اہل زمین کو بچالیا، پس حضور علیہ السلام کی رسالت سے تمام جہانوں کو فائدہ پہنچا۔
دوم: یہ کہ حضور علیہ السلام ہر ایک کیلئے رحمت ہیں، لیکن مسلمانوں نے اس رحمت کو قبول کیا اور دنیا و آخرت میں اس سے نفع مند ہوئے۔
رہے کافر تو ان کے رد کرنے سے ان کے حق میں رحمت ہونے سے یہ خارج تو نہیں ہوگئی، لیکن انہوں نے خود ہی اسے قبول نہ کیا۔ جیسے کہا جائے کہ اس بیماری کی یہ دوا ہے۔ اب اگر مریض اس دوا کو استعمال ہی نہ کرے، تو یہ دوا ہونے سے خارج تو نہیں ہوگی اور جن وجوہات کی بنا پر حضور علیہ السلام کی تعریف کی جاتی ہے، ان میں سے ایک وجہ وہ اخلاق کریمانہ اور عادات پسندیدہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو پیدا فرمایا کہ جس آدمی نے آپ کے اچھے اخلاق اور بہترین عادات کو دیکھا اسے یقین ہوگیا کہ آپ ہی مخلوق میں بہترین اخلاق اور حسین ترین عادات کے مالک ہیں۔ نبی کریم علیہ السلام تمام مخلوق میں سب سے بڑے عالم، سب سے بڑے امانت دار، سب سے بڑے سچی بات کہنے والے، سب سے بڑے برداشت والے، سب سے زیادہ جود و سخا والے، سب سے بڑے بوجھ اٹھانے والے، بڑے معاف کرنے والے اور بڑے بخشنے والے ہیں، سخت ترین جہالت کے مظاہرے پر بھی زیادہ برداشت کا ہی اظہار فرماتے۔ جیسا کہ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت سے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے:
''تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اس طرح تھی: ''محمد میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے ان کا نام (متوکل) رکھا ہے۔ نہ ترش رو، نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور مچانے والے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے، بلکہ معاف فرماتے اور بخش دیتے ہیں اور جب تک میں ان کے ذریعے بگڑے دین کو صحیح حال میں قائم نہ کرلوں، اندھی آنکھوں کو بینا نہ کردوں، بہرے کانوں کو سننے والا اور پردوں میں لپٹے دلوں کو منور نہ کردوں، ان کو موت نہ دوں گا یہاں تک کہ لوگ (لا الہ الا اللہ) کا اقرار کرلیں۔''
اور حضور علیہ السلام سب سے بڑھ کر مخلوق پر رحم و شفقت فرمانے والے ہیں اور دین و دنیا میں مخلوق کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ اللہ کی مخلوق میں فصیح تر اور کثیر معانی کو مختصر ترین مدلل الفاظ سے تعبیر فرمانے والے ہیں۔ مقامات صبر میں سب سے بڑھ کر ڈٹ جانے والے، میدان جنگ میں سب سے بڑھ کر سچ بولنے اور سب سے بڑھ کر عہد و ذمہ پورا کرنے والے ہیں۔ نیکی کا بدلہ سب سے بڑھ چڑھ کر دینے والے، بہت انکساری کرنے والے، اپنی ذات پر، دوسروں کو سب سے بڑھ کر ترجیح دینے والے، ساری مخلوق سے بڑھ کر اپنے ساتھیوں کی حمایت کرنے والے اور بچانے والے، جس چیز کا حکم ملا اس پر سب مخلوق سے بڑھ کر قائم رہنے والے اور جس چیز سے منع کیا گیا اسے سب سے زیادہ چھوڑنے والے اور مخلوق میں سب

Marfat.com

سے زیادہ رحم کے رشتوں کو جوڑنے والے ہیں۔

صفت رحمت:

حضرات محترم!

فخر الانبیاء ختم الرسل رحمت عالم ﷺ کی صفتِ رحمت ایک ایسی صفت ہے کہ جس کی مثال دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔

یہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت ہی تو تھی کہ ظالم عادل بن گئے۔

ڈاکو اور لٹیرے محافظ اور نگہبان بن گئے۔

ظالم اور ستمگر عادل و ہمدرد انسان بن گئے۔

فاسق و فاجر زاہد و نیک بن گئے۔

گنہگار نیکوکار بن گئے۔

جاہل علم و حکمت کے چراغ بن گئے۔

مشرک توحید پرست بن گئے۔

بے وفا وفادار بن گئے۔

دشمن دوست بن گئے۔

جہنمی جنت کے وارث بن گئے۔

عزیزان گرامی!

ابوبکر تھا صدیق بن گیا۔

عمر تھا فاروق اعظم بن گیا۔

عثمان تھا ذوالنورین بن گیا۔

علی تھا حیدر کرار بن گیا۔

ابن مسعود تھا فقیہ الامت بن گیا۔

ابن عباس تھا مفسر قرآن بن گیا۔

معاویہ تھا کاتب وحی بن گیا۔

حمزہ تھا اسد اللہ بن گیا۔

خالد تھا سیف اللہ بن گیا۔

ابوعبیدہ تھا امین الامۃ بن گیا۔

بلال تھا مسجد نبوی کا موذن بن گیا۔

ابوہریرہ تھا حافظ الحدیث بن گیا۔

ابوحنیفہ تھا امام اعظم بن گیا۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش صحابہ تھے، جنت کے وارث بن گئے۔

Marfat.com

حضرات محترم!

تو پھر مجھے کہنے دو:

- حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت نبیکریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی فقاہت نبیکریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شیری نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی کتابت نبیکریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا لقب نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی امینی نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت امام شافعی کا تقویٰ نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حق گوئی نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی استقامت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی جہد مسلسل نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کی علم وحکمت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- مولانا ظفرالدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کی غیرت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت مولانا امجد علی کی تصانیف نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت مولانا اکرم رضوی علیہ الرحمۃ کا شوق شہادت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت مولانا فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت مفتی شفیع اکاڑوی کی خطابت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت مولانا سردار احمد علیہ الرحمۃ کی للکار نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت مولانا ہاشمی میاں کی استقامت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔

Marfat.com

- حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی کا علم وتقویٰ نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔
- حضرت مولانا الیاس قادری عطاری کی دعوت وتبلیغ نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔

الغرض علمائے اہلسنت وجماعت کی دینی خدمت نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔

امت کے لئے رحمت:

ذی وقار دوستو!

حضور نبی اکرم رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنی امت کے لئے رحمت ہی رحمت ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت سے امت نے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے دعا فرمائی کہ اے اللہ! میرے بعد میری امت پر کوئی ایسا عذاب نہ آئے جس کی وجہ سے ان کی شکلوں کو تبدیل کردیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا ہے اور آج جو ہم اپنی شکلوں پر زندہ ہیں یہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی دعاؤں کا صدقہ ہے، ورنہ اگر پہلی امتوں جیسی ہماری پکڑ ہوتی تو ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوتا جو اپنی اصل شکل صورت پر باقی رہتا، یہ صرف اور صرف رحمۃ للعالمین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات ہم پر ماں سے زیادہ محبت کرنے والی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ باپ سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں اور بہن بھائی سے بھی زیادہ محبت کرنے والے ہیں ور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی، بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس محبت والے رحمت والے نبی کے متعلق ارشاد فرماتی ہے:

((لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رء وف رحیم))

ترجمہ: ''تمہارے پاس ایسے نبی تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں۔ گراں گزرتا ہے اس پر جو تم کو تکلیف پہنچے۔ حریص ہیں تمہاری بھلائی پر ایمان والوں پر نہایت شفیق مہربان ہیں۔''

حضرات محترم!

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم رحمۃ للعالمین نے قرآن کی اس آیت کی تلاوت فرمائی:

((رب انهن اضللن کثیراً من الناس فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفور رحیم))

ترجمہ: ''اے اللہ (ان معبودان باطلہ) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے، پس جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو آپ اس کو بخشنے والے ہیں، رحم کرنے والے ہیں۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے کسی قسم کی سفارش کرنے کی بجائے معاملہ اللہ تبارک وتعالیٰ پر چھوڑ دیا اور یہ آیت بھی تلاوت کی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے:

((ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفرلهم فانک انت العزیز الحکیم))

Marfat.com

ترجمہ: ''اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی امت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد فرما دیا تو جب سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی تو پھر اپنے رحمت والے ہاتھ بلند کر دیئے اور عرض کیا: اے اللہ! میری امت! میری امت!

حدیث کے الفاظ ہیں:

((فرفع یدیه وقال اللهم امتی امتی وبکی))

ترجمہ: ''پس آپ نے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا: اے اللہ! میری امت میری امت اور آپ ﷺ رو پڑے۔''

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((جبریل اذهب الی محمد وربك اعلم فاسئله))

ترجمہ: ''اے جبریل! جاؤ محمد ﷺ کے پاس حالانکہ تیرا رب زیادہ جانتا ہے، ان سے پوچھو کہ آپ کیوں رو رہے ہیں۔؟''

جبریل آئے، آکر پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے جواب دیا کہ میں اپنی امت کے بارے میں رو رہا ہوں۔ جبریل نے جا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گزارشات پیش کیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے جبریل کو فرمایا:

((اذهب الی محمد فقل انا سنرضیك ولا نسؤك))

ترجمہ: ''جاؤ! محمد ﷺ کی طرف اور ان سے جا کر کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور ہم آپ کو نہیں بھولیں گے۔'' (صحیح مسلم)

گرامی قدر سامعین!

یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اپنی امت پر رحمت ہے ہی رحمت ہے اور شفقت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ محبت اور پیارے ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کی بخشش اور مغفرت کے لئے رب العالمین سے رو رو کر دعائیں مانگیں۔

یہ رحمت نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ محبت نہیں تو اور کیا ہے۔؟

یہ شفقت نہیں تو اور کیا ہے۔؟

یہ پیار نہیں تو کیا ہے؟

یہ ساری کی ساری حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت ہے۔

پیارے نبی ﷺ امت کی خاطر اپنا محبوب ترین عمل ترک فرما دیتے، خطبہ و نماز مختصر کر دیتے اور مقروض صحابہ کا قرض ادا فرما دیا کرتے تھے۔ اگر میں اسی موضوع پر رہا تو یہ خود ایک طویل وعریض اور بے کنارہ باب ہے، پھر باقی پہلو بیان نہیں ہو سکیں گے۔

شاعر کہتا ہے:

Marfat.com

خدا نے رحمۃ للعالمین خود ان کو فرمایا
قسم اللہ کی وہ رحمت ہی رحمت لے کر آئے ہیں

کافروں پر رحمت:

ذی وقار بھائیو!

حضور نبی اکرم ﷺ رحمۃ للعالمین کی رحمت کا حصہ کافروں، اور دشمنوں کو بھی ملا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا رحم دل بنایا کہ آپ ﷺ مومنوں کے علاوہ کافروں، مشرکوں اور منافقوں کے ساتھ بھی رحمت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

((قال رسول اللہ ﷺ نبی الرحمۃ ونبی التوبۃ))

''رسول اللہ ﷺ توبہ اور رحمت والے نبی تھے۔''

آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمت عالم بن کر

حضرات محترم!

حضور نبی اکرم ﷺ کفار کے لئے بھی رحمت ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کی تکذیب کی تو ان پر عذاب نازل نہیں ہوا۔ جیسے پہلے انبیاء کی تکذیب پر کفار پر عذاب نازل ہوا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عالمین کے لئے رحمت اور متقین کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا:

''یارسول اللہ! کیا آپ مشرکین پر بددعا نہیں کریں گے۔''

اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں زحمت بنا کر نہیں۔''

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''**وما ارسلنك الا رحمة للعالمين** کی تفسیر یہ ہے کہ جو شخص ایمان لے آیا آپ ﷺ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں رحمت ہیں اور جو شخص ایمان نہیں لایا اس کے لئے صرف دنیا میں آپ ﷺ کی ذات رحمت ہے کہ اسے دنیا میں ایسا عذاب نہیں ملا کہ جس سے ان کی شکلیں تبدیل ہوگئی ہوں یا زمین میں دھنسا دیئے گئے ہوں یا آسمان سے پتھر برسے ہوں۔'' (خصائص الکبریٰ)

بلکہ کفار کعبۃ اللہ کے در و دیوار کو پکڑ پکڑ کر کہتے:

''اے اللہ! اگر یہ نبی سچا ہے تو ہم پر عذاب نازل فرما۔''

اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا:

Marfat.com

((وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم))

ترجمہ: ''اور اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا کیونکہ آپ ان میں موجود ہیں۔'' (القرآن الکریم)

بچوں پر رحمت:

محترم سامعین!

حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت بچوں کو بھی ملی۔ آپ ﷺ بچوں کو سلام میں پہل کرتے، انہیں کھانے میں شامل کر لیتے، سوار ہوتے تو انہیں بھی سواری پر سوار کر لیتے۔ بچوں کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لیس منا من لم یرحم صغیر نا))

ترجمہ: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔''

یہ بچوں پر حضور نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اقرع بن حابس نامی ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، اس وقت آپ حضرت حسن سے پیار کر رہے تھے تو انہوں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے کبھی اتنا پیار کسی کو بھی نہیں کیا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((من لا یرحم لا یرحم))

ترجمہ: ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

بوڑھوں پر رحمت:

محترم سامعین!

حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت کا حصہ بوڑھوں کو بھی ملا، حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی ایسے شخص کی عزت کی جس کے بال اسلام میں سفید ہو گئے ہوں تو یہ ایسے ہے جیسے اس نے اللہ تعالیٰ کی عزت کی۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔

یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت کا حصہ ہے جو ہمارے بڑوں کو دیا گیا ہے۔

مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آئے
سحاب رحم بن کر رحمۃ للعالمین آئے

مزدوروں پر رحمت:

میرے نبی ﷺ کی رحمت مزدوروں پر بھی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ہاتھ ملایا تو آپ کو محسوس ہوا کہ ہاتھ بہت سخت ہیں۔ سختی کی وجہ پوچھی تو اس صحابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں پہاڑوں پر پتھر توڑتا ہوں اس محنت کی وجہ سے اپنی زندگی گزارتا ہوں تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا:

((الکاسب حبیب اللہ))

Marfat.com

ترجمہ: ''ہاتھ سے کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔''

یہ حضور نبی کریم ﷺ کی مزدوروں پر رحمت ہے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے
مرادیں غریبوں کی برلانے والے

عورتوں پر رحمت:

محترم سامعین!

اہل ایتھنز جو بلحاظ تہذیب وتمدن قدیم قوموں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ عورت کو پیش پا افتادہ سامان خیال کرتے تھے' بازاروں میں اس کی خرید وفروخت کی جاتی تھی' اس کو شیطان سے بدتر سمجھا جاتا تھا اور اس کو سوائے گھر کی تنظیم اور بچوں کی تربیت کے باقی تمام انسانی حقوق سے محروم کردیا گیا تھا۔ انہوں نے مردوں کے لیے کئی عورتوں سے شادی کرنے کو جائز قرار دے رکھا تھا۔ اسپارٹا میں یہ حال تھا کہ یہاں قانوناً ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنا ممنوع قرار دیا گیا تھا' باوجود اس کے ہر شخص متعدد بیویاں رکھے ہوئے تھا' نہ صرف یہی بلکہ یہاں کا قانون یہ تھا کہ عورت ایک سے زیادہ مردوں سے شادی کرسکتی ہے' بڑی بڑی عورتیں اس رذیل عادت کا شکار ہوگئی تھیں۔

سلطنت رومانیہ میں متعدد زوجات کا رواج قانونی طور پر نہ شروع میں تھا اور نہ آخر میں لیکن باوجود اس کے وہاں کے اکثر شوہروں میں یہ رسم بکثرت عام تھی۔ یہاں کے حکمران فالنٹین دوم نے ایک حکم نافذ کیا جس میں تمام رعایا کے لیے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ تاریخ سے یہ بات کہیں ثابت نہیں ہوتی کہ پادریوں اور رؤسائے کنیسہ نے اس بری رسم کے خلاف آواز بلند کی ہو۔ وہ اس کا انکار کیا کرتے خود انہوں نے اسی کے نقش قدم پر چلنا شروع کیا۔ اس طرح سے متعدد زوجات کا رواج پھیل گیا تھا' یہاں تک کہ جوسٹینان نے اس کے خلاف قوانین وضع کئے جس میں متعدد بیویاں کرنے کو ممنوع قرار دیا مگر لوگ اس مذموم رسم کے اس قدر عادی ہوچکے تھے کہ ان سے اس قانون پر عمل نہ ہوسکا اور صرف طالب علموں کا ایک قلیل گروہ اس کا پابند تھا۔ جب ہمجیہ قبائل نے مغربی ممالک پر تسلط پایا' تو متعدد زوجات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی' مگر اس میں ان کو کامیابی نصیب نہ ہوئی، کیوں کہ بڑے بڑے رؤسا اور پیشوا اس کے عادی ہوچکے تھے۔ قوم کے رہنماؤں نے پادریوں کی خاموشی اور چشم پوشی سے اس کو جائز قرار دینے میں تسامح برتا۔ یہ وہ حالات تھے جو اس رسم کو باقی رکھنے میں ممد ومعاون ثابت ہوئے۔

بعض یہودی قبائل لڑکیوں کو خادم کے ہم پلہ شمار کرتے تھے' باپ کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اس کو فروخت کردے اور لڑکوں کے ہوتے ہوئے وہ کسی چیز کی وارث نہیں ہوسکتی تھی۔ جاہلیت میں بعض عربوں کے پاس جن پر اپنی ہمسایہ سلطنتوں کی عادت کے اثرات چھائے ہوئے تھے' عورت اس قدر گئی گزری تھی کہ وہ اس کو اپنے باپ یا اپنی بیوی کی میراث کا ایک جز وسمجھتے تھے۔ یہ قبیح عادت ترقی کرتے ہوئے یمن کے قبائل تک' جن میں یہودی اور عیسائی بھی شامل تھے' سرایت کرگئی۔

ذی وقار بھائیو!

غرضیکہ تمام انسانی سوسائٹی میں عورت کا درجہ نہایت انحطاط پذیر تھا۔ متعصب پیشوایانِ دین نے اس کو حد درجہ

Marfat.com

حقیر سمجھا اور اس کو شر و فساد کا سبب ٹھہرایا مگر انہوں نے اس امر کو فراموش کر دیا کہ جس شر و فساد کو یہ عورت کی طرف منسوب کر رہے ہیں، یہ تمام اس وجہ سے پیدا ہو رہا ہے کہ سوسائٹی کی حالت گری ہوئی تھی۔ اس زمانے میں ہر طرف یہی شور بپا تھا اور تجربات و مشاہدات سے ثابت ہو چکا تھا کہ تمام خرابیوں کی جڑ اور فساد کا سرچشمہ وہ بدنظمی اور خرابی ہے جو قدیم حکومتوں اور شرائع میں رونما ہو گئی تھی۔ عورت کی قدر و وقعت بالکل گھٹ چکی تھی، اس کے ساتھ حیوانوں کا سا سلوک اور برتاؤ روا رکھا جاتا تھا، وہ بیکس و مجبور کی طرح ظالموں کی استبدادی قوتوں میں گھری ہوئی تھی، غرضیکہ ہر حیثیت سے عورت کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی۔

نبی رحمت ﷺ نے اس کو استبدادیت اور مظلومیت کے پنجہ سے نجات دلائی اور اس کے درجہ کو نہایت بلند کر دیا۔ چنانچہ قرآن عزیز نے ببانگ دہل اعلان کیا:

"ولهن مثل الذين عليهن بالمعروف وللرجال عليهن درجة" (سورۂ بقرہ)

ترجمہ: "اور عورتوں کے لیے بھی وہی حقوق ہیں جیسا کہ دستور کے موافق مردوں کے حق ان پر ہیں اور مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فوقیت ہے۔"

آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عورت کا نہایت ہی احترام کیا اور اس کو اس کے درجہ تک پہنچایا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو از روئے تعظیم و احترام خواتین اہل جنت کی "پیش رو" سے موسوم کیا اور ثابت ہو گیا کہ حضرت عائشہ تقویٰ و دیانت داری، علم و فضل، صلاح و مشورہ اور پاک بازی میں عورتوں کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ آپ کے بعد بہت ساری خواتین نے ان سے فیض حاصل کیا اور ان ہی کے نقش قدم پر چل کر علم و فضل کے بلند مقام پر گامزن ہوئیں۔

عزیزان گرامی!

دشمنانِ اسلام بے جا طور پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے عورت کے حقوق چھین لیے اور اس کو وہ درجہ نہیں دیا جو اس کے لائق تھا، نیز پردہ، طلاق اور دیگر چیزوں کو ایک مشکل امر اور انسانی سوسائٹی کے لیے خطرناک سمجھا ہے۔ اگر یہ لوگ بنظر انصاف کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور سلف صالحین کی سیرت و آثار کو دیکھیں تو لامحالہ ان کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام نے عورت کے ساتھ کتنا انصاف کیا اور اس کو مقام انسانیت کے کس رفیع درجہ پر پہنچا دیا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ عورت زہریلا سانپ اور بدتر شیطان سمجھی جاتی تھی۔ چین میں اس کو قید خانہ میں رکھا جاتا تھا۔ فارس میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھی۔ مصر میں اس کو حقیر جان کر انسانیت کے حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا۔ یورپ میں غلاموں اور خادموں کی ہم پایہ تھی اور ممالک عربیہ میں متاع میراث سمجھ کر تقسیم کر دی جاتی تھی۔ اب اگر اسلام نے اس کو مقام بلند تک پہنچا کر انسانی حقوق عطا کئے اور اس کا احترام کر کے اس کو علم و فضل کے زیور سے آراستہ کیا ہے تو انصاف کیا جائے کہ اسلام نے عورتوں کے ساتھ انصاف کیا ہے یا ان قوموں نے جو اس کو استبدادیت کے شکنجہ میں جکڑے ہوئی تھیں۔

اس سے بڑھ کر عورتوں کے ساتھ ناانصافی اور انسانیت سوز برتاؤ اور کیا ہو سکتا ہے کہ 1886 کو فرانس کے بعض ممالک میں اہل فرانس نے ایک عام جلسہ منعقد کیا جس میں خاص طور پر اس مسئلہ پر بحث و تمحیص ہوتی رہی کہ عورت کو انسان شمار کیا جائے یا کچھ اور؟ آخر کار بحث اس امر پر ختم ہوئی کہ جلسہ نے یہ اقرار کر لیا کہ عورت انسان ہے

Marfat.com

لیکن محض مرد کی خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں اس زمانہ میں مبعوث ہوئے جب کہ بعض قبائل میں لڑکیوں کو زندہ درگور کردینے کی عادت تھی۔ کوئی ملک بھی اس امر سے واقف نہ تھا کہ نظام جماعت میں عورت کا کیا درجہ ہے۔ عورت بیٹی ہونے کی حیثیت سے کیا حق رکھتی ہے۔؟ بیوی بننے کے وقت اس پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔؟ ماں کہلانے کے بعد اس کے کیا حقوق ہیں؟ یہ اور اس قسم کے جتنے امور ہیں ان پر شریعت اسلامیہ میں تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس نے عورتوں کے وہ حقوق مقرر کردیئے جن سے انیسویں صدی عیسوی سے پیشتر بعض مغربی ممالک بالکل ناآشنا تھے۔

عورت کے چار روپ ہیں:

1۔ بطور بیٹی۔ 2۔ بطور بہن۔

3۔ بطور ماں۔ 4۔ بطور بیوی۔

عورت بحیثیت بیٹی:

میرے پیارے پیارے دینی بھائیو!

عرب جاہلیت میں یہ عادت تھی کہ وہ لڑکیوں کو زندہ درگور کردیا کرتے تھے' کیونکہ وہ اپنے گھر میں داماد کو دیکھنا نہایت معیوب سمجھتے اور اس کو اپنی خودداری اور غیرت کے منافی تصور کرتے تھے' جس کی توضیح قرآن پاک میں اس طرح کی گئی ہے:

"واذابشر احدھم بالانثی ظل وجھه مسودا وھو کظیم یتواری من القوم من سوء مابشربه ا یمسکه علی ھون ام یدسه فی التراب الاسآء مایحکمون"(سورۂ نحل)

ترجمہ: ''اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری ملے تو سارے دن اس کا منہ سیاہ رہے اور جی گھٹا رہے' خوشخبری کی برائی کے مارے لوگوں سے چھپتا پھرے۔ ذلت قبول کرکے اس کو رہنے دے یا اس کو مٹی میں داب دے۔ سنو! وہ کس قدر برا فیصلہ کرتے ہیں۔''

اسلام نے اس عادت قبیحہ اور انسانیت سوز حرکت کو ممنوع ٹھہرایا اور اس کے ذریعہ سے عورت کو زندگی کا حق عطا کیا۔ ادھر اس فعل قبیح پر سخت نفرت کا اظہار کرتے ہوئے قیامت کے دن بدترین سزا کے دیئے جانے کی وعید سنائی:

"واذا الموودۃ سئلت بای ذنب قتلت"(سورۂ تکویر)

ترجمہ: ''اور جب کہ جیتی گاڑی گئی بیٹی کو پوچھیں کہ وہ کس گناہ میں ماری گئی۔؟''

اس کے بعد کوئی تعجب کا مقام نہیں کہ اگر تاریخ کے صفحات عورتوں کے نمایاں کارناموں سے بھرے پڑے ہیں۔ اس لئے کہ یہ اسلام ہی کا فیض تھا جس نے عورت کو وہ مرتبہ عطا کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس جماعت کے ساتھ شریک ہوکر دین اسلام کی نشرواشاعت' اعلاء کلمۃ الحق میں جدوجہد صرف کرنے اور میدان جہاد میں وقت ضرورت مردوں کے دوش بدوش حصہ لینے کے قابل بن گئی۔

عرب میں عورتوں اور بچوں کو وارث نہیں بنایا جاتا تھا۔ صرف وہی لوگ ورثہ کے قابل سمجھے جاتے تھے جو جنگ

Marfat.com

میں حصہ لے کر دشمنوں کا مقابلہ کرتے۔ اسلام نے جس طرح مردوں کے ورثہ کے مسائل سمجھائے اسی طرح عورتوں کو بھی میراث کے حقوق عطا کئے جو اس وقت کے عربوں کے لئے بہت ہی دشوار تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت فرائض میراث کی آیات نازل ہوئیں جن میں اللہ تعالیٰ نے بیٹی، بیوی، بیٹوں اور والدین کے حصے بیان فرمائے تھے، لوگوں نے اس کو ناپسند خیال کیا اور کہا کہ بیوی کے لیے چوتھائی اور آٹھواں حصہ اور بیٹی کے لیے نصف حصہ مقرر ہے اور چھوٹے بچے کو بھی میراث کا حصہ دیا جائے گا، حالانکہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو دشمنوں کے ساتھ مقابلہ کرے اور جنگ میں حصہ لے اور نہ ان کے لیے مال غنیمت جائز ہو سکتا ہے۔

اسی بناء پر اسلامی شریعت نے لڑکی کے لیے شادی سے قبل اس قدر حصہ مقرر کیا جو اس کی زندگی کے لیے کافی ہو سکے تا کہ وہ اپنے بھائیوں یا رشتہ داروں پر بوجھ نہ بن جائے۔ یہ حصہ میراث وہ ہے جس میں کسی بحث وجدل کی گنجائش نہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم نے فرمایا:

"یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنین فلھن ثلثا ماترك وان کانت واحدة فلھا النصف" (سورۂ نساء)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری اولاد کے حق میں حکم کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے، پھر اگر دو سے زیادہ عورتیں ہوں تو ان کے لیے اس مال سے جو چھوڑ مرا، دو تہائی ہے اور اگر ایک ہی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے۔"

لڑکی کے لیے بہ نسبت لڑکے کے نصف حصہ مقرر کرنے میں یہ راز مضمر ہے کہ لڑکا تو شادی کرتا ہے اور اپنی میراث کے حصہ میں سے مہر ادا کرتا اور اپنی بیوی کا نان ونفقہ دیا کرتا ہے، اس کے علاوہ گھر کے ساز وسامان وغیرہ کی افزائش اور آرائش جواز دواجی زندگی کے لوازمات میں سے ہے عورت پر ان میں سے کوئی چیز واجب نہیں بلکہ مرد پر یہ سب ضروری اشیاء کی فراہمی واجب ہے۔ جیسا کہ اپنی بیوی کا خرچ ضروری ہے۔

لڑکی کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر سے مہر اور نان ونفقہ حاصل کرے اور اسی کو اپنی میراث کا حصہ سمجھے۔

یہاں سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ لڑکے کے مال ومتاع میں مختلف طور پر نقص وکمی واقع ہو سکتی ہے اور لڑکی کا مال اس کے لیے محفوظ ہے۔ مرد اپنے گھر بار کی زندگی کو چلانے کا ذمہ دار ہے۔ کسب معاش کے لیے ہر قسم کی جدوجہد اور محنت ومشقت برداشت کرنا مرد کا کام ہے۔ اگر وہ اس طرح نہ کرے تو زندگی کی مشکلات میں ثابت قدم رہنے کی اس کے اندر طاقت نہ رہے۔ اس لحاظ سے لڑکے کو لڑکی پر میراث میں جو ترجیح وفضیلت شریعت نے دی ہے، وہ معاشی واقتصادی مصلحتوں کی بناء پر ہے اور ان ذمہ داریوں کی وجہ سے ہے جو مرد پر عائد ہوتی ہیں۔ اس میں سراسر انصاف طبعی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اب یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ یہ عورت کے بارے میں ظلم ہے یا اس کے کسی حق کو تلف کیا گیا ہے۔

لڑکا جب تک سن شعور کو نہ پہنچے اور کسب معاش کے قابل نہ ہو جائے اس وقت تک اس کے اخراجات باپ پر لازمی ہیں۔ لڑکی کا نان ونفقہ اس کے باپ پر اسی وقت تک ہے جب تک کہ وہ رشتۂ ازدواج میں منسلک نہ کر دی جائے، اس کے بعد اس کی زندگی کے تمام اخراجات اس کے شوہر پر عائد ہو جاتے ہیں۔ جب کبھی کسی مجبوری کی صورت میں اس پر طلاق واقع ہو جائے اور وہ اپنے باپ کے گھر لوٹ آئے تو پھر اس پر اپنے باپ کی جانب سے نفقہ

Marfat.com

لازمی ہو جاتا ہے۔

باپ اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ لڑکے کی طرح سے کمائے' ہاں اگر وہ اتفاق سے اپنی ذات سے کوئی جائز پیشہ اختیار کرلے اوراس سے اس قدر روزی حاصل کرے جو اس کی زندگی کی ضروریات کو کافی ہو سکتی ہے تو اس کے باپ پر سے اس کا نفقہ کی ذمہ داری اٹھ جاتی ہے لیکن اگر اس کی کمائی اس کی حاجتوں کی تکمیل نہ کرے تو پھر وہی نفقہ واجب ہو جاتا ہے۔

شریعت کا قانون یہ ہے کہ جب لڑکی سن شعور تک پہنچ جائے تو نکاح کی صحت کے لیے اس کی رضا مندی شرط ہے۔ کسی انسان کے لیے ہرگز یہ جائز نہیں کہ شادی بغیر عورت کی مرضی اور رضا مندی کے کر سکے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ساتویں صدی عیسوی میں مسلمان لڑکیاں اپنے حق رضا مندی سے محروم ہوگئیں اور سولہویں صدی کے اواخر میں مغربی لڑکیوں کو یہ حق حاصل ہو گیا کہ وہ نکاح اپنی مرضی کے مطابق کریں۔

عورت بحیثیت بیوی:

معزز اسلامی بھائیو!

جاہلیت میں لوگ بری طرح ناپسندیدہ طور پر عورتوں کے وارث بنتے تھے۔ مرد کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ چاہے تو بلا مہر کے عورت سے نکاح کرے یا شادی کر کے مہر پورا کر دے یا عورت پر شادی کو حرام کر دے تا کہ اس کے مرنے کے بعد خود اس کا وارث ہو جائے' شریعت اسلامیہ نے اس ظالمانہ طریقہ کو باطل قرار دیا:

"یاایھاالذین آمنوا لایحل لکم ان ترثوا النساء کرھا"(سورۃ نساء)

ترجمہ: "ایمان والو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کو زبردستی میراث میں لے لو۔"

عرب عورتوں کے وارث بننے میں مختلف طریقے اختیار کرتے تھے۔ ایک وارث مورث کی عورت کو اس وقت تک شادی کرنے سے باز رکھتا تھا جب تک کہ اس سے وہ میراث حاصل نہ کر لیتا' جو عورت کو مل چکی ہے۔ مرد اپنی لڑکی کو اس وقت تک محروم رکھتا جب تک کہ لڑکی کے سارے مال کا وہ مالک نہ ہو جاتا۔ ایک مرد اپنی مطلقہ عورت کو یونہی چھوڑے رکھتا تاوقتیکہ اس سے اپنی مراد حاصل نہ کر لیتا۔ ایک شوہر جو اپنی بیوی سے نفرت کرتا اور اس کے فراق کو اچھا سمجھتا تھا' بیوی کو معلق چھوڑے رہتا تھا' اس سے برا سلوک کرتا رہتا تھا تاوقتیکہ وہ عورت مجبور ہو کر اپنا مہر نہ چھوڑ دے۔ اسلام نے ان تمام باطل طریقوں اور ظالمانہ سلوک سے باز رکھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ولاتعضلوھن لتذھبوا ببعض ما آتیتموھن"

ترجمہ: "اور تم اس واسطے روکے نہ رکھو کہ ان سے کچھ اپنا دیا ہوا مہر لے لو۔" (سورۂ نساء)

عورتوں کے ساتھ معاشرتی امور میں نہایت برے طور پر پیش آتے تھے' بود و باش' اختلاط اور نان نفقہ میں عدل وانصاف سے کام نہیں لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عدل قائم رکھنے کا حکم فرمایا:

"وعاشروھن بالمعروف"

ترجمہ: "عورتوں کے ساتھ خوبی سے رہو۔" (سورۂ نساء)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے:

Marfat.com

"فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدة"

ترجمہ: ''اگرتمہیں یہ خوف ہوکرتم عدل نہ کرسکو گے توایک ہی بیوی پر اکتفا کرو۔''(سورۂ نساء)

جاہلیت میں یہ رسم جاری تھی کہ جب کوئی شخص کسی دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا تھا' جس پر وہ فدا تھا تو اپنی بیوی پر فحش کاری کا الزام لگا دیتا تاکہ وہ اپنا مال ومتاع اس کو دے ڈالے۔صرف یہی نہیں بلکہ وہ شخص اس کی آبروریزی کرنے کے ساتھ اس سے برے طور پر پیش آتا اور اس کا مال واسباب لوٹ کر اپنی محبوبہ پر خرچ کرتا۔اسلام نے اس قسم کی شرمناک حرکتوں !اور بدتمیزیوں سے منع کیا:

"وان اردتم استبدال زوج مكان زوج واتيتم احداهن قنطارا فلاتاخذوامنه شيئا"

ترجمہ: ''اگرتم ایک عورت کی جگہ دوسری عورت کو بدلنا چاہو اور ایک کو بہت سا مال دے چکے ہوتو اس میں سے کچھ بھی مت لو۔''(سورۂ نساء)

پھراس انسانیت سوز حرکت پر تہدید کی:

''أتأخذونه بهتاناً واثماًمبيناً''

ترجمہ: ''کیاتم اس کوناحق اورصریح گناہ سے لیناچاہتے ہو؟''(سورۂ نساء)

عورتوں کو مال واسباب میں شمار کیا جاتا تھا' ان میں حسب دل وخواہش تصرف برتا جاتا اور ان کے ساتھ نہایت بے دردی سے کام لیا جاتا تھا۔شوہراپنی بیوی کوکسی معاوضہ یا بلا معاوضہ دوسرے کے حوالے کردیتا تھا،خواہ اس میں عورت کی رضامندی ہو یا نہ ہو۔

اسلام نے عورت کو ان تمام مصیبتوں سے نجات دلائی' اس کو دنیا کی نظروں میں عزت واحترام سے دیکھے جانے کے قابل بنادیا۔اس کو اس کے لائق حقوق دے کر عام رعایا میں اس کو شمار کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته الامام راع ومسئول عن رعيته' والمراة راعية في بيت زوجها ومسئولة عن رعيتها' والرجل راع في اهله ومسئول عن رعيته والخادم راع في مال سيده ومسئول عن رعيته كلكم راع ومسئول عن رعيته"

ترجمہ: ''تم سب محافظ اور اپنی رعایا کے جواب دہ ہو۔امام حاکم ہے اور اپنی رعایا کا جواب دہ ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران کار ہے اور اپنی رعایا کی جواب دہ۔مرداپنے خاندان کا محافظ اور اپنی رعایا کا جواب دہ ہے۔نوکراپنے آقا کے مال کا رکھوالا ہے اور اپنی رعایا کا جواب دہ ہے۔تم سب محافظ ہو اور اپنی رعایا کے جواب دہ ہو۔''

حضرات محترم!

معترضین اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی نکال کر اس حدیث میں فکرونظر سے کام لیں کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اس کی فضیلت اور برتری کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی گھریلو زندگی میں مرتبۂ حکومت عطا کیا ہے تو پھر انہیں یہ کہنے میں تأمل کیوں نہیں ہوتا کہ اسلام نے عورتوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

Marfat.com

شریعت اسلامیہ کی حسن وخوبی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ اس نے انصاف کے نقطہ نگاہ سے مرد وعورت کی طبعی قوتوں اور خصوصیتوں میں دیکھا کہ عورت میں نزاکت ولطافت کا پہلو حد درجہ نمایاں ہے اور مرد قوت وطاقت اور محنت ومشقت میں اپنے فطری قویٰ کے اعتبار سے ممتاز ہے تو اس پر یہ فیصلہ صادر کیا کہ وہ اہم ذمہ داریاں اور بڑے بڑے حقوق کی نگہداشت مثلاً عورت کی ضروریات زندگی کی فراہمی' کسب معاش اور گھر کے اخراجات وغیرہ ان تمام فرائض کی تکمیل میں سرگرم رہا کرے۔ بخلاف اس کے عورت پر اس قدر ذمہ داریاں عائد نہیں کی گئیں۔ اس کے ذمہ جو کچھ حقوق وفرائض مثلاً بچوں کی پرورش' گھریلو نظام کی دیکھ بھال وغیرہ سپرد کیے گئے ہیں بہ نسبت مردانہ ذمہ داریوں کے سہل اور آسان ہیں۔ نیز مرد کا فریضہ یہ ہے کہ وہ عورت کی حفاظت کرے' آفتوں اور مصیبتوں سے بچائے' مرد پر مہر کو لازمی قرار دیا جس کو وہ شب زفاف سے پہلے ادا کردے' ہاں اگر میاں بیوی اس کی تاخیر پر متفق ہوجائے تو جائز ہے۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"ایما رجل تزوج امراۃ علی ماقل من المھر او کثرلیس فی نفسہ ان یودی الیھا حقھا' لقی اللہ یوم القیامۃ وھوزان"

ترجمہ: "جس شخص نے کسی عورت سے کم وبیش مہر پر شادی کی اور اس کے دل میں اس کو ادا کرنے کی نیت نہیں تھی تو وہ قیامت کے دن زانی ہونے کی حالت میں اللہ سے ملے گا۔"

سامعین کرام!

اسلامی عطوفت ورافت کی یہ کس قدر بہترین مثال ہے کہ مردوں کے حقوق وفرائض کے مقابلہ میں عورت کی ذمہ داریاں بہت تھوڑی اور نہایت آسان ہیں۔ اس کے متعلق یہ احکام جاری کیے گئے ہیں کہ وہ اپنے شوہر کے گھر میں اس کی رضامندی کے خلاف کسی شخص کو آنے کی اجازت نہ دے اور سوائے شرعی ضرورت کے گھر سے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نہ نکلے۔ عورت کے جس قدر حقوق شوہر سے متعلق ہیں اس میں کسی دشواری یا مشقت کو دخل نہیں ہے' بلکہ خود عورت کے مجد وشرف کی حفاظت اور اس کی شان ووقار کو زیادہ کرنے کا باعث ہے۔

میاں بیوی کے اگر کوئی اولاد پیدا ہو تو ان کی کفالت اور اخراجات باپ پر واجب ہوتے ہیں۔ ماں اگرچہ دولت وثروت میں بڑھ چڑھ کر ہی کیوں نہ ہو۔ اس پر کفالت اولاد کا فرض عائد نہیں ہوتا۔

شریعت نے مسلمان بیوی کی شخصیت پر خاص توجہ مبذول کی ہے۔ جن حقوق سے ایک آزاد شخص بہرہ مند ہوتا ہے عورت بھی ان سے برابر فائدہ حاصل کرسکتی ہے۔ یہ اپنی دولت وثروت کی خود مختار ومالکہ ہے۔ قانون کی حدود میں رہ کر وہ اپنی مرضی کے مطابق اس میں تصرف کرسکتی ہے۔ اگر وہ تجارت پیشہ ہے تو اس سے جو کچھ نفع ملے گا وہ اسی کا حق ہوگا۔ اس کے اندر اس کے شوہر کا کچھ دخل ہوگا اور نہ کچھ حصہ اسے مل سکے گا۔ جس وقت شوہر فوت ہوجائے اس کی میراث میں سے عورت برابر حصہ لے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ولھن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد"

ترجمہ: "تمہارے چھوڑے ہوئے مال میں سے ان (بیویوں) کے لیے چوتھائی حصہ ہے اگر تمہاری کوئی اولاد نہ ہو۔" (سورۂ نساء)

اسی طرح اسلام نے عورت کے لیے رضاعت اور اولاد کی پرورش کی جو مدت مقرر کی ہے یہ اس مدت تک ادا

Marfat.com

کرنے میں مطلق اختیار رکھتی ہے۔ اس کے لیے اسے کسی قضائی (عدالتی) رائے کی اطلاع کی ضرورت نہیں۔ اس کے لیے حق نفقہ لازمی قرار دیا ہے۔ نیز جس وقت شوہر کسی خبیث مرض میں مبتلا ہو تو عورت اس سے طلاق مانگ سکتی ہے۔ اگر کسی عورت کا نکاح کے وقت مہر ادا نہیں کیا گیا ہے تو ایسی صورت میں اس کے لیے مہر مثل دینا پڑے گا۔

عورت بحیثیت ماں:

ذی وقار سامعین!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''الجنة تحت اقدام الامهات''

ترجمہ: ''جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک جوان شخص علقمہ نامی بہت سخت بیمار ہو گیا۔ اس کا مرض روز افزوں بڑھتا گیا۔ تیمارداروں نے اس کو لا الہ الا اللہ کہنے کی تلقین کی، مگر وہ اپنی زبان پر قادر نہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

''کیا اس کے ماں باپ ہیں۔؟''

جواب دیا گیا کہ اس کا باپ مر چکا ہے جبکہ ماں زندہ ہے اور بوڑھی ہو چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس قاصد کو روانہ فرمایا، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کا حال دریافت فرمایا۔ بڑھیا نے کہا کہ وہ ایسی ایسی نمازیں پڑھا کرتا تھا جن کی تعداد اور وزن سے ہم ناواقف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا:

''تیرا اور اس کا کیا حال ہے۔؟''

بڑھیا نے کہا:

''میں اس پر بہت غضبناک اور کشیدہ خاطر ہوں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کس لئے۔؟''

اس نے کہا:

''وہ اپنی بیوی کو مجھ پر ترجیح دیا کرتا تھا اور اکثر امور میں اسی کی اطاعت کرتا تھا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ماں کی ناراضگی اور غصہ نے اس کی زبان لا الہ الا اللہ کہنے سے روک دی ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''جاؤ! بہت ساری لکڑیاں جمع کرو تا کہ میں اس کو آگ میں جلا ڈالوں۔''

بڑھیا نے کہا:

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بیٹے اور میرے لخت جگر کو آپ میری ہی آنکھوں کے روبرو جلائیں

Marfat.com

گے۔؟ میرا دل اس کو کیسے برداشت کرسکتا ہے۔؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تو چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے تو اس سے راضی ہو جا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اس وقت تک وہ نماز اپنے روزہ اور اپنے صدقے سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا جب تک تو اس سے ناراض اور کشیدہ خاطر ہے۔''

بڑھیا نے اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا:

''میں خدا کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اس سے راضی ہوگئی۔''

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلال! جا کر تو دیکھ کیا علقمہ اب لا الہ الا اللہ کہنے کی طاقت رکھتا ہے؟ شاید اس کی ماں نے رسول اللہ سے حیاء کرتے ہوئے اپنے ضمیر اور دل کے خوف سے کہہ دیا ہو۔''

حضرت بلال رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے' جب دروازہ کے قریب پہنچے تو علقمہ تو کو یہ کہتے ہوئے سنا لا الہ الا اللہ اور اسی دن علقمہ کی روح پرواز کرگئی۔

اس واقعہ سے واضح ہوا کہ افراد خاندان کے درمیان ماں کی کس قدر تعظیم وتوقیر ہے اور اس کا درجہ کتنا بلند ہے۔؟

حضرات ذی وقار!

شریعت اسلامیہ نے یہ قانون مقرر کیا ہے کہ اگر کسی ماں کا لڑکا فوت ہو جائے تو ماں کے لیے ایک معین میراث ہے تاکہ وہ اپنے بڑھاپے کے زمانے میں ہر قسم کی تکلیف و آفت سے محفوظ رہے جب کہ اس کی زندگی کا دارومدار اس کے لڑکے کی امداد ہی پر رہا ہو۔ قرآن عزیز نے بھی اسی طرف اشارہ فرمایا ہے:

''ولا بويه لكل واحد منهما السدس مما ترك ان كان له ولد فان لم يكن له ولد وورثه ابواه فلامه الثلث فان كان له اخوة فلامه السدس''

ترجمہ: ''اور میت کے ماں باپ کو اگر اس کے اولاد ہے تو دونوں میں سے ہر ایک کے لیے اصل مال سے جو چھوڑ کر مرا ہے چھٹا حصہ ہے اور اگر اس کے اولاد نہیں تو اس کے ماں باپ وارث ہیں، اس کی ماں کا تہائی حصہ ہے، پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے۔'' (سورۂ نساء)

عورت انسانی جماعت کا رکن:

محترم المقام حاضرین!

اسلام نے عورت کو مرد کے ہم مرتبہ سمجھا اور اس کو بھی وہی حقوق عطاء فرمائے جو مردوں کے لئے ہیں۔ دونوں پر فرائض' واجبات اور احکام الٰہی کی پابندیاں عائد فرمائیں۔ دینی اعمال میں جو نتائج مرتب ہوتے ہیں ان میں دونوں کا کوئی فرق نہیں رکھا:

''ومن يعمل من الصالحات من ذكر او انثى وهو مومن فاولئك يدخلون الجنة ولا يظلمون نقيرا''

Marfat.com

ترجمہ: ''جو شخص بھی نیک کام کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت' بشرطیکہ ایمان رکھتا ہو۔ وہی جنت میں جائیں گے اوران پر تل برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔'' (سورۂ نساء)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

''من عمل صالحاً من ذکر اوانثی وھومومن فلنحیینه حیاةً طیبةً ولنجزینھم اجرھم باحسن ماکانوا یعملون''

ترجمہ: ''جو شخص بھی نیک کام کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت' بشرطیکہ ایمان رکھتا ہو تو ہم اس کو اچھی زندگی دیں گے اوران کوان کے بہترین کاموں کا بدلہ دیں گے۔'' (سورۂ نحل)

دوسری جگہ فرمایا:

''فاستجاب لھم ربھم انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر اوانثی بعضکم من بعض''

ترجمہ: ''ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی کہ میں تم میں سے کسی محنت کرنے والے کی محنت کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔تم آپس میں ایک ہو۔'' (سورۂ آل عمران)

شریعت اسلامیہ نے مرد وعورت کو جماعتی حقوق میں برابر کا درجہ عطا فرمایا ہے۔ اقتصادی معاملات' تعزیرات وعقوبات' طلب علم وفضل غرضیکہ ہراس چیز میں جس سے نفسی' ذہنی' عقلی' بدنی اور دینی صلاح وفلاح وابستہ ہے' دونوں کے درمیان نظام مساوات کو برقرار رکھا ہے۔ عورت کے لیے یہ جائز قرار دیا ہے کہ اگراس کی زندگی کا کوئی سہارا نہ ہوتو اپنی ضروریات کی تکمیل اوراپنے وقار وشرف کی حفاظت کے لیے حلال روزی پیدا کرسکتی ہے اوراس کے لیے جتنے جائز طریقے اور ذرائع ابلاغ ممکن ہوں اختیار کرسکتی ہے۔ لیکن یہ تمام ذمہ داریاں اس وقت اٹھ جاتی ہیں جب کہ اس کا کوئی سہارا اوراس کی زندگی کا کوئی مددگار وکفیل موجود ہو' کیونکہ اس کی موجودگی میں عورت کا کسب معاش میں مصروف ہونا نظام خانہ داری اور دیگر اہم معاشرتی امور میں خلل اندازی کا باعث ہے۔ ہاں اگر کوئی حرج واقع ہونے کا خطرہ نہ ہو اور عورت کی خواہش ہو کہ وہ بھی جائز طور پر کمائے تو اس کے لیے جائز ہے۔

غرضیکہ اسلام نے عورت کے لیے بھی وہ تمام جماعتی حقوق دیئے ہیں جو دیگر افراد کے لیے ہیں۔ جس طرح عورت کے بھائی' شوہر اور باپ ملکیت میں تصرف کا حق رکھتے ہیں اسی طرح یہ بھی اپنی ملکیت اور سرمایہ میں خودمختار ہے۔ اس کواس کی مرضی کے مطابق تصرف کرنے میں مطلق آزادی دی گئی ہے۔ عورت آقا اور سیدہ بن سکتی ہے' کسی چیز کی مالک بن سکتی ہے اور غلام خرید کر آزاد کرسکتی ہے۔ اس کو جس شخص کے ساتھ چاہے عہد وپیمان اور معاملہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ وہ زندگی کی پیچیدہ راہوں کو ہموار کرنے اور مناقشات ونزاعات کو رفع کرنے کے لیے اوروں کی طرف سے وکیل بن سکتی ہے۔ ان تمام امور میں اس کے شوہر یا باپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ کچھ رخنہ اندازی کریں یا عورت کوان میں حصہ لینے سے باز رکھیں۔

حضرات محترم!

رحمۃ اللعالمین ﷺ کی رحمت کا حصہ عورتوں کو بھی ملا عورتوں پر حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت کے بارے میں بہت کچھ کہا جاسکتا ہے، کچھ گزارشات میں یہاں تفصیلاً کروں گا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی بیٹی کو زندہ درگور کرنے کا اور دل کو ہلا

Marfat.com

دینے والا واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ اس بچی کی چیخ و پکار کی آوازیں ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہی ہیں تو حضور نبی اکرم رحمۃ اللعالمین ﷺ سے ضبط نہ ہو سکا اور آپ اس قدر روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے آنے سے پہلے لوگ اپنی بچیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ جب رحمت عالم ﷺ تشریف لائے تو عورتوں کی عزت کو دوبالا کر دیا اور عورتوں پر رحمت بن کر آئے۔ عورتوں کو حضور نبی اکرم رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اتنی رحمت ملی کہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ جس شخص کے ہاں دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی پرورش کرے حتیٰ کہ ان کا نکاح کر دے تو وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ایسے ہو گا جیسے یہ دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔

اب کوئی بیٹی کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھے گا بلکہ یوں سمجھے گا کہ میرے لئے تو جنت کا دروازہ کھل گیا۔

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا

غلاموں پر رحمت:

حضرات محترم!

میرے نبی حضرت محمد ﷺ غلاموں کے لئے بھی رحمت بن کر آئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا تو میں نے کہا: بخدا میں نہیں جاؤں گا لیکن میرا ارادہ تھا کہ یہ کام میں کروں گا۔ فرماتے ہیں کہ میں گھر سے باہر نکلا اور لڑکے بازار میں کھیل رہے تھے میں ان کے پاس سے گزرا تو اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آکر میری گردن پکڑ لی۔ میں نے مڑ کر رحمۃ للعالمین ﷺ کو دیکھا تو مسکرا رہے تھے، فرمایا: اے انس! تم ادھر جا رہے ہو جہاں میں نے بھیجا ہے؟ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہاں! میں اب جا رہا ہوں۔

ذرا غور کرو! اگر ہمارا کوئی خادم اس طرح کرتا تو ہم مار مار کر اسے لہولہان کر دیتے کہ ہم نے فلاں کام کے لئے بھیجا ہے اور تم یہاں راستے میں کھیل رہے ہو مگر صدقے جائیں اس محبوب پر کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو رحمۃ اللعالمین کا چہرہ انور مسکراتا ہوا پایا، یہ غلاموں پر حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت ہے۔ (ابوداؤد)

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

محترم سامعین!

کسی دور میں انسانی جماعت کا توازن برقرار نہیں رہا۔ دورِ وحشت و بربریت سے لے کر دورِ تہذیب و تمدن

Marfat.com

تک بلکہ عالم انسانی کے تمام ارتقائی ادوار میں قوت وضعف کے مظاہر رونما ہوتے رہے ہیں۔ غلامی بھی اسی انسانی کمزوری کا ایک مظہر ہے۔ اس کا رواج اس وقت سے ہوا ہے جب کہ جہالت وظلمت کے پردے انسانی سوسائٹی پر پڑے ہوئے تھے۔ غلامی کے شیوع پذیر ہونے کے اسباب حسب ذیل ہیں۔

چونکہ محنت ومشقت کے کام دشوارترین اور جسم کے لیے آفت رساں ہیں اس لئے انسان کو ایسے ذرائع کی تلاش دامنگیر ہوئی جو اس کو اس محنت ومشقت سے نجات دلائیں۔ اس نے سوسائٹی میں نظر دوڑائی تو اپنی آنکھوں کے روبرو ہی اس کی مراد نظر آئی' قوی وطاقتور نے اپنے کاموں کی تکمیل کے لیے کمزور وناتواں انسانوں کو اپنا مطیع وماتحت بنایا' یہیں سے غلامی کا رواج شروع ہوا۔

حرص اور ملک گیری کے جذبات آندھیوں کی طرح اٹھے جن کے نتیجہ میں جنگیں ہوئیں' فاتح قوم نے مفتوح قوموں کو اپنا غلام بنالیا۔ اس طرح بڑی بڑی قوموں کے پاس غلام بنانے کا رواج پھیل گیا۔ کوئی قوم جب دشمن پر غالب ہوجاتی تو اس کو قتل نہیں کرتی بلکہ اپنی ضروریات زندگی کی تکمیل اور اپنے کاموں کو پورا کرنے کے لیے ان کو اپنا ماتحت بنائے رکھتی۔

غلامی کے دائرہ کو وسیع کرنے اور اس کے وسائل کو زیادہ کرنے میں جغرافیائی ماحول اور اقلیتی طبائع کو جو انسانی جماعتوں کی تکوین میں زبردست عامل وموثر کی حیثیت رکھتے ہیں بہت بڑا اثر ہے۔ چنانچہ جو قومیں تمام مشرقی ممالک میں فطری درجہ پر تھیں' ان میں غلامی حد درجہ وسیع پیمانہ پر پہنچ چکی تھی' کیونکہ غلام کی قیمت بہت تھوڑی تھی اور اس کا کام صنعت وتجارت میں نہایت مفید تھا۔

مگر شمال میں جنوبی خطوں کے مقابلہ میں غلام بنانے کا رواج بہت کم تھا' کیوں کہ ان کے پاس غلام کی خوراک کے لیے بھاری خرچ پڑتا تھا اور اس کی محنت اور اس کے کام سے کوئی بڑا فائدہ بھی نہیں تھا۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ غلامی کا رواج چند ایسے اقتصادی امور سے متعلق تھا جو محنت وعمل کا نتیجہ تھے۔

خدمت گزار شخصیت کی حیثیت سے نئے زمانے میں حبشیوں کو غلام بنائے رکھنا رومانیوں کے غلام بنانے کے مشابہ ہے، لیکن اس اعتبار سے یہ غلامی رومانیہ کی غلامی سے جوہری تضاد رکھتی ہے کہ نو آبادیوں کی فتوحات نے زمینوں کا ان کے مزدور کاشتکاروں سمیت مالک نہیں بناڈالا بلکہ انہوں نے وہاں کے باشندوں کو دور کردیا اس لئے حبشیوں کی حاجت پڑی۔

قانون اسوہ کا اطلاق تمام شہروں میں ان مجموعی قوانین واصول پر کیا جاتا ہے جو غلامی کے باب میں مدون ہوئے ہیں۔ چنانچہ 17 مارچ 1685ء میں فرانس میں ایک فرمان نافذ ہوا جو فرانسیسی نو آبادیوں میں بسنے والے غلاموں اور آزادوں کے حالات کی درستگی اور ان کی تنظیم سے متعلق تھا، لیکن اس کو رائج کرتے وقت بہت سے قوی اعتراضات اس پر وارد کئے گئے۔ جس کی وجہ سے اس کی خوبی زائل ہوگئی اور اس کی برائی باقی رہ گئی، غلام کے ضمن میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کا نہ تو نفس ہے، نہ روح اور نہ ارادہ۔ اس کے بعض گوشے یہ ہیں:

1: اگر کوئی حبشی ان کے آقاؤں کو تھوڑا بھی دکھ پہنچائے یا آزاد اشخاص پر تھوڑی بھی زیادتی کرے یا خفیف سرقہ بھی کرے تو اس کی سزا قتل ہے۔

2: پہلی اور دوسری مرتبہ بھاگنے والے غلام کی سزا کان کاٹنا اور تپتے ہوئے لوہے سے داغ دینا ہے اور تیسری بار بھاگنے

Marfat.com

کی سزا قتل ہے۔

3: مالک یا رئیس غلام پر کسی جرم کا ارتکاب کرے خواہ اس کو قتل ہی کیوں نہ کر ڈالے تو قاضیوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اس کو بری قرار دیں۔

4: سفید فام اشخاص کے علاوہ دوسروں کے لیے یہ حرام ہے کہ وہ فرانس میں علوم و معارف سیکھنے کے لیے حاضر ہوں۔

یہ حال تو فرانس کا تھا۔

امریکہ میں اس سے بھی زیادہ سخت اور انسانیت سوز قوانین نافذ تھے:

1: آقا کو غلام کے فروخت کرنے، اس کو کرایہ پر دینے اس کو رہن رکھنے اور اس پر جوا کھیلتے وقت بازی لگانے کا پورا پورا اختیار تھا اور غلام کو بے چون و چرا تابعداری فرض تھی۔

2: غلام کو آمدورفت کا کوئی حق نہیں۔ زراعت کے لیے بغیر اپنے آقا کی اجازت کے باہر نہیں نکل سکتا۔

3: شاہراہ عام پر اگر سات غلاموں سے زیادہ جمع ہو جائیں تو ان کو مخالفوں اور دشمنوں میں شمار کیا جائے گا۔

4: حبشیوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ سوائے ان کے ہم جنسوں کے کسی اور کے قضیہ میں گواہی دیں۔ ان کو اپنے فریق کی حفاظت کے لیے قسم بھی نہیں کھانی چاہئے، لیکن ان کے فرائض منصبی میں ان کو آزاد شمار کیا جائے۔

5: جو سیاہ فام سفید فام کی مدافعت کی جرأت کرے گا اور اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو قتل کر دے گا تو جرم قتل کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

6: اس پر سفر کرنا حرام ہے اور اس کو جائز قرار دینا ممنوع۔

7: جو شخص کسی غلام کو یا ان کے چند افراد کو اطاعت چھوڑنے کا مشورہ دے یا غلاموں کو عدول حکمی کی ترغیب دلانے کے لیے کوئی اشتہار یا رسالہ شائع کرے یا غلامی پر مذمت یا طعن کرتے ہوئے حکومت کے ملکوں میں اپنے قلم کے ذریعے کوئی اخبار یا پمفلٹ یا کتابیں روانہ کرے تو اس کو سخت سزا دی جائے گی۔

یہ وہ خصوصی احکام و قوانین ہیں قانون اسود کے جو اس تمدنی جنگ کے شعلوں کے بھڑکنے سے پیشتر مدون کئے گئے تھے۔ جس نے ممالک متحدہ کو تباہ و برباد کر دیا تھا اور انجام کار حبشیوں نے اپنی آزادی کی جدوجہد میں کامیابی حاصل کر لی۔

معزز سامعین!

مسیحی مذہب میں غلامی کے خلاف کوئی صریح نص نہیں ملتی، نہ اس کے خلاف حواریوں نے کوئی تصریح پیش کی اور نہ ہی مختلف کلیساؤں میں کسی عیسائی جماعت نے غلامی کی حرمت میں کچھ کہا۔ صرف انجیل میں اس قدر ہے:

''تمام لوگ بھائی بھائی شمار کیے جاتے ہیں، ان پر یہ امر واجب ہے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کریں۔''

بلکہ پولس نے اپنے ایک خط میں جس کو اس نے افسیین کی طرف روانہ کیا تھا۔ غلاموں کو یہ وصیت کی ہے کہ وہ اپنے آقاؤں کی خوف و رعب کے ساتھ اسی طرح اطاعت کریں جیسا کہ وہ مسیح علیہ السلام کی اطاعت گزاری کرتے تھے۔ اسی طرح ان کو حواری پطرس نے بھی نصیحت کی تھی کہ وہ ان کے آقاؤں کے تابعدار رہیں اور ان سے ڈرتے رہیں۔

کلیسا کے پادریوں نے ان ہی کے نقش پر چلنا اختیار کیا۔ چنانچہ انہوں نے غلامی کو جائز اور برقرار کیا۔

Marfat.com

سپر یانوس جو مشاہیر لاہوتیوں میں سے ہے کہتا ہے:

''فطرت نے بعض لوگوں کو مخصوص کر دیا ہے کہ وہ غلام بن کر رہیں۔''

بانی نے سفر خروج کے گیارھویں اصحاح اور سفر احبار کے پندرھویں اصحاح کے بیان پر اعتماد کرتے ہوئے غلامی کو صحیح قرار دیا ہے۔

جرمن پوپ بوبیر نے غلامی کا اقرار کیا ہے اور دلالی (ایجنسی) کو حلال تجارت میں شمار کیا ہے۔ روح القدس کے کلیسا کے رئیس پادری فوردینیر نے ثابت کیا ہے کہ غلام بنانا مسیحی نظام میں سے ہے۔

باتریس لاروک اپنی کتاب ''مسیحی قوموں میں غلامی'' میں کہتا ہے:

''مسیحی مذہب نے نہ صریح طور پر غلامی کو حرام قرار دیا اور نہ عملی طور پر اس کو باطل کیا۔''

پھر پیر لاروس فراس کا سب سے بڑا ادیب کہتا ہے:

''آج تک مسیحی قوموں کے پاس غلامی کے باقی رہنے اور اس کے جاری ہونے سے کوئی انسان تعجب نہ کرے کیونکہ مذہب کے سرکاری نائبین اس کو صحیح تسلیم کرتے اور اس کی مشروعیت کے قائل ہیں۔''

خلاصہ یہ ہے کہ مسیحی دیانت آج تک غلامی پر پورے طور سے راضی ہے' کسی شخص کے لیے یہ ثابت کرنا دشوار ہے کہ مسیحی مذہب نے غلامی کو باطل کرنے میں کوشش کی ہو۔ یہاں تک کہ انقلاب فرانس واقع ہوا جس نے بلند آواز سے یکا یک پکارا کہ قانون کے روبرو تمام لوگ مساوی ہیں اور سب کو انسانی حقوق حاصل ہیں۔

محترم سامعین!

اسلام کے ظہور قدسی کے وقت تمام دنیا میں غلامی کے مختلف اور گوناگوں طریقے رائج تھے آزادی کے راستے مسدود ہو چکے تھے۔ غلاموں پر قانونی سختیاں اور پابندیاں عائد کر دی گئی تھیں۔ ان کے اور ان کے آقاؤں کے درمیان مکمل امتیازات کی دیواریں حائل ہو گئی تھیں۔ دانش وحکمت کا تقاضا یہ نہیں تھا کہ دنیا سے بیک وقت غلامی کی لعنت کو دور اور اس کی زنجیروں کو پاش پاش کر دیا جائے۔ کیونکہ غلامی گزشتہ ارضی وسماوی شریعتوں اور قانونوں کے ثابت ہونے کی وجہ سے دنیا میں جڑ پکڑ گئی تھی۔ لوگوں نے اس کی زنجیر کو نسلاً بعد نسل کئی صدیوں سے مضبوطی سے تھام لیا تھا اور اس کو اپنے تمدنی وعمرانی اصول میں سے تسلیم کر لیا تھا۔ اگر اسلامی شریعت اس کو یکدم باطل قرار دیتی تو لوگوں کے دل مکدر ہو جاتے اور وہ الٰہی ووضعی شریعتوں کے اصول وقوانین سے حجت پیش کرنے پر مجبور ہو جاتے اور پوری مدافعت کرنے پر آمادہ ہو جاتے۔

اس کے علاوہ اسلام نے غلامی کا ایک علیحدہ اور جداگانہ راستہ اختیار کیا۔ وہ یہ کہ کافروں کی قوم کے روبرو پہلے اسلام پیش کیا اور پھر جزیہ اور اس کے بعد ان سے منظم شرعی جنگ کی۔ اگر دشمن ان دو امور میں سے کسی کو قبول کر لیں تو انہوں نے اپنے نفسوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا اور ان کے بھی وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں۔ اگر انہوں نے انکار کر دیا اور جنگ چھڑی جس میں ان کو شکست ہوئی تو یہ امام کی اجازت سے فاتحین کے غلام بن گئے۔

لیکن ان کی یہ غلامی انہیں پھر اپنی آزادی کی طرف رجوع ہو جانے کی نعمت سے محروم نہیں رکھتی بشرطیکہ وہ مال کے ذریعہ فدیہ دے کر اپنی جانوں کو چھڑا لیں۔ اسی طرح حاکم کو یہ حق حاصل ہے کہ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے ان کو آزاد کر سکتا ہے۔ اس کے متعلق باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

''فاذالقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا ثخنتموھم فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارھا''

ترجمہ: ''جب تمہاری کافروں سے مڈبھیڑ ہو تو گردنیں مارنی ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کشاؤ ڈال چکو تو مضبوط باندھو قید' پھر یا احسان کر و یا فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ جب تک کہ لڑائی اپنا ہتھیار ڈال دے۔''(سورۃ محمد، آیت نمبر:47)

پیارے پیارے دینی بھائیو!

نبی رحمت ﷺ نے غلاموں کی آزادی کی بہت سی راہیں بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے اہم یہ ہیں:

1: غلام کو آزاد کرنا عام گناہوں کی بخشش کا وسیلہ ہے۔ آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں غور کیجئے! جب کہ ایک اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا:

''اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عتق النسمة وفك الرقبة''

ترجمہ: ''جان کو آزاد کرنا اور گردن کو چھڑانا۔''

اعرابی نے کہا:

''اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ دونوں ایک نہیں۔؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نہیں! جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ اس کو مستقل طور پر آزاد کر دیا جائے اور گردن کو چھڑانا یہ ہے کہ اس کی قیمت مقرر کر دی جائے (کہ غلام وہ قیمت دے کر آزاد ہو جائے۔)۔''

2: شریعت اسلامیہ کا فیصلہ یہ ہے کہ غلام کے بعض اجزا کی آزادی اس کے کل اجزا کی آزادی میں اثر کر جاتی ہے۔ چنانچہ جو شخص اپنے غلام کو تھوڑی آزادی بخشے تو اس کی یہ آزادی باقی اجزا میں بھی سرایت کر جائے گی۔ اسی طرح اگر بعض حصہ داروں نے اپنا شریکوں کے حصہ کی تلافی کر دے گا بشرطیکہ اس کے پاس مال ہو۔ ورنہ غلام ان کے حصوں کو ادا کرنے کی کوشش کرے گا اور غلامی سے نجات حاصل کر لے گا۔

3: شریعت نے غلام آزاد کرنے کو قتل خطا کا کفارہ قرار دیا ہے:

''ومن قتل مومنا خطا فتحرير رقبة مومنة ودية مسلمة الى اهله''

ترجمہ: ''جو شخص غلطی سے کسی مومن کو قتل کر دے تو ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہے اور مقررہ دیت اس کے رشتہ داروں کو دینا پڑے گا۔''

اس کا راز یہ ہے کہ قتل جسمانی زندگی کو معدوم کر دینا ہے' کفارہ کے ذریعے آزاد کرنا معنوی زندگی کو وجود بخشنا ہے۔

4: اللہ کی قسم کو توڑنے یا کسی صفت خداوندی کی بے حرمتی کرنے کی بخشش کے لیے غلام کو آزاد کرانا ایک بہترین وسیلہ ہے۔

Marfat.com

5: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے یعنی یہ کہے کہ:

''انت علی کظھر امی''

ترجمہ: ''تو میری ماں کی طرح ہے۔''

پھر وہ اس قول سے رجوع کرلے اور بیوی کی عصمت کی حفاظت کرے تو اس پر یہ ضروری ہے کہ وہ غلام کو آزاد کرے۔

6: جو شخص اپنے غلام میں کچھ بھلائی پائے تو اس سے معینہ مقدار پر مکاتب بنالے جو اس کو بالاقساط ادا کرتا رہے، غلام اپنی قسط ادا کرنے سے آزاد ہوجائے گا اور مکاتبہ کی اولاد پر بھی کتابت کے بعد اس کتابت کا اثر ہوگا اور مکاتبہ لونڈی کی آزادی سے اس کی اولاد بھی آزاد ہوجائے گی۔

7: جو شخص یہ نذر کرے کہ اپنی مراد میں کامیاب ہونے یا کسی آفت سے محفوظ رہنے کے بعد غلام آزاد کرے گا تو اس کی مراد پوری ہونے کے بعد اپنی نذر کو وفا کرنا اس پر واجب ہوجائے گا۔

8: شریعت اسلامیہ نے غلاموں کے ساتھ شادی کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المومنات فمماملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات''

ترجمہ: ''جو شخص تم میں سے آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی پوری وسعت اور گنجائش نہ رکھتا ہو تو وہ آپس کی مسلمان لونڈیوں سے جو کہ تم لوگوں کی مملوکہ ہیں نکاح کرے۔''

پھر اسلام نے اس شادی سے جو اولاد پیدا ہوگی اس کو احرار (آزاد) قرار دیا ہے۔ وہ اپنے باپ کی میراث کے حق دار ہوں گے۔ حالانکہ وزیقوط، جو جرمنی کی ایک قدیم قوم کی شاخ ہے، کے پاس یہ قانون تھا کہ اگر کوئی آزاد عورت کسی غلام کے ساتھ شادی کرے گی تو وہ اپنے شوہر سمیت آگ میں جلادی جائے گی۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے درماندہ غلاموں پر شفقت ورحمت کی نظر کی ہے۔ جس کو آزادی کامل کی نعمت خداداد سے پورے طور پر بہرہ اندوز ہونے کا موقع نہیں ملا، اسی لیے ان کے جرائم کو احرار کے جرائم کے مشابہ قرار نہیں دیا، بلکہ غلام کے جرم کو اس کی درماندگی وکمزوری اور آزادی کی نعمت سے بے بہرہ مندی کی وجہ سے آزاد کے جرم کے مقابلہ میں اس کی کمال قوت اور آزادی سے بہرہ ور ہونے کی وجہ سے بہت ہلکا قرار دیا۔ چنانچہ غلام کی سزا کو آزاد کی سزا کا نصف قرار دیا بشرطیکہ اس کے لیے کوئی امر مانع نہ ہو۔ اس لحاظ سے آزاد پاکباز کو مثلاً: تہمت لگانے کی وجہ سے جتنے تازیانے لگائے جائیں گے اس کے نصف غلام کو مارے جائیں گے۔ چونکہ چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا کا نصف کرنا دشوار امر ہے، اس لئے یہ سزا پوری رکھی گئی بالخصوص اس لئے کہ اس سزا میں مالوں کی حفاظت اور شریر نفوس کی مدافعت کا راز مضمر ہے۔

ذی وقار دوستو!

نبی رحمت ﷺ نے غلام کو اپنے آقا سے آزادی کی بدولت جدا کرنے کے بعد دونوں کے تعلقات وروابط کو برقرار رکھا ہے۔ چنانچہ ان کے باہم دوستی کے جذبہ کو استوار کیا جس کے فائدے محض غلام کے لئے بے شمار ہیں نہ کہ آقا کے لیے۔ کیونکہ یہ دوستی غلام کو گوشہ نشینی اور انفرادی کمزوری اور اس کی ذلت ورسوائی کی آفات سے محفوظ رکھتی

Marfat.com

ہے۔

اس دوستی کی وجہ سے آقا پر واجب ہو جاتا ہے کہ غلام جب اپنی ضرورت کی تحصیل سے عاجز ہو جائے تو اس کی ضرورت کو پورا کرے۔ زنباع کا یہ واقعہ جو اس کے غلام کے ساتھ درپیش ہوا۔ اس حقیقت پر بخوبی روشنی ڈالتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ زنباع کے غلام نے ایک جرم کا ارتکاب کیا۔ زنباع نے اس کی ناک کاٹ ڈالی۔ غلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر زنباع کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنباع سے فرمایا:

''تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔؟''

اس نے کہا:

''اس نے ایسا اور ایسا کیا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام سے فرمایا:

''جا! تو آزاد ہے۔''

غلام نے کہا:

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب میں کس کا غلام بن کر رہوں۔؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تو اللہ اور اس کے رسول کا غلام بن کر رہ۔''

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو غلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت۔؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بے شک! تجھ پر اور تیرے اہل وعیال پر نان نفقہ حسب دستور جاری رہے گا۔''

پھر اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی آپ کی خلافت کے وقت یہی کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بے شک! تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے۔؟''

اس نے کہا:

''مصر کا۔''

چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مصر کے گورنر کا لکھا کہ وہ اس کو کوئی زمین دے دے جس سے یہ بہرہ ور ہوتا رہے۔

یہ دوستی (ولاء) آزاد شدہ لونڈی میں ترغیب پر آمادہ کرتی ہے' کیونکہ بعض لوگ اس عورت سے شادی کرنا پسند نہیں کرتے جس کا کوئی سرپرست رشتہ داروں میں سے نہ ہو یا وہ ان کے قائم مقام ہو۔

اسلام نے غلامی کو نہ تو ذلت وتوہین کا موجب بنایا اور نہ شرافت وکرامت کے زوال کا سبب۔ مسلمانوں کے درمیان غلام اور آقا کے درمیان کوئی بڑا فرق نہیں تھا۔ بلکہ انہوں نے غلاموں کے ساتھ اپنے خاندان کے افراد کی طرح معاملہ اور حسن سلوک کیا اور بذات خود ان سے میل جول رکھا۔ شریعت نے ان کے ساتھ نرمی اور رحمدلی کے ساتھ معاملہ کرنے کو واجب قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

Marfat.com

"واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وماملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا"

ترجمہ: "اور تم اللہ کی عبادت اختیار کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔ اہل قرابت کے ساتھ بھی، یتیموں کے ساتھ بھی، غریب غرباء کے ساتھ بھی، پاس والے پڑوسی کے ساتھ اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی، ہم مجلس کے ساتھ بھی، راہ گیر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت نہیں رکھتا جو اپنے کو بڑا سمجھتا ہو اور شیخی کی باتیں کرتا ہو۔" (سورۃ النساء، آیت نمبر:4)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم"

ترجمہ: "تم اپنے غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرے رہو۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اتقوا اللہ فی الضعیفین المملوك والمرأة"

ترجمہ: "تم دو کمزوروں یعنی غلام اور عورت کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اخوانکم خولکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ مما یاکل ویلبسہ مما یلبس"

ترجمہ: "تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ جس کا بھائی اپنے ماتحت ہو تو اس کو اپنے کھانے کی چیزوں میں سے کھلائے اور جو کچھ یہ پہنتا ہے اس کو وہ پہنائے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اپنے غلام کے طمانچہ مارے اسے اس کو زدوکوب کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کردے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کی تحقیر اور اس کی غلامی وذلت کا تذکرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لایقل احدکم عبدی امتی ولیقل فتای وفتاتی وغلامی"

ترجمہ: "تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا غلام، میری لونڈی، بلکہ اس کو کہنا چاہئے میرا لڑکا، میری لڑکی اور میرا بچہ۔"

ان تمام احکام کے علاوہ اسلام نے غلام کی تعلیم وتربیت اور اس کی تہذیب وشائستگی کی بھی ترغیب دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"من کانت لہ جاریة فعلمھا واحسن الیھا وتزوجھا کان لہ اجران فی الحیاة والاخری اجر بالنکاح والتعلیم واجر بالعتق"

Marfat.com

ترجمہ: ’’جس کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اس کو تعلیم دے، اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور پھر اس سے شادی کرلے تو دنیا وآخرت میں اس کو دو ثواب ہوں گے۔ ایک ثواب نکاح اور تعلیم کا اور دوسرا ثواب آزاد کرنے کا۔‘‘

تاریخ میں بے شمار حقائق وواقعات ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ غلاموں کو کیا خاص مقام اور کیسی قدرومنزلت حاصل تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس لشکر کا سردار مقرر کرنے کا حکم دیا۔ جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ جیسی فخر روزگار مقدس ہستیاں تھیں۔

قرآنی آیات‘ نبوی ارشادات‘ آئمہ دین کے اقوال وآثار اور تاریخی شواہد وواقعات سے واضح ہوگیا کہ دین اسلام نے غلامی کی حدود کو بڑی حد تک تنگ اور محدود کردیا، ان انسانوں کی آزادی ونجات کے ذرائع ووسائل بیان کردیئے جو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے ہیں‘ ان کے لیے اپنی رحمت وحفاظت کی آغوش پھیلادی اور ان کی حمایت کا جھنڈا بلند کیا۔ ان کے ساتھ نرمی اور رحم دلی کی وصیت کی، حسن معاملہ سے پیش آنے‘ ان کو ادب وتہذیب سکھلانے‘ ان کی حقارت وتوہین نہ کرنے کے احکام صادر کئے اور غلاموں سے شادی کرنے کی ترغیب وتحریص دلائی۔ ان تمام کی غرض وغایت یہ تھی کہ غلامی کی زنجیروں سے رہائی دلانے میں جلدی کی جائے۔

یتیموں پر رحمت:

محترم المقام حاضرین!

حضور نبی اکرم رحمۃ اللعالمین ﷺ کی رحمت یتیموں کے لئے بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کائنات ﷺ نے یتیم کی کفالت، پرورش اور تربیت کرنے والوں کی فضیلت اور عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے برا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم سے برا سلوک کیا جارہا ہو۔

ایک مرتبہ اپنی شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے ہوئے فرمایا:

((انا و كافل اليتيم في الجنة هكذا))

ترجمہ: ’’میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہوں گے۔‘‘ (صحاح ستہ)

یہ یتیم پر حضور ﷺ کی رحمت ہے کہ یتیم کے بارے میں فرمادیا کہ اس سے بہتر سلوک کرو۔ ایک دوسری روایت میں رحمۃ للعالمین ﷺ نے یتیموں پر رحمت کی انتہا فرمادی، فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر بال کے بدلے میں اسے نیکیاں عطا فرماتا ہے۔

یہ یتیم پر نبی کریم ﷺ کی رحمت ہے تو مسلمانو! یتیم کے بارے میں خدا سے ڈرو اور اس سے حسن سلوک سے پیش آو۔

کس نے ذروں کا اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر

Marfat.com

اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

جانوروں پر رحمت:

میرے پیارے پیارے دینی بھائیو!

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات جانوروں کے لئے بھی رحمت ہے نہ کہ صرف انسانوں کے لئے رحمت عالم ﷺ ہر چیز کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے، اسی لئے تو اللہ نے فرمایا:

((وما ارسلنك الا رحمة اللعلمين))

ترجمہ: ''اے نبی! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں ایک اونٹ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا، اُس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس نے رونا بند کر دیا، اونٹ کو چپ کروانے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے پوچھا:

((لمن هذا الجمل))

ترجمہ: ''یہ اونٹ کس کا ہے؟''

تو ایک صحابی نے کہا: میرا تو رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں چاہئے کہ اس کے ساتھ نرمی برتو۔ یہ شکایت کر رہا ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم ڈالتے ہو۔ (ابوداؤد)

ذی وقار بھائیو!

ایک اور اونٹ کا واقعہ سماعت کیجئے!

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ میں سفر میں تھا، اچانک بلبلاتا ہوا اونٹ آ گیا۔

((فلما كان بين السما طين خر ساجدا))

ترجمہ: ''جب وہ سامنے راستہ کے درمیان پہنچا تو سجدہ ریز ہو گیا۔''

آپ ﷺ نے پوچھا: اس کا مالک کون ہے؟ انصاری لوگوں نے کہا: حضور ﷺ! یہ اونٹ ہمارا ہے۔ فرمایا: کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا: یہ بیس سال سے ہمارے پاس ہے، اب اس کی عمر زیادہ ہو گئی ہے، ہم اسے ذبح کر کے تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: کیا مجھے بیچتے ہو؟ عرض کیا:

((يا رسول الله هو لك))

ترجمہ: ''حضور ﷺ! یہ آپ کا ہی ہے۔''

فرمایا:

((فاحسنوا اليه حتى ياتيه اجله))

Marfat.com

ترجمہ: ''موت تک اس سے حسن سلوک کرو۔''

صحابہ نے عرض کیا:

((نحن احق ان نسجدلك من البهائم))

ترجمہ: ''چوپائے سجدہ کرتے ہیں، حالانکہ ہم آپ ﷺ کو سجدہ کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔''

فرمایا: ''کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ جائز نہیں۔ اگر جائز ہوتا تو خواتین، خاوندوں کو سجدہ کرتیں۔''

(ابن ابی شیبہ، بیہقی اور ابونعیم، ابن کثیر)

حضرت حکم بن حارث السلمی سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا۔ آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے، میری اونٹنی چل نہیں رہی تھی اور میں اسے مار رہا تھا۔ فرمایا: اسے نہ مارو۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا:

((حل فقامت فسارت مع الناس))

ترجمہ: ''چل! وہ لوگوں کے ساتھ چلنا شروع ہوگئی۔'' (طبرانی)

حضور نبی اکرم ﷺ رحمت دوعالم ایک مرتبہ مدینہ سے باہر تشریف لے جا رہے تھے، ایک یہودی نے ہرنی پکڑی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ جب قریب سے گزرے تو پکار اٹھی:

''یارسول اللہ! میرے حال پر رحم فرمائیں کہ میرے اس سامنے والے پہاڑ میں بچے ہیں اور ان کو دودھ پلانے کا وقت ہو چکا ہے، میری ممتا جوش مار رہی کہ میں انہیں دودھ پلاؤں۔ آپ ﷺ مجھے تھوڑی دیر کے لئے آزاد فرمادیں میں دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔''

رحمت دوعالم ﷺ نے اس کی بات سن کر یہودی سے کہا کہ اسے آزاد کردیں میں اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ یہ ہرنی دودھ پلا کر واپس آئے گی۔ آپ ﷺ کی ضمانت پر اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ اسی وقت دوڑتی ہوئی پہاڑ کی طرف گئی اور کہتی جاتی تھی:

((اشهد ان لا اله الا الله واشهد انك رسول الله))

آپ ﷺ ابھی وہیں تھے کہ وہ دوبارہ بھاگتی ہوئی واپس آئی اور یہ دیکھ کر یہودی مسلمان ہوگیا۔ (سیرت حلبیہ)

حضرات محترم!

حضور نبی اکرم رحمۃ للعالمین ﷺ اس ہرنی کے لئے بھی رحمت بن کر تشریف لائے اسی لئے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا:

((وما ارسلنك الا رحمة للعالمين))

محترم المقام سامعین!

اب گھوڑے پر رحمت کا واقعہ سماعت کیجئے!

حضرت جعیل اشجعی سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا۔ میرے پاس جو گھوڑا تھا وہ نہایت ہی کمزور اور لاغر تھا، رسول اللہ ﷺ پیچھے سے تشریف لے آئے، فرمایا:

''اے صاحب فرس! جلدی چلو!''

میں نے عرض کیا یا: رسول اللہ ﷺ یہ سست اور کمزور ہے:

Marfat.com

((فرفع رسول الله مخفقة كانت معه فضر بها وقال اللهم بارك له فيها))

ترجمہ: ''آپ ﷺ نے اپنے کوڑے سے اسے ضرب لگائی اور دعا کی: اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما۔''

اس کے بعد اس کی کیفیت یہ تھی:

((ما املك راسها ان تقدم الناس ولقد بعت من بطنها باثنى عشر الفا))

ترجمہ: ''میں اب اسے لوگوں سے آگے بڑھنے سے روک نہیں سکتا تھا۔ میں نے اس کی اولاد کو بارہ ہزار میں بیچا۔'' (نسائی کبیر، بیہقی، اصابہ)

بخاری کی ہی دوسری روایت میں ہے کہ جب لوگ خوفزدہ ہوئے تو آپ ﷺ ابوطلحہ کے کمزور وسست رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے، لوگ بھی بعد میں نکلے، واپسی پر فرمایا: نہ گھبراؤ اور

((انه لبحر فما سبق بعد ذلك اليوم)) (بخاری، کتاب الجهاد)

ترجمہ: ''یہ گھوڑا سمندر کی طرح تیز رفتار ہے۔ اس دن کے بعد اس کا کوئی گھوڑا مقابلہ نہ کر پاتا۔''

یہ گھوڑا نہایت ہی سست رفتار تھا مگر جب آپ ﷺ نے اس پر سواری فرمائی تو وہ اس قدر تیز رفتار ہو گیا کہ اس دن کے بعد اس سے آگے کوئی گھوڑا نہ گزر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں ہوں اللہ کے نبی اور اس کے منتخب بندے پر۔ اس گھوڑے کو آپ ﷺ کے سوار ہونے سے برکت حاصل ہوگئی کہ اس سے آگے نہیں گزرا جا سکتا تھا اور نہ ہی مقابلہ کیا جا سکتا جیسا کہ حضرت جعیل اشجعی کے گھوڑے کو آپ ﷺ کے ٹھوکر لگانے اور دعا دینے سے برکت حاصل ہوگئی تھی۔

ذی وقار دوستو!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم نے ایک درخت پر چڑیا کے دو بچے دیکھے اور ہم نے ان کو پکڑ لیا، اتنے میں وہ چڑیا حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس گئی، گویا آپ ﷺ سے کچھ کہا، اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس چڑیا کے بچوں کو کس نے پکڑا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے اس کے بچوں کو پکڑا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ رحمۃ للعالمین نے فرمایا کہ اس کے بچوں کو وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے پکڑا ہے۔

اس چڑیا کے لیے بھی میرا پیغمبر رحمت بن کے آیا۔ (سیرت حلبیہ، خصائص الکبریٰ)

جب رحمۃ للعالمین ﷺ دنیا میں نہیں آئے تھے اس وقت دنیا کی یہ حالت تھی کہ کوئی کسی کو پوچھنے والا نہیں تھا۔

حضور ﷺ آئے تو انقلاب آیا۔ حضور ﷺ آئے تو محبت آئی۔
حضور ﷺ آئے تو اخلاق آیا۔ حضور ﷺ آئے تو رحمت آئی۔
حضور ﷺ آئے تو پیار آیا۔

شجر و حجر کے لیے رحمت:

عزیز دوستو!

میرے نبی ﷺ شجر و حجر کے لیے بھی رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپ نے ان کے حقوق بھی بیان فرمائے اور بلاوجہ درخت و پتھر کو کاٹنے سے منع فرمایا۔ ان کے پھل کو ضائع کرنے، شاخوں کو خراب کرنے حتی کہ دشمن سے لڑائی

Marfat.com

کے وقت بھی ان کی فصلوں اور باغوں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا۔
ایک کھجور کے تنے پر میری نبی کی رحمت کیسے ہوتی ہے اور آپ اسے جنتی ہونے کی بشارت کیسے دیتے ہیں، سماعت کیجئے!

مسجد نبوی میں منبر شریف تیار ہونے سے پہلے آپ ﷺ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے، جب قیام طویل ہو جاتا یا کچھ تھکاوٹ محسوس فرماتے تو اس تنے پر دست اقدس بھی رکھتے، نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ جمعہ میں دور بیٹھنے والے آپ ﷺ کی زیارت نہ کر پاتے۔ آپ ﷺ کی عمر شریف بھی زیادہ ہو گئی تھی، صحابہ کیلئے آپ ﷺ کا اتنا طویل قیام دشوار گزرنے لگا، انہوں نے منبر تیار کرنے کا سوچا، عرض کرنے پر آپ ﷺ نے بھی اس رائے کو پسند فرمایا۔ لہٰذا منبر تیار کر لیا گیا، جب منبر اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا، آپ ﷺ جمعہ کے خطبہ کے لئے حجرہ انور سے نکل کر منبر کی طرف بڑھے، آپ ﷺ کا گزر جب اس تنے کے پاس سے ہوا، آپ ﷺ وہاں نہ رکے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔

((اذا بالجزع یصرخ صراخاً شدیداً ویحن حنینا مولما حتی ارتج المسجد و تساقط البناء و تشقق الجذع ولم یهدا))

ترجمہ: ''تو تنا چیخ و پکار کرنے لگا، وہ اس قدر دردناک انداز میں رویا کہ پوری مسجد آواز سے گونج اٹھی۔ تنا پھٹ گیا۔''

اس کا صحابہ پر یہ اثر ہوا:

((ویکوا ابکاء شدیدا الحنین هذا الجزع))

ترجمہ: ''انہوں نے بھی اس تنے کے ساتھ خوب رونا شروع کر دیا۔''

یہ بے جان تنا رویا اور چیخا۔ حضور ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے، اس پہ دست اقدس رکھتے ہوئے دلاسہ دیا، اسے گلے سے لگایا، یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے بے جان تنے سے گفتگو کی اور اسے اختیار دیا، چاہے تو تجھے جنتی درخت بنا دیا جائے، تیری جڑیں جنت کی نہروں اور چشموں سے فیض یاب ہوں اور اہل ایمان تیرا پھل کھائیں یا تجھے دنیا کا پھل دار درخت بنا دیا جائے۔ بایں طور کہ تجھے باغ میں لوٹا دیا جائے تو پھل دے اور مومن تیرا پھل کھائیں؟ شوق میں رونے والے تنے نے جنتی ہونا پسند کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((افعل ان شاء الله افعل ان شاء الله))

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں ایسا کرتا ہوں۔''

اس پر وہ تنا خاموش ہو گیا، اس کے بعد رسول ﷺ نے فرمایا:

((والذی نفسی بیده لو لم التزمه لبقی یحن الی قیام الساعة شوقا الی رسول الله ﷺ))

ترجمہ: ''مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر میں اسے گلے نہ لگاتا تو یہ اللہ کے رسول کے شوق میں قیامت تک روتا رہتا۔''

Marfat.com

حضرات محترم!

اس بے جان تنے سے چار پانچ ہاتھ رسول اللہ ﷺ دور ہوتے ہیں، لیکن وہ یہ دوری برداشت نہ کرسکا، وہ سسکیاں لے لے کر رونے لگا، آپ ﷺ کے فراق میں نہایت غمزدہ ہوگیا اور اس وقت تک خاموش نہ ہوا جب تک آپ ﷺ نے وصل کی صورت میں اسے گلے نہ لگالیا اور اختیار عطا نہ فرمایا۔ حالانکہ اس کے پاس عقل کہاں؟ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اس نے دوبارہ باغ میں پھلدار ہونا قبول اس لئے نہیں کیا کہ اگر وہ یہ قبول کرلیتا تو سینکڑوں میٹر حضور ﷺ سے دور ہوجاتا، جب وہ چند ہاتھ دوری کو برداشت نہیں کرسکا تو اتنی طویل مسافت کی دوری کیسے برداشت کرسکتا تھا؟ تو اس نے دوبارہ پھلدار درخت ہونا قبول نہ کیا کیونکہ اگر وہ یہ قبول کرلیتا تو اسے دوبارہ فراق مل جاتا یا تو اس کی اپنی موت کی صورت میں یا اس کائنات سے حضور ﷺ کے وصال کی صورت میں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی موت آپ ﷺ کے وصال سے پہلے ہوجاتی تو وہ آپ ﷺ کے چند میٹر دور ہونے پر رویا اور چلایا۔

اب تو ہر حال میں دوری تھی، طویل فراق تھا تو جب اس نے چند ہاتھ پر فراق برداشت نہ کیا تو وہ باغ میں درخت بن کر اتنی دوری کیسے برداشت کرسکتا تھا؟ اس لئے اس نے جنتی ہونے کو اختیار کرلیا، وہاں موت نہیں بلکہ بقاء اور زندگی ہے۔ اگر موت یا دفن کی وجہ سے کچھ جدائی بھی ہوگی تو یہ عارضی ووقتی ہوگی اور پھر وصال دائمی ہوگا، کیونکہ جنت دارِ حیات ہے، وہاں موت نہیں۔

اس تنے کے رونے اور شوق سے اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر حجت قائم فرمادی ہے۔ اگر وہ اس میں کوتاہی اور سستی برتیں، کیونکہ مسلمان اس جماد اور بے جان تنے سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ شوق ورونے کے حقدار ہیں۔

امام حسن بصری فرمایا کرتے تھے:

((یا معشر المسلمین الخشبه تحن الی رسول الله ﷺ شوقا الی لقائه فانتم احق ان تشتاقوا الیه ﷺ))

ترجمہ: ''اے مسلمانو! ایک لکڑی اللہ کے رسول ﷺ کی ملاقات کے شوق میں روتی ہے تو تم آپ ﷺ کے شوق کے زیادہ حقدار ہو۔'' (صحیح ابن حبان 151,8)

حضرت امام شافعی نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضور ﷺ کو عطا فرمایا وہ کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں فرمایا۔''

اس پر حضرت عمرو بن سواد نے عرض کیا:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔''

امام شافعی نے فرمایا:

((اعطی محمدا ﷺ حنین الجزع حتی سمع صوته هذا اکبر من ذلك))

(آداب الشافعی ومناقبہ، 83)

ترجمہ: ''حضور ﷺ کیلئے تنا رویا اور اس کی آواز سنی گئی تو یہ اس سے کہیں بلند معجزہ ہے۔''

میت کو زندہ کرنا اسے اس کے سابقہ حال کی طرف لوٹانا ہے، تنے کا رونا اس سے نہایت ہی عظیم ہے کیونکہ کھجور کا تنا پودا تھا، اگر اصل حالت کی طرف لوٹایا جاتا تو پودا ہی رہتا، نہ بولتا نہ کلام کرتا، نہ صاحب عقل کی طرح احساس

Marfat.com

رکھتا، لیکن یہاں تو جماد کوادراک واحساس، محبت اور غم والا بنا دیا گیا۔ جیسا کہ اشرف الخلوق صاحب عقل وادراک میں ہوتا ہے تو واقعتہً یہ مردہ کو زندہ کرنے سے عظیم معجزہ ہے۔ جزع جماد ہونے کے باوجود، نباتات سے اٹھ کر اشرف المخلوقات میں شامل ہو گیا۔ میت جماد، عاقل، مدرک اور کامل الصفات بن گیا اور قدرت الٰہیہ کیلئے یہ ہرگز دشوار نہیں ، آپ ﷺ کے فراق میں تنے کا رونا تواتر سے ثابت ہے۔ بخاری ومسلم وغیرہ میں متعدد صحابہ سے یہ مروی ہے۔ کثیر ائمہ نے اسے بیان کیا ہے۔

جب حضور ﷺ نہیں تھے تو اس وقت دنیا کی یہ حالت تھی:

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمین پر تھا آج تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
افلاطون کی خرد سقراط کی دانش تھی افسانہ
غرض دنیا میں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشانِ نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتہً سیلاب نور آیا
جہاں کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا
سحاب رحم بن کر رحمۃ للعالمین آیا

حضرات محترم!

میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت روشنی ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت نور ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت شفقت ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت محبت ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت پیار ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت ہمدردی ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت غمگساری ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت صلہ رحمی ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت ترس ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت احسان ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت نیکی ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت خبرگیری ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت خوشی ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت عظمت ہے۔

Marfat.com

میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت رفعت ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت بلندی ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت علاج ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت سلامتی ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت اچھائی ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت راحت ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت پاکیزگی ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت امن ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت انصاف ہے۔
میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت حسن سلوک ہے۔

اسی لیے تو ارشاد ہوا:

وما ارسلنك الا رحمة للعالمين

ترجمہ: ''اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

حضور آئے تو سرِ آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ اترا ستے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
یتیموں اور ضعیفوں کا پناہیں مل گئیں آخر
حضور آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر
خرد کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی امی کے صدقے سمجھ آئی
حفیظ اس در سے گر نسبت نہ رکھے لوحِ پیشانی
تو کشکول گدائی ہے چہ درویشی و چہ سلطانی

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

☆☆☆

Marfat.com

جمالِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذبالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا الله وحده وحده وحده لاشريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله فقد قال الله تبارك وتعالىٰ فى كتابه الكريم:

اعوذبالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

((لقد خلقنا الانسان فى احسن تقويم))(سورة والتين)

فضیلت درود:

وقال الله تبارك وتعالىٰ فى القرآن المجيد فى شان حبيبه مخبراو امرا مخاطبا للمومنين ((ان الله وملائكته يصلون على النبى ياايهاالذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما))

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آمنہ کے لال، پیکرِ حسن و جمال، منبعِ شرف وکمال، ہادیِ کل، دانائے سبل، ختم الرسل، شفیع المذنبین، رحمۃ للعٰلمین، سید الاولین والآخرین، خیرالوریٰ، شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، والیِ بطحاء، صاحب المعراج، مالک کائنات، صاحب الاسراء، خاتم الانبیاء، حبیب پروردگار، احمد مختار، سید الانبیاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

جو مسلمان صبح اور شام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود وسلام پڑھتا ہے وہ قیامت کے دن رنج والم سے محفوظ ہوگا اور اسے انبیاء واصدقاء کا ساتھ نصیب ہوگا۔

چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

Marfat.com

''جس شخص نے صبح اور شام کو دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو بہت بڑے رنج سے محفوظ رکھے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگ انبیاء اور اصدقاء کے ساتھ ہوگا۔''

اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوة والسلام عليك ياسيدى يارسول الله

وعلى الك واصحابك ياسيدى يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك يا سيدى يانبى الله

وعلىٰ الك واصحابك ياسيدى ياخاتم النبيين

اللهم صل على سيدناومولانا محمد

وعلى ال سيدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

پھر پڑھئے!

((اللهم صل على محمد وعلىٰ ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيداللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد))

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے:

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یار ارم تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب وزینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
نور عین لطافت پہ الطف درود
زیب وزین نظافت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

رسول مجتبیٰ ﷺ کہیے محمد مصطفےٰ ﷺ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء ﷺ کہیے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا ﷺ کہیے
جب ان کا ذکر ہو دنیا سرتاپا گوش بن جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا علی رضی اللہ عنہ کہیے

معزز سامعین!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

((لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم))

ترجمہ: ''تحقیق ہم نے انسانیت کی جان محمد ﷺ کو بہترین طور پر تخلیق کیا۔'' (سورۃ والتین)

اور دوسری جگہ فرمایا:

((وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً))

ترجمہ: ''اور آپ کو اللہ کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا اور سراج منیر بنایا۔'' (القرآن الکریم)

مقام مصطفیٰ ﷺ:

سامعین محترم!

آج میں حضور، سید الانبیاء، سرکار دو عالم ﷺ کے حسن و جمال کا موضوع اپنی بساط کے مطابق عرض کروں گا۔ حقیقت میں حضور سرور کائنات ﷺ کے حسن و جمال کو بیان کرنا ایسے ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا۔ اصل میں حضور ﷺ شان، مقام، مرتبہ اور حسن و جمال کو صرف خدا کی ذات ہی جانتی ہے۔ ان کی کیا تعریف ہے؟ کیا مرتبہ ہے؟ یہ کوئی بیان نہیں کرسکا۔ جس کسی نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی تعریف کی، اسے بالآخر یہ کہنا پڑا:

یاصاحب الجمال ویاسید البشر
من وجهك المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

Marfat.com

ترجمہ: ”اے صاحب جمال! اور اے انسانوں کے سردار! آپ کے چہرہ اقدس سے سورج اور چاند منور ہوتے ہیں۔ آپ کی کما حقہ ثناء ممکن نہیں، مختصر یہ کہ خدا کے بعد آپ صاحب عزت ہیں۔“

صاحب رجعت شمس وشق القمر
نائب دست ِقدرت پہ لاکھوں سلام
جس کے زیر لوا آدم ومن سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
بے سہیم وقسیم وعدیل ومثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

عیب قریب نہ جائیں:

حضرات ذی وقار!

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات ﷺ کے حسن وجمال کا تذکرہ کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے:

واحسن منك لم ترقط عيني ۔۔۔ واجمل منك لم تلدالنساء
خلقت مبرا من كل عيب ۔۔۔ كانك قد خلقت كما تشآء

ترجمہ: ”آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ جمیل آج تک کسی عورت نے نہیں جنا، آپ ہر عیب سے محفوظ پیدا کئے گئے ہیں۔ گویا کہ جیسا آپ نے چاہا تھا اسی طرح آپ کو پیدا فرمایا گیا ہے۔“

معزز سامعین!

☆ ہمیں حکم ہے کہ عیب کے قریب مت جاؤ۔
☆ نہ علماء عیب کے قریب جائیں۔
☆ نہ صلحاء عیب کے قریب جائیں۔
☆ نہ فقہاء عیب کے قریب جائیں۔
☆ نہ اولیاء عیب کے قریب جائیں۔

Marfat.com

☆ نہ غازی عیب کے قریب جائے۔
☆ نہ حاجی عیب کے قریب جائے۔
☆ نہ مجاہد عیب کے قریب جائے۔
☆ نہ عوام عیب کے قریب جائیں۔
☆ نہ خواص عیب کے قریب جائیں۔

الغرض ہمیں سب کو یہ حکم ہے کہ گناہوں کے قریب نہ جاؤ۔
عیبوں کے قریب نہ جاؤ۔
فسق و فجور کے قریب نہ جاؤ۔
اور عیبوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم نے نبی کریم ﷺ کے قریب نہیں جانا۔ اس لئے کہ

خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

خطبہ میں جو آیت تلاوت کی گئی، اس کے اصل مصداق انبیاء علیھم السلام ہیں اور ان میں اعلیٰ، ارفع، احسن، اجمل، افضل، حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات بابرکات ہے، تو اس وجہ سے آپ ﷺ کی ذات، آپ ﷺ کا وجودِ اقدس، آپ ﷺ کا حلیہ مبارک، بابرکت، با مقدس، با انور، باحسن اور باجمال ہے۔ اس لئے محبوبِ رب ﷺ کی ہر چیز حسن و جمال والی ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے:

عرش کی زیب وزینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب ونزہت پہ لاکھوں سلام
شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام
ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ہر چیز باجمال:

ذی احتشام سامعین!

آپ ﷺ کا بدن مبارک باجمال۔ آپ ﷺ کا بدن مبارک کا رنگ باجمال۔

Marfat.com

آپ ﷺ کا قد مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کی پیشانی مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کی پلکیں مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کے بال مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کے بالوں کا رنگ باجمال۔
آپ ﷺ کا سینہ مبارک باجمال۔
آپ کی ایڑی مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کا پسینہ مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کی داڑھی باجمال۔
آپ ﷺ کی ہر چیز اور ہر چیز کی کیفیت باجمال۔
آپ ﷺ کا لعاب مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کے رخسار مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کے رخسار مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ باجمال۔
آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کے جوڑ مبارک باجمال۔

آپ ﷺ کا سر مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کی آنکھ مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کے ابرو مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کی داڑھی مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کی کلائی مبارک باجمال
آپ ﷺ کی کمر مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کے تلوے مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کی نیند مبارک باجمال
آپ ﷺ کی زلفوں کی کیفیت باجمال
آپ ﷺ کی ناک مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کے دانت مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کی گردن مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کا چہرہ مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کی انگلیاں مبارک باجمال۔
آپ ﷺ کے پاؤں مبارک باجمال۔

حسیناں جمیلاں دا منہ موڑ دتا
محمد ﷺ بنا کے قلم توڑ دتا
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام
طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سروقامت پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

چہرۂ اقدس:

سامعین وحاضرین کرام!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور سید الانبیا ﷺ کو ایسا حسن و جمال عطا فرمایا تھا کہ جو نبی اکرم ﷺ کو دیکھتا وہ آپ ہی کا ہو جاتا ہے۔

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
شبنم باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام
خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ انہی مقدس ہستیوں میں ہیں ، جنھوں نے آپ کے چہرہ انور کی زیارت کی اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

نہ آپ سے قرآن کی تلاوت سنی۔
نہ آپ سے کوئی حدیث سنی۔
نہ آپ کے اعمال دیکھے۔
نہ آپ کے افعال دیکھے۔
نہ آپ کے خصائل فضائل اور محامد پر نظر کی۔
بس آپ کے حسن کا نظارہ کیا۔
آپ کے جمال کا نظارہ کیا۔
صرف آپ ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کی۔
آپ ﷺ کے رخسار کا نظارہ کیا۔
آپ کے چمکدار دانتوں کو دیکھا۔
آپ کے ابرو کا نظارہ کیا۔
آپ کے بال مبارک کا نظارہ کیا۔
آپ کی چمکدار ناک کا نظارہ کیا۔

Marfat.com

آپ ﷺ کی دلنشین آنکھوں کا نظارہ کیا۔
آپ کے حلیہ مبارک کا نظارہ کیا۔
نظارہ کرتے ہی صرف دیکھتے ہی کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے اور رضی اللہ عنہ کا مصداق بن گئے۔
حضرت ابورافع کو قریش مکہ نے اپنا نمائندہ بنا کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس مدینہ بھیجا۔ جب مدینہ میں آئے اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے تو ابورافع مسجد نبوی میں جاتے ہیں۔ وہاں دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کی محفل کا رنگ ہی نرالا ہے۔ آپ صحابہ کے درمیان میں تشریف فرما ہیں۔
ابورافع دربار رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ کے حسن و جمال کی طرف دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔
حسن مصطفےٰ ﷺ کا نظارہ ہو رہا ہے۔
ابورافع دیکھتے جا رہے ہیں اور حیران ہیں:

رخ مصطفےٰ ﷺ ہے وہ آئینہ کہ ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزم خیال میں نہ نگاہِ آئینہ ساز میں

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں:
((فلما رایت رسول الله ﷺ القیی فی قلبی الاسلام))
ترجمہ: ''جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے چمکتے اور دمکتے ہوئے چہرہ انور کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا فرما دی۔''
پھر آپ نے مسجد نبوی میں یہ اعلان کر دیا:
((اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله))
حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پوتے نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کا کچھ حلیہ بیان فرمایئے تو انہوں نے فرمایا:
((لو رایت الشمس طالعة))
ترجمہ: ''اگر تو حضور ﷺ کو دیکھ لیتا تو سمجھتا کہ سورج نکل آیا۔''
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کا حسن و جمال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
((مار ایت شیئا احسن من رسول الله ﷺ))
ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین اور بہتر میں نے کسی چیز کو نہ دیکھا۔''
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
((ما ر ایت شیئاً))
یہ نہیں فرمایا:
((مار ایت انسانا))
یعنی انسان تو کیا میں نے کسی چیز کو بھی نبی کریم ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔

Marfat.com

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار جیسا چمکدار تھا؟ تو بول اٹھے:

((لا بل مثل الشمس و القمر))

ترجمہ: ''نہیں نہیں! حضور ﷺ کا مبارک چہرہ تو آفتاب و ماہتاب جیسا تھا۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ کیا تلوار جیسا شفاف تھا؟ تو فرمایا:

((قال لا بل مثل القمر))

ترجمہ: ''نہیں بلکہ چاند کی طرف تھا۔''

اس لئے کہ تلوار کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے، نورانیت نہیں۔ چاند میں سفیدی بھی ہوتی ہے اور نورانیت بھی۔

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اذا سر استنار وجهه حتى كانه قطعة قمر))

ترجمہ: ''جب حضور ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ چاند کی طرح روشن اور چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔''

اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ ابوکبیر ہذلی کا یہ شعر پڑھا کرتی تھی:

واذا نظرت الى اسرة وجهه

برقت كبرق العارض المتهلل

ترجمہ: ''جب ان کے چہرے کی دھاریاں دیکھو تو وہ یوں چمکتی ہیں جیسے روشن بادل چمک رہا ہو۔''

حضرت ابوبکر صدیق آپ ﷺ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھتے تھے:

امين مصطفى بالخير يدعو

كضوء البدر زايله الظلام

ترجمہ: ''آپ امین ہیں، چنیدہ و برگزیدہ ہیں، خیر کی دعوت دیتے ہیں۔ گویا ماہ کامل کی روشنی ہیں جس سے تاریکی آنکھ مچولی کھیل رہی ہے۔'' (صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سلام بھی انہی مقدس انسانوں میں ہے جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کا چہرہ انور دیکھا اور حسن جمال کا نظارہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ یہ اعلان کر دیا:

((ان وجهه ليس بوجه كذاب))

ترجمہ: ''بے شک یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں۔''

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن سلام کوئی معمولی انسان نہیں تھے بلکہ پہلے ہی سے بڑے عقلمند اور سمجھدار تھے، بلکہ یہودیوں کے بہت بڑے عالم، مذہبی رہنما اور لیڈر تھے۔ اپنے قبول اسلام کا واقعہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی حضور ﷺ کی زیارت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔

((لما قدما لنبی ﷺ انجفل الناس علیه و انا فیمن انجفل))

ترجمہ: ''جب سرکار دو عالم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ ﷺ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے، میں بھی دربار رسالت میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک تھا۔''

((فلما تبینت وجهه عرفت ان وجهه لیس بوجه کذاب))

ترجمہ: ''جب میں نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھا تو میں نے یہ فیصلہ کیا کہ اتنے حسن و جمال والا چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا۔''

اور پھر کچھ ہی دیر بعد یہ اعلان کر دیا:

((اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً رسول الله))(صحیح بخاری)

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

رنگ مبارک:

حضرات ذی وقار!

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا حسن بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

((کان رسول الله ﷺ ازهر اللون کان عرقه اللولو))

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ کا رنگ سفید روشن تھا۔ پسینہ کی بوند حضور اقدس ﷺ کے چہرہ پر ایسی نظر آتی تھی، جیسے موتی۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں:

لنا شمس وللافاق شمس — فشمسی خیر من شمس السماء
فشمس الناس تطلع بعد فجر — وشمسی تطلع بعد العشاء

ترجمہ: ''ایک ہمارا سورج ہے، ایک آسمان کا سورج ہے۔ پس میرا سورج آسمان والے سورج سے بہتر ہے۔ لوگوں کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے۔''

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کہتے ہیں:

Marfat.com

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضرات محترم !

آسمان کا سورج صرف دن کو چمکتا ہے اور یہ سورج دن کو بھی چمکتا ہے اور رات کو بھی چمکتا ہے۔

آسمان کے سورج کو گرہن لگ سکتا ہے لیکن محمد ﷺ ایک ایسا سورج ہے جو اس چیز سے پاک ہے۔

آسمان کا سورج قیامت کے دن بے نور ہو جائے گا لیکن محمد ﷺ ایک ایسا سورج ہے جو قیامت والے دن بھی روشن ہوگا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورج کو سراج کہا اور چاند کو منیر کہا اور محمد ﷺ کو سراجاً منیراً کہا، اس بات سے اشارہ اس طرف ہے کہ سورج کی روشنی دن کو ہے، چاند کی روشنی رات کو ہے لیکن سرکار دو عالم ﷺ کی روشنی دن کو بھی ہے رات کو بھی ہے، اسی لئے تو کہا:

لنا شمس وللافاق شمس فشمسی خیر من شمس السماء
فشمس الناس تطلع بعد فجر وشمسی تطلع بعد العشاء

حضرات محترم !

سید الکونین امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے چہرۂ انور کی جن حضرات نے زیارت کی جنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے حسن و جمال کے نظارے کئے، انہوں نے پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے کیا کچھ کہا:

☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو روشن چراغ کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو چاند اور سورج کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو چڑھتا ہوا سورج کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو ہر چیز سے بہتر کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو سراج منیر کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو سورج کی طرح روشن کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو چودھویں کا چاند کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو چاند کا چمکتا ہوا ٹکڑا کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو سفیدی سرخی مائل کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو حسن و جمال کا پیکر کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو سفید چمکدار کہا۔
☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو چاندی جیسا سفید کہا۔

Marfat.com

☆ کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو تلوار جیسا رچمکدار کہا۔
ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں سرکار دو عالم ﷺ کے حسن و جمال کا تذکرہ کیا۔
کسی نے کچھ کہا تو کسی نے کچھ کہا۔
کسی نے بہت کچھ کہا تو کسی نے بہت زیادہ کہا۔
لیکن جس نے بھی کہا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا:

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

قد مبارک:

ذی وقار دوستو!

سیدالاولین والاخرین بہت ہی شاندار تھے۔ آپ ﷺ کا قد مبارک درمیانہ تھا، لیکن مجمع میں آپ سب سے زیادہ بلند معلوم ہوتے تھے۔

حلیہ مبارک کیسے بیاں ہو
اس کی کسی میں تاب کہاں ہو
گنگ یہاں پر کیوں نہ زبان ہو
ہیں وہ سراپا نور مجسم
صلی اللہ علی محمد
صلی اللہ علیہ و سلم

حضور نبی اکرم رسول محترم ﷺ کے چچازاد بھائی اور داماد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے حسن و جمال کا بڑا خوبصورت تذکرہ فرمایا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے

آقا علیہ السلام کو خلوت میں دیکھا۔ جلوت میں دیکھا۔
محفل میں دیکھا۔ تنہائی میں دیکھا۔
نیند میں دیکھا۔ بیداری میں دیکھا۔
خوشی میں دیکھا۔ غم میں دیکھا۔
مکہ میں دیکھا۔ مدینہ میں دیکھا۔
بدر میں دیکھا۔ احد میں دیکھا۔
خندق میں دیکھا۔ خیبر میں دیکھا۔

Marfat.com

حدیبیہ میں دیکھا۔ حنین میں دیکھا۔
گھر میں دیکھا۔ باہر دیکھا۔
بازار میں دیکھا۔ مسجد میں دیکھا۔
شادی سے قبل دیکھا۔ شادی کے بعد دیکھا۔
خوشی میں دیکھا۔ پریشانی میں دیکھا۔
عبادت کرتے ہوئے دیکھا۔ آرام فرماتے ہوئے دیکھا۔
سحری کھاتے ہوئے دیکھا۔ افطاری کرتے ہوئے دیکھا۔
حالت جنگ میں دیکھا۔ زمانہ امن میں دیکھا۔
ہتھیار پہنے دیکھا۔ مصلے پہ کھڑے دیکھا۔
قبل از اعلان نبوت دیکھا۔ بعد از اظہار رسالت دیکھا۔
ابو طالب کے گھر میں دیکھا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دیکھا۔
حضر میں دیکھا۔ سفر میں دیکھا۔
مسجد نبوی ﷺ میں دیکھا۔ بیت اللہ میں دیکھا۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آقا علیہ السلام کی جوانی کو دیکھا۔ بڑھاپے میں دیکھا۔
صبح کو دیکھا۔ شام کو دیکھا۔
دن کو دیکھا۔ رات کو دیکھا۔
اندھیرے میں دیکھا۔ اجالے میں دیکھا۔
اکیلے بھی دیکھا۔ رفقاء میں دیکھا۔
کھاتے ہوئے دیکھا۔ پیتے ہوئے دیکھا۔
چلتے ہوئے دیکھا۔ کھڑے ہوئے دیکھا۔

الغرض! انہوں نے سرورِ دو عالم ﷺ کی سیرت کو بھی دیکھا اور صورت کو دیکھا۔

آپ رضی اللہ عنہ، جمال مصطفیؐ، جلال مصطفیؐ اور کمالِ مصطفیؐ ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((لم یکن النبی صلی الله علیه وسلم بالطویل ولا بالقصیر))

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ کا قد مبارک بہت لمبا تھا نہ بالکل چھوٹا (بلکہ درمیانہ قد کے تھے)''

((شثن الکفین والقدمین))

ترجمہ: ''دونوں ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔''

((ضخم الرأس ضخم الکرادیس))

ترجمہ: ''سر مبارک بڑا۔ جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط تھیں۔''

((طویل المسربة))

Marfat.com

ترجمہ: ''سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔''

((اذا مشی تکفا کانما ینحط من صبب))

ترجمہ: ''آپ ﷺ جب چلتے تو قدرے جھک کر، گویا کسی بلند جگہ سے نیچے اتر رہے ہوں۔''

((لم ارقبلہ ولا بعدہ مثلہ))

ترجمہ: ''میں نے آپ ﷺ جیسا حسین وجمیل نہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد کوئی دیکھا۔''(شمائل ترمذی)

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
حسن مصطفیٰ کو دیکھ کر سوچتی ہے یہ دنیا
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اس فرمان میں سرکاردوعالم ﷺ کے جسمانی اوصاف وکمالات کا کمال نقشہ بیان فرمایا ہے۔

جسمانی اعضاء کی بناوٹ بھی بے مثال۔
سجاوٹ بھی بے مثال۔
نفاست بھی بے مثال۔
طہارت بھی بے مثال۔
کرامت بھی بے مثال۔
چال بھی بے مثال۔
ڈھال بھی بے مثال۔
جمال بھی بے مثال۔
کمال بھی بے مثال۔
اور نبی کریم ﷺ کی ہر چیز بے مثل و بے مثال ہے۔

رسول اللہ کا حلیہ:

محترم المقام سامعین!

رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کے بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بے ڈول لمبے قد کے تھے اور نہ ہی چھوٹے قد والے تھے اور آپ کا رنگ نہ تو چونے کی طرح سفید تھا اور نہ ہی مٹیالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ تو پیچدار تھے اور نہ سیدھے اکڑے ہوئے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر شریف میں نبوت سے سرفراز

Marfat.com

فرمایا۔آپ دس برس مکہ مکرمہ اور دس برس مدینہ منورہ میں تبلیغ اسلام کے لئے قیام فرمارہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تریسٹھ برس کی عمر میں وصال عطا فرمایا۔اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال شریف بھی سفید نہ تھے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد درمیانہ تھا یعنی نہ تو دراز قامت تھے اور نہ ہی پست قد۔جسم مبارک انتہائی خوبصورت تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ بہت گھنگھریالے تھے' رنگ مبارک سنہری تھا۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو بغیر رکاوٹ (آگے کو جھکے ہوئے) کو چلتے تھے۔''

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد آدمی تھے' دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقدس کے بال مبارک دونوں کانوں کی لوتک لمبے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوڑا سرخ رنگ کا تھا۔میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ہر چیز سے بڑھ چڑھ کر حسین پایا۔''

سامعین محترم!

حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ منقول ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے دوران ان کے خیمہ کے پاس سے گزرے۔ان کی زبانی جناب رسول اللہ ﷺ کا سراپا ساعت کیجئے۔

حضرت ام معبد (حضرت ابوسعید کی بیوی) فرماتی ہیں:

''میں نے ایک شخص دیکھا جس کا رخ انور صاف وشفاف اور روزشن وتاباں تھا۔نحافت کے عیب سے مبرا تھا،نہ ہی بالکل نحیف ونزار اور نہ ہی پھولے ہوئے جسم والے،انتہائی خوبرو وخوش رنگ،آنکھیں سیاہی مائل،لمبی لمبی پلکیں،بھاری آواز والا،گردن طویل،ڈاڑھی گھنی،پلکیں لمبی،قوس کی طرح مڑی ہوئی اور آپس میں متصل،خاموش رہیں تو پروقار،بات کریں تو اظہار عظمت ہو اور حسن ودلکشی چھا جائے،دور سے دیکھنے والے کو ساری دنیا سے بڑھ کر حسین وجمیل لگیں اور قریب والے کو صاف ستھرے اور خوش نما نظر آئیں۔شیریں کلام وواضح بیان،نہ ہی باتونی اور نہ ہی کم گو،اس کے بین بین،ان کی گفتگو موتی کی وہ لڑیاں،جن کے موتی ٹوٹ کر گر رہے ہوں۔نہ دراز قامت نہ پست قامت،دوتر وتازہ ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی جو تینوں سے بڑھ کر دلکش،سب سے اعلیٰ مرتبت،ساتھی ایسے جو ہمہ وقت حاضر خدمت،اگر بولے تو اس کے بول سننے کے لئے وہ سبھی چپ سادھ لیں،حکم دے تو سرآنکھوں پر اس کی تعمیل میں چاک وچوبند،ایسے ساتھیوں سے گھرا رہنے والا جو تابع فرمان،ترش روئی سے خالی اور واہی وتباہی سے منزہ۔''

جونہی ابوسعید کی بیوی کے منہ سے یہ الفاظ نکلے تو وہ پکار اٹھے:

''بخدا یہ تو قریش کی وہی شخصیت ہے جس کے معاملہ کے بارے مکہ میں ہمیں بتایا گیا تھا۔میں نے ان کی رفاقت کا اب پختہ عزم کرلیا ہے۔اگر مجھے میسر ہوا تو میں یہ ضرور کروں گا۔چنانچہ مکہ میں آواز ابلند ہوئی وہ آواز تو سن رہے تھے مگر یہ نہیں سمجھ رہے تھے کہ آواز والا کون ہے اور وہ یہ کہہ رہا تھا:''سارے لوگوں کا پالنہار دونوں ساتھیوں کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔''

Marfat.com

امیر المومنین جناب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجھہ الکریم نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ دراز قد تھے اور نہ ہی پست قامت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پاؤں کے تلوے گوشت سے پُر تھے۔ سر اقدس موزوں بڑا تھا' جوڑوں کی ہڈیاں ڈالدار تھیں اور سینہ مبارک سے لے کر ناف تک ایک لمبی لکیر تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو بلا رکاوٹ آگے کو جھکے ہوئے چلتے تھے گویا نشیب کی طرف قدم اُٹھا رہے ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل حسن اور خوبصورتی میں کسی ایک کو نہیں دیکھا۔''

حضرت ابراہیم بن محمد (جو کہ حضرت امیر المومنین سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجھہ الکریم کے پوتے ہیں) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت بھی مولائے کائنات رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرماتے تو ارشاد فرماتے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بے ڈھب لمبے تھے اور نہ بدنما پست قد کہ ایک عضو دوسرے عضو میں گھسا ہوا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں مائل بہ درازی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اقدس موٹا تھا، نہ ہی چہرہ انور بالکل گول (چپٹا) تھا بلکہ رخ تاباں کتابی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ مبارک میں سفیدی اور سرخی کا امتزاج تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں مبارک کشادہ خوب سیاہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو مبارک لمبے لمبے اور انتہائی خوبصورت تھے، جوڑوں کی ہڈیاں قوی تھیں اور دونوں شانوں کے درمیانی حصہ بھی مضبوط تھا۔ وجود اقدس پر بال نہ تھے مگر سینہ مبارک سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پاؤں کے تلوے پُر گوشت تھے۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو ایسے مضبوط قدم اٹھاتے جیسے فراز سے نشیب کی طرف گام فرسا ہوں۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایک کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے متوجہ ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ از روئے قلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ فیاض تھے اور از روئے گفتگو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سچے تھے اور از روئے طبیعت مبارکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ نرم تھے اور از روئے قبیلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے قبیلوں میں سب سے زیادہ محترم و بزرگ تھے۔ جو شخص اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو ہیبت کھا جاتا اور جو شخص حصول معرفت کے لئے متواتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا رہتا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محبوب بنالیتا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنے والا کہے گا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل حسن اور خوبصورتی میں کسی ایک کو نہیں دیکھا۔''

''سماک بن حرب کہتا ہے کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا' وہ کہتے تھے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ''ضلیع الفم''، ''اشکل العین'' اور ''منھوس العقب'' تھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے سماک سے پوچھا: ''ضلیع الفم'' کسے کہتے ہیں۔؟ انہوں نے کہا: کشادہ دہن والے کو کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: ''اشکل العین'' کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اس سیاہ آنکھ کو کہتے ہیں جس کی سفیدی میں لمبے سرخ ڈورے ہوں۔ میں شعبہ نے پوچھا:

Marfat.com

''منھوس العقب'' کسے کہتے ہیں؟ سماک نے جواب دیا: کم گوشت والی ایڑی کو کہتے ہیں۔''

''ابو اسحٰق نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حضور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔''

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک اتنا حسین تھا جیسا کہ چاندی سے ڈھالا گیا ہو۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کنڈل دار (خمیدہ) تھے۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے روبرو انبیاء کرام کو پیش کیا گیا۔ پس جب موسیٰ علیہ السلام کو پیش کیا گیا تو وہ ایسے پتلے کم گوشت والے آدمی تھے جیسا کہ شنوءہ قبیلہ کے افراد ہیں، اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ ان سب لوگوں میں جو میری نظر میں ہیں از روئے حلیہ کے عروہ بن مسعود کے مشابہ ہیں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے از روئے حلیہ کے تمہارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں (یعنی حضور نے اپنے وجود مبارک کا ذکر کیا) اور میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو وہ میرے نزدیک میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے از روئے حلیہ کے دحیہ (کلبی) کے مشابہ ہیں۔

عید الجریری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت اچھی طرح سے دیکھا ہے اور اس وقت روئے زمین پر بغیر میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ میں نے (ابو الفضل سے) عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حلیہ مبارک میرے سامنے بیان کیجئے، انہوں نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملیح تھے، میانہ قد تھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دونوں دانتوں کے درمیان کشادگی تھی، جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے تو سامنے والے دانتوں سے نور دکھائی دیتا۔
''

سید المرسلین، محبوب خدا کا چہرہ انور، ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا۔ یہ حسن اور خوبروئی اس طرح تھی کہ گورے رنگ کے اندر کچھ سرخی دمکتی تھی۔ جس سے کمال درجہ ملاحت پیدا ہوگئی تھی اور پیارے رخسار نہایت شفاف ہموار تھے۔

ماہِ منور مہرِ درخشاں
جس پہ صدقے یوسف کنعاں
جن پر قربان موسیٰ عمران
جن پر واری عیسیٰ مریم
صلی اللہ علی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

محترم سامعین!

قرآن مجید نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو نقل کیا ہے جو ایک لمبا واقعہ ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام بکتے بکاتے مصر میں پہنچے۔ عزیز مصر کے ہاں رہتے تھے، زرخرید غلام تھے۔ اللہ نے حسن بہت عطا فرمایا تھا۔ زلیخا یوسف علیہ السلام پر عاشق ہوئی جو بادشاہ مصر کی بیوی تھی تو اس پر مصر کی عورتوں نے طعنے دینا شروع کر دیئے کہ بادشاہ کی بیوی ہو کر ایک غلام پر عاشق ہے۔ کبھی کچھ کہا جاتا، کبھی کچھ کہا جاتا تو اس سے زلیخا تنگ آ گئی تو ان طعنوں کا جواب دینا چاہا کہ کسی نہ کسی طریقہ سے ان دوسری عورتوں کا منہ بند کیا جائے تو اس نے مصر کی بڑی بڑی عورتوں کی ایک دعوت کی جس میں بہت ساری عورتوں نے شرکت کی اور دوسری طرف زلیخا نے یوسف علیہ السلام کو کہا کہ جس وقت میں آپ کو بلاؤں اس وقت آپ نے عورتوں کو ایک جھلک دکھانی ہے۔ ساری عورتوں کے سامنے پھل رکھ دیئے اور ہاتھوں میں ایک ایک چھری دے دی۔ جس وقت ان عورتوں نے اپنے ہاتھوں میں کاٹنے کے لئے پھل لئے تو اس وقت حضرت یوسف کو آواز دی۔ جب وہ آئے عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کا نظارہ کیا تو آپے سے باہر ہو گئیں، اپنی خبر رہی، نہ اس کی خبر رہی کہ ہمارے ہاتھوں میں کیا ہے بجائے پھل کو کاٹنے کے اپنے ہاتھوں پر چھریاں چلالیں۔ سب لہولہان کسی نے اپنی انگلی کاٹ لی، کسی نے انگوٹھا کاٹ لیا کسی نے کچھ۔ اور اپنی زبان سے کہا جس کی قرآن شہادت دیتا ہے:

((وقلن حاش لله ماهذا بشرا ان هذا الاملك كريم))

ترجمہ: ''کہنے لگیں: اللہ کی قسم! یہ انسان نہیں ہو سکتا یہ تو کوئی خدا کا فرشتہ ہے۔'' (سورت یوسف)

یعنی بشر میں یہ حسن جمال کہاں جو یوسف میں ہے تو زلیخا نے ان کو کہا:

''یہی ہے وہ جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیا کرتیں تھیں۔ میں نے تو نہ کبھی اپنے کپڑے پھارے نہ انگلیاں کاٹیں، نہ اپنے آپ سے باہر ہوئی، تم نے آج پہلی دفعہ یوسف کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو بھی بھول گئیں۔ میں تو روز یوسف کو دیکھتی ہوں۔ میرے ساتھ تو روز یوسف ہیں۔''

محترم سامعین!

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن تھا جس کو دیکھ کر مصر کی ساری عورتیں اپنا دل دے بیٹھیں۔

معزز سامعین!

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جو حسن و جمال دیا اس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حسن کو تقویم کیا تو آدھا حسن ساری دنیا کو دیا اور آدھا حسن صرف اکیلے یوسف علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ جسے دیکھ کر لوگ حیران رہ جاتے۔

جس وقت ہمارے آقا علیہ السلام کو حسن و جمال دینے کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حصوں کو ملا کر ہمارے نبی ﷺ کے وجود اقدس میں رکھ دیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر کی گلیوں میں چلتے تو ان کے چہرے سے حسن کی کرنیں پھوٹ پھوٹ کر دیواروں کو ایسے روشن کر دیتیں جیسے سورج اور چاند کی روشنی ہوتی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو جو حسن و جمال عطا ہوا اس کی نہ نظیر ہے نہ مثال ہے، نہ کوئی جواب ہے۔

کسی شاعر کا قول ہے:

Marfat.com

((فجوهر الحسن فيه غير منقسم))

ترجمہ: ''آپ ﷺ کو حسن کا جو جوہر ملا تھا وہ صرف آپ ہی کا حصہ تھا اس کو تقسیم کر کے کسی کو نہیں دیا گیا۔''

حضور نبی اکرم ﷺ کو حسن کل عطا فرمایا گیا، اسی پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو انہوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لیں اگر میرے محبوب کو دیکھتیں تو دلوں کے ٹکڑے کر دیتیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ کے بارے میں سلام رضا میں لکھتے ہیں:

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام
قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممد و درافت پہ لاکھوں سلام
طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سر و قامت پہ لاکھوں سلام
وصف جس ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروَراں خم رہیں
اس سرِ تاج رفعت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابر رأفت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
لخت لختِ دل ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام
دورو نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سَعادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژدہ
ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اشکباریِ مژگاں پہ بَرسے درود
سلکِ درِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام
معنی قد رأیٰ مقصدِ ما طغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیاء پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود

Marfat.com

نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عَرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام
خط کی گردِ دہن وہ دِل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش مُعتدل مرہمِ ریش دِل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہربات وحیِ خدا
چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جان وجناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں وجناں
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام
وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام
دوش بردوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
حجرِ اسود کعبۂ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام
روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موج بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دوعالم کی پَروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستون
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال

Marfat.com

ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
رفعِ ذکرِ جلالت پہ اَرفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ راز وحدت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جوکہ عزمِ شفاعت پہ کھینچ کر بندھی
اس کرم کی حمایت پہ لاکھوں سلام
انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانووں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
شاق اصلِ قدم شاخ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
سیدھی سیدھی روش پر کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حسن و جمال میں فرق:

حسن کہتے ہیں چہرے کی خوبصورتی کو، رنگ کے سفید ہونے کو، رنگ کے سرخ ہونے کو لیکن جمال کہتے ہیں کہ ہر چیز اپنی جگہ مکمل ہو۔

☆ اگر انگلی پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی انگلی نہیں ہوسکتی۔
☆ اگر ہاتھ پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی ہاتھ نہیں ہوسکتا۔
☆ اگر بازو پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی بازو نہیں ہوسکتا۔
☆ اگر گردن پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی گردن نہیں ہوسکتا۔
☆ اگر سینے پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی سینہ نہیں ہوسکتا۔
☆ اگر پاؤں پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی پاؤں نہیں ہوسکتا۔
☆ اگر چہرے پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی چہرہ نہیں ہوسکتا۔
☆ اگر آنکھ پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی آنکھ نہیں ہوسکتی۔
☆ اگر دانت پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی دانت نہیں ہوسکتا۔
☆ اگر ناک پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی ناک نہیں ہوسکتی۔
☆ اگر ہونٹ پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی ہونٹ نہیں ہوسکتے۔
☆ اگر پیشانی پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی پیشانی نہیں ہوسکتی۔
☆ اگر بال پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی بال نہیں ہوسکتا۔
☆ اگر سر پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی سر نہیں ہوسکتا۔

اگر سر سے لے کر پاؤں تک پورے وجود پہ نظر جائے تو عقل، نظر، فہم، ذہن، ادراک دل، دماغ، سوچ، سمجھ یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی وجود نہیں ہوسکتا۔

حضرات محترم!

میرے پیغمبر حضور سرور کائنات کو اللہ تعالیٰ نے جمال عطا کیا تھا۔ کیوں، اس لئے کہ:

((ان اللہ جمیل ویحب الجمال))

ترجمہ: ''اللہ خود بھی جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔''

حضرت یوسف علیہ کو اللہ تعالیٰ نے حسن عطا فرمایا تھا تو میرے نبی ﷺ کو جمال عطا فرمایا تو پھر یقیناً جمال حسن سے آگے ہے جو حضور سید الکونین حضرت محمد ﷺ کے حصے میں آیا۔

جمال کو تیرے کب پہنچے حسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار

Marfat.com

مہر نبوت:

محترم المقام سامعین!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر پر ادرک کی گنڈی کی طرح کا ابھرا ہوا نشان تھا جس پر اللہ، رسول اور محمد لکھا ہوا تھا۔ یہ مہر نبوت تھی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل۔

چنانچہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لے کر حاضر ہوئی۔ پس عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میری بہن کا بیٹا درد میں مبتلا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، میرے لئے برکت کی دعا کی اور پھر وضو فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وضو کے پانی کو میں نے پیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے مہر نبوت کو جو کہ دونوں مونڈھوں کے درمیان تھی دیکھ لیا۔ پس وہ ادرک کی گھنڈی کی طرح تھی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کہ سرخ گلٹی جیسی تھی جس کا حجم کبوتر کے انڈے جتنا تھا۔''

حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات اس وقت سنی جبکہ مجھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر قرب حاصل تھا کہ اگر میں چاہتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو چوم لیتی، اور وہ بات یہ تھی کہ جب سعد بن معاذ فوت ہوئے تو اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سعد بن معاذ کی موت سے اللہ تعالیٰ کا عرش بھی حرکت میں آ گیا۔''

حضرت امیر المومنین مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ الکریم کی اولاد میں سے یعنی آپ کے پوتے ابراہیم بن محمد فرماتے ہیں کہ جس وقت بھی حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین صاحب شفاعت کبریٰ احمد مجتبیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرماتے تو طویل حدیث بیان فرماتے اور فرمایا کہ دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کو ختم کرنے والے تھے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کہتے ہیں:

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
فتح باب نبوت پہ بے حد درود

Marfat.com

ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نور مجسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان رونق افروز تھے۔ پس میں ان کی پشت کی طرف سے گھوما، میں جو چاہتا تھا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس ارادے کو پہچان گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت مبارک سے چادر ہٹالی، پس میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی جگہ دیکھی جو کہ بند مٹھی کے برابر تھی اور اس کے چاروں طرف تل تھے گویا پتوڑی کی طرح۔ پھر میں لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کی طرف آیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری بھی مغفرت ہو۔ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کو مغفرت عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں اور تم سب کو بھی مغفرت عطا فرمائے۔ پھر یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:

((واستغفر لذنبك وللمومنين والمومنات))

رسول اللہ کے مبارک سر کے مبارک بال:

معزز سامعین کرام!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ تو پیچدار تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ تھوڑا سا خم لیے ہوئے تھے۔ کبھی تو بال کانوں کی لو تک ہوتے اور کبھی کبھی ان کے سرے کندھوں کو چھوتے ہوتے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک لٹکتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقدس پر بال ہوتے جو کہ کندھوں کو چھوتے اور کانوں کی لو سے ذرا نیچے ہوتے۔"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلف مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کانوں کی لو کو بوسہ دیتی تھیں۔

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور پاک سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقدس کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہ پیچدار تھے اور نہ ہی سیدھے اکڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زلفیں کانوں کی لو تک پہنچتی تھیں۔

Marfat.com

سید الکونین، فخر دو جہاں ﷺ کا سر مبارک قدرے بڑا تھا جو عقلمندی کی نشانی ہے اور بال مبارک کانوں کی لو تک تھے اور کبھی کندھوں تک۔ سر مبارک کے بیچ مانگ نکلی رہتی تھی اور بال ہلکی سی پیچیدگی لئے ہوئے یعنی بل دار تھے۔

مر کر کسی کی زلف پہ معلوم ہو تجھے
فرقت کی رات کٹتی ہے کس پیچ و تاب میں

یا رب صلی وسلم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلھم .

رسول اللہ ﷺ کے بال اور ان کو سنوارنے کا انداز:

معزز سامعین!

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس کے بالوں میں کنگھی کرتی تھی اس حال میں کہ میں ایام ماہواری میں ہوتی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر اقدس میں تیل ڈالا کرتے تھے اور بسا اوقات داڑھی مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے اور اکثر سر بند باندھتے تھے، یہاں تک کہ سر مبارک پر باندھنے کا کپڑا تیلی کے کپڑے کی طرح چکنا ہو جاتا تھا۔''

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت داہنی جانب سے وضو کرنا پسند فرماتے تھے اور اسی طرح جب کنگھی فرماتے تھے تو داہنی جانب سے کرتے تھے، نیز جس وقت جوتی مبارک پہنتے تھے تو داہنی جوتی پہنتے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے سے منع فرماتے تھے مگر ایک دن چھوڑ کر۔''

''حمید بن عبدالرحمان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن چھوڑ کر دوسرے روز کنگھی کیا کرتے تھے۔''

رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اور سرمہ لگانا:

حضرات ذی وقار!

سید دو عالم، محسن اعظم ﷺ کی آنکھیں مبارک بڑی اور خوش رنگ تھیں۔ جن کی پتلی نہایت سیاہ اور ان کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے اور پلکیں دراز تھیں۔ آپ ﷺ کے حسن و جمال سے نگاہ سیر نہ ہوتی تھی۔

معزز سامعین!

سرمہ لگانا یہ نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اثمد سرمہ جو کہ خاص طور پر عرب میں تیار

Marfat.com

کیا جاتا ہے، بہت پسند تھا۔
چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اثمد کا سرمہ ڈالا کرو کیونکہ وہ بینائی کو جلا دیتا ہے اور پلکیں اُگاتا ہے۔
جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سرمہ دانی تھی، جس سے ہر رات تین سلائی ایک آنکھ مبارک میں اور تین سلائی دوسری آنکھ میں ڈالتے۔
جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نیند فرمانے سے پہلے ہر ایک آنکھ مبارک میں اثمد کے سرمہ کی تین سلائی لگایا کرتے تھے اور یزید بن ہارون نے فرمایا کہ ایک حدیث کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے نیند فرمانے کے وقت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر آنکھ مبارک میں تین بار سرمہ لگاتے تھے۔
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوتے وقت اثمد کا سرمہ ضرور آنکھوں میں ڈال لیا کرو۔ پس بیشک یہ آنکھوں کی بینائی کو جلا دیتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے سب سرموں سے اچھا سرمہ اثمد ہے۔ بینائی کو جلا دیتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اثمد کا سرمہ ڈال لیا کرو۔ یہ آنکھوں کی بینائی کو جلا دیتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔

پیشانی مبارک:

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

سید دوجہان، فخر دوعالم ﷺ کی پیشانی مبارک کشادہ تھی، ابرو خمدار، باریک اور گنجان تھے۔ دونوں ابرو جدا جدا تھے۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے۔ دونوں ابرو کے درمیان میں ایک رگ تھی۔ جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ناک مبارک:

ذی احتشام ساتھیو!

سید الانبیاء، سرورِ دوعالم ﷺ کے ناک مبارک پر ایک چمک اور نور تھا۔ جس کی وجہ سے بینی مبارک بلند معلوم ہوتی تھی۔

Marfat.com

ہر جلوہ پہ ضیاء رخِ انور کا نور ہے
شانوں میں کیا بلند یہ شان حضور ہے
صلی اللہ علی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

اورا علیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے:

نیچی آنکھوں کی شرم و حیاء پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حضرات جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں تمام مشارق ومغارب پھرا، لیکن میں نے حضور سرور کائنات حضرت محمد ﷺ سے افضل کسی کو بھی نہیں دیکھا۔

اسی کو کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

معراج میں جبرائیل سے تھے پوچھتے شاہ امم
تو نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
کہنے لگے روح الامین اے مہ جبیں حق کی قسم
آفا قہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیز دیگری
اللہ کے محبوب سے کسی کو مجال ہمسری
حق نے کیے عطا سب سروروں کی سروری
آپ ﷺ پر ہے ختم سب پیغمبروں کی پیغمبری
تو از پری چابک تری واز برگ گل نازک تری
ہر چند و صفت میکنم حقا عجائب دلبری

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

Marfat.com

رخ مصطفےٰ ﷺ ہے وہ آئینہ کہ ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

کوئی کہتا ہے:

ادھر لاکھوں ستاروں سے بزم کہکشاں روشن
ادھر اک شمع روشن ہے کہ ہیں دونوں جہاں روشن

پیارے نبی کا پیارالباس:

معزز سامعین!

رسول اللہ ﷺ کا لباس عمدہ، پیارا، سادہ اور صاف ستھرا ہوتا تھا۔ آپ کو قمیص اور تہبند پسند تھا۔ شلوار بھی استعمال فرمائی۔ عیدین کے موقعہ پر نیا نہیں تو دھلا ہوا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ سفید لباس زیادہ پسندیدہ تھا، سرخ ڈورے دار لباس بھی زیب تن فرمایا۔

قمیص کے اوپر جبہ مبارک (لمبا کرتا) بھی زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ ام المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کپڑوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص (کرتہ) بہت پسند تھی۔

حضرت سماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ حضور سید الانس والجان پیغمبر اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین کلائی تک ہوتی تھیں۔

حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں قبیلہ مزنیہ کی ایک جماعت کے ساتھ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تا کہ ہم سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کریں، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ مبارک کا گریبان کھلا ہوا تھا۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک کا تکمہ (بٹن) کھلا ہوا تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ مبارک کے گریبان کے اندر داخل کر کے مہر نبوت کو چھوا۔"

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک چادر پیوندلگی اور تہمد موٹی (درشت) دکھائی، پھر فرمایا: یہ دو کپڑے تھے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال پایا۔

حضرت عبید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں مدینہ منورہ میں جارہا تھا کہ ایک شخص مجھے پیچھے سے کہہ رہا تھا کہ اپنے تہمد کو اونچا کرو، یہ بچاؤ ہے اور باقی رہنے والا ہے۔ جب میں نے اس آواز دینے والے پر توجہ کی تو وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سوائے اس کے نہیں کہ یہ تو ایک چادر ہے سفید وسیاہ دھاریدار۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میرے طرز عمل میں تیرے لئے نمونہ نہیں ہے؟ جب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی تہمد نصف پنڈلی تک تھی۔"

Marfat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اس کو اس نام سے موسوم فرماتے جیسے امامہ یا کرتہ یا چادر، پھر عرض کرتے: اے اللہ تبارک وتعالیٰ! ہر قسم کی تعریف، ہر زمانے میں، ہر طریقہ پر ہر ایک سے خاص تیرے ہی لئے ہے جیسے کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اس پر میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ اے اللہ! تجھ ہی سے اس کپڑے کی بھلائی چاہتا ہوں اور جس کام کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اس کے لئے بھی بھلائی چاہتا ہوں۔ اس کپڑے کے شر سے تجھ ہی سے پناہ مانگتا ہوں اور جس شرارت والے کام کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

حضرات ذی وقار!

نبی اکرم ﷺ کے مشہور صحابی جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم ﷺ کے حسن و جمال کی بڑی خوبصورت تصویر کشی کی ہے۔ فرماتے ہیں:

میں نے ایک روشن رات میں آقا ﷺ کو سرخ جبہ پہنے ہوئے دیکھا۔ سبحان اللہ۔
اللہ اکبر! وہ کیسا عجب منظر ہوگا جب امام الانبیاء مسجد نبوی کے صحن میں آرام فرما ہوں گے۔
مسجد کی سرزمین۔
امام الرسل کی چمکدار جبین۔
رات کا سہانا موسم۔
روشن رات......
آسمان پر چودھویں کا چاند چمک رہا ہے۔
مسجد نبوی کے صحن میں مدینے کا چاند دمک رہا ہے۔
وہ رات کو نکلتا ہے، دن کو نظر نہیں آتا۔
یہ رات کو بھی چمکتا ہے اور دن کو بھی چمکتا ہے اور دن کو بھی دمکتا ہے۔
اس کی روشنی چند گھنٹے اور اس کی نورانیت قیامت تک۔
واہ جابر رضی اللہ عنہ! تیری قسمت کے کیا کہنے؟
تیری عظمت کے کیا کہنے؟
تیری رفعت کے کیا کہنے؟
تیرے مرتبے کے کیا کہنے۔؟
تیری مقام کے کیا کہنے۔؟

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے
یہ بڑے نصیب کی بات ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رءیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیۃ وعلیہ حلۃ حمراء))

Marfat.com

ترجمہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک چمکتی ہوئی چودھویں کی رات میں سرخ جبہ پہنے ہوئے دیکھا۔ آپ مسجد نبوی کے صحن میں چہرہ آسمان کی طرف کئے لیٹے ہوئے تھے۔ جسم اقدس سرخ چادر سے ڈھانپا ہوا اور چہرۂ انور کھلا ہوا تھا۔''

آسمان پر چودھویں کا چاند چمک رہا تھا۔

اور...... مسجد نبوی ﷺ کے صحن میں مصطفیٰ ﷺ کا چہرہ دمک رہا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

((فجعلت انظر الیہ والی القمر))

ترجمہ: ''میں قریب کھڑا کبھی آسمان کے چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی مصطفیٰ ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھتا تھا۔''

کبھی نظریں آسمان پر......

کبھی نگاہیں امام دوجہاں پر......

میں نے دیکھا وہ بھی چمکدار یہ بھی چمکدار......

وہ بھی روشنی پھیلانے والا......

یہ بھی نورانیت پھیلانے والے......

وہ بھی خوبصورت......

یہ بھی خوبصورت......

وہ بھی حسن والا......

یہ بھی حسن والا......

وہ رات کو چمکنے والا......

یہ دن رات کو چمکنے والا......

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بار بار اور کئی بار دیکھنے اور دونوں کا موازنہ کرنے کے بعد فیصلہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

((فھو عندی احسن من القمر))

ترجمہ: ''البتہ مجھے رسول اللہ ﷺ چودھویں کے ''چاند سے زیادہ حسین'' نظر آئے۔'' (شمائل ترمذی)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے

چاند کے منہ پر چھائیوں مدنی کا چہرہ صاف ہے

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے موزے اور نعلین مبارک:

ذی وقار دوستو!

حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجاشی نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تحفتہً دو موزے سیاہ رنگ کے بھیجے تھے جو کہ صرف سیاہ رنگ کے ہی تھے۔ پھر ان دونوں کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے پہن کر وضو فرمایا اور ان پر مسح کیا۔''

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دحیہ (کلبی) نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو موزے تحفتہً پیش کئے۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پہنا۔ نیز اسرائیل جابر سے اور جابر' عامر سے روایت کرتے ہیں کہ موزوں کے علاوہ جبہ بھی تھا۔ حضور سرور عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہنا' یہاں تک کہ وہ دونوں پھٹ گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحقیق نہیں فرمائی کہ یہ دونوں موزے مذبوح جانور کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا پاپوش مبارک کیسے تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہر ایک کفش مبارک میں دو تسمے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھائے یا صرف ایک جوتا پہن کر چلے۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سید عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم حتی المقدور کنگھی فرمانے میں' جوتا پہننے میں اور وضو کرنے میں داہنی طرف سے شروع کرنے کو بہت پسند رکھتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک کفش مبارک کے دو تسمے تھے اور جناب ابوبکر و جناب عمر رضی اللہ عنہما کے (کفش) بھی' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پہلے صاحب ہیں جنہوں نے ایک تسمے والی جوتی پہنی۔

ساق اصل قدم شاخ نخل کرم
شمع راہ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی:

ذی وقار حاضرین!

چاندی کی تقریباً چار ماشے کی انگوٹھی پہننا مردوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی اور وہ بھی نگینے والی۔چنانچہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اوراس کا نگینہ حبش کا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگشتری چاندی کی بنوائی تھی جس کے ساتھ مہر لگاتے اوراسے پہنتے نہیں تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری چاندی کی تھی اوراس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سید دوعالم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء عجم کوخطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کیا گیا کہ امراء عجم ان خطوط کوقبول نہیں کرتے جن پر مہر لگی ہوئی نہ ہو!تو سرورعالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی' گویا کہ اس کی سفیدی کوحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا:ایک سطر میں محمد،دوسری سطر میں رسول اورتیسری سطر میں اللہ تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔یہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں تھی،پھرابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں' پھرعمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں' پھرعثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہوتی تھی' یہاں تک کہ اریس کے کنویں میں گرگئی۔اس کا نگینہ محمد رسول اللہ کے نقش تھا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی داہنے ہاتھ مبارک میں پہنا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی' اُسے اپنے داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی اتاردی اورفرمایا کہ میں اسے کبھی نہ پہنوں گا' پس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی اپنی انگوٹھیاں اُتاردیں۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

دہن ودندان مبارک:

میرے دینی بھائیو!

سید المرسلین، افضل الرسل، سرکار دو عالم ﷺ کا دہن مبارک موزونیت کے ساتھ فراخ تھا اور دندان مبارک باریک آبدار تھے اور سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا سا فصل تھا، جس سے تکلم اور تبسم کے وقت ایک نور نکلتا تھا۔

خط کی گردِ دہن وہ دِل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ جنت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جان وجناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرۂ جان بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ریش مبارک:

سید الانبیاء، وامام والانبیاء، آقائے دو جہاں ﷺ کی ریش (داڑھی) مبارک بھرپور اور گنجان بالوں والی تھی۔ جو ہیبت اور عظمت کو بڑھاتی تھی۔ جمال اور خوبصورتی میں بھی رعب ہوتا تھا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں:

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

شوق افزوں مانع عرض تمنا رعب حسن
بارہا دل نے اٹھائے ایسی لذت کے مزے

سینہ مبارک:

سیدالکونین، رحمۃ للعالمین ﷺ کا سینہ مبارک وسیع وعریض دکھائی دیتا تھا۔ پیٹ مبارک سینہ مبارک سے ملا ہوا تھا۔ موزوں اور مناسب تھا۔ سینہ انور سے ناف مبارک تک بالوں کی ایک لکیر سی جاتی تھی۔

تیرا سینہ مبارک ہے حق کا
آئینہ تیرا چہرہ نورِ مبین ہے
تیرا کوچہ گلشن قوس ہے
تیرا شہر بلدِ امین ہے

اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کہتے ہیں:

دوش بردوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
رفعِ ذکرِ جلالت پہ اَرفع درود
شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

عمامۃ النبی:

معزز سامعین!
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارکہ طریقہ تھا کہ سر پر عمامہ شریف سجاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی رنگوں کے عمامہ زیب تن کیے ہیں، جیسے سفید، سیاہ، سرمئی، سبز اور دیگر دوسرے رنگوں کے عمامے اور پگڑیاں بھی استعمال فرمائی ہیں۔

Marfat.com

عمامہ پہن کر نماز پڑھنا کئی گنا اضافی اجر کا سبب ہے اور عمامہ پہن کر جمعہ کی نماز ادا کرنا ستر جمعوں کے برابر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ شریف کے متعلق جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس پر سیاہ پگڑی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پگڑی مبارک باندھتے تھے تو اس کے شملہ کو اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکا دیتے تھے۔ جناب نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر بھی اس طرح کرتے تھے اور عبیداللہ فرماتے ہیں کہ قاسم بن محمد و سالم کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ بھی اس طرح کرتے تھے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القناع کو اکثر استعمال فرماتے تھے' یہ کپڑا گویا تیل میں نچڑا ہوا ہوتا۔

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

گردن مبارک:

حاضرین کرام!

محبوبِ کل، ختم رسل، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک پتلی اور خوبصورت تھی۔ صفائی اور چمک میں چاندی جیسی تھی اور دونوں کندھوں کے درمیان ختم نبوت کی مہر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ نبیوں کو ختم کرنے والے تھے۔

رخ تو مطلع مہر مبین ہے
لالہ و گل ہیں یا یہ جبیں ہے

ایک اور شاعر کہتا ہے:

آپ سا مہرو کوئی نہیں ہے
آپ ہیں ایسے سرور عالم
بدر ہے یا وہ وجہ الانور
گل ہے یا وہ جبین الازہر

Marfat.com

کیا شے ہے وہ جسم معطر
مشک ہے وہ زلف برہم
صلی اللہ علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چلنا:

محترم المقام سامعین!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے ایسے لگتا جیسے زمین لپیٹ دی جا رہی ہو، آپ کا چلنے کا انداز ایسے ہوتا جیسے نشیب سے فراز کی طرف اتر رہے ہوں۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت اور بہتر کسی کو نہیں دیکھا' گویا کہ سورج کی شعاعیں آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور سے پھوٹ رہی ہیں' اور میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار کبھی نہیں دیکھا گویا کہ زمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لپیٹی جا رہی تھی' ہم اپنی طرف سے پوری طاقت صرف کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم رفتار میں کوئی تکلف نہیں فرماتے تھے۔

حضرت ابراہیم بن محمد فرماتے ہیں کہ جس وقت جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بیان فرماتے تو فرماتے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو زمین پر سے پاؤں زور کے ساتھ اُٹھاتے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سے نیچے کی طرف اُتر رہے ہیں۔

امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو بلا رکاوٹ آگے کو جھکے ہوئے چلتے تھے' گویا نشیب کی طرف قدم اُٹھا رہے ہیں۔

سروِ نازِ قِدَم مغزِ رازِ حِکَم
کہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

رسول اللہ کی انکساری و عاجزی:

پیارے پیارے دینی بھائیو!

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ عاجزی وانکساری کا پیکر تھے۔ تکبر وغرور کا شائبہ بھی آپ کے اخلاق وکردار میں نہ تھا۔ چنانچہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری تعریف میں ایسا مبالغہ مت کرو جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا تھا۔ میں تو عبداللہ ہوں۔ پس تم بھی کہو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا: آپ کے ساتھ ایک کام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہر کے کسی راستہ پر بیٹھ جائیں وہاں بیٹھ کر تیری بات سنوں گا۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی بیمار پرسی فرماتے تھے' جنازے میں شریک ہوتے تھے' گدھے پر سواری فرمالیتے تھے' ہر آدمی کی دعوت قبول فرماتے، بنی قریظہ کی لڑائی میں آپ ایک ایسے گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کے پٹھوں کی تھی اور کاٹھی بھی اسی کی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور کئی دن کی باسی پرانی چکنائی کی دعوت دیتا تو آپ قبول فرمالیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرہ یہودی کے پاس تھی وصال مبارک تک رقم نہ ہونے کی وجہ سے اسے یہودی سے نہ چھڑا سکے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا۔ اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوسیدہ اور پھٹے پرانے پالان پر سوار تھے' اس پر ایک چادر تھی جو کہ چار درہم کی قیمت کے برابر بھی نہ تھی' اور یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! اس حج کو ایسا حج بنانا جس میں نہ دکھاوا ہو اور نہ ہی شہرت۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی دوسرا شخص نہیں تھا، باوجود اس کے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کھڑے نہ ہوتے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند نہیں تھا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے دریافت کیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کا بیان بہت فرمایا کرتے تھے اور مجھے اس کی بہت ہی خواہش ہوتی کہ میرے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اوصاف بیان کرے تو انہوں نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود شاندار تھے اور دوسروں کی نظروں میں بھی شان والے تھے۔ آنحضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا تھا۔ امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک عرصہ تک میں نے اس حدیث کو امام حسین رضی اللہ عنہ سے بیان نہیں کیا۔ پھر جب میں نے یہ حدیث انہیں بیان کی تو میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھ پر اس کے جاننے میں سبقت لے گئے ہیں اور دریافت کر چکے تھے جس کے متعلق میں نے پوچھا تھا۔ نیز امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف لے جانے اور باہر تشریف لانے اور آپ کے طور وطریقہ کے متعلق دریافت کر چکے تھے

Marfat.com

اور اس بارے میں ان سے کوئی شے نہیں رہ گئی تھی۔ جناب امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک میں تشریف لے جانے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر مبارک تشریف لے جاتے تو اپنے اوقات کو تین حصوں میں بانٹ دیتے۔ ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے' ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے لئے۔ پھر وہ حصہ جو اپنے لئے مخصوص فرماتے اسے دو حصوں میں بانٹ دیتے' کچھ اپنے لئے اور کچھ لوگوں کے لئے' لوگوں کے حصہ میں خواص کو عوام پر ترجیح دیتے' اور ان سے کوئی چیز چھپا کر نہ رکھتے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ سے تھا کہ اجازت کے ساتھ اہل فضل کو ترجیح دیتے اور اس وقت بھی فضل دینی کے اعتبار سے تقسیم فرمالیتے۔ بعض ایک ضرورت والے ہوتے' اور بعض دو ضرورتوں والے ہوتے' اور بعض زیادہ ضرورتوں والے ہوتے' پس اپنے آپ کو ان کے ساتھ مشغول رکھتے۔ ان تمام امور میں جس سے ان کی اصلاح ہوتی اور امت کی اصلاح ہوتی' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ایسی چیزوں کی خبر دیتے جو کہ ان کے لئے ضروری ہوتیں۔ حضور فرماتے: چاہئے کہ موجود صاحبان ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں یہ احکام پہنچا دیں۔ فرماتے: جو مجھ تک پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کی ضرورت مجھے پہنچاؤ۔ پس بیشک جو امیر تک کسی ایسے شخص کی ضرورت پہنچائے جو خود نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ثابت قدم رکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایسی ہی باتیں ہوتی تھیں اور کسی ایک سے سوائے ان باتوں کے اور کچھ قبول نہ فرماتے۔ جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی حاجتیں لے کر داخل ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک سے کچھ چکھنے کے بغیر نہیں جدا ہوتے تھے۔ وہاں سے نکلتے تو لوگوں کو دلالت کرنے والے ہوتے خیر کی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک سے باہر قدم رنجہ فرمانے کے بعد کیسے بسر ہوتا تھا۔؟ امیر المومنین نے فرمایا: فضول باتوں سے اپنی زبان مبارک کو محفوظ رکھتے تھے' اور ان کی تالیف قلوب فرماتے' انہیں اپنے سے مانوس کرتے' اور قوم کے سردار کی تکریم فرماتے اور اسی کو ان پر امیر فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انہیں ڈراتے اور لوگوں میں جو واقعات ہوتے ان کو دریافت فرماتے اور ہر نیک بات کی تحسین فرماتے اور اس اچھی بات کو مزید تقویت عطا فرماتے' اور بری بات کی برائی بیان فرماتے اور اس کو زائل فرماتے' اور ہر کام میں میانہ روی اختیار فرماتے، نہ کہ متلون اور جلد باز تھے اور کسی وقت بھی مخلوق کی اصلاح سے غافل نہ ہوتے کہ کہیں وہ لوگ امور دین سے غافل نہ ہو جائیں اور کسی دوسرے کی طرف مائل نہ ہو جائیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر کام کے لئے باقاعدہ انتظام ہوتا تھا اور حق کے ارشاد فرمانے میں کوتاہی نہیں کرتے تھے اور نہ ہی حد سے بڑھ جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی افراد انتہائی بہترین افراد ہوتے۔ آپ کے نزدیک صاحب فضیلت وہ ہوتا جو کہ از روئے نصیحت کرنے کے ہر ایک کی بھلائی چاہتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بڑا مرتبے والا وہ ہوتا ہے جو کہ مخلوق کی غمگساری اور مدد میں زیادہ حصہ لیتا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے لوگوں میں بیٹھنے کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے اور جب کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو جس جگہ اس مجلس میں جگہ ملتی وہاں بیٹھ

Marfat.com

جاتے اور اس بات کا حکم بھی فرماتے اور حاضرین مجلس میں سے ہر ایک کو اس کا حصہ عطا فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مبارک میں ہر ایک بیٹھنے والا یہی سمجھتا کہ کوئی ایک اس سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بزرگ نہیں ہے۔ جو شخص کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا یا اپنی کوئی ضرورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیان کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے حوصلہ کے ساتھ تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ وہ شخص خود اُٹھ کر چلا جاتا' اور جو شخص اپنی کسی ضرورت کو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگتا تو آپ اسے نامراد نہ لوٹاتے۔ اگر وہ چیز میسر نہ ہوتی تو نہایت ہی معقول طریقہ پر عذر فرما دیتے۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی خندہ روئی اور اخلاق کریمانہ ہر ایک کو احاطہ کئے ہوئے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کے لئے باپ کی طرح ہو گئے تھے۔ حقوق کے لحاظ سے تمام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک میں برابر تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک، علم، حیا' صبر اور امانت کا مرقع ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں کوئی بھی اونچی آواز نہ کرتا اور نہ ہی کسی کی بے حرمتی کی جاتی' کسی کی لغزشوں کو شہرت نہ دی جاتی۔ سب لوگ برابر جانے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں فضیلت تقویٰ کی بنیاد پر ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں بڑی عمر والے کی توقیر کی جاتی اور مجلس پاک میں چھوٹی عمر والوں پر شفقت کی جاتی۔ باہم ضرورتمندوں کو ترجیح دیتے۔ مسافر کی رعایت کرتے۔

جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید پیش کی گئی۔ آپ کو کدو کے ٹکڑے بہت پسند تھے۔ میں (عاصم راوی) نے جناب انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ اس کے بعد سے میرے (انس کے) لئے کوئی کھانا تیار نہیں کیا گیا' جس میں کدو ڈالنے کی طاقت ہو اور اس میں کدو نہ ڈالا گیا ہو۔

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

رسول اللہ ﷺ کے اخلاق حسنہ:

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

رسول اللہ ﷺ بہت اعلیٰ اور عظیم اخلاق کے مالک تھے، جس کی وجہ سے دشمن تک بھی آپ ﷺ کی تعریف کیے بغیر نہیں رہتے تھے۔

آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ قلم میں فرمایا:

((وانک لعلیٰ خلق عظیم))

ترجمہ: ''اور بے شک آپ اخلاق کے عظیم درجہ پر فائز ہیں۔''

Marfat.com

چنانچہ خارجہ بن یزید بن ثابت فرماتے ہیں کہ چند افراد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' انہوں نے استدعا کی کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے کچھ احادیث بیان کریں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے سامنے کون کون سی باتیں بیان کروں؟ میں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ ہوں۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اُترتی تو مجھے بلا بھیجتے تو میں اس وحی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھ لیتا۔ پس جب ہم معاملات کی باتیں کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ ویسی ہی گفتگو فرماتے اور جب ہم اخروی امور کا ذکر کرتے تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ ویسی ہی گفتگو فرماتے اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ ویسی ہی گفتگو فرماتے' اور یہ تمام باتیں ہیں جو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی طرف جو برے سے برا بھی ہوتا اپنے پورے روئے انور کے ساتھ اور نرم گفتگو کے ساتھ متوجہ ہوتے تا کہ وہ اس اخلاق حسنہ کی بدولت حق کی طرف الفت اور رغبت حاصل کرے۔ سو اسی طرح پوری توجہ اور محبت بھری گفتگو میرے ساتھ بھی فرماتے یہاں تک کہ میرا یقین ہو گیا کہ میں قوم کا بہترین فرد ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بہتر ہوں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بہتر ہوں یا عمر رضی اللہ عنہ؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آیا میں بہتر ہوں یا عثمان رضی اللہ عنہ؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عثمان۔ جب میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہایت ہی سچا جواب مرحمت فرمایا۔ پس ہر وقت میں اس بات کی خواہش رکھتا کہ اے کاش! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ پوچھی ہوتی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے کا شرف دس برس تک حاصل رہا۔ مجھے کبھی بھی اف تک نہیں فرمایا اور نہ کسی کام کے کرنے میں یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں ایسا کیا؟ اور کبھی کسی کام کے نہ کرنے پر یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔؟ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم از روئے اخلاق کے تمام انسانوں میں بہت ہی بہتر تھے۔ میں نے کبھی کوئی ریشم اور ریشمی کپڑا اور کوئی اور نرم چیز ایسی نہیں چھوئی جو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم ہو اور میں نے ہرگز کبھی بھی کسی قسم کا مشک اور عطر بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھی۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور پاک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نہیں دیکھا کہ اپنی ذات (اقدس) کے لئے کسی شخص سے ظلم کا بدلہ لیا ہو' ہاں البتہ جب کوئی اللہ تعالیٰ کی حرمتوں میں سے کسی کا ارتکاب کرے۔ سو جس وقت اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو کوئی توڑتا تو اس شخص پر از روئے غصہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ غضبناک کوئی دوسرا نہ ہوتا اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کام کو اختیار فرماتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ اس میں گناہ

Marfat.com

نہ ہو۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی کہ ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے قبیلے کا برا بیٹا ہے یا اپنے قبیلہ کا برا بھائی ہے۔ پھر اسے اجازت دے دی اور بڑی نرمی سے اس کے ساتھ باتیں کیں' جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جناب نے تو اس کے بارے میں اچھی رائے نہیں دی تھی۔ پھر جب باتیں فرمائیں تو اس کے ساتھ بڑی نرمی سے کیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! بدترین انسانوں میں سے وہ انسان ہے جس کو لوگ اس کی بدکلامی سے بچنے کی خاطر چھوڑ دیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ (حضرت علی المرتضیٰ) سے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طور طریقہ اپنے ہم نشینوں کے ساتھ کیسا تھا۔؟ انہوں نے فرمایا: ہر وقت ہنس مکھ ہوتے، نرم اخلاق والے تھے' نرم طبیعت تھے، نہ تو سخت کلام اور نہ ہی تندخو تھے' نہ تو چلانے والے اور نہ ہی فحش گو تھے' نہ کسی کے عیب بیان کرنے والے اور نہ ہی بخل یا حرص کرنے والے تھے' نہ تو کسی کی مدح کرنے والے تھے اور نہ کسی سے مذاق کرنے والے۔ جو چیز پسند نہ فرماتے، اس سے تغافل برتتے اور اسے ناامید بھی نہ فرماتے اور اس کا جواب نہ دیتے۔ تین باتوں سے اپنے آپ کو بالکل محفوظ کر رکھا تھا۔ جھگڑے سے، تکبر سے اور ملایعنی باتوں سے، تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا' نہ کسی کی مذمت کرتے تھے، نہ ہی کسی کا عیب بیان کرتے تھے اور نہ ہی کسی ایسی چیز کی جستجو کرتے تھے کہ جس کے واقع ہونے سے عار آتی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو نہیں فرماتے تھے مگر وہی جس سے ثواب کی امید ہوتی ہو اور جس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مجلس رضوان اللہ علیہم اجمعین نہایت ہی خاموش آنکھیں نیچے کر کے بیٹھتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں' پھر جب آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مجلس رضی اللہ علیہم اجمعین گفتگو کرتے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنی باتوں میں کسی قسم کا جھگڑا نہ کرتے اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض معروض کرتا باقی سب کے سب خاموش رہتے' یہاں تک کہ وہ اپنی گفتگو سے فارغ ہو جاتا۔ ان حضرات کی بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مبارک میں ایسی ہوتی جیسے ان میں سے پہلے شخص کی بات۔ جس بات سے سب حضرات ہنستے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم بھی تبسم فرماتے اور جس سے سب تعجب فرماتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تعجب فرماتے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجنبی یا مسافر کی سخت گفتگو اور بے ادبی پر صبر کرتے تا آنکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مسافروں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لے آتے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی ہدایت فرماتے کہ جب کسی ضرورت مند کو دیکھو کہ وہ اپنی ضرورت کو پورا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تو اس کی امداد کرو۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی تعریف کرنا منظور فرماتے جو حد سے تجاوز نہ کرتا' کسی ایک کی گفتگو منقطع نہیں فرماتے تھے، یہاں تک کہ وہ حد سے نہ بڑھ جاتا، پس اسے منع فرما کر بات ختم فرما دیتے یا اٹھ کر چلے جاتے۔

Marfat.com

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور پاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس اس نے سوال کیا تا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کچھ عطا فرمائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کچھ بھی نہیں البتہ جو لینا ہے وہ خرید لے اور اس کی قیمت میرے ذمہ ہے۔ پھر جس وقت میرے پاس کچھ آ جائے گا تو میں اسے ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عطا فرما دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہیں دی، اس چیز کی جس کا کرنا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ نہیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات کہنی پسند نہ فرمائی تو انصار میں سے ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! خرچ کیجئے۔ ! کسی قسم کی کمی کا خوف صاحب عرش سے نہ کیجئے! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور انصاری کی اس بات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور پر فرخندگی اور تازگی ظاہر ہو رہی تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: مجھے اسی کا حکم دیا گیا۔''

سید ولد آدم:

سید ولد آدم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز کو سرداری عطا فرمائی ہر معاملے میں افضلیت عطا فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((انا سید ولد آدم))

ترجمہ: ''میں ساری اولاد آدم کا سردار ہوں۔''

تو حضور ﷺ جب ہر چیز ہر کام ہر معاملے میں سب کے سردار ہیں تو یقیناً حسن و جمال میں بھی آپ ﷺ سب کے سردار ہیں۔ تو پھر مجھے یہ کہنے کا حق ہے:

عالم ارواح میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
بیت اللہ میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
مسجد اقصیٰ میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
ایمان میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
اسلام میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
تقویٰ میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
اخلاص میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
نبوت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
بشریت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
حسن میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
جمال میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
دنیا میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
آخرت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔

Marfat.com

حشر میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
حوض کوثر پر آپ ﷺ سب کے سردار۔
حساب کے وقت آپ ﷺ سب کے سردار
جنت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
علم میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
حلم میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
کرم میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
اخلاق میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
رحمت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
خطابت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
شفاعت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
شرافت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
فصاحت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
بلاغت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
صداقت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
عدالت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
امانت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
عدالت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
رسالت میں آپ ﷺ سب کے سردار۔
ہر چیز میں آپ ﷺ سب کے سردار۔

رسول اللہ ﷺ کا حیاء فرمانا:

حضرات محترم!

رسول اللہ ﷺ کے حیاء کے متعلق حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے بھی بہت زیادہ شرم وحیار کھتے ہیں جو مکان کے اندر ایک اپنے مخصوص حصہ میں رہتی ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بات نا گوار خاطر ہوتی تو آپ کے رخ انور سے معلوم ہو جاتا۔
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے محل شرم پر نظر نہیں کی' یا فرمایا کہ میں نے کبھی بھی آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم گاہ نہیں دیکھی۔

نیچی آنکھوں کی شرم وحیاء پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

رسول اللہ کے اسماء:

ذی وقار سامعین!

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو بہت سے اسماء سے نوازا۔ چنانچہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک میرے بہت نام ہیں: میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میری وساطت سے کفر کونیست و نابوت فرماتا ہے' اور میں حاشر ہوں یعنی لوگ میدان حشر میں میرے پیچھے ہو کر چلیں گے' اور میں عاقب ہوں یعنی عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہے۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ملاقات سید عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم سے مدنیہ منورہ کے بعض راستوں پر ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں نبی رحمت ہوں اور نبی توبہ ہوں اور تمام انبیاء کے آخر میں آنے والا ہوں' اور میں حاشر ہوں اور میں نبی جہاد ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کے جسم اقدس کی خوشبو:

پیارے پیارے بھائیو!

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد سے نکل کر گھر کی طرف چلے تو بچوں نے حضور ﷺ کو گھیر لیا تو حضور ﷺ نے ہر ایک بچے کو پیار دیا اور ان کے چہروں پر ہاتھ پھیرا۔

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میرے رخسار پر بھی حضور ﷺ نے ہاتھ رکھا۔ مجھے ایسی ٹھنڈک محسوس ہوئی اور ایسی خوشبو آئی، گویا کہ وہ ہاتھ ابھی عطر دان سے نکالا ہوا ہے۔

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
سر غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیب نہایت پہ لاکھوں سلام
اٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شکل مبارک میں بھی سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ میں نے ریشم کا دبیز یا باریک کپڑا یا کوئی اور چیز ایسی نہیں چھوئی جو نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔ میں نے کبھی کوئی کستوری یا کوئی عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی کریم ﷺ کے پسینہ سے زیادہ خوشبو والا ہو۔

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں آپ ﷺ آرام فرمانے کے لئے لیٹ گئے۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پسینہ آ گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیم نے ایک شیشی میں آپ ﷺ کا مبارک پسینہ جمع کرنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ پسینہ جمع کر رہی تھیں کہ حضور ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ ﷺ نے ام سلیم کو دیکھ کر فرمایا:

''ام سلیم! تم یہ کیا کر رہی ہو؟''

انہوں نے عرض کیا!

''یارسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے۔ ہم اسے جن خوشبوؤں میں ڈال کر استعمال ہیں، اس پسینے کی برکت سے وہ ساری خوشبوئیں سب سے زیادہ خوشبودار بن جاتی ہے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا:

''یارسول اللہ! میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا ہے اور اب اسے رخصت کر کے شوہر کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں مگر میرے پاس کوئی خوشبو نہیں ہے، اس سلسلے میں آپ میری مدد کریں اور کوئی خوشبو مجھے عنایت فرمائیں۔''

اس شخص کی بات سن کر حضور ﷺ نے فرمایا:

''میرے پاس کوئی خوشبو تو نہیں ہے مگر تم کل ایک کھلے منہ والی شیشی اور کسی درخت کی لکڑی میرے پاس لے آنا۔''

دوسرے روز وہ آدمی ایک شیشی اور لکڑی لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں سے پسینہ اتار کر اس شیشی میں ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شیشی پوری بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے وہ شیشی اس شخص کو دیتے ہوئے فرمایا:

''اپنی بیٹی سے کہنا اس لکڑی کو اس شیشی میں بھگو کر اپنے اوپر مل لیا کرے۔''

وہ شخص لکڑی اور شیشی لے کر اپنی بیٹی کے پاس گیا اور دونوں چیزیں اپنی بیٹی کو دے دیں۔ وہ جب کبھی اس مبارک پسینہ کو اپنے استعمال میں لاتی تو سارے مدینہ والوں تک اس کی خوشبو پہنچتی یہاں تک کہ اس کے گھر کا نام ہی ''خوشبو والوں کا گھر'' مشہور ہو گیا۔ (خصائص الکبریٰ، بخاری)

ثناء تیری بیاں کیا ہو
صفت تیری رقم کیا ہو
نہ اس قابل زبان نکلی
نہ اس لائق قلم نکلا

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

☆☆☆

Marfat.com

مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اسم ''محمد''

خطبہ:

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الكريم

اما بعد

قال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجيد

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

((محمد رسول الله)) وقال فی مقام آخر

((ومبشرا برسول ياتی من بعده اسمه احمد))

صدق الله العظيم وقال النبی عليه السلام:

((لی اسماء انا محمد وحامد ومحمود وعاقب الذی ليس بعده نبی))

او كما قال عليه السلام

فضیلت درود:

وقال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجيد فی شان حبيبه مخبراً و امرًا مخاطباً للمؤمنين:

((ان الله وملائكته يصلون علی النبی ياايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما))

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آمنہ کے لال، پیکرِ حسن و جمال، منبعِ شرف وکمال، ہادیِ کل، دانائے سبل، ختم الرسل، شفیع المذنبین، رحمۃ للعٰلمین، سید الاولین والآخرین، خیرالوریٰ، شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، والیِ بطحاء، صاحب المعراج، مالک کائنات، صاحب الاسراء، خاتم الانبیاء، حبیب پروردگار، احمد مختار، سیدالانبیاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

Marfat.com

محترم سامعین!

مجھے یقین ہے کہ جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے وہ بڑی متبرک ہوتی ہے اور اس مجلس سے اٹھنے والی خوشبو دار ہوا آسمان پر بھی پہنچ جاتی ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((مامن مجلس یصلی فیه علی محمدالاقامت منه رائحةطیبةحتیٰ تبلغ عنان السماء فتقول الملائکة هذه رائحةمجلس صلی فیه علیٰ محمد))

ترجمہ: ''جس مجلس میں مجھ (محمد ﷺ) پر درود پڑھا جائے تو اس مجلس سے ایک پاکیزہ قسم کی ہوا چلتی ہے جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچتی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس مجلس کی پاکیزہ ہوا ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا گیا۔''

اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول الله

وعلی الك واصحابك یاسیدی یا حبیب الله

الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یانبی الله

وعلیٰ الك واصحابك یاسیدی یاخاتم النبیین

اللهم صل علی سیدناومولانا محمد

وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

پھر پڑھیے!

((اللهم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انك حمید مجیداللهم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انك حمید مجید))

اسم محمد اور قرآن:

محترم سامعین کرام!

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

((محمد رسول الله))

ترجمہ: ''محمد اللہ کے رسول اللہ ہیں۔'' (سورۃ الفتح)

قرآن مجید نے دوسری جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

''اے بنی اسرائیل! میں اللہ کا رسول ہوں اور اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے۔''

Marfat.com

((و مبشراً برسول یاتی من بعده اسمه احمد))

ترجمہ: ''اور میں اس رسول کی خوشخبری دینے آیا ہوں جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہوگا۔''

قرآن مجید میں چار مرتبہ نام محمد:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم فرقان حمید میں اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذاتی نام کو چار مرتبہ ذکر کیا ہے۔ سورۃ الفتح میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((محمد رسول الله))

ترجمہ: ''محمد اللہ کے رسول ہیں'' (سورۃ محمد)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

((والذین امنوا وعملوا الصلحت وامنو بما نزل علی محمد))

ترجمہ: ''اور وہ لوگ اللہ کے پسندیدہ ہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا۔''

سورۃ ال عمران میں ارشاد فرمایا:

((وما محمد الا رسول))

ترجمہ: ''محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔''

اور چوتھی جگہ سورۃ الاحزاب میں ارشاد فرمایا:

((ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبین))

''محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔''

ہے یہ وہ نام خاک کو پاک کرے نکھار کر
ہے یہ وہ نام خار کو پھول کرے سنوار کر

نام محمد اور احادیث:

بہت سی احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے نام محمد کا ذکر ہے اور اس نام کے فضائل بھی بیان کیے گئے ہیں، ان میں سے دو احادیث سماعت کیجئے۔!

حدیث میں ہے کہ میرا نام دنیا میں محمد اور آسمانوں پر احمد ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

((لی اسماء انا محمد وحامد ومحمود وعاقب الذی لیس بعده نبی))

ترجمہ: ''میرے بہت سے نام ہیں۔ میں محمد ہوں، احمد ہوں، حامد اور محمود ہوں اور عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

Marfat.com

محبوب ہے کیا صل علی نام محمد ﷺ
آنکھوں کی ضیاء دل کی جلا نام محمد ﷺ
اللہ رے رفعت ہے سر عرش خدا نے
ہے نام کہ ساتھ اپنے لکھا نام محمد ﷺ
فرماتے ہیں آدم کے مجھے خلد بریں میں
لکھا ہوا طوبیٰ میں ملا نام محمد ﷺ
تکبیر میں، کلمہ میں، نمازوں میں، اذان میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد ﷺ

ارفع واعلیٰ نام:

حضرات گرامی قدر!

آج میرا عنوان اور موضوع اسم محمد ﷺ ہے۔ میری آج کی تمام گذارشات کا تعلق اسی نام نامی اسم گرامی کے ساتھ وابستہ ہوگا۔

خطبہ میں جو آیت کریمہ تلاوت کی گئی ہے اس کا معنی ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرورکونین سیدالاولین والآخرین سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو ہر ایک چیز میں اعلیٰ، ارفع اور افضل مقام عطا فرمایا، بالکل اسی طرح حضور سیدالکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نام نامی اسم گرامی میں بھی افضلیت عطا فرمائی جس کا اندازہ آپ کو انشاء اللہ آگے چل کر ہوگا کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نام بھی اعلیٰ اور ارفع عطا فرمایا ہے۔

رسول اللہ کے اسماء:

ذی وقار ساتھیو!

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحواللہ بی الکفر وانا الحشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاب الذی لیس بعدہ نبی))

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک میرے بہت نام ہیں: میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میری وساطت سے کفر کو نیست ونابوت فرماتا ہے' اور میں حاشر ہوں یعنی لوگ میدان حشر میں میرے پیچھے ہوکر چلیں گے' اور میں عاقب ہوں یعنی عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہے۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ملاقات سید عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم سے مدنیہ منورہ

Marfat.com

کے بعض راستوں پر ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں نبی رحمت ہوں اور نبی توبہ ہوں اور تمام انبیاء کے آخر مین آنے والا ہوں، اور میں حاشر ہوں اور میں نبی جہاد ہوں۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت:

دینی بھائیو!

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی محمد بہت خوبصورت ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیارا ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت محبت والا ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے حد عزیز ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے حد محبوب نام ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

یہ نام کتنا خوبصورت ہے۔

یہ نام کتنا حسین ہے۔

یہ نام کتنا محبوب ہے۔

یہ نام کتنا محبت والا ہے۔

یہ نامکتنا پیارا ہے۔

یہ نام کتنا مقدس ہے۔

یہ نام کتنا احسن ہے۔

یہ نام کتنا اکمل ہے۔

یہ نامکتنا مکمل ہے۔

یہ نام کتنا اطہر ہے۔

یہ نام کتنا مطہر ہے۔

معزز سامعین!

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا پاک ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا سچا ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا جامع ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا افضل ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا منور ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا اشرف ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا اعلیٰ ہے۔

Marfat.com

نام محمد ﷺ کتنا بلند ہے۔
نام محمد ﷺ کتنا اجمل ہے۔
نام محمد ﷺ کتنا ارفع ہے۔
نام محمد ﷺ کتنا اعدل ہے۔
نام محمد ﷺ کتنا اعظم ہے۔
نام محمد ﷺ کتنا ابلغ ہے۔
نام محمد ﷺ کتنا اکرم ہے۔
نام محمد ﷺ کتنا املح ہے۔
نام محمد ﷺ کتنا اصدق ہے۔
نام محمد ﷺ کتنا جامع ہے۔

ذی احتشام سامعین!

نام محمد ﷺ اتنا احسن ہے۔
نام محمد ﷺ اتنا اجمل ہے۔
نام محمد ﷺ اتنا اکمل ہے۔
نام محمد ﷺ اتنا اطہر ہے۔
نام محمد ﷺ اتنا ارفع ہے۔
نام محمد ﷺ اتنا اعدل ہے۔
نام محمد ﷺ اتنا اعظم ہے۔
نام محمد ﷺ اتنا اکرم ہے۔
نام محمد ﷺ اتنا اعلیٰ ہے۔

نام محمد ﷺ اتنا بلند ہے کہ جس کی بار بار تعریف کی جائے، باتکرار اور بے حد تعریف کی جائے اسے محمد ﷺ کہتے ہیں۔

تخلیق اول:

معزز سامعین!

مسند عبدالرزاق کی حدیث میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا:

''یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا تخلیق کیا۔؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اول ما خلق الله نور نبيك يا جابر))

''اے جابر! سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو تخلیق کیا۔''

(مسند عبدالرزاق)

Marfat.com

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا:

''آپ کی عمر کتنی ہے؟''

جبرائیل نے جواب دیا کہ میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا، وہ ستارہ ہر ستر ہزار سال بعد ایک مرتبہ طلوع ہوتا تھا، میں اس ستارے کو بہتر ہزار مرتبہ طلوع ہوتا دیکھ چکا ہوں۔ یہ سن کر سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

''اے جبرائیل مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم! وہ ستارہ میں ہی تھا۔''

حضرات گرامی قدر!

حساب کے عام قاعدے کی رو سے اگر ہم ستر ہزار کو بہتر ہزار سے ضرب دیں تو پانچ ارب چالیس کروڑ سال حاصل جواب آئے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے ایک دن کو ہمارے ایک ہزار سال کے برابر قرار دیا ہے، اگر اس حدیث میں حضرت جبرائیل کے بتائے ہوئے سالوں کا تناسب سے حساب لگائیں تو حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کی روح کی تخلیق اس وقت ہوئی، جہاں ہمارا کوئی حساب، کوئی گنتی اور کوئی عدد نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہماری عقل، سوچ اور سمجھداری وہاں تک پہنچ سکتی ہے تو جب حضور نبی اکرم ﷺ اول ہیں تو آپ ﷺ کا نام بھی اسی وقت کا ہے۔

جناب عبدالمطلب کا خواب:

ذی وقار بھائیو!

رسول اللہ ﷺ کے دادا محترم عبدالمطلب کو آپ کی ولادت باسعادت سے پہلے ایک خواب آیا تھا جو آپ کے اسم مبارک ''محمد ﷺ'' رکھنے کا سبب بنا۔

جناب عبدالمطلب نے یہ خواب دیکھا کہ ان کی پشت سے ایک طویل وعریض زنجیر ظاہر ہوئی۔ جس کا ایک سرا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے۔ اس زنجیر کی ایک جانب آسمان میں اور ایک جانب زمین میں ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس زنجیر نے اچانک ایک درخت کی شکل اختیار کر لی اور اس عجیب وغریب اور خوبصورت درخت کا ہر پتا آسمان کے سورج سے ستر گنا زیادہ روشن اور پرنور ہے اور مشرق ومغرب کے لوگ اس درخت کی شاخوں سے لپٹے ہوئے اور ٹہنیوں سے چمٹے ہوئے ہیں۔ قریش کے بعض لوگ اس درخت کو کاٹنے، اس کی شاخوں کو توڑنے اور جڑوں سے اکھاڑنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اپنے اس مشن میں کامیاب نہیں ہوتے کیونکہ جونہی یہ لوگ اس درخت کو کاٹنے کے ارادے سے اس کے قریب آنا چاہتے ہیں تو فوراً ایک حسین وجمیل آدمی نمودار ہوتا ہے۔ جو ان لوگوں کو اس روشن اور چمکدار درخت سے دور ہٹا دیتا ہے۔

سردار عبدالمطلب نے اپنے اس خواب کا ذکر اس زمانے کے علماء، صلحاء اور خوابوں کی تعبیر کے ماہرین سے کیا تو انہوں نے اس خواب کی تعبیر یہ بتائی:

اے عبدالمطلب! تمہاری نسل سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جس کی عظمت وشہرت کے پھریرے چار دانگ عالم میں لہرائیں گے۔

آسمان کی بلندیوں اور زمین کی وسعتوں میں اس کی تعریفیں ہوں گی۔

Marfat.com

مشرق ومغرب کے لوگ اس کی اتباع کریں گے۔
بعض لوگ اس کے نام کو مٹانے، اس کی عظمت کو گھٹانے اور اس کی شان کو گرانے کی کوشش کریں گے مگر جو اسے مٹانے کی کوشش کرے گا وہ خود مٹ جائے گا۔
جو اس کی مخالفت کرے گا وہ خود نیست ونابود ہو جائے گا۔
اور جو اس کے دامن سے وابستہ ہو جائے گا وہ دنیا وآخرت میں کامیاب ہو جائے گا۔
جناب عبد المطلب فرماتے ہیں کہ میں نے خواب کی تعبیر سنتے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ میں اس بچے کا نام ''محمد'' رکھوں گا۔
محمد کا معنی ہے:
جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے۔
بار بار تعریف کی جائے۔
جس کی سب تعریف کریں۔
جس کا بہت کثرت سے ذکر ہو۔

اسم محمد ﷺ کا معنی:

محمد ﷺ کا معنی ہے:
((الذی یحمد مرۃ بعد مرۃ))
جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔
جس کی بار بار تعریف کی جائے۔
جس کی باتکرار تعریف کی جائے۔
جس کی بے حد تعریف کی جائے۔
جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی بھی ختم نہ ہو سکے۔

محترم سامعین!
تو پھر مجھے کہنے دیجیے کہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا عیسیٰ تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا موسیٰ تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا یوسف تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا یعقوب تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا ایوب تعریف کریں۔

Marfat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا اسحاق تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا اسماعیل تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا ابراھیم تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا ھود تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا صالح تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا ادریس تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا یونس تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا یحیٰی تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا زکریا تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا سلیمان تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا داؤد تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا لوط تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا نوح تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا شیث تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا آدم تعریف کریں۔

معزز بھائیو!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی آسمانی صحیفے تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی تورات تعریف کرے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی زبور تعریف کرے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی انجیل تعریف کرے۔

عزیز سامعین!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی اسرافیل تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی میکائیل تعریف کریں۔

Marfat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی جبرائیل تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی عزرائیل تعریف کریں۔

ذی وقار حاضرین!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی صدیق اکبر تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی عمر فاروق تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی عثمان غنی تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی علی المرتضیٰ تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا طلحہ تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا زبیر تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا سعد تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا سعید تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا ابن عوف تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا ابن جراح تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا حسان تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدہ عائشہ تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا امیر معاویہ تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا سلمان تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا ابن مسعود تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا ابن عمر تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا جابر تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا ابو ہریرہ تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا ابن سلام تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا انس تعریف کریں۔

Marfat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا کعب تعریف کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سیدنا براء تعریف کریں۔

ذی احتشام حاضرین!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سارے صحابی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سارے تابعی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی تبع تابعی تعریف کریں۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی سارے اولیاء اللہ تعریف کریں۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی سارے ابدال تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سارے غوث تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سارے فقہاء تعریف کریں۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی سارے محدثین تعریف کریں۔

حضرات محترم!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام اعظم تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام مالک تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام شافعی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام احمد تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام محمد تعریف کریں۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی امام ابو یوسف تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام طحاوی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام بخاری تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام مسلم تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام ترمذی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام ابو داؤد تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام نسائی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی امام ابن ماجہ تعریف کریں۔

معزز حاضرین!

حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی مجدد الف ثانی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہین جن کی شاہ ولی اللہ تعریف کریں۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی شیخ عبدالحق دہلوی تعریف کریں۔

Marfat.com

حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی خواجہ غریب نواز تعریف کریں۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی داتا علی ہجویری تعریف کریں۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی بابا فرید گنج شکر تعریف کریں۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کیخواجہ بختیار کاکی تعریف کریں۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی امام احمد رضا بریلوی تعریف کریں۔

محترم المقام ساتھیو!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی انسان تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی حیوان تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی فرشتے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی جنات تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی اپنے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی بیگانے تعریف کریں۔
محمد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی مسلم تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی غیر مسلم تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی ماننے والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی نہ ماننے والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی یہودی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی عیسائی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی ہندو تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی سکھ تعریف کریں۔

ذی وقار حاضرین!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی نباتات تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی جمادات تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی حیوانات تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی پرندے تعریف کریں۔

نبی کریم ﷺ کے غلامو!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی عرش والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی فرش والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی عرب والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی عجم والے تعریف کریں۔

Marfat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی پاکستان والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی ہندوستان والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی افغانستان والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی ترکمانستان والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی عراق والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ جن کی ایران والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی ایشیاء والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی یورپ والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی مکہ والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی مدینہ والے تعریف کریں۔

میرے دینی بھائیو!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی حاجی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی غیر حاجی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی نمازی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی بے نمازی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی صحابی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی تابعی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی ولی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی غیر ولی تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی قطب تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی ابدال تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی غوث تعریف کریں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی علماء تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی فقہاء تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی صلحاء تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی زعماء تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی اولیاء تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی اتقیاء تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی شرفاء تعریف کریں۔

Marfat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی بادشاہ تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی انبیاء تعریف کریں۔

دوستو!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی محدثین تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی مفسرین تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی مجتہدین تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی مقلدین تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی غیر مقلدین تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی مناظرین تعریف کریں۔

حضرات محترم!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی زمین والے تعریف کریں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کی آسمان والے تعریف کریں۔
شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزم کون و مکان کو سجایا گیا
وہ محمد ﷺ بھی احمد بھی حامد بھی محمود بھی
حسن مطلق کا شاہد بھی وہ مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا
اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا
اس کی رحمت تخیل سے بھی ماوراء
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا
حشر کا ڈر مجھے کس لئے ہو قاسم

Marfat.com

میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ
جس کے قدموں میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

معزز سامعین !

محمد ﷺ وہ جن کی ساری کائنات تعریف کرے۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی سارے جہان تعریف کریں۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی تعریف خود خدا کرے۔
حضرت محمد ﷺ وہ ہیں جن کی تعریف الحمد سے لے کر والناس تک سارا قرآن کرے۔

اسم محمد لغت کی رو سے:

معزز سامعین!

اب کچھ علمی گفتگو سماعت کیجئے!

حضور علیہ السلام کے تمام ناموں میں سے مشہور ترین نام یہی محمد ہے اور اصل میں اسم ہے جو (حمد) سے منقول ہے اور محبوب کی تعریف، محبت اور جلالت وعظمت پر مشتمل ہے، یہی حمد کی حقیقت ہے۔ اس کی بنا **مفعل** کے وزن پر ہے، جیسے **معظم، محبب، مودد مبجل** وغیرہ، یہ وزن دراصل اظہار کثرت کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ اگر اس سے اسم فاعل مشتق ہو تو اس کا معنی ہوگا: وہ ذات جس سے فعل کثرت سے صادر ہو۔ یکے بعد دیگرے یعنی بار بار جیسے **معلم، مفھم، مبین، مخلص، مفرح،** (بکثرت وتکرار، پڑھانے والا، سمجھانے والا، بیان کرنے والا، چھٹکارا دینے یا نکھارنے والا، خوش کرنے والا) اور اگر اس سے اسم مفعول مشتق ہو، تو معنی ہوگا: جس پر بکثرت اور بار بار فعل واقع ہو، یا وہ ذات جو یکے بعد دیگرے حمد وثناء کی مستحق ہو۔ کہا جاتا ہے (محمد) جس کی بار بار تعریف کی گئی۔ وہ (محمد) یعنی بار بار تعریف کا مستحق ہے جیسے کہا جاتا ہے (فھو معلم) اسے سکھایا گیا وہ (معلم) یعنی سکھایا ہوا ہے۔ یہ علم بھی ہے اور صفت بھی، **حضور علیہ السلام** پر جب بولا جائے گا تو اس میں دونوں باتیں جمع ہوں گی، اگرچہ بہتیرے دوسرے لوگوں کا بھی یہ نام رکھا جاتا ہے، مگر وہاں صرف علم ہوتا ہے۔ یہی حال ہے اللہ تعالیٰ کے ناموں کا اور اس کی کتاب اور اس کے نبی علیہ السلام کے ناموں کا کہ یہ سب علم ہیں اور ایسے اوصاف پر دلالت کرتے ہیں جو ان تینوں کی ذات میں پائے جاتے ہیں اور ان میں وصف کے خلاف نہیں۔ بخلاف باقی مخلوق کے ناموں کے۔ پس وہ اللہ، الخالق، الباری، المصور، الغفار ہے۔ یہ نام جن معنوں پر دلالت کرتے ہیں وہ اللہ کی صفتیں ہیں۔ یونہی ''القرآن، الفرقان، الکتاب، المبین'' قرآن کے نام بھی ہیں اور اس کی صفات پر دلالت بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح نبی کریم علیہ السلام کے نام ''محمد، احمد، الماحی''

Marfat.com

کئی نام:

ذی احتشام سامعین!

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث نبی کریم علیہ السلام سے روایت کی ہے اس میں ہے:

((قال ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بہ الکفر))

ترجمہ: ''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں وہ محو کرنے والا ہوں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔''

سو نبی کریم علیہ السلام نے یہ اسماء ذکر فرمائے جو اس خصوصی فضیلت کو واضح کر رہے ہیں، جو اللہ نے حضور کو عطا فرمائی، اور ان الفاظ کے معانی کی طرف اشارہ فرمایا، وہ اگر بے معنی علم ہوتے تو حضور علیہ السلام کی مدح پر دلالت نہ کرتے۔

اللہ کا اپنے نام سے مشتق کرنا:

پیارے پیارے دینی بھائیو!

اسی لئے تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا ہے:

وشق لہ من اسمہ لیجلہ

فذو العرش محمود و ھذا محمد

ترجمہ: ''اللہ نے حضور علیہ السلام کا نام اپنے نام سے مشتق کیا، تاکہ اسے بزرگی بخشے۔ عرش والا تو محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔''

مبارک نام...... محمد و محمود:

عزیز سامعین!

جب یہ بات ثابت ہوگئی تو حضور علیہ السلام کا یہ نام (محمد) اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ نام مبارک اپنے مسمٰی یعنی حمد پر مشتمل ہے۔ پس حضور علیہ السلام اللہ کے ہاں بھی محمود ہیں، فرشتوں کے ہاں بھی اپنے بھائیوں یعنی تمام رسولوں کے ہاں بھی محمود (قابلِ ستائش) ہیں اور تمام اہل زمین کے نزدیک بھی محمود ہیں۔ اگرچہ بعض زمین والوں نے سرکار دو عالم ﷺ کا انکار کیا ہے، کیونکہ حضور علیہ السلام کی ذات بابرکات میں جو صفات پائی جاتی ہیں، ہر عقل مند کے نزدیک قابلِ تعریف ہیں۔ اگرچہ کوئی شخص غرور، عناد یا جہالت کی بناء پر حضور علیہ السلام کے لئے ان کا انکار کرتے پھرے۔ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ سرکار دو عالم ﷺ ان اوصاف سے متصف ہیں تو مصروف تعریف و توصیف ہو جائے، کیونکہ وہ اس شخص کی تعریف تو کرتا ہے۔ جو ان صفات سے متصف ہے، ہاں حضور علیہ السلام میں ان صفات کا ہونا اسے معلوم نہیں۔ تو حقیقت میں وہ حضور علیہ السلام ہی کا ثناء گو ہوا۔ حضور علیہ السلام صفت حمد سے اس طرح مختص ہیں کہ کسی اور میں یہ مفہوم جمع نہیں، آپ محمد ہیں، احمد ہیں۔ آپ کی امت (الحمادون ہے) جو رنج و راحت میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ امت کی نماز حمد

Marfat.com

سے شروع ہوتی ہے۔آپ کا خطبہ حمد سے شروع ہوتا ہے، آپ کی کتاب حمد سے شروع ہوتی ہے۔اللہ کے ہاں لوح محفوظ میں ایسا ہی ہے، حضور علیہ السلام کے خلفاء اور صحابہ کرام نے قرآن مجید لکھا تو ابتدا حمد سے کی۔ حضور علیہ السلام کے ہاتھ میں قیامت کے دن لواء الحمد (حمد کا پرچم) ہوگا اور جب شفاعت کیلئے اپنے رب کے حضور سجدہ کریں گے اور اس سلسلہ میں آپ کو اجازت ہوگی تو ایسے کلمات سے اللہ کی حمد وثناء کریں گے جو اسی وقت اللہ آپ پر کھولے گا ''وہی مقام محمود'' کے مالک ہیں کہ پہلے پچھلے سب حضور ﷺ پر رشک کریں گے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا))

ترجمہ: ''اور رات کا کچھ وقت اس کی عبادت میں جاگ کر گزار و یہ تمہارے لئے زائد نماز ہے۔ عنقریب تمہیں تمہارا پروردگار مقام محمود پر فائز کرے گا۔''

جب آپ اس مقام پر فائز ہوں گے تو میدان محشر والے سب حضور کی حمد وثناء کریں گے۔کیا مسلمان کیا کافر، کیا پہلے کیا پچھلے، پس حضور علیہ السلام محمود (لائق حمد) ہیں، کہ انہی کے ذریعے زمین ہدایت، ایمان، علم مفید اور نیک عمل سے پُر ہوئی۔انہی سے دل کھلے اور اہل زمین سے اندھیرے کافور ہوئے۔آپ ہی نے ان کو شیطان کے چنگل سے آزاد کیا یعنی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، اس کا انکار کرنا، اس سے بے خبر ہونا، یہاں تک کہ اس سے آپ کے غلاموں نے دنیا وآخرت کا شرف پایا کہ آپ کی رسالت نے زمین والوں کو وہ سب کچھ دیا جس کی انہیں ضرورت تھی، کیونکہ وہ بت پرستوں، صلیب پرستوں، آتش پرستوں، ستارہ پرستوں اور اللہ کے غضب زدہ لوگوں میں بھٹک رہے تھے جن پر بار بار اللہ کا غضب نازل ہوا۔سرگرداں تھے، نہ رب کو پہچانیں جس کی بندگی کرسکیں اور نہ آداب بندگی ہی جانیں، لوگ ایک دوسرے کو کھا رہے تھے۔جسے کوئی چیز پسند آجاتی اسی کی طرف بلاتا جو اس کی مخالفت کرتا اس سے لڑتا، زمین پر قدم بھر جگہ نور رسالت سے منور نہ تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اہل زمین عربوں اور عجمیوں کو دیکھا، تو دین صحیح کے چند بچے کھچے آثار کو چھوڑ کر سبھی پر ناراض ہوا۔پس اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تمام ملکوں اور بندوں کو سیراب کیا، آپ سے اندھیروں کو ختم کیا اور مری ہوئی مخلوق کو زندگی بخشی، گمراہی سے ہدایت اور جہالت کی جگہ علم بخشا۔ملت کو کثرت اور ذلت کے بعد عزت عطا کی۔غربت کی جگہ خوشحالی دی۔حضور علیہ السلام کے ذریعے اندھی آنکھوں کو بینائی، بہرے کانوں اور غلاف چڑھے ہوؤں کو شنوائی نصیب ہوئی۔لوگوں کو ان کے رب اور معبود کی وہ پہچان کرائی جو آخری درجہ کی معرفت وہ حاصل کرسکتے تھے۔اس کی ذات، صفات اور افعال کے ذکر میں ابتداء فرمائی، بار بار بات دہرائی، اختصار اور طوالت دونوں سے کام لیا، یہاں تک کہ ایماندار بندوں کے دلوں میں رب سبحانہ وتعالیٰ کی معرفت روشن تر ہوگئی اور اس سے شک وشبہ کا بادل چھٹ گیا، جیسے چودھویں کے چاند سے بادل چھٹ جاتا ہے اور اس معرفت وپہچان میں اپنی امت کو نہ اپنے سے پہلے کسی آنے والے کا محتاج رکھا اور نہ بعد میں آنے والے کا، بلکہ ان کی کافی شافی رہنمائی فرمادی اور اس مسئلہ میں گفتگو کرنے والے ہر آدمی کو ان سے بے پرواہ کردیا:

((اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم ان فی ذلک لرحمۃ وذکر

Marfat.com

لقوم یؤمنون))

ترجمہ: ''کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے، بے شک اس میں رحمت اور نصیحت ہے یقین والوں کیلئے۔''

ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں حضور علیہ السلام کی یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ایک صحابی کے ہاتھ میں تورات کا ایک ٹکڑا دیکھا تو فرمایا: کسی قوم کے گمراہ ہونے کیلئے یہ کافی ہے جو کتاب ان کے نبی پر نازل ہوئی ہے اس کی جگہ کسی اور کی پیروی کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی:

((اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب ویتلی علیھم ان فی ذلک لرحمة وذکر یقوم یومنون))

ترجمہ: ''کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے بے شک اس میں رحمت اور نصیحت ہے یقین والوں کیلئے۔''

اور حضور علیہ السلام نے ان کو وہ راستے بتائے جو ان کو ان کے رب، اس کی رضاء اور اس کے مقام عظمت تک پہنچائیں۔ پس کوئی نیکی حکم دیئے بغیر نہ چھوڑی اور کوئی برائی منع کیے بغیر نہ چھوڑی جیسا کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

''جو چیز تمہیں جنت کے قریب کرے میں نے اسی کا تمہیں حکم دیا ہے اور جو چیز تمہیں آگ (جہنم) کے قریب کرے میں نے اسی سے تمہیں روکا ہے۔''

حضرات محترم!

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں فوت ہوئے کہ آسمان میں کوئی پرندہ بھی اگر اپنے پر ہلاتا ہے تو ہمیں اس سے کسی چیز کا علم یاد آجاتا ہے اور حضور علیہ السلام نے ان کو ان کے رب کے حضور پیشی کا حال تک بتادیا اور مکمل بتایا دیا کہ بات کھول دی اور واضح کر دی۔ بندوں کو فائدہ دینے والا اور ان کو ان کے رب کے قریب کرنے والا جو بھی علم تھا اس کا دروازہ کھول دیا اور جو مشکل تھی اسے وضاحت سے بیان کر دیا۔ یہاں تک کہ گمراہ دلوں کو ہدایت دی اور بیمار دلوں کو اس سے شفاء عطا کی اور ان کے صدقے جاہلوں کی فریادرسی فرمائی۔ تو پھر ان سے بڑھ کر کون سا انسان نام محمد سے موسوم ہونے کا زیادہ حقدار ہے؟ اللہ ان کو امت کی طرف سے بڑی سے بڑی جزا عطا فرمائے۔ دو قولوں میں سے صحیح تر قول یہ ہے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

صفت رحمت:

محترم سامعین!

ہمارے نبی کریم ﷺ کی ایک صفت رحمت بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((وما ارسلناک الا رحمةً للعلمین))

ترجمہ: ''حبیب! ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

Marfat.com

رحمۃ للعالمین اپنے عموم پر ہے۔اس تقدیر پر اس میں دو وجہیں ہیں۔اول یہ کہ تمام جہانوں کو عمومی طور پر حضور علیہ السلام کی رسالت سے فائدہ ہوا ہے۔حضور کے غلاموں کو اس طرح کہ انہوں نے آپ کے صدقے دنیا و آخرت کی عزت پائی۔

آپ کے دشمنوں اور لڑنے والوں کو یوں کہ ان کو جلد قتل کروادیا اور ان کی موت ان کی زندگی سے ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے، کیونکہ زندگی ان کے اخروی عذاب میں شدت کا باعث ہے کہ بدبختی ان کا مقدر ہو چکی ہے، پس کفر میں طویل زندگی بسر کرنے سے جلدی مر جانا ان کیلئے زیادہ بہتر ہے۔

رہے آپ سے معاہدہ کرنے والے، تو وہ دنیا میں آپ کے زیر سایہ، آپ کے وعدے اور ذمے داری میں زندہ رہے اور حضور سے لڑنے والوں کی بہ نسبت کم تر جرائم میں ملوث ہوئے۔رہے منافق، تو محض زبانی اظہار ایمان سے ان کو جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ مل گیا اور میراث وغیرہ میں ان پر مسلمانوں کے احکام جاری ہوئے اور رہ گئے دور دراز بسنے والی قومیں، تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو بھیج کر عذاب سے اہل زمین کو بچالیا، پس حضور علیہ السلام کی رسالت سے تمام جہانوں کو فائدہ پہنچا۔

دوسرے یہ کہ حضور علیہ السلام ہر ایک کیلئے رحمت ہیں، لیکن مسلمانوں نے اس رحمت کو قبول کیا اور دنیا و آخرت میں اس سے نفع مند ہوئے۔رہے کافر تو ان کے رد کرنے سے ان کے حق میں رحمت ہونے سے یہ خارج تو نہیں ہوگئی، لیکن انہوں نے خود ہی اسے قبول نہ کیا۔جیسے کہا جائے کہ اس بیماری کی یہ دوا ہے۔اب اگر مریض اس دوا کو استعمال ہی نہ کرے، تو یہ دوا ہونے سے خارج تو نہیں ہوگی اور جن وجوہات کی بنا پر حضور علیہ السلام کی تعریف کی جاتی ہے ان میں سے ایک وجہ وہ اخلاق کریمانہ اور عادات پسندیدہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو پیدا فرمایا کہ جس آدمی نے آپ کے اچھے اخلاق اور بہترین عادات کو دیکھا اسے یقین ہو گیا کہ آپ ہی مخلوق میں بہترین اخلاق اور حسین ترین عادات کے مالک ہیں۔نبی کریم علیہ السلام تمام مخلوق میں سب سے بڑے عالم، سب سے بڑے امانت دار، سب سے بڑے سچی بات کہنے والے، سب سے بڑے برداشت والے، سب سے زیادہ جود و سخا والے، سب سے بڑے بوجھ اٹھانے والے، بڑے معاف کرنے والے اور بڑے بخشنے والے ہیں، سخت ترین جہالت کے مظاہرے پر بھی زیادہ برداشت کا ہی اظہار فرماتے۔جیسا کہ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے:

''تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اس طرح تھی: ''محمد میرے بندے اور رسول ہیں۔میں نے ان کا نام (متوکل) رکھا ہے۔نہ ترش رو، نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور مچانے والے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے، بلکہ معاف فرماتے اور بخش دیتے ہیں اور جب تک میں ان کے ذریعے بگڑے دین کو صحیح حال میں قائم نہ کرلوں، اندھی آنکھوں کو بینا نہ کردوں، بہرے کانوں کو سننے والا اور پردوں میں لپٹے دلوں کو منور نہ کردوں، ان کو موت نہ دوں گا یہاں تک کہ لوگ (لا الا الہ اللہ) کا اقرار کرلیں۔''

اور حضور علیہ السلام سب سے بڑھ کر مخلوق پر رحم و شفقت فرمانے والے ہیں اور دین و دنیا میں مخلوق کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے ہیں۔اللہ کی مخلوق میں فصیح تر اور کثیر معانی کو مختصر ترین مدلل الفاظ سے تعبیر فرمانے والے ہیں۔مقامات صبر میں سب سے بڑھ کر ڈٹ جانے والے، میدان جنگ میں سب سے بڑھ

Marfat.com

کر سچ بولنے اور سب سے بڑھ کر عہد و ذمہ پورا کرنے والے ہیں۔ نیکی کا بدلہ سب سے بڑھ چڑھ کر دینے والے، بہت انکساری کرنے والے، اپنی ذات پر، دوسروں کو سب سے بڑھ کر ترجیح دینے والے، ساری مخلوق سے بڑھ کر اپنے ساتھیوں کی حمایت کرنے والے اور بچانے والے، جس چیز کا حکم ملا اس پر سب مخلوق سے بڑھ کر قائم رہنے والے اور جس چیز سے منع کیا گیا اسے سب سے زیادہ چھوڑنے والے اور مخلوق میں سب سے زیادہ رحم کے رشتوں کو جوڑنے والے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی دل، سچی زبان، نرم لہجہ، بود و باش میں سب سے بڑے کریم ہیں۔ جو اچانک دیکھ لیتا ڈر جاتا اور جو جان پہچان کر کے گھل مل جاتا محبت کرنے لگتا۔ سرکار دو عالم ﷺ کی صفت بیان کرنے والا کہتا: میں نے ان جیسا نہ ان سے پہلے کوئی دیکھا نہ ان کے بعد۔''

اس حدیث جو لفظ ''اجود للناس'' آیا ہے اس سے مراد ہے: نیک دلی اور بہت نیکی اور یہ کہ سخاوت کا گویا چشمہ تھا جو سرکار کے سینہ سے پھوٹتا تھا اور ہر اچھی عادت اس میں موجود تھی اور ہر نیکی پنہاں، جیسا کہ بعض اہل علم نے کہا کہ دنیا بھر میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں مصطفیٰ سے زیادہ نیکی جمع ہو۔ اللہ نے تمام خیر و خوبی جمع کر کے سرکار ﷺ کے سینہ مبارک میں ودیعت فرما دی۔ اور یہ جو فرمایا کہ سرکار ﷺ تمام مخلوق سے بڑھ کر سچ بولنے والے تھے، سو یہ وہ خوبی ہے جس کا اقرار حضور سے لڑنے والے دشمنوں نے بھی کیا ہے۔ اس سلسلہ میں تمام دوستوں نے جو شہادت آپ کے حق میں دی اسے تو چھوڑ دو، کسی دشمن کو بھی کسی ایک جھوٹ کا تجربہ کبھی نہ ہوا۔ روئے زمین کے اہل کتاب اور مشرکوں نے حضور علیہ السلام سے طرح طرح کی جنگیں لڑیں اور عمر بھر کبھی کسی نے چھوٹے بڑے ایک جھوٹ کا بھی آپ کو طعنہ نہیں دیا۔

حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں:

''میں نے اپنے ماموں ابو جہل سے کہا: ماموں جان! کیا آپ محمد کے اس اعلان نبوت سے پہلے کبھی ان کو جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے۔ اس نے کہا: بخدا! میرے بھتیجے محمد ہمارے ہاں جوانی میں امین کے نام سے پکارتے جاتے تھے۔ اب بڑھاپے میں کب جھوٹ بول سکتے ہیں؟ میں نے کہا: ماموں جان! پھر تم ان کی پیروی کیوں نہیں کرتے؟ اس نے کہا: میرے بھانجے! بنی ہاشم اور ہم میں بزرگی کا جھگڑا ہے۔ انہوں نے کھانا کھلایا اور ہم نے کھلایا، انہوں نے پلایا اور ہم نے پلایا، انہوں نے پناہ دی اور ہم نے پناہ دی۔ جب ہم نے گھٹنے ٹیک دیئے اور اس طرح ان کے گروی ہو گئے جیسے میرا گھوڑا میرا گروی ہے تو انہوں نے کہا: نبی ہم میں سے ہیں۔ اب ہم ان کے آگے یہ دعویٰ کیسے پیش کر سکتے ہیں؟''

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا:

''ان کی باتیں آپ کو پریشان کرتی ہیں، دراصل وہ تمہیں نہیں جھٹلا رہے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور یقیناً تم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے تو انہوں نے جھٹلانے پر صبر کیا۔ یہاں تک کہ ہماری مدد ان کو آن پہنچی اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور تمہارے پاس تو نبیوں کی باتیں آ چکی ہیں۔''

اور یہ جو فرمایا (الینھم عریکۃ) اس کا مطلب ہے: آپ نرم مزاج ہیں، لوگوں سے قریب رہتے ہیں، جو دعوت

Marfat.com

دے اس کی دعوت قبول فرماتے ہیں۔ جو آپ سے اپنی حاجت مانگے اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔ جو آپ کے ارادے سے آئے اس کی دل جوئی فرماتے ہیں۔ نہ محروم کرتے ہیں، نہ ہی نامراد کر کے واپس کرتے ہیں، جب صحابہ کرام آپ سے کسی بات کا اظہار کرتے ہیں تو آپ ان کی موافقت کرتے ہیں اور ان کے مشورے کے بغیر کسی بات پر اڑ نہیں جاتے، بلکہ ان سے صلاح ومشورہ لیتے ہیں۔ آپ ان کے نیکوکاروں کی بات قبول فرماتے اور بدکاروں کو معاف فرماتے تھے یہ جو فرمایا: مایاالرمھم عشرہ اچھی بسر کرنے والے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جس ساتھی کے ساتھ گزر بسر فرماتے بہتری کریمانہ بسر فرماتے۔ چہرۂ اقدس پر ملال نہیں لاتے تھے، بات میں سختی نہیں فرماتے تھے اور اس سے چہرۂ مبارک پھیرا نہیں کرتے تھے۔ زبان کی لغزشوں پر گرفت نہیں فرماتے تھے۔ بدتمیزی سے کوئی بات ہو جاتی تو اس پر مواخذہ نہیں فرماتے تھے، بلکہ ان کے خاندان والوں سے انتہائی احسان فرماتے اور ان کا بھاری بوجھ اٹھاتے۔ پس حضور کی گزر بسر ان کی تمام تکالیف ومظالم برداشت کرنا تھا۔ ان میں سے کسی پر نہ غصہ ہوتے، نہ ملامت کرتے، نہ اس سے کوئی ایسی بات فرماتے جو اسے ناپسند ہو (بشرطیکہ شریعت کا تقاضہ نہ ہو) جو آپ سے گھل مل جاتا وہ آپ کی قربت و توجہ سے متاثر ہو کر کہتا کہ میں آپ کا سب سے بڑھ کر محبوب ہوں کہ آپ اس کے مسئلہ کا اہتمام فرماتے، اس کی خیر خواہی کرتے، اس پر احسان فرماتے اور اس کی سختی کو برداشت فرماتے تو اس گزر بسر سے بڑھ کر کریمانہ کون سی زندگی ہے۔؟

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے اپنے والد سے اپنے ہم نشینوں کے ساتھ نبی علیہ السلام کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہمیشہ ہنس مکھ، آسان عادت، نرم پہلو، نہ ترش رو نہ عیب گو، سخت طبع، نہ شور مچانے والے، فحش گو، نہ بے جا تعریف کرنے والے، نہ جس کی خواہش نہ ہوتی اس سے بے توجہ۔ آپ کا امیدوار کبھی مایوس ہوتا نہ نامراد۔ تین باتوں سے اجتناب کرتے۔ نہ کسی کی برائی کرتے، نہ عیب لگاتے، نہ اس کی چھپی باتوں کی ٹوہ میں لگتے۔ وہی بات کرتے جس کے ثواب کی امید ہو۔ جب بات فرماتے ہم نشین اس طرح گردنیں جھکا لیتے جیسے ان کے سروں پر پرندے ہوں، جب آپ خاموش ہو جاتے تب وہ بات کرتے۔ باہمی گفتگو میں جلد بازی نہ کرتے۔ کوئی آدمی آپ کے سامنے بات کرتا سب خاموش ہو جاتے، یہاں تک کہ وہ بات سے فارغ ہو جاتا (صحابہ کرام) کی گفتگو آپ کے حضور ایسے ہوتی جیسے پہلی بار گفتگو کرنیوالے کی۔ آپ بھی اس بات پر ہنستے جس پر دوسرے ہنستے اور جس پر باقی لوگ خوش ہوتے آپ بھی خوش ہوتے۔ کوئی اجنبی شخص بدتمیزی سے بات کرتا یا کچھ مانگتا تو آپ کے ساتھی اسے بٹھانے کی کوشش کرتے۔ فرمایا کرتے: جب کسی حاجت مند کو دیکھو تو عطا کرو۔ صرف اس تعریف کو قبول فرماتے جو احسان کے بدلے میں کرے۔ جب تک کوئی بات ختم نہ کر لے، بات نہ کاٹتے، پھر ٹوکنا ہوتا تو یا منع کر کے ٹوکتے یا اٹھ کھڑے ہوتے۔''

یہ جو فرمایا کہ جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا ڈر جاتا، مرعوب ہو جاتا اور جان پہچان کے بعد جو آپ سے گھل مل جاتا، پیار کرنے لگتا۔''

یہ حضور علیہ السلام کے دو وصف ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ سچے اور پرخلوص بندوں کو موصوف فرماتا ہے، یعنی

Marfat.com

رعب اور محبت، آپ پر رعب ومحبت دونوں کا نزول ہوتا۔ لہٰذا جو دیکھتا مرعوب ہو جاتا اور آپ کی بڑائی سے ڈرنے لگتا اور اس کا دل آپ کے جاہ وجلال سے بھر جاتا، خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ ہوتا اور جب آپ سے گھل مل جاتا اور اٹھنے بیٹھنے لگتا تو سب مخلوق سے بڑھ کر آپ سے محبت کرنے لگتا۔ یہ ہے آپ کا مرتبہ عظیم، پسندیدہ اور قابل تعظیم وتکریم، یہی کمال محبت ہے کہ اس کا تعلق محبت ورعب دونوں سے ہوتا ہے۔ پس رعب کے بغیر محبت وعظمت ناقص اور ہیبت وتعظیم بھی محبت کے بغیر، جیسے قادر وظالم کیلئے نقص ہے۔ کمال یہ ہے کہ محبت ومودت اور جاہ وجلال جمع ہوں۔ اور یہ کمال صرف اس وقت حاصل ہوتا ہے جب محبوب میں صفات کمال ہوں جن کی بنا پر وہ عظمت ومحبت کا مستحق ہو۔ اور جب کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں یہ صفات کمال ہر ایک سے بڑھ کر موجود ہیں تو اس کا حق ہے کہ اس کی تعظیم وبڑائی بیان کی جائے، اس سے ڈرا جائے اور اس سے محبت کی جائے دل کے ایک ایک جز کے ساتھ اور اس میں کسی کو اس کا شریک نہ کیا جائے کہ یہی وہ شرک ہے جسے اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا کہ کوئی شخص اس خصوصی محبت میں اللہ اور اس کی مخلوق میں برابری کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً یحبونھم کحب اللہ والذین امنوا اشد حباً للہ))

ترجمہ: ''لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شریک اختیار کر لیتے ہیں، ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے اور جو ایمان والے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔''

اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ جو کوئی اللہ کے سوا کسی اور سے ایسی محبت کرے جیسی اللہ سے کرنی چاہیے تو اس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرالیا۔ جہنمی لوگ جہنم میں اپنے معبودوں سے کہیں گے:

((واللہ ان کنا لفی ضلل مبین ٥ اذ نسویکم برب العلمین))

ترجمہ: ''اللہ کی قسم! ہم ہی کھلی گمراہی میں تھے، جب تمہیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے۔''

ان کا بتوں کو اللہ کے برابر ٹھہرانا یہ نہ تھا کہ انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے یا ان کو اور ان کے باپ دادا کو پیدا کیا ہے، بلکہ انہوں نے اللہ کے برابر اپنے معبودوں کو پروردگار عالمیان کے ساتھ اس محبت میں برابر کر لیا تھا جو اللہ سے کرتے تھے، کیونکہ حقیقت عبادت محبت وذلت ہی تو ہے۔ یہی وہ جاہ وعزت ہے جس سے اللہ نے اپنے اس قول سے اپنی ذات کو متصف فرمایا ہے:

((تبرک اسم ربک ذی الجلل والاکرام))

ترجمہ: ''تیرے پروردگار کا نام بڑی برکت والا ہے (جو پروردگار) جلال وعزت والا ہے۔

دو قولوں میں صحیح تر یہ ہے کہ جلال کا معنی ہے تعظیم اور اکرام کا معنی ہے محبت۔ یہی مفہوم بندے کے اس قول کا ہے: **لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔**

اسی لیے مسند امام احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

((الزموبیاذ الجلال والاکرام))

ترجمہ: ''یا ذا الجلال والاکرام کو لازمی طور پر اپنا لو۔''

مسند ابو یعلی الموصلی میں بعض صحابہ کرام سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کا اسم اعظم معلوم کرنا چاہا تو خواب

Marfat.com

میں دیکھا کہ آسمان کے ستاروں میں لکھا ہے۔

انسان کی ہر محبت و تعظیم، اللہ کی محبت و تعظیم کے تابع کر کے ماننا ہی جائز ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کہ یہ دراصل بھیجنے والے کی تعظیم و محبت کی تکمیل ہے۔ بے شک حضور ﷺ کی امت جو آپ سے محبت کرتی ہے محض اس لیے کہ اللہ آپ سے محبت کرتا ہے اور امتی آپ کی تعظیم و تکریم اسی لیے کرتے ہیں کہ اللہ ان کی تعظیم و تکریم فرماتا ہے چونکہ اللہ کی محبت کی وجہ سے ہے لہٰذا اللہ ہی کی محبت ہے۔ یونہی علماء کی عزت، اہل ایمان اور صحابہ کرام کی عزت و تکریم، اللہ اور رسول کی محبت کے تابع ہے۔ مقصد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رعب و محبت کا فیضان کیا اور ہر مخلص ایمان والے نے اس سے حصہ لیا۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

''مومن مٹھاس اور رعب والا ہوتا ہے، یعنی محبت کرتا اور جلال و رعب ڈالتا ہے کہ اللہ نے اس کو ایمان کا لباس پہنایا ہے جس کا یہی تقاضا ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام کے دلوں میں جتنی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی، کسی کے دل میں اتنی محبت کسی کی نہیں ہوسکتی، نہ ہی ایسی ہیبت و عظمت۔ حضرت عمرو بن العاص فرماتے ہیں: اسلام لانے کے بعد کوئی شخص مجھے حضور علیہ السلام سے بڑھ کر محبوب و معظم نہ رہا۔ فرمایا: اگر میں تمہارے سامنے حضور علیہ السلام کی صفت کرنا چاہوں تو نہیں کرسکوں گا کیونکہ میں حضور علیہ السلام کے جاہ و جلال کی وجہ سے کبھی آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ ہی نہ سکا۔ عروہ بن مسعود (حدیبیہ میں کفار مکہ کے سفیر) نے قریش سے کہا تھا: اے قوم! اللہ کی قسم! میں قیصر و کسریٰ اور دیگر بادشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں، مگر میں نے نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم و تکریم کرتے ہوں جتنی محمد کے ساتھی محمد کی کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! تعظیم کے پیش نظر وہ نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے نہیں اور جب وہ کھنگار بھی تھوکتا ہے تو ان میں سے کسی کے ہاتھ پر ہی پڑتا ہے جسے وہ اپنے منہ اور سینے پر مل لیتا ہے، اور جب وہ (نبی) وضو کرتا ہے تو اس کے استعمال شدہ پانی پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوصاف سے متصف ہیں جو بار بار اور بتکرار حمد و ثناء کے مقتضی ہیں، تو آپ کا نام محمد رکھا گیا۔ یہ ایسا نام ہے جو اپنے مسمی اور معنی کے مطابق ہے۔''

عزیز ترین نام:

پیارے پیارے دینی بھائیو!

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہیں جو ہمیں بہت زیادہ عزیز ہیں۔

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو زندگی سے زیادہ عزیز ہیں۔

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو بیٹی سے زیادہ عزیز ہیں۔

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو بیٹے سے زیادہ عزیز ہیں۔

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو بہن سے زیادہ عزیز ہیں۔

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو بھائی سے زیادہ عزیز ہیں۔

Marfat.com

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو بیوی سے زیادہ عزیز ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ماں سے زیادہ عزیز ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو باپ سے زیادہ عزیز ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر ایک چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔

پیارا نام ﷺ:

ذی وقار سامعین!
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جو ہمیں بہت پیارے ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو جان سے زیادہ پیارے ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو مال سے زیادہ پیارے ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو دل کی دھڑکن سے زیادہ پیارے ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو خون کی گردش سے زیادہ پیارے ہیں۔

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام:

ذی وقار حاضرین!
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شہد سے زیادہ میٹھے ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اولاد سے زیادہ پیارے ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ماں سے زیادہ مہربان ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو باپ سے زیادہ شفیق ہیں۔

نام محمد ﷺ......قیمتی، شاداب وشگفتہ:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو بہار سے زیادہ شاداب ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو چٹان سے زیادہ مضبوط ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو سورج سے زیادہ روشن ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو چاند سے زیادہ سفید ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو گلاب سے زیادہ شگفتہ ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو پھول کی کلی سے زیادہ عفیف ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو موتی سے زیادہ منزہ ہیں۔

Marfat.com

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کرن سے زیادہ اجلا ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو حقیقت سے زیادہ سچا ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو عقیدت سے زیادہ سچا ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو حسن سے زیادہ حسین ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو لعل گوہر سے زیادہ قیمتی ہیں۔
وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کائنات کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی اور عزیز ہیں۔

احمد اور محمد میں فرق:

حاضرین کرام!

لفظ احمد ومحمد میں فرق دوطرح سے ہے:

اول: یہ کہ محمد کا مطلب ہے جس کی یکے بعد دیگرے تعریف کی جائے، یہ دلالت کرتا ہے کہ آپ کی حمد کرنے والوں کی حمد بہت زیادہ ہیں اور احمد، حمد سے اسم تفضیل ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ جس حمد وثناء کے آپ حقدار ہیں، وہ اس سے افضل ہے، جس کے دوسرے مستحق ہیں۔ پس محمد میں حمد زیادہ ہوتی ہے کمیت (مقدار) کے لحاظ سے اور احمد میں حمد زیادہ ہوتی ہے کیفیت (مرتبہ) کے لحاظ سے۔ پس کسی انسان کی جو تعریف ہوسکتی ہے آپ کی سب سے زیادہ اور سب سے اعلیٰ حمد وثناء کی جاتی ہے۔

دوم: یہ کہ محمد وہ ہے جس کی بتکرار تعریف کی جائے جیسا کہ گزر چکا ہے اور احمد وہ ہے جس نے اپنے رب کی تمام حمد وثناء کرنے والوں سے افضل حمد وثناء کی ہو تو ایک نام پاک یعنی محمد نے بتایا کہ آپ قابل صنعت وثناء ہیں اور دوسرے نام پاک یعنی احمد نے بتایا کہ آپ سب سے زیادہ اپنے رب کی حمد وثناء کرنے والے ہیں۔

یہی قیاس وقانون بھی ہے، کیونکہ بصریوں کی ایک جماعت کے نزدیک اسم تفضیل اور ''افعل تعجب'' صرف فاعل کے فعل سے بنتے، مفعول کے فعل سے نہیں بنتے (یعنی فاعلیت کے معنی کے لئے آتے ہیں، مفعولیت کیلئے نہیں آتے) دوسروں نے ان سے اس مسئلے میں اختلاف کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اسم تفضیل و تعجب فاعل اور مفعول دونوں کے فعلوں سے بنتے ہیں (فاعلیت اور مفعولیت، دونوں کیلئے آتے ہیں) مقصد یہ کہ حضور علیہ السلام کے نام محمد اور احمد اس لیے رکھے گئے ہیں کہ آپ کی حمد سب سے زیادہ اور سب سے افضل کی جاتی ہے۔ پس دونوں مبارک نام اسم مفعول کے معنی میں ہیں اور یہی مذہب مختار ہے۔ حضور کی مدح میں یہ بات بلیغ تر اور اس کا مفہوم کامل تر ہے۔ اور اگر اس سے فاعلیت کا معنی مراد لیا جائے تو آپ کا اسم گرامی حماد ہوگا یعنی بہت تعریف کرنیوالا۔ جیسے آپ کا اسم گرامی محمد ہے یعنی جس کی بہت تعریف کی جائے۔ تو بے شک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد وثناء کرنے والے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ کا نام نامی فاعل کے معنی میں ہوتو بہتر ہوگا کہ نام نامی حماد ہو، جیسے آپ کی امت کا ہے۔ نیز یہ دونوں پاکیزہ نام

Marfat.com

سرکار ﷺ کے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ سے مشتق ہیں، جن کی بنا پر ہی آپ اسم گرامی محمد و احمد سے موسوم ہونے کے مستحق ٹھہرے کہ حضور ہی کی ذات گرامی ہے۔ جس کی دنیا اور آخرت والے، آسمان والے اور زمین والے سبھی تعریف کرتے ہیں۔ پس آپ اپنے کثیر اوصاف محمودہ کہ جن کے شمار سے شمار کرنے والوں کے اسماء و عدد ختم ہو جائیں، کی وجہ سے ہی حمد کے ایسے دو مشتقوں (محمد و احمد) سے موسوم ہوئے جو عظمت و شوکت میں فضیلت و زیادتی کا تقاضا کرتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ سے پہلے کسی کا نام محمد یا احمد نہیں رکھا گیا:

حاضرین وناظرین!

قاضی عیاض مالکی نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے پہلے ان دوناموں سے کسی کو موسوم نہ ہونے دیا یعنی محمد اور احمد۔ وہ جو اسم گرامی احمد پہلی کتابوں میں آیا ہے، اور جس کیساتھ عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی، تو اللہ نے اپنی حکمت سے نہ تو آپ سے پہلے کسی کا نام رکھنے دیا اور کسی دعویدار کو آپ سے پہلے اس کا دعویٰ کرنے دیا کہ کمزور دلوں میں شک وشبہ پیدا نہ ہو۔ رہ گیا اسم گرامی محمد تو یہ نام بھی کسی عربی یا غیر عربی نے آپ کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے صرف اس وقت رکھنا شروع کیا جب یہ بات ہر طرف مشہور ہوگئی کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے جس کا نام محمد ہے تو کچھ عربوں نے اپنے بیٹوں کا نام اس امید پر رکھنا شروع کر دیا کہ شاید انہی میں سے وہ محمد ہوں اور اللہ بہتر جانتا کہ اپنی رسالت کی امانت کہاں رکھے گا۔''

رسول اللہ کے نام پر نام رکھنا:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

میں نے عارف باللہ عبداللہ بن ابی جمرہ کی شرح مختصر بخاری میں حضور علیہ السلام کے اس فرمان کے تحت:

((تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی))

''میرے نام پر نام رکھو، اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔''

میں نے یہ عبارت دیکھی ہے:

''حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو اپنے نام پر نام رکھنے کی اجازت اس لیے دی کہ اس میں خیر و برکت ہے۔ کہتے ہیں کہ جس گھر میں محمد نامی کوئی شخص رہتا ہو وہ خیر و برکت سے خالی نہیں ہوتا۔ قیامت کے دن جب اسے اس کے نام محمد سے پکارا جائے گا، ہر کوئی یہ نام سن کر سر اٹھائے گا۔ کامیاب و کامران ہوگا۔ اس بارے میں اس سے ملتے جلتے بکثرت آثار منقول ہیں۔ میں نے ایک بابرکت عالم کو دیکھا جس کی کافی اولاد تھی۔ انہوں نے ہر بچے کا نام محمد رکھا ہوا تھا۔ ان میں صرف کنیت سے امتیاز ہوتا تھا، کیونکہ وہ روایت انہوں نے سن رکھی تھی جس میں اس نام نامی کی خیر و برکت کا ذکر تھا اور جو کوئی اپنے بچے کا یہ نام رکھے اس کی فضیلت بیان ہوئی تھی، اسی لئے میں نے ان عالم صاحب اور ان کی اولاد کو ہمیشہ عظیم الشان خوشحالی میں ہی دیکھا ہے۔ نہ کسی سے طمع، نہ خوف، نہ دین سے غفلت۔

Marfat.com

حافظ سیوطی نے اپنی کتاب "الریاض الا ینقه فی اسما خیر الخلیقه" میں اس اسم گرامی پر کلام کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: محمد رسول الله اور فرمایا: وما محمد الا رسول اور فرمایا: ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله اور احادیث میں حضور کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ نام اقدس حضور کے مشہور ترین اور بزرگ ترین ناموں میں سے ہے۔ اسی لئے اس میں چند خاص چیزیں رکھی گئیں ہیں۔ ایک یہ کہ کافر جب تک اس کو زبان پر نہ لائے اس کا اسلام صحیح نہیں ہوسکتا۔ یوں کہے: محمد رسول اللہ (محمد اللہ کے رسول ہیں) پس اس جگہ احمد بولنا کافی نہیں، البتہ الحلیمی نے اسے اس شرط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے کہ اس کے ساتھ ابوالقاسم کا لفظ ملا دیا جائے اور الاسنوی نے التمہید میں اس کی توثیق کی ہے۔ دوسری یہ کہ تشہد (شہادت) میں بھی اس کو بولا جاتا ہے۔ اس کی جگہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور نام کو استعمال کرنا کافی نہیں، نہ ہی احمد کافی ہے۔ جیسا کہ شرح المہذب اور التحقیق میں لکھا ہے۔ یہی کلمہ خطبہ کا ہے۔ تیسری کہ اس کو بیت الخلاء میں لے جانا مکروہ ہے اور استنجا کے وقت اس کو ہاتھ سے بدلنا ضروری ہے۔ اگر اپنا نام محمد تھا اور اسی نیت سے انگوٹھی پر لکھوالیا تو بھی پاس رکھنا محل نظر ہے۔

نام مبارک کے اعداد:

ذی وقار ساتھیو!

چوتھے یہ کہ اسم نام گرامی سے ضرب، کسر اور بسط سے رسولوں کی تعداد نکلتی ہے جو کہ تین سو تیرہ ہے یوں کہ اس میں پہلی میم اور دوسری مشدد جو قائم مقام دو میموں کے ہے، کل تین میم ہوئے اور میم کی جب کسر کی جائے تو م، ی، م تین حرف بنتے ہیں۔ اس حساب سے ہر میم کے ابجد کے حساب سے نوے عدد بنتے ہیں۔ مثلاً: میم کے عدد میں چالیس یا (ی) کے عدد ہیں دس (دو میموں اور ایک یا (ی) کے عدد ہوئے نوے) پس تین میموں کے عدد ہوئے دو سو ستر۔ دال کے عدد ہیں پینتیس، یوں کہ دال (د) کے چار: الف (ا) کا ایک، لام) کے تیس (کل ۳۵) حاء کے آٹھ عدد اس میں کسر نہیں (کل ۳۱۳)۔

جناب عبدالمطلب اور نام کا انتخاب:

عزیزان گرامی!

پنجم: آپ کا یہ نام رکھنے کے بارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے ایک مینڈھا عقیقہ میں ذبح کیا اور آپ کا نام محمد رکھا۔ جب ان سے کہا گیا کہ ابوالحارث! محمد نام رکھنے پر کس چیز نے آپ کو آمادہ کیا، اور آپ نے ان کا نام باپ دادے کے نام پر نہیں رکھا تو انہوں نے فرمایا: میرا مقصد یہ ہے کہ آسمان پر اللہ ان کی تعریف کرے اور زمین پر لوگ۔

Marfat.com

سیدہ آمنہ وسیدنا عبدالمطلب کا خواب:

محترم المقام ساتھیو!

بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق کی یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب سلام اللہ علیہا فرمایا کرتیں کہ جب وہ حاملہ ہوئیں تو ان کے پاس آکر کہنے والے نے کہا: آپ اس امت کے آقا کی حاملہ ہیں، جب وہ زمین پر تشریف رکھیں تو کہنا میں ان کو اللہ واحد کی پناہ میں دیتی ہوں، ہر حاسد کی شر سے۔ کچھ دوسرے اشعار کے ساتھ، اور ان کا نام محمد رکھنا، تورات میں ان کا نام احمد ہے، زمین و آسمان والے اس کی تعریف کریں گے۔ انجیل میں ان کا نام احمد ہے، زمین و آسمان والے ان کی تعریف کریں گے۔ اور قرآن میں ان کا نام محمد ہے، پس اسی لیے والدہ ماجدہ نے آپ کا نام محمد رکھا۔''

الکلاعی نے اپنی کتاب سیرت میں کہا ہے کہ روایت ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ کا نام مبارک ایک خواب کی بنا پر محمد رکھا تھا۔ انہوں نے دیکھا گویا چاندی کی زنجیر ان کی کمر سے نکلی۔ اس کا ایک سرا آسمان پر اور دوسرا سرزمین پر ہے۔ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں، پھر وہ زنجیر ایک درخت سے بدل گیا جس کے ہر پتے پر روشنی ہے۔ مشرق ومغرب والے اس درخت سے لڑھک رہے ہیں۔ انہوں نے یہ خواب بیان کیا تو اس کی یہ تعبیر کی گئی کہ ان کی پشت سے ایک نومولود ہونے والا ہے، اہل شرق وغرب اس کی غلامی کریں گے۔ زمین و آسمان والے اس کی تعریف کریں گے، اسی لیے انہوں نے آپ کا نام محمد رکھا۔

اس روایت کے ساتھ جو حضور کی والدہ ماجدہ نے بیان فرمائی۔ حافظ سیوطی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں جس آسمان سے گزرا ہیں اپنا نام اس طرح لکھا پایا: ''محمد رسول اللہ''

حضرت آدم اور نام محمد:

ہم مجلس ساتھیو!

ابویعلی اور بزار نے روایت کیا اور طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام سے بھول ہوئی تو انہوں نے عرش کی طرف سر اٹھا کر کہا: ''اللہ! میں بحق محمد تجھ سے معافی چاہتا ہوں۔ اللہ نے وحی فرمائی، محمد کون ہیں۔؟ کہا: تیرا نام بڑا با برکت ہے، جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میں سر اٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھا، اس میں لکھا تھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں سمجھ گیا کہ جس کا نام تو نے اپنے نام سے ملا کر لکھا ہے اس سے بڑھ کر کوئی تیرے حضور بلند مرتبت نہیں، اللہ نے وحی کی: اے آدم! تیری اولاد میں سے وہ آخری نبی ہوں گے اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ اس کو حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا اور صحیح قرار دیا۔

خصوصیات نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم:

اور امام بیہقی نے ''دلائل النبوت'' میں روایت کیا۔ ابونعیم نے الحیلۃ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن

Marfat.com

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کے ہر درخت کے ہر پتے پر لکھا ہے:

((لا اله الا الله محمد رسول الله))

بزاز وغیرہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کی کہ وہ خزانہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے (فی کنوز ومقام کریم) یہ ایک سنہری تختی ہے جس میں لکھا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے اس پر تعجب ہے جسے تقدیر پر یقین ہے۔ پھر مشقت میں جتا رہتا ہے۔ مجھے اس پر تعجب ہے جس کو جہنم یاد ہے، پھر بھی ہنستا ہے مجھے اس پر تعجب ہے، جسے موت یاد ہے پھر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے غافل ہے۔

السیوطی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش تھا: **لا اله الا الله محمد رسول الله**۔

طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نگینہ آسمانی تھا، جو اللہ نے ان کو عطا کیا تھا۔ انہوں نے اسے اپنی انگوٹھی میں جڑ لیا۔ اس کا نقش تھا: ''**انا الله لا اله الا انا محمد عبدی ورسولی**'' فرمایا کہ صحیح تر حدیث جو نام محمد رکھنے کی فضیلت میں آئی ہے وہ حضرت امامہ الباہلی کی حضور علیہ السلام سے یہ روایت ہے: ''جس کا بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام محمد رکھا، میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے، وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائے'' اس کی سند میں کوئی ضعف نہیں۔''

ابن حجر مکی نے شرح شمائل میں فرمایا:

''اسم محمد واحمد کی مزید خوبی یہ ہے کہ دونوں میں حروف جلالت برابر ہیں۔''

ان دونوں مبارک ناموں کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ جو کوئی ان کو کسی ورق پر لکھ کر اپنے پاس رکھ لے اور ہمیشہ دیکھتا رہے اور حضور علیہ السلام پر درود وسلام بھیجتا رہے، تو اس کو نیند کی حالت میں سرکار دو عالم کی زیارت کثرت سے ہوگی۔

حضور علیہ السلام کے تمام ناموں میں مشہور تر نام محمد ہے اور آپ سے پہلے کسی نے یہ نام نہیں رکھا، لیکن جب آپ کے نور ظہور کا زمانہ قریب آ گیا اور آپ کا ذکر ہر طرف پھیلنے لگا تو اہل کتاب نے اپنے بیٹوں کا نام اس امید پر ''محمد'' رکھا کہ شاید ہمارا بیٹا نبی بن جائے۔ ایسے بچوں کی تعداد پندرہ تھی۔

حضور علیہ السلام کے پاکیزہ نام کہا گیا ہے کہ ایک ہزار ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو ہزار بیس ہیں، لیکن ان سب میں سننے میں لذیذ تر اور دل کو سب سے زیادہ تسکین دینے والا، چشمہ فرحت وسرور یہی بابرکت نام ہے۔ اگرچہ آپ کے تمام نام ایسے ہی معظم ومکرم ہیں۔ شارح دلائل نے شروع میں فرمایا: سرکار کا یہ نام اقدس مشہور تر، مخصوص تر اور معروف تر ہے، اسی نام اقدس سے اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں سکرات کو بلاتا ہے اور بلائے گا اور یہی نام پاک کلمہ توحید میں آیا ہے۔ اسی سے آدم علیہ السلام کی کنیت (ابو محمد) رکھی گئی اور اسی نام اقدس سے انہوں نے شفاعت چاہی۔ اور حضرت حوا کے حق مہر کے طور پر اسی نام پاک پر انہوں نے درود پڑھا تھا، اور خود حضور علیہ السلام اپنا یہی نام بتاتے تھے۔ فرماتے ہیں: **انا محمد بن عبد الله**۔

Marfat.com

والذی نفس محمد بیدہ، فاطمۃ بنت محمد۔ کسی کو خط لکھتے تو اس طرح من محمد رسول اللہ۔ اسی نام سے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں، اور اسی نام سے قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام تمام انسانوں کو شفاعت کیلئے آپ کا دروازہ دکھائیں گے۔ حدیث معراج میں حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی نام پاک سے آپ کا تعارف کروایا۔ حدیث معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی آپ کا یہی نام مبارک لیا۔ آپ کی پیدائش پر آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے بھی یہی نام رکھا۔ اسی نام مبارک سے قوم آپ کو پکارتی تھی۔ پہاڑوں کے فرشتے نے بھی آپ کو اسی نام سے آواز دی۔ فرشتہ موت آپ کی روح قبض کر کے اپنے ہمراہ لے کر آسمان کی طرف، یہی نام مبارک لے لے کر روتا جاتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ جنت کا دروازہ کھلوائیں گے اور نگران فرشتہ نام پوچھے گا تو وہاں بھی آپ یہی نام لیں گے۔ یونہی دوسرے کئی مقامات جو اس وقت میرے ذہن میں حاضر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد رسول اللہ۔

یہ صفت سے منقول ہے، کیونکہ دراصل یہ حمد مضاعف سے اسم مفعول ہے، پھر اس کو نقل کر کے حضور علیہ السلام کا علم مقرر کیا گیا۔ معنوی لحاظ سے یہ صیغہ کیونکہ ثلاثی مجرد میں مبالغہ کا معنی پیدا کرنے کیلئے مضاعف کیا جاتا ہے (لفظی اضافہ کیا جاتا ہے) اصل میں حمد فعل مجہول سے محمود (اسم مفعول بنا) پھر اس کو (لفظی اضافہ کر کے) حمد اور اس سے اسم مفعول بھی محمد بنایا گیا اور یہ مبالغہ کیلئے کیا گیا، کیونکہ اس میں حمد یکے بعد دیگرے تکرار کے ساتھ ہوتی ہے۔ پس لغت میں محمد کا مطلب ہوگا: الذی یحمد حمدا بعد حمد" جس کی یکے بعد دیگرے ثناء کی جائے۔'' اور مفعل کا لفظ، جیسے مضرب اور ممدح تو صرف اس ذات کیلئے آیا کرتا ہے، جس پر فعل یکے بعد دیگرے تکرار کے ساتھ آئے پس یہ نام حضور علیہ السلام کی ذات اور معنی کے مطابق ہے کیونکہ آپ کی ذات پاک تمام کائنات کی زبانوں پر ہر ہر پہلو سے ستودہ ہے۔ حقیقت کے لحاظ سے، اوصاف کے لحاظ سے، جسم اور عادات کے لحاظ سے تمام اعمال، احوال، علوم، اور احکام کے لحاظ سے اور تمام ان چیزوں کے لحاظ سے جو آپ کے صدقے نازل ہوئیں اور ظاہر ہوئیں۔ پس وہ قابل ستائش ہیں زمین و آسمان میں اور دنیا و آخرت میں۔ دنیا میں یوں کہ اللہ نے آپ کے ذریعے ہدایت دی۔ اور آپ کے صدقے سے علم و حکمت سے مالا مال فرمایا۔ اور آخرت میں شکایت کے ذریعے۔ تو جیسا لفظ کا تقاضا تھا معنی میں تکرار ہو گیا اس کے ساتھ آپ ہی حامد (اللہ کی حمد کرنے والے) ہیں، کیونکہ اللہ کی جس نے حمد و ثناء کی آپ کی تعلیم سے کی کہ وہ سب کے نبی ہیں۔ لہٰذا وہی حامد ہیں، چاہو تو یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی حامد وہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی حمد و ثناء کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی زبانوں پر آپ کی حمد کی۔ پس آپ ہی الحامد اور آپ ہی المحمود ہیں۔ مگر فرق یہ ہے کہ نزول حکم اور مبدا فاعلیت کے اعتبار سے آپ کو احمدیت سے مخصوص کیا گیا ہے اور بلوغ حکم اور منتہائے مفعولیت کے لحاظ سے محمدیت کے لحاظ سے۔ پس آپ کا نام آسمان میں احمد اور زمین میں محمد مشہور ہو گیا۔ پس آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حمد و ثنا کرنے والوں میں بھی بہترین اور سزاواران حمد و ستائش میں بھی افضل ہیں اور حق تو یہ ہے کہ مخلوق میں سے آپ کے سوا نہ کسی نے آپ کی حمد و ثنا کی اور نہ ہی آپ کے علاوہ رب کی طرف سے کسی کی تعریف و توصیف کی گئی۔ ہو بھی کیسے؟ کہ لواء الحمد تو آپ ہی کے ہاتھ میں ہوگا، وہی مقام محمود کے مالک ہیں، جہاں پہلے پچھلے سب آپ کی تعریف کریں گے۔

Marfat.com

پھر یہ کہ آپ اس وقت تک محمد نہیں ہوئے جب تک کہ احمد نہ ہوئے۔ یوں کہ آپ نے رب تعالیٰ کی حمد وثناء تمام لوگوں سے پہلے کی۔ وجود میں بھی ایسا ہی ہوا (کہ آپ کا وجود پہلے اور مخلوق کا بعد میں ہوا) بلاشبہ آپ کا اسم گرامی احمد پہلی کتابوں میں موجود ہے اور اسم گرامی محمد (احمد کی طرح) قرآن میں ہے۔ اسم گرامی احمد صفت سے منقول ہے جس میں تفضیل کا معنی ہے۔ اس کا مفہوم ہے اپنے رب کی حمد وثناء کرنے والوں میں سب سے زیادہ حمد وثنا کرنے والا۔'' اور حقیقت میں ایسا ہی ہے کیونکہ مقام محمود میں آپ پر حمد وثناء کے وہ جامع کلمات کھولے جائیں گے جو آپ سے پہلے کسی پر نہ کھولے گئے، پھر آپ ان کلمات طیبات سے اپنے رب کی حمد وثناء کریں گے، اسی لئے حمد کا پرچم (لواء الحمد) آپ کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

ہر جگہ ذکر مصطفیٰ ﷺ:

حضرات محترم!

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

((ورفعنالك ذكرك))

''اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔'' (سورۃ الم نشرح)

یعنی اے محبوب! ہم نے آپ کے ذکر، رفعت، عظمت، مرتبہ، مقام اور نام مبارک کو بلند وبالا فرما دیا ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شان اتنی بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ذکر کو اتنا بلند کرے گا کہ......

☆ ہواؤں میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ فضاؤں میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ آسمان میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ زمین میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ عرش پر آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ فرش پر آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ مشرق میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ مغرب میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ شمال میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ جنوب میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ عرب میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ عجم میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ انسانوں میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ فرشتوں میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔
☆ جنوں میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔

Marfat.com

☆ پورے عالم میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا۔

بلکہ...... جہاں جہاں ذکر خدا ہوگا......

وہاں وہاں ذکر مصطفیٰ ﷺ ہوگا۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے آکر مجھے کہا:

تمہارے پیٹ میں اس امت کا سردار ہے اور کہا کہ جب تم اس بچے کو جنم دو تو کہنا:

((اعیذہ بالو احد من شر کل حاسد))

ترجمہ: ''میں اس بچے کو ہر حسد کرنے والے کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں۔''

اور یہ بھی کہا کہ اس کا نام محمد ﷺ رکھنا۔ (سیرت حلبیہ)

اسم گرامی محمد میں صوری و مادی اشارات:

محترم سامعین!

اب اسم محمد ﷺ کے بارے میں کچھ روحانی، عرفانی اور وجدانی حقائق سماعت کیجئے!

شیخ ابوعبداللہ مکی نے کہا:

''اس اسم گرامی محمد میں صورت مادہ کے لحاظ سے لطیف اشارات ہیں یعنی حروف مادیہ اور ہیبت صوریہ کے لحاظ سے۔ پہلی صورت اس طرح کہ اولاً یہ اسم گرامی ملکوت اعلیٰ (بلندترین سلطنت) کی میم پر مشتمل ہے۔ حا، اس حیات اور حفظ پر دلالت کرتی ہے جو آپ کو حاصل ہے اور جسے قلم بالا نے لکھا ہے، اور مملکت بالا کی میم ہے جو مملکت ظاہری کی میم میں موجود ہے اور دوام واتصال کی دال جو انفصال وانقطاع کے وہموں کو ختم کرتی ہے۔ دوسری صورت یوں کہ اس اسم گرامی (محمد) کی صورت انسانی صورت سے ملتی جلتی ہے۔ پہلی میم سر، حا دونوں بازو، دوسری میم پیٹ، دال دونوں پاؤں۔''

شیخ عبدالرحمٰن بسطامی رحمہ اللہ، اپنی کتاب درۃ الظنون فی رویۃ قرۃ العیون کی فصل ثانی میں لکھتے ہیں:

''پھر یہ اسم گرامی حقیقت میں نہ سرکار سے پہلے کسی کا رکھا گیا نہ بعد میں۔ لوگوں نے یہ نام رکھ کر لفظوں میں شرکت کر لی۔ معنوی جہت سے کوئی آپ کا شریک وسہیم نہیں ہوسکتا، کیونکہ آپ کے علاوہ جو مخلوق ہے، اس میں کچھ نہ کچھ کسی پہلو سے نقص ضرور ہے اور نہیں تو یہ تو ہے کہ کوئی اس کمال کی انتہا تک نہیں پہنچ سکا جو آپ کا مرتبہ ہے۔ پس محمد علی الاطلاق یا محمد مطلق آپ کے سوا کوئی نہیں (جس میں کسی قسم کا نقص نہ ہو) کیونکہ کسی وصف کمال میں انتہا تک نہ پہنچنا بھی ایک طرح کی برائی ہے یعنی ذم ہے اور جس سے ذم کا کسی طرح بھی تعلق ہو جائے حقیقۃً محمد نہیں ہوسکتا۔ پس محمد کے سوا کوئی محمد نہیں۔ اسی لئے جب مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرنا چاہی، تو اللہ نے اس کا رخ آپ سے پھیر دیا کیونکہ (محمد کی بجائے مذمم کی ہجو کرتے تھے) حضور کی حقیقت کسی طرح بھی اسے نہیں چاہتی، پس وہ مذمم کی ہجو کرتے تھے اور وہ شیطان ہے کیونکہ شیطان کے تمام ناموں میں یہ جامع ترین نام ہے، کیونکہ یہ انتہائی درجہ کے ہر عیب پر مشتمل ہے۔ ان دو ناموں (محمد، مذمم) میں اسی واضح تضاد اور دونوں صفتوں میں عدم اشتراک کی وجہ سے شیطان حضور علیہ السلام کی صورت نہیں بنا

Marfat.com

سکتا۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ جب اسم محمد اللہ کے نام محمود سے مشتق کیا جائے جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وشق لہ من اسمہ لجلہ

فذو العرش محمود وھذا محمد

ترجمہ: ''اللہ نے حضور کا نام اپنے نام سے مشتق کیا تاکہ اسے عظمت و بزرگی بخشے۔ پس عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔''

تو پھر اس محمد میں تشدید سے مبالغہ کیوں فرمایا اور محمود میں کیوں نہ مبالغہ کیا گیا؟

جواب: جب کہ حضور علیہ السلام بشر (انسان) ہیں اور بشر (بحیثیتِ بشر) اس شان کا مالک نہیں ہوسکتا کہ تمام اوصاف میں کامل ہو اور آخری درجہ پر فائز ہو، لہٰذا اسم گرامی مشدد کرنے کی ضرورت پڑی یہ بتانے کیلئے کہ اس وصف میں آپ دوسروں کی مثل نہیں، بلکہ آئینۂ حق ہیں، جو اسماء وصفات کے تمام حقائق کو اپنے اندر منعکس کر رہے ہیں۔

سوال: سیدی ابوالمواہب الشاذلی نے اپنی کتاب قوانین الاشراق میں فرمایا:

''فرمان باری تعالیٰ ہے:

((واذقلنا للملئکة اسجدوا لادم فسجدوا))

ترجمہ: ''جب ہم نے فرشتوں سے کہا، آدم کو سجدہ کرو، تو انہوں نے سجدہ کیا۔''

اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا تو حرام ہے تو یہ سجدہ کیسے جائز ہوگیا؟

جواب: ہم کہتے ہیں اس سجدہ سے مقصود تھا چھوٹے کا بڑے کے آگے تواضع وانکساری کرنا۔ یہ مربوب کا رب کو سجدہ نہ تھا کیونکہ آدم علیہ السلام بندے تھے، رب نہ تھے لیکن ان کی انسانی شکل کی اس لیے تعظیم و تکریم کی گئی کہ اس میں محمدی آثار نمایاں تھے۔ یہی تو وہ حقیقت ہے اے عقل و ذوق والو! جس نے محراب میں سجدہ واجب کیا۔

وہ یوں کہ آدم علیہ السلام کا سر میم (م) ان کا ہاتھ (ح) حا، ان کی ناف (م) میم اور باقی حصہ (د) دال۔'' خط قدیم میں یوں لکھا تھا۔'' ابوالمواہب رحمہ اللہ نے فرمایا: ہماری بات کی تائید ہمارے استاذ یعنی سیدی علی وفا کے اس قول سے ہوتی ہے:

((لو ابصر الشیطان طلعة نوره فی وجه آدم کان اول من سجد))

ترجمہ: ''اگر شیطان حضور علیہ السلام کے نور کی جھلک آدم علیہ السلام کے چہرے میں دیکھ لیتا تو سب سے پہلے سجدہ کرنیوالا ہوتا۔''

حضور علیہ السلام تمام رسولوں اور نبیوں اور تمام اہل خیر و تقویٰ کے نور ہیں، جیسے کہ فرمایا:

عیسیٰ و آدم والصدور جیعھم

ھم اعین ھو نور ھالما ورد

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت عیسیٰ، آدم اور تمام سردار (انبیاء) علیہم السلام ایسی آنکھیں ہیں جن میں روشنی آپ ہیں کہ روایات میں یہی آیا ہے۔''

یہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کیلئے تمام نبیوں کا نور، رسولوں کی رہنمائی، اولیاء کو ہدایت اور جمع کر کے آپ کو نورِ ختمِ نبوت سے مختص کر دیا۔

یہاں ایک لطیفہ ہے کہ اسم محمد کی پہلی میم جب پڑھو تو تین حروف بنتے ہیں (میم، م، ے، م) حا میں دو حرف ہیں (ح، ا) ہمزہ کا شمار نہیں ہوتا، کہ یہ الف ہی ہے، دو میموں سے چھ حروف نکلے۔ دال میں تین حروف ہیں د، ا، ل، دال، الف، لام۔ پس جب شمار کریں آپ کے نام کے ظاہری و باطنی حروف تو تمہیں ابجد کے لحاظ سے 314 حاصل ہوئے۔ 313 تو رسولوں کی تعداد ہے جو نبوت کے جامع ہیں۔ باقی ایک بچا۔ یہ مقام ولایت ہے جو تمام نبیوں اور حضور علیہم السلام کے پیروکار ولیوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ یہاں ایک اور نقطہ ہے کہ ولیوں پر تقسیم ہونے کیلئے صرف ایک عدد (فرد) بچا ہے، کیونکہ ان ولیوں میں افراد بھی ہوتے ہیں جو حقیقیہ انفرادی شان سے مختص ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک فرد کو اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ کے نور کا جامع کر دیتا ہے اور یہ نقطہ حقیقت محمد یہ سے ملا ہے جو تمام حقائق کی جامع ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے:

ولیس علی اللہ مشنکر

ان تجمع العالم فی واحد

ترجمہ: ''اللہ کیلئے کوئی مشکل نہیں کہ تمام دنیا کے اوصاف کسی ایک میں جمع کر دے۔''

اور شیخ شہاب الدین احمد بن العماد الفقہسی نے اپنی کتاب کشف الاسرار عما خفی من الافکار میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کے اسم مبارک کے دس خصائص ہیں۔

چوتھی خصوصیت یہ ہے:

حضور علیہ السلام کا نام مبارک ساق عرش پر لکھا ہے۔ روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش پیدا کیا تو جنبش کرنے لگا اور جب اس پر اسم محمد لکھا گیا تو اسے سکون آ گیا۔ اس میں تنبیہ ہے کہ سب سے بڑی مخلوق حضور علیہ السلام ہی ہیں۔ نام مبارک کے حروف کے بارے میں کہا: ''بعض لوگوں نے کہا: میم کا مطلب ہے کفر کو اسلام سے محو کرنا یا پیروکاروں کے گناہ محو کرنا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ میم کا مطلب ہے: من اللہ علی المومنین اللہ کا مسلمانوں پر من (احسان) یہ بھی کہا گیا ہے کہ میم سے مراد آپ کی امت کا ملک (حکومت) یا مقام محمود، حا کے متعلق کہا گیا: ''مخلوق کے درمیان اللہ کے حکم سے آپ کا فیصلے کرنا، اللہ فرماتا ہے:

((فلا و ربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت و تسلموا تسلیماً))

ترجمہ: ''پس ہرگز نہیں اور تمہارے رب کی قسم! وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک تمہیں اپنے ہر جھگڑے میں حاکم نہ مانیں اور تمہارے فیصلے سے دل میں تنگی محسوس نہ کریں اور سر تسلیم کر لیں۔''

یہ بھی کہا گیا ہے:

Marfat.com

''حا سے مراد آپ کی امت کی حیات ہے۔ رہی دوسری میم تو یہ اللہ کا حضور کی امت کی مغفرت کی میم ہے اور کہا گیا ہے اہل ایمان کی منادی، دال، داعی الی اللہ کی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

((داعیًا الی اللہ باذنہ و سراجًا منیرًا))

ترجمہ: ''اللہ کی طرف بلانے والے اس کے اذن سے اور چمکتا سورج ہیں۔''

پس آنحضور دنیا و آخرت میں جنت کی طرف لوگوں کی دلیل ہیں۔

اس کو نیشاپوری نے ذکر کیا۔

امام بوصیری نے قصیدہ بردہ میں کیا خوب فرمایا:

فان لی ذمۃ منہ بتسمیتی

محمدًا وھوا وفی الخلق فی الذمم

ترجمہ: ''بے شک مجھے حضور کی ذمہ داری (ضمانت) حاصل ہے کیونکہ میں نے اپنا نام محمد رکھا ہے اور حضور علیہ السلام سب سے بڑھ کر ذمہ داریوں کو پورا کرنیوالے ہیں۔''

علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی رحمہ اللہ نے اپنی شرح قصیدہ بردہ میں فرمایا:

''ناظم کے کلام میں آپ کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ہے، اس بارے میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے ایک یہاں انہوں نے اس کی سند ذکر کی ہے، حمید الطّویل عن انس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل ہونے کا حکم دے گا، وہ کہیں گے: پروردگار! ہم جنت کے مستحق کس طرح ہو گئے؟ ہم نے تو کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے عوض جنت میں جاسکیں۔؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندو! جنت میں چلے جاؤ، کیونکہ میں نے قسم ارشاد فرما رکھی ہے کہ (بشرط ایمان) جس نے اپنا نام محمد یا احمد رکھا جہنم میں نہیں جائے گا۔''

نبیط بن شریط سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم کہ (حبیب!) جس نے تیرے نام پر نام رکھا میں اسے جہنم کی سزا نہیں دوں گا۔''

اس کو ابو نعیم نے روایت کیا۔ ان سے ابو علی حداد اور ان سے ابو منصور دیلمی نے اپنی سند کے ساتھ مسند الفردوس، میں مرفوعاً ذکر کیا اور فرمایا:

''اس کی سند متصل ہے۔''

جعفر بن محمد (الباقر) سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا، ایک پکارنے والا پکارے گا: سنو! جس کا نام محمد ہے وہ اٹھ کر جنت میں داخل ہو جائے، یہ عزت و تکریم ہے سرکار کے نام کی۔ دوسرے لفظوں میں ہے کہ قیامت کے دن آواز دی جائے گی: یا محمد! تو جس جس کا نام محمد ہوگا میدان حشر میں سر اٹھا کر دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ جس نے (بشرط ایمان) میرے نبی کے نام پر محمد نام رکھا اسے میں نے بخش دیا۔

Marfat.com

حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام برکت کیلئے محمد رکھا، وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ اس کو صاحب مسند الفردوس اور اس کے بیٹے منصور نے روایت کیا۔

انہی دو بزرگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ جس دسترخوان پر محمد یا احمد نام کا کوئی شخص حاضر ہوا، اللہ اس گھر کو ہر دن دو مرتبہ پاک فرماتا ہے۔''

امام قسطلانی فرماتے ہیں:

''اللہ کا شکر ہے کہ مجھے بھی حضور علیہ السلام کی ضمانت حاصل ہے کہ سرکار کے اسم مبارک کی طرح میرا نام بھی احمد ہے اور میں اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرتا ہوں کہ جس طرح اس نے مجھ پر یہ احسان فرمایا، مجھے حضور علیہ السلام سے محبت کرنیوالوں اور وارثوں کی لڑی میں پرو دے۔''

سید مصطفیٰ البکری فرماتے ہیں:

''الحمدللہ! جس نے میرے نام پر اپنا نام مصطفیٰ رکھا وہ بجا طور پر سرکار دو عالم ﷺ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے کیونکہ میرا نام آپ ہی کے نام پر ہے، اور مجھے اہل وفا میں سے ایک صاحب کشف نے بتایا، جس نے چشمہ مصفا سے بھر بھر جام پیئے تھے کہ بعض فقراء کی بہت حقیقتیں تھیں، جن کے بڑے بڑے نام تھے، جن میں سے ایک حقیقت کا نام اسی نام پاک مصطفیٰ پر رکھا گیا تھا، لیکن فیصلہ کن نام پاک تو وہی ظاہر و واضح (محمد و احمد) ہے اور موقع محل کے مطابق اسے سبقت حاصل ہے۔''

الفقہسی رحمہ اللہ کی شرح قصیدہ بردہ میں امام حسن بصری کا یہ فرمان موجود ہے:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن محمد یا احمد نام کے آدمی کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا: جبریل! میرے بندے کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دو کہ جس کا نام میرے حبیب کے نام پر محمد یا احمد ہوا سے جہنم میں عذاب دیتے مجھے شرم آتی ہے۔''

حضرت علی بن موسیٰ اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب محمد نام رکھو تو اس کی تعظیم وتوقیر کرو، اس کی تذلیل نہ کرنا، نہ ہی دباؤ ڈالنا، نہ ایسے آدمی کی بات ٹالنا۔''

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص کے تین بیٹے ہوئے اور اس نے کسی کا نام محمد نہ رکھا، اس نے جہالت کا ثبوت دیا۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جس قوم نے کوئی مشورہ کیا اور محمد نامی کوئی شخص ہونے کے باوجود انہوں نے اسے مشورہ میں شریک نہ کیا، اس میں برکت نہ ہوگی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس گھر میں میرا نام ہو، اس میں غریبی داخل نہ ہوگی۔''

سید مصطفیٰ البکری نے مذکورہ عبارت کے بعد فرمایا:

''اس اسم گرامی کے عدد اللہ کے اسمائے حسنیٰ میں سے باسط اور ودود کے اعداد کے برابر ہیں، جس کسی کا نام محمد

Marfat.com

ہواس کیلئے مناسب ہے کہ ان دوناموں کا ذکر کرتا رہے۔ ہمارے شیخ، شیخ محمد الخلیلی القاطن نے ابھی ابھی بیت المقدس میں ہمیں بتایا کہ انہوں نے اپنے بعض مشائخ سے اسم امان حاصل کیا۔ یہ اللہ کا نام ہے جس کے اعداد اسم محمد کے موافق ہیں، اس مبارک اسم محمد کے متعلق ایک رسالہ ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ اس کی شرح کرنا چاہتے ہیں تا کہ اجر جزیل پائیں۔ آپ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے مجھے اپنے مشائخ کی طرف سے اجازت دی۔ اللہ ان پر احسان کر کے جزائے خیر عطا فرمائے۔''

الیافعی رحمۃ اللہ نے الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم میں فرمایا:

''شیخ محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص نے حضور علیہ السلام کے نام میں سے کچھ حروف لیے اور ان حروف کو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے جس میں دیکھے مطابق ہوں گے۔ اگر ایک اسم میں نہ پائے تو دو میں تلاش کر کے یا تین یا چار میں، مثلاً: محمد اس کے 92 عدد ہیں ہم نے اس کی موافقت اللہ کے ایک نام میں ڈھونڈھی تو نہ پائی۔ دو میں مل گئی اول اور دائم میں۔ پھر تین میں موافقت نہ ملی مگر اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے چار کے مجموعہ میں مل گئی۔ یہ چار حی، وھاب، واجد، ولی، ہیں، فرمایا کہ آدمی اسم محمد کے عدد کے برابر 92 مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے۔ پھر اتنی ہی مرتبہ آیت الکرسی اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) اور اتنی ہی مرتبہ سورۂ الم نشرح پھر ان چار اسمائے حسنیٰ کو اسی تعداد کے مطابق پڑھے، اس کو وظیفہ بنالے، جب یہ وظیفہ مکمل تعداد میں پڑھ لے تو کہے: یا حی احی ذکر وارزقنی یہاں جو چاہے اس کا نام لے اسی طرح: یا وھاب ھب لی یہاں بھی مطلوبہ چیز کا نام لے۔ یا واجد اوجد، پھر مطلوبہ چیز پھر یا ولی تو تنی اسی پر قیاس کرتے جاؤ۔''

بعض مشائخ نے کہا:

''اللہ کا ایک نام سلام ہے جب اس کو اسم مبارک واجد سے ملایا جائے تو اسم محمد کے اعداد سے ان کے اعداد موافق ہو جائیں گے، کیونکہ جب ہم نے کہا میم مشدد دو حرفوں کے برابر ہے تو اس کے عدد 232 ہوں گے۔ اس اسم سلام کو اسم محمد سے مناسبت حاصل ہے کیونکہ حضور علیہ السلام تمام دنیا کا قلب ہیں۔ یاسین، قرآن کا قلب ہے اور سلام قولا من رب رحیم۔ یاسین کا قلب ہے۔ سلام کا مطلب ہے: امان بچاؤ اور حضور علیہ السلام امان ہیں کیونکہ خود فرماتے ہیں، اللہ نے میری امت کے لئے مجھ پر دو امانیں نازل فرمائیں، ایک تو:

((وما کان اللّٰہ لیعذ بھم وانت فیھم وما کان اللّٰہ معذبھم وھم یستغفرون))

ترجمہ: ''جب تک حبیب تم ان میں ہو اللہ ان کو عذاب نہیں کرے گا اور جب تک بخشش مانگتے رہیں گے تب تک اللہ ان کو عذاب نہ کرے گا۔''

دوسری جب میں چلا گیا تو ان میں تا قیامت استغفار چھوڑ جاؤں گا۔

ایسا نام جسے بگاڑا نہیں جا سکتا:

محترم سامعین!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرکار دو عالم ﷺ کا نام ایسا رکھا اور رکھوایا کہ جس کو بگاڑا نہیں جا سکتا جس کی توہین نہیں کی

Marfat.com

جاسکتیں، جس کو گالی نہیں دی جاسکتی کیوں اس لیے کہ محمد ﷺ کا معنی ہی یہ ہے کہ جس کی بار بار تعریف کی جائے، باتکرار تعریف کی جائے، از حد تعریف کی جائے۔

مکہ کے کافر حضور اکرم ﷺ پر اعتراض کرتے اور عیب جوئی کرتے۔ ایک دن وہ آپس میں کہنے لگے:

''ہم کتنے بیوقوف ہیں؟ ہم کہتے ہیں کہ محمد ﷺ میں یہ عیب ہے جبکہ محمد ﷺ کا معنی تو ہے: بار بار تعریف کیا ہوا۔ ایک طرف محمد ﷺ کہتے ہیں تو دوسری طرف عیب نکالتے ہیں؟ یہ کیا بات ہوئی۔؟ یا تو محمد ﷺ کہنا چھوڑ دو یا پھر اعتراض کرنا چھوڑ دو۔''

نام محمد ﷺ کی وجہ سے مکہ کے کافر جمع ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج نبوت کے دعویٰ دار محمد ﷺ کے نام پر غور فکر کرنا ہے کہ ایک طرف ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں، اسے جھوٹا کہتے ہیں، اسے دیوانہ اور مجنون کہتے ہیں۔ اس سے لوگوں کو متنفر کرتے ہیں، ہم تو اس کی سرتوڑ مخالفت کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف ہم اپنے درمیان، اپنی مجلسوں میں، اپنے اجلاس میں اپنی بیٹھکوں میں، ایک دوسرے کے سامنے یا لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ کرتے ہیں تو ہم اس کا نام لیتے ہیں محمد ﷺ، ہم اسے محمد ﷺ کے نام سے پکارتے ہیں، اسی نام کا ذکر کرتے ہیں، ہم اس بات سے بھی بخوبی آگاہ ہیں کہ محمد ﷺ کا معنی ہے: از حد تعریف کیا ہوا۔

آج کے اس اجلاس میں ہم نے نبوت کے دعویٰ دار کا نام بگاڑنا ہے اور پھر اسے عام کرنا ہے۔ مشورے میں یہ بات طے ہوئی کہ آج کے بعد اس نبوت کے دعویٰ دار کو محمد ﷺ کی بجائے مذمم کہہ کر پکارا جائے گا۔

محمد ﷺ کا معنی ہے: از حد تعریف کیا گیا۔

مذمم کا معنی ہے: بہت زیادہ مذمت کیا گیا۔

جب یہ خبر سرکارِ دو عالم ﷺ کے صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم تک پہنچی تو انہیں اس بات سے بہت زیادہ صدمہ ہوا۔ بہت زیادہ تکلیف ہوئی، انہوں نے بڑی بے قراری، بے چینی اور پریشانی محسوس کی۔ اس پریشانی کے عالم میں سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کفار مکہ کا سارا واقعہ عرض کیا تو اس بات پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے جاں نثاروں، فدا کاروں کو تسلی اور اطمینان دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس میں پریشانی، بے قراری، بے چینی، حیرانی اور دکھ تکلیف والی کوئی بات ہی نہیں اور پھر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میرا نام ہی ایسا رکھا ہے کہ اسے بگاڑا نہیں جاسکتا، اسے خراب نہیں کیا جاسکتا، اسے گالی نہیں دی جاسکتی، اس کی توہین نہیں کی جاسکتی۔ اے صحابہ! ذرا غور تو کرو! وہ مذمم کو گالیاں دے رہے ہیں جبکہ میرا نام تو محمد ﷺ ہے اور محمد ﷺ ایسا نام ہے کہ جو محمد ﷺ ہوگا وہ مذمم نہیں ہوگا اور جو مذمم ہوگا وہ محمد ﷺ نہیں ہوگا۔''

معزز سامعین!

صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش کی طرف سے آپ کا نام نامی اسم گرامی بگاڑے جانے پر سرکار دو عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

((الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد))

ترجمہ: ''کیا تم خوش نہیں ہوتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنتوں کو مجھ سے

Marfat.com

کس طرح دور ہٹا دیا ہے۔ وہ کسی مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنتیں بھیجتے ہیں۔ جبکہ میرا نام تو محمد ﷺ ہے۔ (از حد تعریف کیا ہوا۔)'' (صحیح بخاری)

کائنات حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کے رہ گئی

لفظ اللہ اور محمد کی خوبی...... حروف گھٹا دیئے جائیں پھر بھی معنی باقی:

معزز سامعین!

الفاظ حروف کے مجموعہ کا نام ہے، اگر ان میں سے کوئی حرف کم کر دیا تو لفظ کا معنی اور مفہوم ختم ہو جاتا ہے مگر ایک لفظ اللہ جو رب العالمین کا ذاتی نام ہے اور ایک لفظ محمد ﷺ جو حضور سرور کائنات ﷺ کا ذاتی نام ہے، ان میں یہ بات نہیں، لفظ اللہ اور لفظ محمد ﷺ کا حرف کم بھی کر دو تو پھر بھی معنی و مفہوم برقرار رہتا ہے۔

حضرات محترم!

توجہ فرمائیں کہ لفظ اللہ جو ہے اس کے الف کو جدا کر دو تو ''للہ'' رہ جاتا ہے جو:

((لله مافی السموات وما فی الارض))

میں موجود ہے تو اس کا مفہوم برقرار ہے۔ پھر ایک لام جدا کر دو تو ''لہ'' رہ جاتا ہے جو:

((له مافی السموات))

میں موجود ہے۔ جس کا معنی باقی ہے۔ پھر دوسرا لام بھی جدا کر دو تو صرف ''ہ'' رہ جاتا ہے جو:

((الله لا اله الا هو))

میں موجود ہے تو اس کا معنی بھی برقرار ہے، بالکل اسی طرح یہ خوبی اسم محمد ﷺ میں بھی موجود ہے۔

لفظ محمد ﷺ کا ہر حرف بھی بامعنی، بامقصد اور بامفہوم ہے۔ اس کا معنی ہے: تعریفوں والا۔ م کو جدا کر دو تو ''حمد'' رہ جاتا ہے تو اس کا معنی ہے:

''مجسمہ تعریف۔''

میم کے بعد ح جدا کر دو باقی ''مد'' رہ جاتا ہے۔ جس کا معنی ہے:

''دراز اور بلند یا جنت کی طرف کھینچنے والا۔''

پھر میم کو بھی جدا کر دو تو صرف حرف ''دٗ'' رہ جاتا ہے، جس کا مفہوم ہے:

''دلالت کرنیوالا یعنی اسم محمد ﷺ اللہ کی وحدانیت پر دال ہے۔''

جہاں نام خدا وہاں نام محمد:

معزز حاضرین!

جہاں جہاں نام خدا ہے وہاں وہاں نام مصطفیٰ ﷺ ہے۔

☆ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا بھی نام ہے۔

Marfat.com

☆ کلمہ شہادت اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ اذان اور اقامت میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ تشہد میں اللہ کے نام کے ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ درود میں اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام ہے۔
☆ دعا میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

☆ بیت اللہ میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ بیت المقدس میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ بیت المعمور میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ مسجد نبوی میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔

ذی وقار حاضرین!

☆ زبور میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ تورات میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ انجیل میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ قرآن میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔

ہم مجلس ساتھیو!

☆ عالم ارواح میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ عالم دنیا میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ عالم برزخ میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ عالم حشر میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔

عزیز دوستو!

☆ مشرق میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ مغرب میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ شمال میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ جنوب میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔

حضرات محترم!

☆ فرشتوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ عرشیوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ فرشیوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ انسانوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔

Marfat.com

☆ جنوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ آسمانوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ زمینوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔

میرے دینی بھائیو!

☆ پہاڑوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ درختوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ فضاؤں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ دریاؤں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ سمندروں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ قصبوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ شہروں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ ملکوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔

سامعین کرام!

☆ جنت میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ جنت کے درختوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ جنت کی نہروں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ جنت کے محلات میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ حوض کوثر پر اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ نیچے والوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ اوپر والوں میں اگر اللہ کا نام ہے تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی ہے۔
☆ حضرات! اصل میں بات یہ ہے کہ جہاں بھی اللہ کا نام ہوگا، وہاں محمد رسول اللہ ﷺ کا نام ہوگا۔

صلوٰۃ اللہ کلام اللہ جہاں دیکھا تو یہ دیکھا
اگر دیکھا لکھا اللہ محمد بھی لکھا دیکھا

لفظ محمد پڑھنے کا اجر:

محترم المقام حاضرین!

قرآن حکیم فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک چار مرتبہ ذکر کیا ہے، اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ محمد ﷺ ایک قرآنی لفظ ہے جس میں پانچ حروف ہیں، یعنی م، ح، م، م، د، جن کو ملانے سے محمد ﷺ بنتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من قراء حرفا من کتاب اللہ فلہ حسنت والحسنۃ بعشر امثالھا))

Marfat.com

''جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے تو اس کے لئے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔'' (سنن ترمذی)

اس حدیث مبارک کی روشنی میں اگر کوئی شخص رسول اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی ''محمد'' اپنی زبان پر لائے گا تو اللہ اسے پچاس نیکیاں عطا فرمائے گا۔

درود و سلام پڑھنے کا اجر:

حضرات محترم!

یہ تو حضور اقدس ﷺ کے نام پر نیکیاں ہیں لیکن اگر کسی آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کا نام سن کر صلی اللہ علیہ وسلم کہا تو اسے کتنی نیکیاں ملیں گی۔؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من صلی علی واحدة صلی اللہ علیه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات))

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔'' (سنن نسائی)

ابن بشکوال نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے:

''جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے ہمراہ چاندی کے صحیفے اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جو جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات ان لوگوں کی فہرست تیار کرتے ہیں جو سب سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات ہو تو مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تمہیں کوئی چیز بھول جائے تو مجھ پر درود بھیجا کرو! انشاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔''

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت بہت خوش و خرم تھے۔ چہرہ اقدس سے مسرت کے آثار نمایاں نظر آرہے تھے تو صحابہ کرام نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! آج آپ بہت خوش و خرم اور مسرور نظر آرہے ہیں۔؟''

فرمایا:

''ہاں! میرے پاس میرے رب کے ہاں سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ آپ کی امت میں سے جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس کے عوض دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا اور اس کی طرف ایسا ہی درود جواب میں بھیجے گا۔''

اس کو امام احمد نے مسند میں ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ

Marfat.com

کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ فرمایا:

''جبریل میرے پاس آئے اور کہا: یا محمد! کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجوں؟ اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔''

اس کو حاکم نے اپنی صحیح میں ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابن حبان کے الفاظ یہ ہیں:

''حضور علیہ السلام گھر سے نکلے تو بہت مسرور تھے۔ فرمایا: میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا: یا محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا ہے کہ کیا آپ اس پر راضی نہیں۔''

آگے وہی الفاظ ہیں جو اوپر مذکور ہوئے معمولی سا لفظی اختلاف ہے آخر میں یہ لفظ ہے:

''بلی ہاں! میرے رب میں راضی ہوں۔''

ابونعیم نے حلیہ میں یہی روایت اس طرح بیان کی کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کسی وجہ سے بہت خوش تھے۔ ہم نے پوچھا تو فرمایا:

''خوش کیوں نہ ہوں ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے بتایا کہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹائے گا اور اس کو اسی جیسا کلام لوٹائے گا۔''

اور ابن شاہین نے اس پر اتنا اضافہ اور کیا کہ وہ شخص قیامت کے دن آپ کے روبرو کیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے رب کا مجھ پر یہ عطیہ ہے کہ اس نے فرمایا: محبوب تمہاری امت میں سے جو تم پر درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہوں۔''

اس کو ابن ابی عاصم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھ پر جمعہ اور جمعرات کو بکثرت درود بھیجا کرو۔ بے شک جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔''

اس کو بیہقی نے فضائل اوقات میں حضرت انس سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا جنت میں اس کو زیادہ بیویاں ملیں گی۔''

اس کو صاحب الدرالمنظم نے ذکر کیا۔ مجھے اس روایت کا اس سے پہلے پتہ نہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا وہ کل قیامت کو میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔''

اس کو صاحب درر منظم نے ذکر کیا۔ مجھے (علامہ سخاوی کو) نہ اس کی سند مل سکی نہ راوی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن سب سے بڑھ کر میرے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے گا۔''

Marfat.com

اس کو ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا اور کہا:

''یہ روایت حسن غریب ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھ پر ہر چاندنی رات اور روز روشن میں کثرت سے درود بھیجا کرو۔ بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

اس کو طبرانی نے اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابن بشکوال نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ روایت کیا کہ پھر میں تمہارے لئے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کہ یہ تمہارے لئے تزکیہ ہے اور جب اللہ سے سوال کرو تو وسیلہ کا سوال کرو کہ یہ جنت میں سب سے بلند درجہ ہے اور یہ ایک شخص کے لئے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھ پر بکثرت درود پڑھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر کے پاس ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے۔ جب میرا کوئی امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے، مجھ سے وہ فرشتہ کہتا ہے: یا محمد! صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں ابن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔''

اس کو دیلمی نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو گھومتے رہتے ہیں اور میری امت کا مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔''

اس کو امام احمد وغیرہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حاکم نے اِسے صحیح الاسناد کہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں' میرا جو امتی مجھ پر درود بھیجے' یہ مجھ تک پہنچاتے ہیں۔''

اس کو دار قطنی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''بے شک اللہ کے خاص نورانی فرشتے جو صرف جمعہ یا جمعرات کو زمین پر آتے ہیں' ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں اور چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ' ان پر صرف وہ درود شریف لکھتے ہیں جو حضور علیہ السلام پر بھیجا جاتا ہے۔''

اس کو دیلمی نے روایت کیا۔

محترم المقام!

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جو کچھ وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ سے میرا وسیلہ مانگو۔ پس بے

Marfat.com

شک وہ جنت میں ایک منزل ہے جو کسی اللہ کے بندے کے لئے ہی ہونی چاہئے اور مجھے امید ہے کہ وہ اللہ کا بندہ میں ہی ہوں۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگا' میری شفاعت اس کے لئے حلال ہوگئی۔''

(یہ حدیث امام مسلم نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے)

عمل کرنے والے کے لئے اس میں بشارت عظیمہ ہے کیونکہ آپ نے شفاعت حلال ہونے کی خوشخبری سنائی ہے اور یہ صرف آپ کے مسلمان امتیوں کے لئے ہوتی ہے۔

حسن بن عرفتہ اور نمیری نے حسن بصری سے روایت کیا کہ جس نے موذن کی طرح زبان سے کہا اور جب موذن نے قد قامت الصلوٰۃ کہا تو یہ دعا کی:

((اللھم رب ھذہ الدعوۃ الصادقۃ والصلوٰۃ القائمۃ صلی علی محمد عبدك ورسولك او بلغه درجة الوسيلة فی الجنة))

''اے اللہ! اس سچی دعا کے مالک اور قائم ہونے والی نماز کے رب! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندہ خاص اور رسول ہیں اور ان کو جنت میں مقام وسیلہ پر فائز فرما۔''

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل ہوگیا' یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نے اسے پالیا۔''

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اپنے فقر وفاقہ اور تنگدستی کی شکایت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب اپنے گھر جاؤ تو سلام کہا کرو چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو' پھر مجھ پر سلام کہو اور ایک مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھو۔''

اس شخص نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق وسیع کیا یہاں تک کہ اس کے رشتہ داروں' ہمسائیوں پر بھی کشائش رزق فرمائی۔

اس کو ابوموسیٰ المدینی نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب مجھ پر سلام بھیجو تو تمام رسولوں پر سلام بھیجو کہ میں بھی رسولوں میں سے ہی ایک رسول ہوں۔''

اس روایت کو ابونعیم نے تاریخ اصفہان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم رسولوں پر درود بھیجو تو ان کے ساتھ مجھ پر بھی بھیجو کہ میں بھی رسولوں میں سے ایک رسول ہوں۔''

اس روایت کو دیلمی نے مسند الفردوس میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہی روایت ابن ابی عاصم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

اس کی اسناد بہتر اور جید ہے تاہم مرسل ہے۔ اس کو طبرانی وغیرہ نے حضرت ابورافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم سے کوئی نماز پڑھے تو سب سے پہلے اپنے رب کی حمد وثناء کرے۔''

Marfat.com

ابوداؤد وغیرہ نے فضالہ بن عبید سے روایت کیا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے سنا۔ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس شخص نے جلدی کی۔''

پھر آپ نے اس کو بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''جب تم سے کوئی نماز پڑھے۔'' آگے وہی الفاظ جو اوپر ذکر ہوئے۔ امام ترمذی وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب مجھ پر صلوٰۃ بھیجو تو بہترین صلوٰۃ بھیجو۔ تمہیں کیا معلوم کہ وہ مجھ پر پیش کی جاتی ہے۔ کہو الٰہی! اپنی صلوٰت، رحمت اور برکتیں سید المرسلین امام المتقین، خاتم النبیین اپنے بندے اور رسول جو امام الخیر، قائد الخیر اور رسول رحمت ہیں، پر نازل فرما۔ الٰہی! آپ کو مقام محمود پر فائز فرما جس سے پہلے پچھلے سب آپ پر رشک کریں گے۔''

اس روایت کو دیلمی نے مسند الفردوس میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

عزیزان گرامی قدر!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی وضو سے فارغ ہو تو یہ کہے:

((اشھدان لاالہ الااللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ))

''پھر مجھ پر درود بھیجے، جب یہ کہہ لے گا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔''

نمیری نے حماد کوفی سے یہ روایت بیان کی کہ جب بندہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو حضور علیہ السلام پر اس کا نام پیش کیا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔ جبریل علیہ السلام ابھی ابھی میرے پاس میرے رب کا پیغام لے کر آئے تھے کہ روئے زمین پر جو بھی مسلمان آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔'' (طبرانی عن انس رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر جمعہ کو مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ بیشک میری امت کا درود مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے گا اس کا درجہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔''

اس کو بیہقی نے ابوامامہ سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجو۔ بے شک جو مجھ پر بروز جمعہ درود بھیجے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

Marfat.com

اس کو حاکم وغیرہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور کہا: اس کی سند صحیح ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا تم کو تمام لوگوں میں بخیل تر آدمی نہ بتاؤں۔؟''

صحابہ کرام نے کہا:

''کیوں نہیں یا رسول اللہ!''

فرمایا:

''جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بخیل ترین شخص ہے۔''

اس کو ابن ابی عاصم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں بخیل ترین اور در ماندہ ترین انسان نہ بتاؤں؟ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور وہ جس کو رب تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: ادعونی (مجھ سے دعا کرو) لیکن اس نے اس سے دعا نہ کی۔''

مجھے اس کی سند نہیں ملی۔

عزیز ساتھیو!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن ہر مقام پر تم میں میرے قریب تر وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔ جو مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود بھیجے اللہ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو اسے لے کر میری قبر میں پہنچاتا ہے جیسے تمہارے پاس تحفے لائے جاتے ہیں۔ جس نے درود بھیجا مجھے وہ اس کا نام، نسب اور خاندان بتاتا ہے جسے میں اپنے محفوظ سفید رنگ کے رجسٹر میں لکھ لیتا ہوں۔''

اس کو بیہقی نے ''حیاۃ الانبیاء فی قبورہم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مجھ پر ہر روز سو مرتبہ درود بھیجے' اللہ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔''

اس کو ابن مندہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حافظ ابوموسیٰ نے کہا:

''یہ حدیث غریب حسن ہے۔''

مسند فردوس میں بلا اسناد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث ہے:

''جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم' در آپ کی آل پر سو مرتبہ درود بھیجا' اللہ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتا ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی۔''

اس کو التیمی نے ترغیب میں خالد بن طہمان سے روایت کیا۔ یہ منقطع روایت ہے یعنی اس کی اسناد متصل نہیں۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے وہ مجھے بتادیا جاتا ہے۔''

اس کو ابوالشیخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اس کی سند عمدہ ہے جیسا کہ ہمارے بزرگ شیخ ابن حجر نے فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے تو اس پر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرمادیتا ہے جو مجھ تک پہنچا دیتا ہے اور یہ اس کے دنیا و آخرت کی حاجات حل کرنے کو کافی ہوتا ہے اور قیامت کو میں اس کا گواہ و شفیع ہوں گا۔''

اس کو العشاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مجھ پر جمعرات اور جمعہ کو سو مرتبہ درود بھیجے' اللہ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا' ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی اور اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جو اس کو میری قبر میں داخل کرتا ہے جیسے تمہارے پاس تحفے بھیجے جاتے ہیں، بیشک میری موت کے بعد بھی میرا علم اسی طرح رہے گا جس طرح زندگی میں ہے۔''

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس وغیرہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر بات چیت سے پہلے مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے، اللہ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، ان میں سے تیس تو جلد پوری ہوں گی (دنیا میں) اور ستر (آخرت) کے لئے ذخیرہ ہوں گی اور یہی حال نماز مغرب کا ہے۔''

صحابہ کرام نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟''

فرمایا:

((ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما اللھم صلی علی محمد حتی تعد مائة))

''الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سو مرتبہ تک درود بھیج۔''

اس کو احمد بن موسیٰ حافظ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو کسی قسم کی نماز پڑھے اور مجھ پر اور اہلبیت پر درود نہ بھیجے وہ مقبول نہ ہوگی''

اس کو دارقطنی اور بیہقی نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

''جو مجھ پر بروز جمعہ درود بھیجے' میرے ہاں قیامت کے دن اس کی شفاعت ہوگی۔''
اس کو دارقطنی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو مجھ پر بروز جمعہ اسی مرتبہ درود بھیجے' اللہ تعالیٰ اس کے اسی سالہ گناہ معاف فرمائے گا۔''
عرض کیا گیا:
''یارسول اللہ! آپ پر درود کس طرح بھیجا جائے۔؟''
فرمایا:
''یوں کہو:
((اللهم صلى على محمد عبدك ونبيك ورسولك النبى الامى))
اور اس پر گانٹھ لگا لے۔''
اس کو دارقطنی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ عراقی نے اسے حسن قرار دیا۔ ان سے پہلے عبداللہ بن النعمان نے بھی اس کو حسن کہا۔ ایسی ہی روایت خطیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر ادا کرے اور اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ درود پڑھے:
((اللهم صلى على محمد النبى الامى وعلىٰ اله وسلم تسليما))
''اس کے اسی سالہ گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کے لئے اسی سال کی عبادت لکھ دی جاتی ہے۔''
اس کو ابن بشکوال نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو شخص مجھ پر شام کو درود پڑھے' صبح ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جو مجھ پر صبح کے وقت درود پڑھے' شام ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔''
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو لکھنے میں مجھ پر درود بھیجے، فرشتے برابر اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ جب تک اس تحریر میں میرا نام لیا جاتا ہے۔''
ایک روایت میں ہے:
''فرشتے برابر اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔''
اسے طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس پر کوئی سختی آجائے وہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔ بیشک یہ گرہیں کھولتا اور مصیبتیں حل کرتا ہے۔''
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس نے مجھ سے کوئی علمی بات لکھی اور اس کے ہمراہ مجھ پر درود بھی لکھ دیا اس کو اس وقت تک اجر ملتا رہے گا

Marfat.com

جب تک وہ تحریر پڑھی جاتی رہے گی۔‘‘
اس کو دارقطنی وغیرہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
’’جس نے کہا:

((اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كماصليت على ابراهيم وال ابراهيم وبارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وال ابراهيم وترحم على محمد وعلى ال محمد كما ترحمت على ابراهيم وال ابراهيم))

میں قیامت کو اس کی گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘
اس کو بخاری نے الادب المفرد میں اور طبری اور عقیلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔
’’جس نے کہا:

((اللهم صل على محمد وانزله المقعد المقرب عندك يوم القيمة))

’’الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور ان کو قیامت کے دن اپنے قرب میں ٹھکانہ عطا فرما۔‘‘
اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘
اس کو امام احمد وغیرہ نے حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے اور اس کو ابن ابی دنیا نے لفظ جنت کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا۔ اس کی بعض سندیں حسن ہیں۔ مقعد مقرب سے وسیلہ یا مقام محمود یا عرش پر آپ کا بیٹھنا یا مرتبہ بلند اور یا عظمت شان سب مراد ہو سکتے ہیں (واللہ اعلم)۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
’’جس نے یوں کہا: ’’اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے ایسی جزائے خیر دے جس کے آپ حق دار ہیں۔‘‘ ستر فرشتے ہزار دن صبح کے وقت اس کی خدمت میں جت جاتے ہیں۔‘‘
اس کو ابونعیم وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

جہاں کی زباں پر ہے نام محمد
ہر اک دل میں ہے احترام محمد
بلا اذن خالق کہا کچھ نہ منہ سے
کلامِ خدا ہے کلامِ محمد

محمد یا احمد نام رکھنے کی فضیلت:

محترم سامعین کرام!
محمد یا احمد نام رکھنا بڑا ہی افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نام بہت پسند تھے، وہ

Marfat.com

عبداللہ، عبدالرحمٰن، محمد اور احمد ہیں۔
ایک حدیث کی سند یوں ہے:

((حدثنا احمد بن عبد الله، حدثنا جدی لابی العباس صدقة بن موسیٰ بن تمیم بن ربیعة بن ضمرة الغنوی مولی علی بن ابی طالب))

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو بندے اللہ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، تو اللہ ان کو جنت کا حکم دے گا، وہ کہیں گے: پروردگار! ہم جنت کے مستحق کیسے ہو گئے؟ حالانکہ ہم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی جزا جنت ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندو! جنت میں داخل ہو جاؤ میں نے عہد کر رکھا ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہو گا وہ آگ میں نہیں جائے گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس کا بیٹا ہوا اور اس نے اس کا نام محمد رکھا، برکت حاصل کرنے کیلئے وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائیں گے۔''
اس حدیث کی سند یہ ہے:

((حدثنی ابو الحسن حامد بن حماد بن المبارك عن عب دالله العسكری بنصیبین حدثنا اسحاق بن سیار بن محمد ابو یعقوب النصیبی حدثنا حجاج بن المنهال حدثنا حماد بن سنمة عن برد بن سنان عن مكحول عن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه و قال قال رسول الله))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا بیٹا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا، میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کی غرض سے وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائیں گے۔
اس کی سند درج ذیل ہے:

((حدثنا محمد بن عبد الله الحضر می حدثنا حبیب بن نصر بن زیاد المهلبی حدثنا عبد الصمد بن مقاتل العباد انی بعباد ان حدثنا منصور بن عكرمة بعباد ان فی رباطنا عن ابی العلا برد بن سنان عن مكحول عن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه قال))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے تین بیٹے ہوئے اور اس نے ان میں سے ایک کا نام بھی محمد نہ رکھا تو اس نے جہالت کی بات کی۔
اس کی سند درج ذیل ہے:

((حدثنی ابو الحسن احمد بن محمد بن علی بن الحسین بن القرج ابو الفقی السكری المقری حدثنا القاسم بن علی بن ابان العلان حدثنا علی بن میمون العطار حدثنا عثمان بن عبد الرحمن الطرائفی عن عمر بن موسیٰ ابو جیهی عن

Marfat.com

القاسم عن واثله بن الاسقع رضی الله عنه قال))
اس کے بعد یہی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ ذرہ لفظی اختلاف سے یہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ پھر ایک اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو نقل کی گئی ہے اس میں فقد جفانی کے الفاظ ہیں کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

عزیز سامعین!

حضرت علی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو لوگ کسی بات پر مشورہ کرنے کیلئے جمع ہوں اور محمد نامی شخص موجود ہو اور وہ اسے مشورہ میں شامل نہ کریں ان کے مشورہ میں ہرگز برکت نہ ہوگی۔''

حضرت امام حسین اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا:
''محمد یا احمد نامی کسی شخص کو مشورہ میں شامل کریں گے تو ان کیلئے بہتر ہی ہوگا۔''

اس کے بعد دو سندوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس قوم نے مشورہ کرنا ہو اور محمد یا احمد نامی شخص کو اس میں شریک کرلیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوگا۔''

ایک طویل سند کے ساتھ، جسے میں حذف کر رہا ہوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''محمد نام رکھ کر پھر اسے گالی دیتے ہیں۔''
یہ روایت تین مختلف سندوں سے مذکور ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس کھانے کے دستر خوان پر محمد یا احمد نامی شخص حاضر ہو وہ گھر ہر دن میں دو مرتبہ پاک کیا جاتا ہے۔''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جب بچے کا نام محمد (یا احمد) رکھو تو اس کی عزت، توقیر اور تعظیم کرو۔ اس کی تذلیل، تحقیر اور توہین نہ کرو۔''

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
''اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس کا نام محمد یا احمد ہوگا اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا: محمد میرے بندے ہیں۔ کیا تمہیں شرم نہ آئی کہ میری نافرمانی کرتے رہے؟ حالانکہ تمہارا نام میرے حبیب کے نام پر محمد تھا۔ بندہ اپنا سر جھکا لے گا اور کہے گا: پروردگار! مجھ سے قصور ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبریل! میرے اس بندے کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کردو کہ مجھے شرم آتی ہے کہ جس نے میرے حبیب کے نام پر محمد نام رکھا اسے آگ کا عذاب دوں۔''

اس کے بعد دو طویل سندوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جب بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کیلئے جگہ وسیع کرو اور اس کے سامنے منہ نہ موڑو۔''

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جس گھرانے میں محمد نامی کوئی شخص ہو اللہ تعالیٰ رات دن ان کو برکت دیتا رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس گھر میں میرا نام ہو اس میں فقر داخل نہ ہو گا (یعنی محتاجی)''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

''جس گھرانے میں نبی کا نام ہو ایک فرشتہ صبح وشام ان کو پاک کرتا ہے۔''

میں نے ابو محمد جعفر بن حسن بن منصور بغدادی الاشقر کی کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت دیکھی ہے جس کا مفہوم بعینہ مذکورہ بالا روایت والا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو حلال رزق میرا ہمنام شخص کھائے اس پر دگنی برکت ہو گی۔''

مکرم حاضرین!

حضرت ابن عباس اور ابو سعید خذری رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

''جس کا لڑکا پیدا ہو اس کی تعلیم وتربیت بھی صحیح کرے اور نام بھی اچھا رکھے، جب بالغ ہو تو اس کی شادی کرے، اگر بالغ ہونے کے باوجود اس کی شادی نہ کی اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا تو اس کا باپ بھی گنہگار ہو گا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہدیہ (تحفہ) تین طرح کا ہوتا ہے: ہدیہ مکافات (جو بدلے میں دیا جائے)۔ بدگوئی سے بچنے کیلئے۔ ہدیہ اللہ کی رضا کیلئے۔''

محترم المقام سامعین!

علامہ ابن قیم سابقہ موضوعات پر گفتگو کرتے ہوئے تفصیلاً لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ نبی کریم ﷺ کے مشہور ترین اسماء میں سے جو نام ہے وہ حمد سے منقول ہے اور یہ دراصل حمد سے اسم مفعول ہے اور محمود کی ثناء ومحبت اور اجلال وتعظیم کے ضمن میں ہے کیونکہ حمد کی حقیقت یہی ہے۔ یہ مفعل کے وزن پر مبنی ہے، جیسے معظم ومبجل ومسود وغیرہ ہیں۔ یہ بناء تکثیر کے لیے موضوع ہے۔ جب اس سے کثرت کے ساتھ اس شخص سے ہو، جیسے معلم ومفہم ومبین ومخلص ومفرج کے معنی سے واضح ہو گا اور جب اس سے اسم مفعول بناتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ فعل کا وقوع مسلسل مرۃ بعد مرۃ اس پر ہوتا ہو۔ (استحقاقاً ہو یا وقوعاً) پس محمد ﷺ وہ ہے جس پر حمد کرنے والوں نے مرۃ بعد اخریٰ بکثرت حمد کی ہو اور وہ جو مسلسل حمد کئے جانے کا مستحق ہو۔ حمد سے محمد ﷺ اس طرح بنایا گیا ہے جیسے علم سے معلم۔

اسم مبارک علم بھی ہے اور صفت بھی: ابن قیم لکھتے ہیں:

یہ اسم مبارک علم بھی ہے اور صفت بھی اور نبی اکرم ﷺ کے حق میں دونوں امور مجتمع ہیں۔ گو بہت سے لوگوں کے لیے جن کا نام یہی (محمد) رکھا جائے، یہ اسم علم مختص ہو گا۔

Marfat.com

یہی شان اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور کتب آسمانی کی ہے اور نبی اکرم ﷺ کے جملہ اسماء مبارکہ کا بھی یہی حال ہے کہ وہ اعلام بھی ہیں اور اپنے معانی پر بھی جو اعلام کے لیے اوصاف ہیں دلالت کرتے ہیں۔ اس لیے ان میں علمیت وصف سے متضاد نہیں ہوتی' برخلاف دیگر مخلوق کے اسماء کے مثلاً: اللہ' خالق' مصور' قہار جو اسماء ہیں یہ اپنے معانی پر جو اس کی صفات ہیں دلالت کرتے ہیں۔ اسی طرح قرآن' فرقان اور کتاب مبین۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے اسماء محمد' احمد' ماحی ﷺ۔

چنانچہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

((ان لی اسماء انامحمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بہ الکفر))

ترجمہ: ''میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں ماحی ﷺ ہوں جس کی وجہ سے اللہ نے کفر کو محو کر دیا ہے۔''

دیکھو نبی اکرم ﷺ نے ان اسماء کا ذکر فرمایا اور فضیلت کی جو خصوصیت اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو دی ہے اسے بیان کر کے معانی کی طرف بھی (کفر کو محو کر دینے کی وجہ سے نبی ﷺ کا نام ماحی ہے) ارشاد فرمایا۔ اگر یہ اسماء محض اعلام ہوتے جن کے کچھ معنی نہ تھے تو وہ مدح کی ہرگز دلیل نہ ہوتے۔

مداح نبی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے یہ شعر کہا ہے:

وشق لہ من اسمہ لیجلہ

فذو العرش محمود وھذا محمد

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ پس عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔''

عزیز دوستو!

جب تم مذکورہ بالا بیان سمجھ گئے تو نبی کریم ﷺ کے نام محمد ﷺ کی وجہ تسمیہ پر غور کرو جو حمد سے بنایا گیا ہے۔ بے شک نبی کریم ﷺ محمود ہیں' اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمود ہیں' ملائکہ کے نزدیک محمود ہیں، اپنے اخوان مرسلین کے نزدیک محمود ہیں' کل باشندگان زمین کے نزدیک محمود ہیں' گو ان میں سے کوئی آپ کا انکار کرے، کیونکہ جو صفات کمال آپ میں ہیں وہ صفات ہر ایک عاقل کے نزدیک ضرور محمود ہیں۔ اب اگر کوئی شخص جہالت اور عداوت کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو صرف اس امر کا کہ نبی کریم ﷺ ان اوصاف سے متصف نہیں لیکن جب اسے نبیکریم ﷺ کا متصف بہ اوصاف کمال ہونا واضح ہو جائے گا تو ضرور آپ کی حمد کرے گا، کیونکہ وہ حالت انکار میں بھی ایک ایسے وجود مبارک کی تعریف کر رہا ہے جو یقیناً لائق حمد ہیں۔ گو نبی کریم ﷺ کی ذات اشرف کو اس نے بھلا دیا ہے۔ پس یہ شخص فی الحقیقت نبی کریم ﷺ کا حامد ہے۔

نبی کریم ﷺ کو مسمی حمد کے ساتھ جو خصوصیت حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں' یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک محمد واحمد ہے۔

نبی کریم ﷺ کی امت حماد ہے جو تنگی و فراخی میں اللہ کی حمد کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ اور امت کی نماز اور خطبے اور قرآن مجید بھی حمد سے ہی شروع ہوتا ہے اور یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے پاس لوح محفوظ پر بھی اسی طرح مرقوم ہے۔ نبی کریم ﷺ کے خلفاء وصحابہ بھی خطوط کو حمد سے ہی شروع کیا کرتے تھے اور قیامت کے دن لواء الحمد

Marfat.com

(حمد کا جھنڈا) بھی نبی کریم ﷺ کے ہی دست مبارک میں ہوگا اور جب نبی کریم ﷺ شفاعت کے لیے سجدہ فرمائیں گے اوراذن عطا ہوگا تو اس وقت نبی کریم ﷺ حمد ربانی ہی فرمائیں گے۔ ایسے محامد کے ساتھ جو اسی وقت نبی کریم ﷺ پر کھولے جائیں گے' نبی کریم ﷺ ہی صاحب مقام محمود ہیں جس کے لیے اولین وآخرین کی آرزو رہی اور ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((ومن اليل فتهجد به نافلةً لك عسىٰ ان يبعثك ربك مقاماً محمو داً))

ترجمہ: ''رات کو نیند سے اٹھ کر نماز پڑھا کیجئے۔ یہ آپ کے لیے کثرت (خیر) کا باعث ہے۔ قریب ہے کہ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود پر کھڑا فرمائے۔''

اگر کوئی شخص مقام محمود کے معنی جاننے کا شوق رکھتا ہے تو اسے وہ معنی دیکھنے چاہئیں جو سلف امت صحابہ وتابعین سے مروی ہیں اور ابن ابی حاتم' ابن جریر اور عبد بن حمید وغیرہ سلف کی تفاسیر میں منقول ہیں۔ الغرض جب روز قیامت میدان حشر میں نبی کریم ﷺ اس مقام پر ایستادہ ہوں گے تو اس وقت وہاں موجود تمام انسان کیا مسلمان' کیا کافر' اولین وآخرین نبی کریم ﷺ کی حمد کریں گے۔

بے شک نبی کریم ﷺ محمود ہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے زمین کو ہدایت وایمان اور علم نافع وعمل صالح سے بھر دیا ہے اور اپنی تعلیمات سے دلوں کو کھول دیا ہے اور ظلمت کو اہل زمین سے دور کر دیا، شیاطین کی قید سے دنیا کو چھڑا دیا' اللہ کے ساتھ شرک' کفر اور جہالت سے نجات دلا دی' حتی کہ نبی کریم ﷺ کا اتباع کرنے والے دارین کے شرف کو پہنچ گئے۔ بے شک اہل زمین پر جو آفت تھی اسے دور کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی رسالت کی بہت زیادہ حاجت تھی، کیونکہ وہ لوگ بت پرست' صلیب پرست' آتش پرست اور ستارہ پرست تھے۔ ان پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا تھا اور انہوں نے یہی کچھ کمایا تھا۔ نیز وہ حیران تھے' وہ کسی معبود کو نہ جانتے تھے جس کی عبادت کریں۔ نہیں جانتے تھے کہ کیونکر عبادت کریں۔ آدمی ایک دوسرے کا دشمن تھا جس کو جو اچھا لگا' لوگوں کو ادھر ہی بلا لیا اور جس نے خلاف کیا اس سے جنگ شروع کر دی۔ غرض روئے زمین پر ایک قدم بھی ایسی جگہ نہ تھی جو نور رسالت سے منور ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو دیکھا اور عرب وعجم سے بیزاری فرمائی' بجز ان کے جو دین صحیح کے آثار پر بچے کھچے رہ گئے تھے۔ جب ایسی حالت ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے بلاد وعباد کی فریاد کو سنا' گھٹا ٹوپ اندھیروں کو اٹھا دیا اور موت کے بعد زمین کو حیات تازہ عطا فرمائی۔ ضلالت سے نکال کر ہدایت فرمائی۔ تنگی کے بعد فراخی عطا فرمائی۔ کور بصیرتوں کی آنکھوں کو کھول دیا اور بہروں کو کان دیئے دلوں کے پردے اٹھا دیئے' اب لوگوں نے اپنے رب ومعبود کو جان لیا اور جہاں تک ان کے قویٰ مضبوط تھے انہوں نے معرفت حاصل کر لی۔

نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات افعال واحکام کے ذکر کو کہیں اختصار اور کہیں طوالت سے بیان کیا' بتلایا' دہرایا' حتی کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت مومن بندوں کے دل میں روشن ہوگئی اور شک وشبہات کی بدلیاں ان کے دلوں سے اس طرح دور ہوگئیں جیسے صاف چاندنی چٹکی رات میں چاند پر سے بادل دور ہوتے ہیں۔

Marfat.com

محمد مصطفیٰ کی ذات وہم و گمان سے بھی بلند
خدا کا حسن انتخاب لا جواب
ھو حامد و محمد ھو ماجد و ممجد
ھو امجد ھو احمد ھو مرشد ھو راشد
بلغ العلی بکماله

وہ بشیر بھی وہ نذیر بھی
وہی آپ اپنی نظیر بھی
وہ زمیں پہ شاہ و امیر بھی
وہ فلک پہ عرش مسیر بھی
کشف الدجی بجماله

وہ قسیم بھی وہ جسیم بھی
وہ نسیم بھی وہ وسیم بھی
وہ رؤف بھی وہ رحیم بھی
وہ خلیل بھی وہ کلیم بھی
حسنت جمیع خصاله

وہ رفیع اپنے کمال میں
وہ حسین اپنے جمال میں
وہ عزیز اپنی خصال میں
وہ فنا خدا کے وصال میں
صلوا علیه واله

پہلا اور دوسرا نام:

معزز سامعین کرام!

ابوالقاسم سہیلی وغیرہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا نام مبارک احمد پہلے رکھا گیا اور محمد بعد میں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اسی لیے بشارت میں احمد فرمایا ہے اور اسی لیے ایک لمبی حدیث میں ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی:

Marfat.com

''اے اللہ! میں اس شان کی ایک امت دیکھ رہا ہوں' تو اسے میری امت بنا دے۔ فرمایا: اے موسیٰ! یہ تو امت احمد ہے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

((اللھم اجعلنی من امۃ احمد))

ترجمہ: ''الٰہی! مجھے احمد ﷺ کی امت میں ہی بنا دے۔''

یہ گروہ کہتا ہے کہ اسم مبارک محمد ﷺ خاص قرآن مجید میں ہے (**وامنوا بما نزل علی محمد**) اور ایک جگہ محمد رسول اللہ آیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ احمد تو تفضیل فعل فاعل ہے جس کے معنی اپنے پروردگار کے حامدین میں سے احمد ہیں اور محمد بمعنی محمود ہے یعنی جس کی حمد خلائق کرے۔ پس یہ بات وجود اور ظہور نبوی کے بعد ہی ہو سکتی ہے' اہل سماء وارض کا حمد کرنا بھی وجود وظہور ہی کے بعد ہے اور اہل موقف کا قیامت کو حمد کرنا بھی ظہور اور خیرات پر مترتب ہے۔ غرض یہ وجہ ہے کہ اسم مبارک محمد ﷺ اسم مبارک احمد ﷺ سے متاخر کیا گیا۔ یہ وجہ ایسی ہے جس کا اقرار ہر ایک عالم اہل کتاب بھی جسے اللہ تعالیٰ نے ایمان ارزانی عطا فرمایا ہے، کرے گا۔

تورات اور اسم محمد:

حاضرین گرامی!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سابقہ آسمانی کتب میں درج ہے۔ تورات، زبور اور انجیل تمام میں رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کا ذکر اور نام درج ہے۔

توراۃ عربی میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذکر میں ہے:

''اسمٰعیل کے بارے میں میں نے تیری (دعا) سنی اور میں نے اس کو برکت وامن بماد ماد سے دی۔ (پھر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذکر کے بعد ہے) اس کے بارہ سردار ہوں گے۔ عظیم وہ ہوگا جس کا نام ماد ماد ہے۔''

علماء مومنین اہل کتاب کے نزدیک یہ سرتح اسم مبارک محمد نبی ﷺ کا ہے۔

تورات کی ایک شرح میں اس متن کے نیچے شارح نے لکھا ہے کہ ان دونوں مقامات پر ہمارے سید ومولیٰ نبی ﷺ کا اسم مبارک محمد درج ہے۔

اس تمام بحث سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک محمد' تورات میں بھی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے، اب رہی یہ بات کہ مسیح علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کا ذکر خیر اسم مبارک احمد کے ساتھ کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکلے گا کہ اسم مبارک احمد اسم مبارک محمد سے جو تورات میں ہے، بعد میں واقع ہوا ہے، گو قرآن مجید میں اسم مبارک محمد سے متقدم ہے اور دونوں (توراۃ وقرآن) کے درمیان مذکور ہے۔

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہو گا میسر
شریک خدا اور جواب محمد ﷺ

Marfat.com

تورات میں اسم محمد کیوں ہے اور انجیل میں احمد کیوں؟ اور قرآن مجید میں دونوں کیوں جمع ہوئے:

معزز حاضرین!

ان دونوں اسماء محمد اور احمد میں جو وصفیت ظاہر کرتے ہیں، علمیت کے لحاظ سے فی الحقیقت اس میں کچھ تضاد نہیں بلکہ دونوں کے معانی مقصود ہیں۔ رہی یہ بات کہ تورات میں محمد کیوں ہے اور مسیح علیہ السلام نے احمد کیوں کہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس امت کے نزدیک جو وصف زیادہ تر معروف تھا اسی کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا ذکر خیر فرمایا گیا۔ اس کی شرح یہ ہے کہ محمد حمد سے مفعل کے وزن پر ہے اور یہ اس کثیر الاوصاف شخص کو کہتے ہیں جس کے خصال حمیدہ اور صفات ستودہ پر مسلسل اور مکرر حمد کے بعد حمد کی جائے۔ اس اسم کے معنی کی معرفت تب ہوسکتی ہے جب خصال خیر اور انواع علوم و معارف اور اخلاق و اوصاف و افعال سے، جن پر حمد کا تکرار ضروری ہے، معرفت حاصل ہو اور اس میں شک نہیں کہ بنی اسرائیل علم اول کے صاحب تھے اور ان کو وہ کتاب ملی تھی جس کی صفت اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی ہے:

((وکتبنا له فی الالواح من کل شیء موعظة وتفصیلاً لکل شیء))

(سورۃ الاعراف: 145/7)

ترجمہ: ''اس کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ہر شعبہ زندگی کے متعلق نصیحت اور ہر پہلو کے متعلق واضح ہدایت تختیوں پر لکھ کر دے دی۔''

یہی وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت حضرت مسیح علیہ السلام کی امت سے علم و معرفت میں زیادہ تر وسیع تھی اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح کی شریعت تورات اور احکام کے بغیر کامل نہیں ہوتی۔ تم حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی کرامت کو دیکھو کہ وہ احکام میں دارومدار تورات پر ہی رکھتے ہیں اور انجیل تورات اور اس کے محاسن کی تکمیل کرتی ہے اور قرآن مجید دونوں کتابوں کے محاسن کا جامع ہے۔ غرض اس امت یہود کو تو نبی کریم ﷺ کی شناخت اسم محمد کے ساتھ کرائی گئی جو خصال خیر کا جامع ہے، جن کی وجہ سے آپ بار بار حمد کے مستحق ہیں اور امت مسیح کو نبی ﷺ کی شناخت اسم احمد کے ساتھ کرائی گئی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ تمام وہ محامد جن کا مستحق کوئی شخص ہوسکتا ہے، نبی کریم ﷺ افضل طور پر اس کے مستحق ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح کی امت کو ریاضات و اخلاق و عبادات میں جو درجہ حاصل ہے وہ امت موسوی کو نہیں۔ ان کی کتاب کو دیکھو، اس کا بڑا حصہ مواعظ و زہد و اخلاق ہے اور نہ کوئی حلم و عفو کی تعلیم۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ شریعتیں تین ہیں:

1۔ شریعت عدل، جو تورات ہے۔ اس میں حکم اور قصاص ہے۔

2۔ شریعت فضل، جو انجیل ہے۔ اس میں عفو اور مکارم اخلاق اور درگزر و احسان کی تعلیم ہے۔ مثلاً: اس میں درج ہے کہ جو شخص تیری چادر چھینے تو اسے پیرہن بھی دے دے، جو تیرے دائیں رخسار پر طمانچہ لگائے اس کی جانب بایاں رخسار بھی کر دے، جو تجھے ایک میل بگا لے چلے تو اس کے ساتھ دو میل چل وغیرہ وغیرہ۔

3۔ عدل و فضل کی جامع شریعت ہے جو قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید کو دیکھو کہ وہ عدل کا بیان ہے اور اسے فرض قرار دیتا ہے۔ پھر فضل کا بیان کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی جانب بلاتا ہے فرمایا:

Marfat.com

((وجزاء السیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی الله انه لا یحب الظلمین))

ترجمہ: ''برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے، پھر جو کوئی معاف کر دے اور صلح کر لے تو اس کو اللہ تعالیٰ سے اجر ملے گا' بے شک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔''(سورۃ الشوریٰ:40/42)

مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی شریعت شریعت فضل نیز شریعت موسوی کی تکمیل ہے اسی طرح اس امت کے سامنے نبی کریم ﷺ کا وہ اسم مبارک لیا گیا جو افضل التفضیل ہے اور فضل وکمال پر دال۔ اب رہی وہ کتاب جو کتب سابقہ کے محاسن کی جامع ہے، اس میں دونوں اسماء مبارک ہیں۔ اس فصل پر خوب تدبر کرو اور اسماء کے ساتھ معانی کو جو ارتباط ومناسبت ہے اسے اچھی طرح ذہن میں کرلو (الحمدللہ)۔

رسول اللہ کی صفات:

صاحبان حشمت وجمال!

حضور اکرم ﷺ کے صحابی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے اسماء کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((ان لی اسماء))

ترجمہ: ''میرے بہت سے نام ہیں۔''

((انا محمد))

ترجمہ: ''میں محمد ہوں۔''

((وانا احمد))

ترجمہ: ''میں احمد بھی ہوں۔''

((وانا الماحی یمحو الله بی الکفر))

ترجمہ: ''اور میں ماحی ہوں کہ اللہ میری وجہ سے کفر کو مٹا دے گا۔''

((وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی))

ترجمہ: ''ور میرا نام حاشر بھی ہے کہ حشر کے دن لوگوں کو میرے قدموں پر اٹھایا جائے گا۔''

((وانا العاقب الذی لیس بعده نبی))

ترجمہ: ''اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔''(بخاری ومسلم)

محترم سامعین!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم احمد ہیں۔
یعنی اللہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حامد ہیں۔
یعنی اللہ کی تعریف کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محمود ہیں۔

Marfat.com

یعنی تعریف کیے ہوئے۔

معزز ساتھیو!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ ﷺ ہیں۔
یعنی اللہ کے منتخب و برگزیدہ بندے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتضیٰ ہیں۔
یعنی اللہ اور مخلوق کے پسندیدہ۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجتبیٰ بھی ہیں۔
یعنی اللہ کے چنے ہوئے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم متقدا ہیں۔
یعنی جن کی اقتداء دنیا بھر میں کی جاتی ہے۔

محترم المقام!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عالم ہے۔
یعنی صاحب علم۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم معلم ہیں۔
یعنی تعلیم دینے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حاکم ہیں
یعنی حکومت کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم ہے۔
یعنی آخری نبی و رسول۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاکر ہیں۔
یعنی اللہ کا بہت شکر ادا کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذاکر ہیں۔
یعنی اللہ کا بہت ذکر کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صابر ہیں۔
یعنی مصائب و تکالیف پر بہت زیادہ صبر کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عابد ہیں۔
یعنی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساجد ہیں۔
یعنی اللہ کی بارگاہ میں بہت زیادہ سجدہ کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہیں۔

Marfat.com

یعنی امت کی گواہی دینے والے۔

حضرات محترم!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبلغ ہیں۔
یعنی دین اسلام کی تبلیغ کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصدق ہیں۔
یعنی سابقہ انبیاء وسابقہ کتب کی تصدیق کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدثر ہیں۔
یعنی کمبل اوڑھنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مزمل ہیں۔
یعنی چادر اوڑھنے والے۔

معزز سامعین!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہیں۔
یعنی اللہ کے بھیجے ہوئے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں۔
یعنی آپ تصور گناہ سے بھی پاک ہیں۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مغفور ہیں۔
یعنی بخشے ہوئے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مامور ہیں۔
یعنی اللہ کی طرف سے مامور کیے ہوئے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم منصور ہیں۔
یعنی نصرت کیے ہوئے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرفوع ہیں۔
یعنی بلند شان والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ ہیں۔
یعنی ہر عیب سے پاک۔

ذی وقار حاضرین!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مذکر ہیں۔
یعنی نصیحت کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبشر ہیں۔
یعنی خوشخبری دینے والے۔

Marfat.com

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مؤید ہیں۔
یعنی تائید کرنے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتل بھی ہیں۔
یعنی قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مستعذ بھی ہے۔
یعنی اللہ کی پناہ میں آنے والے۔

ہم مجلس عزیزو!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں۔
یعنی اللہ کا پیغام پہنچانے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رؤف ہیں۔
یعنی نرم دل والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی بھی ہیں۔
یعنی غیب کی خبریں دینے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم داعی الی اللہ ہیں۔
یعنی اللہ کی طرف بلانے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر ہیں۔
یعنی روشن سورج۔

ذی وقار حاضرین!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قاری ہیں۔
یعنی قرآن پڑھنے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تالی ہیں۔
یعنی قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہادی ہیں۔
یعنی ہدایت دینے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قاضی ہیں۔
یعنی فیصلہ کرنے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہیں۔
یعنی اللہ کے حکم پر راضی ہونے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ناہی ہیں۔
یعنی نہی عن المنکر کرنے والے۔

Marfat.com

ذی احتشام بھائیو!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آمر ہیں۔
یعنی امر بالمعروف کرنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم امین ہیں۔
یعنی امانتدار۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حریص ہیں۔
یعنی نیکی کو چاہنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کریم ہیں۔
یعنی صاحب کرم۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہیں۔
یعنی شہادت دینے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں۔
یعنی حق بات کہنے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔
یعنی روشنی والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم برھان ہیں۔
یعنی دلیل والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عزیز ہیں۔
یعنی غلبے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعت ہیں۔
یعنی اعلیٰ صفات والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاسین ہیں۔
یعنی سب کی سرداری والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ہیں۔
یعنی اللہ کا بندہ۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حلیم ہیں۔
یعنی حوصلے والے۔

معزز سامعین!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہیں۔
یعنی بہت سچے۔

Marfat.com

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شافع ہیں۔
یعنی سفارش کرنے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشفع ہیں۔
یعنی شفاعت قبول کرنے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم امام النبیین ہیں۔
یعنی انبیاء کے امام۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔
یعنی آخری نبی۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین ہیں۔
یعنی تمام رسولوں کے سردار۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء ہیں۔
یعنی تمام انبیاء کے سردار۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الاولین والآخرین ہیں۔
یعنی تمام پہلوں اور بعد والوں کے سردار۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الکونین ہیں۔
یعنی دونوں جہانوں کے سردار۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید دو جہاں ہیں۔
یعنی دو جہانوں کے سردار!
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید دو عالم ہیں۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم الرسل ہیں۔
یعنی آخری رسول
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل ہیں۔
یعنی تمام رسولوں سے افضل رسول۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فخر دو جہاں ہیں۔
یعنی جن پر دونوں جہانوں کو فخر ہو۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرور دو عالم ہیں۔

حضرات محترم!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوب خدا ہیں
یعنی اللہ کے محبوب!
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوب ہیں۔

Marfat.com

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساقی کوثر ہیں۔
یعنی جام کوثر پلانے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حامل لواء الحمد ہیں۔
یعنی قیامت کے دن اللہ کی حمد کا جھنڈا اٹھانے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ ہیں۔
یعنی اللہ کے حبیب!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔
یعنی تمام جہانوں کے لیے رحمت۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافۃ للناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں کے رسول۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قائد المرسلین ہیں۔
یعنی رسولوں کے قائد۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید ولد آدم ہیں۔
یعنی تمام اولاد آدم کے سردار۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں میں افضل ترین۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابلغ الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ بلیغ۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اصدق الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ سچے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اظہر الناس ہے۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ غلبے والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکرام الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ عزت والے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اطہر الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ پاک وطاہر۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ حسین۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اجمل الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ جمیل۔

Marfat.com

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکمل الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ کامل۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اشرف الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ شریف۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اعدل الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ عدل کرنے والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اطیب الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ طیب۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اشجع الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ شجاع۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس ہیں۔
یعنی تمام لوگوں سے زیادہ عطا کرنے والے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اخطب الانبیاء ہیں۔
یعنی انبیاء کرام میں سب سے بڑے خطیب۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اصدق الانبیاء ہیں۔
یعنی سب سے زیادہ سچے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اشرف الانبیاء ہیں۔
یعنی سب سے زیادہ شرف وعزت والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء ہیں۔
یعنی سب سے زیادہ فضیلت والے۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم احسن الانبیاء ہیں۔
یعنی سب سے زیادہ حسین۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اجمل الانبیاء ہیں۔
یعنی سب سے زیادہ جمیل وخوبصورت۔
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکمل الانبیاء ہیں۔
یعنی سب سے زیادہ کامل
☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔
یعنی آخری نبی۔

Marfat.com

حضرت سلیمان کی انگوٹھی پر تحریر:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((کان نقش خاتم سلیمان بن داؤد لا اله الا الله محمد رسول الله))

ترجمہ: ''حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر جو نقش تھا وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا۔''

حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((کان فص سلیمان بن داؤد سماویاً فالقی الیه فوضعه فی خاتمه انا لا اله الا الله محمد عبدی و رسولی))

ترجمہ: ''حضرت سلیمان کی انگوٹھی کا نگینہ آسمان سے بھیجا گیا تھا اور انہوں نے اسے اپنی انگوٹھی میں رکھ لیا۔ (جس میں یہ لکھا ہوا تھا) لا الہ الا اللہ محمد عبدی ورسولی۔'' (سیرت حلبیہ)

درخت کے پتے:

معزز سامعین!

اسی طرح ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بہت بڑے درخت کو دیکھا اور اس کے پتے بھی بہت بڑے بڑے تھے اور ان پتوں میں واضح انداز میں قدرتی طور پر تین سطریں لکھی ہوئی تھیں:

پہلی سطر میں یہ لکھا ہوا تھا:

لا اله الا الله

ترجمہ: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔

دوسری سطر میں لکھا ہوا ہے:

محمد رسول الله

ترجمہ: محمد اللہ کے آخری رسول ہیں۔

تیسری سطر میں یہ لکھا ہوا تھا:

ان الدین عند الله الاسلام

ترجمہ: ''بے شک اللہ کا دین دینِ اسلام ہے۔'' (سیرت حلبیہ)

معزز سامعین!

یہ حضور نبی کریم ﷺ کی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ رکھا۔

درختوں کے پتوں میں حضور کا نام ہے۔

مچھلی پر حضور ﷺ کا نام لکھا ہوا۔

پتھروں پر حضور ﷺ کا نام لکھا ہوا۔

پھولوں پر حضور ﷺ کا نام لکھا ہوا ہے۔

Marfat.com

جنت کی ہر چیز پر نام محمد:

حاضرین کرام!

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمام آسمانوں میں گھوما، میں نے کوئی جگہ ایسی نہیں دیکھی جہاں محمد کا نام نہ لکھا ہو۔

جنت کے درختوں پر۔

آپ ﷺ کا نام جنت کے درختوں کے پتوں پر۔

آپ ﷺ کا نام جنت کے محلات پر۔

آپ ﷺ کا نام جنت کی ہر چیز پر۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ اگلی اور پچھلی تمام باتیں لکھ تو قلم نے عرش کے پردوں پر یہ کلمہ لکھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (سیرت حلبیہ)

ایک روایت میں یہ ہے کہ لوح محفوظ کے شروع میں یہ کلمات لکھے ہوئے ہیں:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا دین اسلام ہے، محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ﷺ ہیں اور جو اس بات پر ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔'' (سیرت حلبیہ)

بلکہ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

(سیرت حلبیہ)

صلوٰۃ اللہ کلام اللہ جہاں دیکھا تو یہ دیکھا

اگر دیکھا لکھا اللہ محمد ﷺ بھی لکھا دیکھا

حضور نبی اکرم ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اس کی دونوں جانب تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی تھیں۔

پہلی سطر میں:

((لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ))

دوسری سطر میں لکھا تھا:

((ماقدمنا و جدنا و ما اکلنا ربحنا و ما خلفنا خسرنا))

ترجمہ: ''جو ہم نے آگے بھیج دیا وہ پالیا اور جو دنیا میں کھایا وہ نفع میں کھایا اور جو چھوڑ آئے وہ نقصان میں رہا۔''

تیسری سطر میں تھا:

((امۃ مذنب ...... غفور))

ترجمہ: ''امت گناہگار اور مالک بخشنے والا ہے۔''

☆☆☆

Marfat.com

معجزاتِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهِ الصَّادِقِ الْوَعْدِ وَالْاَمِيْنِ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاٰبَائِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ مُهَاجِرِيْهٖ وَاَنْصَارِهِ الْهَادِيْنَ الْمُهْدِيْنَ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ))

قال اللّٰہ تبارك وتعالىٰ فى القرآن المجيد

اعوذباللّٰہ من الشيطن الرجيم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحيم

((يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْجَآءَ كُمْ بُرْهَانٌ)) (الآیۃ 174،النسآء، پارہ6)

صدق اللّٰہ العظيم

وقال النبى عليه السلام:

((ما من الانبياء نبى الا اعطى من الايت مامثله اومن اوامن عليه البشر))

فضیلت درود:

وقال اللّٰہ تبارك وتعالىٰ فى القرآن المجيد فى شان حبيبه مخبراً و اٰمراً مخاطباً للمؤمنين:

((ان اللّٰہ وملائكته يصلون على النبى ياايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما))

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو!تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں،آپ سب میرے ساتھ مل کر آمنہ کے لال،پیکرِ حسن و جمال،منبع شرف وکمال،ہادیٔ کل،دانائے سبل،ختم الرسل ،شفیع المذنبین ،رحمۃ للعٰلمین ، سیدالاولین والآخرین،خیرالوریٰ،شمس الضحیٰ،بدرالدجیٰ،والیٔ بطحاء ، صاحب المعراج،مالک کائنات،صاحب الاسراء، خاتم الانبیاء،حبیب پروردگار ،احمد مختار،سیدالانبیاء،احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری

Marfat.com

نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

محترم سامعین!

مجھے یقین ہے کہ جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے وہ بڑی متبرک ہوتی ہے اور اس مجلس سے اٹھنے والی خوشبودار ہوا آسمان پر بھی پہنچ جاتی ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((مامن مجلس یصلی فیه علی محمدا الاقامت منه رائحة طیبة حتیٰ تبلغ عنان السماء فتقول الملائکة هذه رائحة مجلس صلی فیه علیٰ محمد))

ترجمہ: "جس مجلس میں مجھ (محمد ﷺ) پر درود پڑھا جائے تو اس مجلس سے ایک پاکیزہ قسم کی ہوا چلتی ہے جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچتی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس مجلس کی پاکیزہ ہوا ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا گیا۔"

اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول الله

وعلی الك واصحابك یاسیدی یا حبیب الله

الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یانبی الله

وعلیٰ الك واصحابك یاسیدی یاخاتم النبیین

اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد

وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

پھر پڑھیے!

((اللهم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انك حمید مجید اللهم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انك حمید مجید))

پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی
ہوئے ہیں معجزے والے بھی اس جگہ ناچار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار

Marfat.com

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے:

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ کرامت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اللہ کی برھان:

معزز سامعین !

آج میں آپ حضرات کے سامنے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الآیات والمعجزات کے معجزات کا ذکر کروں گا۔
معجزہ دلیل نبوت ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو کوئی نہ کوئی معجزہ عطا فرمایا۔
قرآن مجید میں ارشاد ہے:

((یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ كُمْ بُرْهَانٌ))

ترجمہ: ''تحقیق تمہارے پاس اللہ کی دلیل آگئی۔'' (الایۃ 174، النسآء، پارہ 6)

حدیث شریف میں فرمایا گیا:

((ما من الانبیاء نبی الا اعطی من الایت مامثله اومن اوامن علیه البشر))

ترجمہ ''ہر نبی کو کچھ ایسی چیزیں دی گئیں جنہیں دیکھ کر لوگ اس پر ایمان لائے۔''

انبیاء معجزات لے کر آئے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سراپا معجزہ بن کر آئے:

حضرات محترم !

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت شیث علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔

Marfat.com

حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت اسحاق علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت ادریس علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت دانیال علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت ہود علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت شعیب علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت یسع علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت یوقنا علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت حزقیل علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت الیاس علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت شموئیل علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت شعیب علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت ذوالکفل علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت ارمیان علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت دانیال علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت اشعیاء علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کواللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت ہارون علیہ السلام کواللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت یوشع ابن نون علیہ السلام کواللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کواللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت دی تو ساتھ معجزے بھی دیئے۔
الغرض از آدم تا عیسیٰ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء علیہم السلام معجزے لے کر آئے، مگر

سامعین کرام!

جب سیدالاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب سیددوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب سیدالکل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب فضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اجمل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اکمل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اشرف الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب ارفع الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اعظم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو معجزے لے کرنہیں بلکہ سراپا معجزہ بن کرتشریف لائے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

درخت کی گواہی:

ذی وقار سامعین!

حضور نبی اکرم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور قریب کے رہنے والے لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھنے کے لئے آئے، ان میں سے ایک آدمی کو حضور نبی اکرم ﷺ نے دعوتِ اسلام دی، اس نے کہا:
”آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔؟ آپ اپنی کوئی نشانی دکھائیں۔“
یہ سن کر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ سامنے ایک درخت کھڑا ہے، تم اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ تجھے اللہ تعالیٰ کے نبی

Marfat.com

بلاتے ہیں۔ وہ آدمی درخت کے پاس گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کا پیغام پہنچایا۔ درخت سنتے ہی اپنی جڑوں کو اکھیڑتا ہوا سرکار دو عالم ﷺ کے پاس پہنچا، آ کر حضور نبی اکرم ﷺ کو سلام کہا، پھر اس درخت نے اس بات کی گواہی دی کہ آپ ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔

اس آدمی نے عرض کی کہ یہ درخت اپنی جگہ پر واپس بھی جا سکتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا:

''ہاں!''

پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کو واپس جانے کا حکم فرمایا۔ حکم ملتے ہی وہ درخت اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا، اس معجزے کو دیکھ کر اس آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا، کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

درخت کا اطاعت کرنا:

حضرات محترم!

ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ سفر میں قضائے حاجت کے لئے نکلے۔ حضرت جابر پانی لئے ہوئے ساتھ تھے۔ آپ نے اِدھر اُدھر دیکھا تو کوئی چیز نظر نہ آئی۔ صرف دو درخت تھے۔ آپ ﷺ ان درختوں کے پاس گئے، ایک درخت کی ٹہنی کو پکڑ کر فرمایا:

''میری اطاعت کرو۔''

درخت چلنے لگا۔ دوسرے کے پاس گئے، وہ اسی طرح آپ ﷺ کے ساتھ چلنے لگا، پھر آپ ﷺ نے ان دونوں کو جمع کیا اور فرمایا:

''اللہ کے حکم سے جڑ جاؤ۔''

وہ دونوں درخت آپس میں مل گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کی آڑ میں قضائے حاجت کی اور پھر وہ دونوں درخت اپنی اپنی جگہ پر آ گئے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

وحشی گدھے کا احترام کرنا:

ذی وقار سامعین!

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر ایک وحشی حمار تھا:

((اذا خرج رسول الله لعب و اشتد و اقبل وادبر فاذا احس برسول الله قد دخل ربض فلم یترمرم مادام رسول الله فی البیت کراهیة ان یوذیه))

ترجمہ: ''جب آپ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو وہ کھیلتا کودتا، آگے پیچھے ہوتا، جب وہ محسوس کرتا کہ آپ ﷺ تشریف لے آئے ہیں تو وہ بے حرکت ہو جاتا۔ جب تک تشریف فرما رہتے وہ بدکتا تک نہ تھا، تاکہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔'' (شمائل الرسول، لابن کثیر، ۲۸۳)

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

شیر اور صحابی کا احترام:

سامعین کرام!

خادم رسول حضرت سفینہ کا بیان ہے کہ میں سمندری سفر میں تھا، کشتی ٹوٹ گئی، میں اس کے ایک تختے پر تھا، اس نے مجھے شیروں کے جنگل میں جا پھینکا۔ ایک شیر میری طرف حملہ کیلئے بڑھا تو میں نے کہا: اے ابوالحارث!

((انا مولی رسول الله))

ترجمہ: ''میں رسول اللہ ﷺ کا خادم وغلام ہوں۔'' (النساء: ۶۴)

اور اس طرح یہاں پہنچا ہوں۔

((فطا طا راسه واقبل الی فدفعنی، بمنکبه حتی اخرجنی من الاجمه ووقفنی علی الطریق ثم هجهم فظننت انه یودعنی))

ترجمہ: ''اس نے سر جھکا دیا اور میرے پاس آ کر مجھے سوار کر لیا اور جنگل سے نکل کر راستہ پر لے آیا۔ یوں آہستہ آہستہ بولنے لگا کہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔''

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اونٹ کا سجدہ:

معزز حاضرین!

حضور ﷺ کی خدمت میں اونٹ کا جھکنا، مطیع ہونا اور آپ ﷺ کے حکم کو بجالانا تواتر سے ثابت ہے، ایسی روایات بہت سے صحابہ سے مروی ہیں۔ ان میں حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عائشہ، حضرت یعلی بن مرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن جعفر، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اور حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہیں، لیکن ہم بعض پر اکتفا کر رہے ہیں۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ انصار کے پاس اونٹ تھا جو سرکش ہو گیا، اپنے اوپر کسی کو سواری نہ کرنے دیتا، انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں اس کی شکایت کی، آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا: وہاں چلو! جب وہاں پہنچے تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ

((قد صار مثل اکلب الکلب نخاف علیك صولته))

ترجمہ: ''یہ ہلکائے کتے کی طرح حملہ آور ہوتا ہے۔ ہمیں خوف ہے کہ کہیں آپ ﷺ پر حملہ نہ کر دے۔''

فرمایا: فکر مت کرو کچھ نہیں ہوگا۔

((فلما نظر الجمل الی رسول اللہ اقبل نحوہ حتی خرّ ساجدًا بین یدیه))

ترجمہ: ''جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف سجدہ ریزی کی حالت میں آ گیا۔''

آپ ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑ لیا، اس کے بعد اس میں کبھی سرکشی نہ آئی۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ چوپایہ ہے عقلمند نہیں یہ آپ ﷺ کو سجدہ کرتا ہے۔

((ونحن نعقل فنحن احق ان نسجدلك))

ترجمہ: ''ہم صاحب عقل ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کو سجدہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔''

فرمایا:

''کسی بشر کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے، اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو میں خاوند کے حق کی وجہ سے بیوی کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے۔'' (مسند احمد 3=158)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی حویلی میں داخل ہوئے، وہاں دو اونٹ آپس میں لڑ رہے تھے۔

((ماقترب رسول اللہ منھما فوضعا جرانھما علی الارض))

ترجمہ: ''جب رسول ﷺ کو انہوں نے دیکھا تو دونوں نے اپنے چہرے زمین پر رکھ دیئے۔''

صحابہ نے عرض کیا:

''ہم بھی آپ ﷺ کو سجدہ کرنا چاہتے ہیں۔''

فرمایا: کسی انسان کا دوسرے انسان کو سجدہ کرنا جائز نہیں، اگر جائز ہوتا تو میں خاوند کے عظیم حق کی بنا پر بیوی کو سجدہ کا حکم دیتا۔

Marfat.com

اسے ابن حبان نے روایت کیا۔ اسی کی مثل بزار نے اور ترمذی نے نقل کیا اور حسن کہا، ان تمام کی سند حسن ہے۔ (صحیح ابن حبان، 3=158)

بکری کے دودھ میں اضافہ:

ہم مجلس عزیزو!

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نوجوانی میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا، ہجرت کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر تشریف لائے اور فرمایا:

''اے نوجوان! کیا تو ہمیں کچھ دودھ پلائے گا؟''

میں نے عرض کیا: میں تو امین ہوں، اس لئے دودھ نہیں پلا سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس ایسی کوئی بکری ہے جو ابھی حاملہ نہ ہوئی ہو؟ عرض کیا: ہاں ہے۔ میں نے پیش کی۔

((مسح الضرع و دعا فحفل الضرع))

ترجمہ: ''آپ ﷺ نے تھن کو مس فرما کر دعا کی تو وہ دودھ سے بھر گیا۔''

حضرت ابوبکر کونوں والا پتھر لائے اور اس میں دودھ دوہا، حضور ﷺ نے، ابوبکر نے، پھر میں نے دودھ پیا۔ آپ ﷺ نے پھر تھن کو حکم دیا: خالی ہو جا! تو وہ فی الفور دودھ سے خالی ہو گیا، میں نے عرض کیا: مجھے تعلیم دیجئے۔ فرمایا:

((انك غلام معلم))

ترجمہ: ''تو معلم نوجوان ہے۔''

میں نے آپ ﷺ کے مقدس منہ سے ستر سورتیں سیکھی ہیں۔ (مسند احمد 1-389)

اس حدیث میں دو اہم امور کا ذکر ہے۔

1: دودھ کا اترنا حالانکہ وہ حاملہ نہ تھی خلاف عادت ہے۔

2: آپ ﷺ کا تھن کو فرمانا دودھ سے خالی ہو جا اور اس کا پہلی حالت پر ہو جا۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حضرت امّ معبد کی بکری:

میرے دینی بھائیو!

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے قصہ میں ہے کہ جب ہجرت کے موقع پر رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور عامر بن فہیرۃ اپنے راستے کی نشاندہی کرنے والے ابن اریسقط کے ساتھ ام معبد کے خیمہ کے پاس سے گزرے تو ان سے گوشت یا کھجور کے بارے میں پوچھا تاکہ خرید کر استعمال کریں، لیکن وہاں کوئی ایسی شے نہ تھی کیونکہ علاقہ قحط زدہ تھا، آپ ﷺ نے وہاں بکری دیکھی تو فرمایا:

''ام معبد! اس بکری کا کیا حال ہے؟''

Marfat.com

عرض کیا:

''کمزوری کی وجہ سے دوسری بکریوں سے پیچھے رہ گئی ہے۔''

فرمایا: یہ دودھ دیتی ہے؟ عرض کیا: یہ اس عمر سے گزر چکی ہے۔ فرمایا: کیا تم مجھے دھونے کی اجازت دیتی ہو۔

عرض کیا:

((بابی انت وامی ان رایت بها حلبا فاحلبها))

ترجمہ: ''میرے ماں باپ قربان اگر آپ ﷺ دودھ محسوس فرماتے ہیں تو دھولیں۔''

آپ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا، اللہ تعالیٰ کا مبارک نام لیا اور بکری کیلئے دعا فرمائی:

((فتفاحت عليه ودرت واجترت ودعا باناء يربض الرهط فحلب فيه ثجا حتى علاه البهاء ثم سقاها حتى رويت و سقى اصحابه حتى رووا))

ترجمہ: ''تو بکری کے تھنوں میں دودھ بھر آیا۔ آپ ﷺ نے برتن منگوا کر اسے دوہا حتیٰ کہ برتن بھر گیا، وہ دودھ اس خاتون کو پلایا پھر اپنے ساتھیوں کو دیا۔ انہوں نے بھی سیر ہو کر پیا۔''

پھر دوبارہ دوہا حتیٰ کہ برتن بھر گیا۔

اسے طبرانی، ابن سعد، ابونعیم، بیہقی نے دلائل میں، حاکم نے کئی طرق سے روایت کیا، بعض کو صحیح کہا، ذہبی نے اس حکم کو برقرار رکھا، ھیثمی نے اسے صحیح کہا، ابن حجر نے حضرت قیس بن لقمان سے بیان کیا ہے۔

(المعجم الکبیر 4-55)

ابن اثیر کہتے ہیں:

''حدیث ام معبد علماء کے درمیان مشہور ہے اور کتب میں مروی ہے اور دلائل نبوت میں سے ہے۔ اسے حفاظ حدیث کی پوری جماعت نے زروایت کیا ہے، یہ واقعہ مشہور ہے اور ایسے طرق سے مروی جو ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔''

اس حدیث میں دو امور قابل توجہ ہیں:

1: یہ واقعہ ہجرت کے موقع کا ہے اور واقعہ ابن مسعود بعثت کے ابتدائی دنوں کا ہے۔ جیسا کہ حدیث جابر، حدیث بریدہ اور دیگر احادیث کثیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔

2: حدیث ابن مسعود میں تھا کہ آپ ﷺ نے تھن کو دودھ سے خالی ہونے کا حکم دیا اور وہ حکم بجالاتے ہوئے خالی ہو گیا لیکن قصہ ام معبد میں ہے کہ وہ بکری پھر ہمیشہ دودھ دیتی رہی اور یہ برکت تاحیات (حضرت عمر کے دور تک) حاصل رہی۔ حتیٰ کہ بہت سی روایات ہیں کہ قحط کے دنوں میں بھی وہ بکری دودھ دیا کرتی تھی۔

شاید واقعہ ابن مسعود میں دودھ واپس کر دینے کی وجہ مالک کا کافر ہونا ہو اور وہ ابن ابی معیط تھا۔ رہا معاملہ حضرت ام معبد کی بکری کا تو وہ اہل اسلام کیلئے تھی۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

Marfat.com

ذبح شدہ بکری:

محترم حضرات!

ایک واقعہ اس بکری کا ہے جسے بغیر اجازت مالک کے ذبح کر کے آپ ﷺ اور صحابہ کرام کی خدمت میں لایا گیا تھا تو اس ذبح شدہ بکری نے آپ ﷺ کو اس پر مطلع کر دیا۔

ایک انصاری صحابی سے مروی ہے کہ ہم ایک جنازہ کے لئے رسول ﷺ کے ساتھ نکلے، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ قبر کھودنے والے کو ہدایات دے رہے ہیں:

''اسے پاؤں اور سر کی طرف سے کشادہ کرو۔''

جب واپس ہوئے تو ایک خاتون نے کھانے کیلئے عرض کیا۔ آپ ﷺ تشریف لائے، پہلے آپ ﷺ نے شروع فرمایا، پھر صحابہ نے۔ آپ ﷺ نے منہ میں لقمہ رکھا ہی تھا تو فرمایا:

((اجد لحم شاة اخذت بغير اذن اهلها))

ترجمہ: ''میں نے محسوس کر لیا اس بکری کو مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔''

آپ ﷺ نے خاتون سے پوچھا تو اس نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ ﷺ! میں نے بکری خریدنے کیلئے آدمی بھیجا تھا مگر نہ ملی، پھر پڑوسی کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنی بکری ہمیں بیچ دو، مگر وہ بھی وہاں موجود نہ تھا، پھر میں نے اس کی بیوی کو پیغام بھیجا تو اس نے بکری بھیج دی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس کا گوشت قیدیوں کو کھلا دیا جائے۔''

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

زہر آلود گوشت کی گزارش:

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

جب غزوہ خیبر اپنے اختتام کو پہنچا تو ایک یہودی عورت نے صحابہ سے پوچھا:

''حضور ﷺ بکری کے گوشت کا کون سا حصہ پسند کرتے ہیں؟''

اسے بتا دیا گیا، اس نے بکری ذبح کر کے پکائی اور اس کی دستی کو زہر آلود کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کھانا تناول کرنے کیلئے جلوہ افروز ہوئے، ابھی لقمہ کو اٹھا کر منہ میں رکھا ہی تھا تو:

((اخبر ته الزراع بانها مسمومة وان الشاة كلها مسمومة))

ترجمہ: ''اس دستی نے اطلاع دی میں بلکہ تمام بکری زہر آلود ہے۔''

آپ ﷺ نے صحابہ کو کھانے سے منع فرما دیا، آپ ﷺ نے یہود سے پوچھا تو انہوں نے اس بات کا اعتراف

Marfat.com

کرلیا، یہ واقعہ بخاری و مسلم میں متعدد صحابہ سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے زہر آلود گوشت آپ ﷺ کو پیش کیا، آپ ﷺ نے تناول فرمایا، پھر اس خاتون کو آپ کی خدمت میں لایا گیا تو اس نے اعتراف کرتے ہوئے کہا:

''میں آپ ﷺ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لاما کان الله لیسلطك علی ذلك))

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے تجھے ناکام فرمادیا ہے۔'' (بخاری، کتاب الھبہ)

روایت بزار میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں نے تناول کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا:

((ان عضوا من اعضائها یخبرنی انها مسمومة))

ترجمہ: ''تو اس کے حصہ نے مجھے اطلاع دی کہ گوشت زہر آلود ہے۔''

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

کھانے کا تسبیح پڑھنا:

ذی احتشام ساتھیو!

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آیات کو برکت تصور کرتے تھے اور تم انہیں خوف کا ذریعہ سمجھتے ہو۔ ایک مرتبہ ہم سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے، پانی میں کمی واقع ہوگئی، فرمایا:

''بچا ہوا پانی لے آؤ۔''

ہم نے ایک برتن میں تھوڑا سا پانی پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں اپنی مبارک انگلیاں داخل فرمادیں اور فرمایا:

((حی علی الطهور المبارك والبركة من الله))

ترجمہ: ''مبارک پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔''

میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے۔

((لقد کنا نسمع تسبیح الطعام وهو یوکل))

ترجمہ: ''ہم کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی تسبیح سنا کرتے۔'' (بخاری، کتاب المناقب)

امام اسماعیلی، ترمذی اور بیہقی کے الفاظ ہیں:

((کنا ناکل مع النبی الطعام و نحن نسمع تسبیح الطعام))

ترجمہ: ''ہم آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا کرتے اور کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔'' (فتح الباری 6=592)

''کنا نسمع'' ''ہم سنا کرتے تھے، کے الفاظ بتا رہے ہیں، ایسا متعدد مرتبہ ہوا۔

ابن حبان نے سند مرفوع کے ساتھ انہی سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

Marfat.com

((کنا مع رسول اللہ فی سفر فدعا بالطعام و کان الطعام یسبح))

(ابن حبان 8=144)

ترجمہ: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، آپ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو وہ کھانا تسبیح پڑھ رہا تھا۔''

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

درخت کا اطلاع دینا:

حضرات محترم!

جنات میں سے کچھ ایک رات درخت کے پیچھے سے حضور ﷺ کا قرآن سن رہے تھے اور یہ طائف کے واقعہ کے بعد کی رات تھی، تو اس درخت نے آپ ﷺ کو ان کی موجودگی کی اطلاع دی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے مسروق سے پوچھا:

''اس رات آپ ﷺ کو کس نے اطلاع دی تھی کہ آپ کا قرآن جنات بھی سن رہے ہیں۔؟''

فرمایا:

''تیرے والد (عبداللہ بن مسعود) نے مجھے بتایا تھا کہ

((اذنتہ بھم شجرۃ))

ترجمہ: ''درخت نے ان کے بارے میں اطلاع دی تھی۔'' (بخاری، مناقب الانصار)

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ببول کے درخت کی گواہی:

پیارے پیارے دینی بھائیو!

جماد اور درخت چونکہ آپ ﷺ کی رسالت سے آگاہ تھے۔ جب بھی رسالت پر گواہی کی ضرورت پیش آتی تو اس کا اعلان کرتے ہوئے کلام کرتے تاکہ امانت کا ابلاغ، رسالت کی تصدیق اور شہادت کی ادائیگی ہو جائے، ایسا ہی واقعہ ایک ببول کے درخت کا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ایک بدو سامنے آیا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ کہنے لگا: جا رہا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے پاس خیر ہے؟ پوچھنے لگا: اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا:

Marfat.com

''یہ کہ تو اس بات کی گواہی دے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے ہیں۔''

کہنے لگا: اس پر کوئی دلیل ہے؟ فرمایا: یہ ببول کا درخت۔ پھر آپ ﷺ نے اس درخت کو بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا:

((فاقبلت تخد الارض خدا حتی کانت بین یدیه))

ترجمہ: ''تو وہ زمین پھاڑتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔''

آپ ﷺ نے تین دفعہ گواہی دینے کا فرمایا تو حسب حکم گواہی دی، پھر اپنی جگہ لوٹ گیا، وہ بدو اپنے دیہات کی طرف یہ کہتے ہوئے لوٹا:

''اگر میری قوم نے میری بات مان لی تو میں انہیں لے کر آؤں گا اور اگر وہ نہ مانے تو میں آپ ﷺ کی غلامی میں آجاؤں گا۔''

اس روایت میں دو اہم امور کی نشاندہی ہے:

1: حضور ﷺ کے بلانے پر درخت کا آنا اور واپسی کے حکم پر لوٹ جانا آپ ﷺ کی نبوت واطاعت ہے اور یہ خارق عادت ہے۔

2: درخت نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے نبی کی نبوت ورسالت پر بول کر گواہی دی، یہاں تک کہ اعرابی نے کانوں سے سنا اور یہ بھی خلاف عادت ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات پاک جس نے اپنے رسول اللہ ﷺ کی مدد و تائید اس سے بڑے دلائل سے فرمائی ہے، وہ اس پر بھی قادر ہے۔

کھجور کا تنا اور محبت رسول:

محترم المقام حاضرین!

مسجد نبوی میں منبر شریف تیار ہونے سے پہلے آپ ﷺ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے، جب قیام طویل ہو جاتا یا کچھ تھکاوٹ محسوس فرماتے تو اس تنے پر دست اقدس بھی رکھتے، نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ جمعہ میں دور بیٹھنے والے آپ ﷺ کی زیارت نہ کر پاتے۔ آپ ﷺ کی عمر شریف بھی زیادہ ہو گئی تھی، صحابہ کیلئے آپ ﷺ کا اتنا طویل قیام دشوار گزرنے لگا، انہوں نے منبر تیار کرنے کا سوچا، عرض کرنے پر آپ ﷺ نے بھی اس رائے کو پسند فرمایا۔ لہٰذا منبر تیار کر لیا گیا، جب منبر اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا، آپ ﷺ جمعہ کے خطبہ کے لئے حجرہ انور سے نکل کر منبر کی طرف بڑھے، آپ ﷺ کا گزر جب اس تنے کے پاس سے ہوا، آپ ﷺ وہاں نہ رکے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔

((اذا بالجزع یصرخ صراخاً شدیدًا ویحن حنینا مولما حتی ارتج المسجد و تساقط البناء و تشقق الجذع ولم یهدا))

ترجمہ: ''تو تنا نے چیخ وپکار شروع کر دی وہ اس قدر دردناک انداز میں رویا کہ پوری مسجد آواز سے گونج اٹھی۔ تنا پھٹ گیا۔''

Marfat.com

اس کا صحابہ پر یہ اثر ہوا:

((ویکوابکاء شدیدا الحنین ہذا الجزع))

ترجمہ: ''انہوں نے بھی اس تنے کے ساتھ خوب رونا شروع کر دیا۔''

یہ بے جان تنا رویا اور چیخا۔ حضور ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے، اس پہ دست اقدس رکھتے ہوئے دلاسہ دیا، اسے گلے لگایا، یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے بے جان تنے سے گفتگو کی اور اسے اختیار دیا، چاہے تو تجھے جنتی درخت بنا دیا جائے، تیری جڑیں جنت کی نہروں اور چشموں سے فیض یاب ہوں اور اہل ایمان تیرا پھل کھائیں یا تجھے دنیا کا پھل دار درخت بنا دیا جائے۔ بایں طور کہ تجھے باغ میں لوٹا دیا جائے تو پھل دے اور مومن تیرا پھل کھائیں؟ شوق میں رونے والے تنے نے جنتی ہونا پسند کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((افعل ان شاء الله افعل ان شاء الله))

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں ایسا کرتا ہوں۔''

اس پر وہ تنا خاموش ہو گیا۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

پھر رسول ﷺ نے فرمایا:

((والذی نفسی بیده لو لم التزمه لبقی یحن الی قیام الساعة شوقا الی رسول الله ﷺ))

ترجمہ: ''مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر میں اسے گلے نہ لگاتا تو یہ اللہ کے رسول کے شوق میں قیامت تک روتا رہتا۔''

استن حنا نہ در ہجر رسول
نالہ می زدھم چوں ارباب عقول

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

اس بے جان تنے سے چار پانچ ہاتھ رسول اللہ ﷺ دور ہوتے ہیں، لیکن وہ یہ دوری برداشت نہ کر سکا، وہ سسکیاں لے لے کر رونے لگا، آپ ﷺ کے فراق میں نہایت غمزدہ ہو گیا اور اس وقت تک خاموش نہ ہوا جب تک آپ ﷺ نے وصل کی صورت میں اسے گلے نہ لگا لیا اور اختیار عطا نہ فرمایا۔ حالانکہ اس کے پاس عقل کہاں؟ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اس نے دوبارہ باغ میں پھلدار ہونا قبول اس لئے نہیں کیا کہ اگر وہ یہ قبول کر لیتا تو سینکڑوں میٹر حضور ﷺ سے دور ہو جاتا، جب وہ چند ہاتھ دوری کو برداشت نہیں کر سکا تو اتنی طویل مسافت کی دوری کیسے برداشت کر سکتا تھا؟ تو اس نے دوبارہ پھلدار درخت ہونا قبول نہ کیا کیونکہ اگر وہ یہ قبول کر لیتا تو اسے دوبارہ فراق مل جاتا یا تو اس کی اپنی موت کی صورت میں یا اس کائنات سے حضور ﷺ کے وصال کی صورت میں اور یہ بھی ہو

Marfat.com

سکتا ہے کہ اس کی موت آپ ﷺ کے وصال سے پہلے ہوجاتی تو وہ آپ ﷺ کے چند میٹر دور ہونے پر رویا اور چلایا۔

اب تو ہر حال میں دوری تھی، طویل فراق تھا تو جب اس نے چند ہاتھ پر فراق برداشت نہ کیا تو وہ باغ میں درخت بن کر اتنی دوری کیسے برداشت کرسکتا تھا؟ اس لئے اس نے جنتی ہونے کو اختیار کرلیا، وہاں موت نہیں بلکہ بقاء اور زندگی ہے۔ اگر موت یا دفن کی وجہ سے کچھ جدائی بھی ہوگی تو یہ عارضی و وقتی ہوگی اور پھر وصال دائمی ہوگا، کیونکہ جنت دارِحیات ہے، وہاں موت نہیں۔

اس تنے کے رونے اور شوق سے اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر حجت قائم فرمادی ہے۔ اگر وہ اس میں کوتاہی اور سستی برتیں، کیونکہ مسلمان اس جماد اور بے جان تنے سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ شوق و رونے کے حقدار ہیں۔

امام حسن بصری فرمایا کرتے تھے:

((یا معشر المسلمیں الخشبه تحن الی رسول الله ﷺ شوقا الی لقائه فانتم احق ان تشتاقوا الیه ﷺ))

ترجمہ: ''اے مسلمانو! ایک لکڑی اللہ کے رسول ﷺ کی ملاقات کے شوق میں روتی ہے تو تم آپ ﷺ کے شوق کے زیادہ حقدار ہو۔'' (صحیح ابن حبان 151,8)

حضرت امام شافعی نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضور ﷺ کو عطا فرمایا وہ کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں فرمایا۔''

اس پر حضرت عمرو بن سواد نے عرض کیا:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔''

امام شافعی نے فرمایا:

((اعطی محمدا ﷺ حنین الجزع حتی سمع صوته هذا اکبر من ذلك))

(آداب الشافعی ومناقبہ،83)

ترجمہ: ''حضور ﷺ کیلئے تنا رویا اور اس کی آواز سنی گئی تو یہ اس سے کہیں بلند معجزہ ہے۔''

میت کو زندہ کرنا اسے اس کے سابقہ حال کی طرف لوٹانا ہے، تنے کا رونا اس سے نہایت ہی عظیم ہے کیونکہ کھجور کا تنا پودا تھا اگر اصل حالت کی طرف لوٹایا جاتا تو پودا ہی رہتا، نہ بولتا نہ کلام کرتا، نہ صاحب عقل کی طرح احساس رکھتا، لیکن یہاں تو جماد کو ادراک و احساس، محبت اور غم والا بنا دیا گیا۔ جیسا کہ اشرف المخلوق صاحب عقل و ادراک میں ہوتا ہے تو واقعتہً یہ مردہ کو زندہ کرنے سے عظیم معجزہ ہے۔ جزع جماد ہونے کے باوجود، نباتات سے اٹھ کر اشرف المخلوقات میں شامل ہوگیا۔ میت جماد، عاقل، مدرک اور کامل الصفات بن گیا اور قدرت الٰہیہ کیلئے یہ ہرگز دشوار نہیں، آپ ﷺ کے فراق میں تنے کا رونا تواتر سے ثابت ہے۔ بخاری و مسلم وغیرہ میں متعدد صحابہ سے یہ مروی ہے۔ کثیر ائمہ نے اسے بیان کیا ہے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

Marfat.com

درخت کا سلام پیش کرنے کے لیے حاضر ہونا:

حاضرین وناظرین!

حضرت یعلی بن مرۃ ثقفی سے روایت ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ایک جگہ ہم نے پڑاؤ ڈالا، حضور آرام فرما ہوئے۔

((فجاء ت شجرۃ تشق الارض حتی غشیته ثم رجعت الی مکانھا))

ترجمہ: ''تو ایک درخت نے زمین پھاڑتے ہوئے حاضر ہو کر سایہ کیا، پھر اپنی جگہ کی طرف لوٹ گیا۔''

جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو ہم نے عرض کیا تو فرمایا:

((ھی شجرۃ استاذنت ربھا عزوجل فی ان تسلم علی فاذن لھا))(مسند احمد، 4-173)

ترجمہ: ''اس درخت نے رب العزت سے مجھے سلام عرض کرنے کی اجازت مانگی جو اسے مل گئی۔''

(مسند احمد، طبرانی)

رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں پتھروں کا تسبیح پڑھنا:

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

صحابہ کرام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے طعام تسبیح پڑھا کرتا اور آپ ﷺ کے سامنے سنگریزے بھی تسبیح کرتے۔ سنگریزوں نے صرف آپ ﷺ کے مقدس ہاتھوں میں ہی تسبیح نہیں پڑھی بلکہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ہاتھوں میں بھی پڑھی۔ ہاں یہ آپ ﷺ کی عطا سے ہی ہوا، نبی اکرم ﷺ نے ان کو بظاہر تسبیح کا حکم نہیں دیا لیکن عمل، قول سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا:

((وفی یدہ حصیات فسبحن فی یدہ))

ترجمہ: ''آپ ﷺ کے دست اقدس میں سنگریزے تھے جو تسبیح پڑھ رہے تھے۔''

ان کی تسبیح کو حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے بھی سنا۔ پھر وہ سنگریزے آپ ﷺ نے یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کو عطا فرمائے، وہاں بھی ان کی تسبیح لوگوں نے سنی، اس کے بعد ہمیں عطا فرمائے مگر کسی کے ہاتھ میں انہوں نے تسبیح نہ پڑھی۔

ہیثمی نے امام بزار کی پہلی سند کے بارے میں فرمایا:

''اس کی سند صحیح ہے۔'' (دلائل النبوۃ 2=555)

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

چاند کا پھٹ جانا:

معزز حاضرین!

جب ضدی کفار نے مطالبہ کیا کہ اگر آپ ﷺ چاند کے دو ٹکڑے کردو تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی کر دکھایا۔ اس پر بھی وہ کہنے لگے: اس نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ مسافروں سے پوچھتے تو وہ کہتے: ہم نے چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھا ہے۔ حتیٰ کہ اس وقت موجود صحابہ نے اس کا مشاہدہ کیا اور اس پر گواہی دی، چاند کا دو ٹکڑے ہونا احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ (نظم المتناثر، 135)

قرآن کریم میں بھی اس پر نص ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا اية یعرضوا یقولوا سحر مستمر وکذبوا واتبعوا اهوا هم وكل امر مستقر ولقد جاء هم من الانباء مافيه مرد جر حكمة بالغة فما تغن النذر))(سورة القمر۔ 5.1)

ترجمہ: ''پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشان تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں: یہ تو جادو ہے چلا آتا اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے اور ہر کام قرار پا چکا ہے اور بیشک ان کے پاس وہ خبریں آئیں جن میں کافی روک تھی، انتہا کو پہنچی ہوئی حکمت، پھر کیا کام دیں سنانے والے۔''

ہم تمام روایات کا تذکرہ کرنے کی طاقت تو نہیں رکھتے صرف ایک کا تذکرہ اور بعض کی طرف اشارہ بھی کریں گے۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے آپ ﷺ سے چاند دو ٹکڑے کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے ایسا کر دکھا دیا۔ (بخاری، کتاب المناقب)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم اس پر گواہ ہو جاؤ۔''

صحیح بخاری کی روایت میں دو دفعہ ہے:

((اشهدو، اشهدوا))

مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر سے اس طرح الفاظ منقول ہیں۔ مسلم میں حضرت ابن مسعود سے مروی الفاظ میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((اللهم اشهد))

ترجمہ: ''اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔''

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

Marfat.com

سورج کا پلٹنا:

ذی احتشام سامعین!

ہمارے نبی ﷺ کا مقام یہ ہے کہ آپ کے اشارے سے سورج بھی پلٹ آیا۔ چنانچہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دامن میں رکھا ہوا تھا، اس وقت انہیں نیند آ گئی اور علی رضی اللہ عنہ سے نماز عصر قضاء ہوگئی، چونکہ سورج غروب ہو چکا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے اللہ! علی ہمیشہ تیری اور تیرے پیغمبر کی اطاعت میں رہا ہے، سورج کو اس کیلئے واپس پلٹا دے۔ سیدہ اسماء کہتی ہیں: اللہ کی قسم! سورج غروب ہو چکا تھا۔ میں نے دیکھا کہ دوبارہ طلوع ہوا اور کوئی ایسا پہاڑ اور زمین نہیں تھی جس پر اس کی روشنی نہ پڑی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے، وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس وقت پھر سورج غروب ہوگیا۔"

((بالاسناد، عن ابی عبد الله رضی الله عنه قال: صلی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم العصر فجاء علی رضی الله عنه ولم یکن صلاها، فاوحی الله الی رسول الله عند ذلك فوضع رأسه فی حجر علی رضی الله عنه: فقام رسول اللّٰه صلی الله علیه وله وسلم عن حجره وقد غربت الشمس فقال یا علی اما صلیت العصر؟ فقال: لا یا رسول الله فقال اللهم ان علیا کان فی طاعتك فاردد علیه الشمس، فردت علیه الشمس عند ذلك))

"امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکے تھے، اس وقت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر نہیں پڑھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دامن میں رکھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دامن سے اٹھایا تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے عصر کی نماز نہیں پڑھی؟ عرض کیا: نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے اللہ! علی ہمیشہ تیری اطاعت میں رہا ہے، سورج کو اس کیلئے واپس پلٹا دے۔ اس وقت سورج واپس لوٹ آیا۔"

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

Marfat.com

بادل کا اطاعت کرنا:

ذی وقار ہم مجلسو!

مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے بادل کو منتشر ہونے کا حکم دیا تو وہ حکم بجالاتے ہوئے فی الفور منتشر ہوگیا۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں قحط پڑ گیا، جمعہ کے دن آپ ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ!

((هلك المال وجاع العيال فادع الله مالنا ان يسقينا))

ترجمہ: ''مال ہلاک ہوگیا، لوگ بھوکے مرگئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے بارش کی دعا فرمایئے۔''

رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ دعا کیلئے اٹھا دیئے حالانکہ اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا:

((فثار سحاب امثال الجبال ثم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحا در على لحيته))

ترجمہ: ''تو پہاڑوں کی طرح بادل آگئے اور برسے۔ ابھی آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف نہیں لائے تھے۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ کی مقدس داڑھی تر ہوگئی۔''

پھر بارش جاری رہی حتیٰ کہ دوسرا جمعہ آگیا، پھر وہی اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا:

((تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا))

ترجمہ: ''مکانات تباہ ہوگئے، اموال ڈوب گئے، ہمارے لئے دعا فرمایئے۔''

آپ ﷺ نے مبارک ہاتھ اٹھا دیئے اور دعا کی:

((اللهم حوالينا ولا علينا))

ترجمہ: ''اے ہمارے اللہ! اردگرد بارش برسا ہم پر نہ برسا''

آپ ﷺ کے ہاتھ اٹھانے کی دیر تھی کہ آسمان صاف ہوگیا اور مدینہ دائرہ کی طرح صاف ہوگیا۔ اور وادی قناۃ (نالہ) ایک مہینہ تک بہتا رہا، جو شخص بھی کسی علاقہ سے آتا وہ بارش کی اطلاع دیتا۔ (بخاری، کتاب الاستقاء)

اس واقعہ پر مختلف طریق سے متعدد روایات ہیں، روایت مسلم میں یہ اضافہ ہے:

((فرايت اسحاب يتمزق كانه الملاء حين تطوى حيث شبه تقطع الغيم و طيه على بعضه بالملحفه التى تلتف بها المراة اذا كانت منشورة ثم تطوى))

(مسلم، کتاب استقاء)

ترجمہ: ''میں نے بادلوں کو اس طرح پھٹتے ہوئے دیکھا، گویا بھری ہوئی فضا لپیٹ دی گئی ہو اور بادل آپس میں اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہو گئے جیسے کوئی خاتون پھٹی ہوئی روئی کو دھاگے کی صورت میں جمع کردے۔''

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

((وفيه علم من اعلام النبوة فى اجابة الله تعالىٰ دعا نبيه عليه واله الصلاة

Marfat.com

والسلام عقبه اومعه ابتداء فی الاستسقاء وانتهاء فی الاستصحاء وامتثال السحاب امره بمجرد الاشارة))

ترجمہ: ''اس حدیث میں شان نبوت کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی دعا قبول فرمائی، پہلے نزول بارش میں اور پھر بارش ختم فرمانے میں اوراس میں محض آپ ﷺ کے اشارہ سے بادلوں کا حکم بجا لانا بھی ہے۔'' (فتح الباری، 2-5.7)

حدیث کے یہ الفاظ:

((''فما جعل یشیر بیده الی ناحية من السماء الاتفرجت''))

اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ ﷺ کے اشارہ پر بادل متفرق ہو گئے، بلکہ مسلم کے الفاظ میں ہے: بادل پھٹ گئے اور وہ ایک دوسرے میں گھستے ہوئے مدینہ سے چلے گئے۔ اہل مدینہ پر دائرہ کی طرح ہو گئے، سورج نکل آیا اور لوگ دھوپ میں چلنے پھرنے لگے، حالانکہ مدینہ طیبہ کے اردگرد پہاڑوں، نالوں، وادیوں اور کھیتوں پر بارش ہوتی رہی۔ جب بادل حکم مان رہے ہیں، بادل اشارہ سے پھٹ رہے ہیں تو سوچئے عاقل مکلف انسان کو ان کی فرمانبرداری کس درجہ کرنی چاہیے جسے اس بات کا حکم دیا گیا ہے؟

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

سفر میں پانی میں برکت:

عزیزان گرامی:

بخاری و مسلم میں حضرت عمران بن حصین سے طویل حدیث میں منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں بہت پیاس لگی۔ ہم نے ایک خاتون دیکھی جو پانی کا مشکیزہ لئے جا رہی آئی تھی۔ ہم نے اس سے پانی کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگی: یہاں پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا: تیرے خاندان اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی: ایک دن اور ایک رات کی مسافت ہے۔ ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جانے کیلئے کہا۔ کہنے لگی: رسول اللہ کون ہیں؟ ہم اسے آپ ﷺ کے پاس لے گئے اور اس نے وہ ساری بات بتائی جو میں نے بتائی تھی۔

آپ ﷺ نے ان دونوں مشکیزوں کو مس فرمایا یا ان میں کلی فرمائی۔

((فشربنا عطاشا اربعون رجلا حتی روینا فملانا کل ربة معنا وادواة غير انه لم نسق بعيراً))

ترجمہ: ''ہم چالیس افراد نے خوب سیر ہو کر پانی پیا تمام برتن بھی بھر لئے۔''

اس کے علاوہ بھی بہت سے واقعات ہیں۔

یہاں آپ ﷺ نے دیکھا ہر جگہ پانی کے اضافہ کیلئے آپ ﷺ نے مختلف تصرف فرمایا: مثلاً قصہ حدیبیہ میں حضرت جابر نے بتایا کہ آپ ﷺ نے کلی کر کے اس میں پانی ڈالا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مبارک

Marfat.com

ڈول میں رکھ کر کچھ پڑھا۔حدیث مسلم میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے دعا کی اور اس میں لعاب دہن ڈالا۔

حدیث حضرت معاذ میں غزوہ تبوک کے چشمہ کے بارے میں آیا۔آپ ﷺ نے ہاتھ اور چہرہ اقدس دھو کر پانی اس میں لوٹایا۔حضرت مسور سے منقول ہوا کہ آپ ﷺ نے کنویں میں نیزہ گاڑنے کا حکم دیا،حضرت ابوقتادہ نے بتایا آپ ﷺ نے قدح صغیر اٹھائے رکھا اور میں مشکیزہ سے ڈالتا رہا اور آپ ﷺ پلاتے رہے۔حضرت عمران بن حصین سے آیا کہ آپ ﷺ نے دونوں مشکیزوں پر ہاتھ پھیرایا ان میں کلی فرمائی،ان تمام روایات کے مطابق پانی زیادہ ہوگیا اور کثیر تعداد نے پانی استعمال کیا اور یہ امر غیر عادی تھا،کیونکہ اسے عقل قبول نہیں کرتی حالانکہ زندگی بھر جنہوں نے اس کا بار بار،مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر مشاہدہ کیا انہوں نے اس کا ایک لمحہ بھی انکار نہیں کیا۔

((بل کانو، ایلجوون الیه عند العطش الشدید لعلمهم بان الله تعالیٰ یجری علی یدیه الکثیر وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله))

ترجمہ: ''بلکہ وہ شدید پیاس میں آپ ﷺ کی طرف یہ جانتے ہوئے رجوع کرتے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے دست اقدس سے پانی زیادہ فرمادیتا ہے ومارمیت اذرمیت اور ومارسلنا اس پر شاہد ہیں۔''

اگر ہم اس کیساتھ وہ روایات بھی سامنے لے آئیں جن میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے کچھ سنگریزے کنویں میں ڈالنے کیلئے بھجوائے،وہ اس میں جب ڈالے گئے تو اس کے بعد اس کنویں کی تہ کا پتہ ہی نہ چلتا تھا جیسا کہ حضرت زیاد بن حارث الصدائی اور دیگر صحابہ سے مروی ہے تو کس قدر واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ کے اذن سے جمادات کس طرح رسول اللہ ﷺ کے حکم بجالاتے ہیں۔

جہاں کے سارے کمالات ایک ساتھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

حضرت ابوقتادہ کا مشکیزہ:

سامعین کرام!

حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان بن حکم سے صلح حدیبیہ کے واقعہ میں منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں تھوڑے سے پانی کے چشمہ پر تشریف فرما ہوئے،تھوڑی دیر میں اس کا پانی ختم ہوگیا۔آپ ﷺ کی خدمت پیاس لگنے کی شکایت کی گئی،آپ ﷺ نے ترکش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا:اسے اس میں رکھ دو۔

((فوالله مازال یجیش لهم بالری حتی صداعنه))

ترجمہ: ''اللہ کی قسم!واپسی تک تمام لشکر اس سے سیراب ہوتا رہا۔''(بخاری،کتاب الشروط)

اس میں اختلاف ہے کہ کنویں میں نیزہ گاڑنے والے کون تھے۔حضرت سلمہ یا حضرت براء یا حضرت ناجیہ بن جندب یا حضرت خالد بن عبادہ الغفاری۔مختلف روایات میں ان سب کے نام منقول ہیں۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

((انکم ان لا تدرکو الماء غدا تعطشوا))

ترجمہ: ''کل تمہیں پانی نہیں ملے گا اور تمہیں پیاس لگے گی۔'' (مسلم، کتاب الفضائل)

اسی روایت میں ہے کہ ہم سو گئے اور گرمی آفتاب کی وجہ سے اٹھے، ہم حضور ﷺ کے ساتھ وہاں سے آگے چلے، پھر اترے تو فرمایا: تمہارے پاس پانی ہے۔؟ عرض کیا: ہاں! یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس مشکیزہ تھا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ فرمایا: لاؤ۔ میں نے حاضر کیا۔ فرمایا: اس سے تھوڑا تھوڑا لے لو لوگوں نے وضو کیا، اس میں سے تھوڑا سا پانی بچ گیا۔ فرمایا:

((اذدھر بھایا ابا قتادہ فانہ سیکون لھانبا))

ترجمہ: ''اے ابوقتادہ اسے محفوظ کر لو عنقریب اس کی عظیم شان ہوگی۔''

جب دوپہر کا وقت ہوا تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ

((ھلکنا عطشا تقطعت الاعناق))

ترجمہ: ''ہم پیاس سے ہلاک ہو گئے، برباد ہو گئے۔''

فرمایا: تم ہلاک نہیں ہوئے! اے ابوقتادہ! مشکیزہ لاؤ۔

میں نے حاضر کیا: فرمایا:

((احلل لی غمری))

ترجمہ: ''اس کا منہ کھول دو۔''

میں نے کھول دیا۔

((فجعل یصب فیہ وسقی الناس فازدحم الناس علیہ))

ترجمہ: ''آپ ﷺ نے اس سے انڈیلنا شروع فرمایا اور لوگوں نے پینا شروع کیا حتیٰ کہ بھیڑ ہو گئی۔''

فرمایا:

((یاایھاالناس احفوا الملاء فکلکم سیصدر عن ری))

ترجمہ: ''برتن بھر لو جو تمہیں بعد کی پیاس میں سیراب کریں۔''

تمام لوگوں نے پانی پیا حتیٰ کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہ گیا تو فرمایا: اے ابوقتادہ تم بھی پیو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ پہلے آپ پئیں، فرمایا: قوم کا ساقی آخر میں پیتا ہے۔ میں نے پیا اس کے بعد آپ ﷺ نے پیا۔

((وبقی فی المیضاۃ نحو مما کان فیھا وھم یومئذ ثلاثمائۃ))

ترجمہ: ''اس مشکیزہ میں پانی اسی طرح باقی رہا حالانکہ اس دن پانی استعمال کرنے والے تین سو افراد تھے۔'' (مسند احمد، 5-298)

تبوک کا چشمہ:

ذی وقار سامعین!

Marfat.com

حضرت معاذ بن جبل سے غزوۂ تبوک کے حوالے سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا:

''ان شاء اللہ! کل تم تبوک کے چشمے پر پہنچو گے۔ اس وقت دن روشن ہو چکا ہوگا۔ تم میں سے جو کوئی بھی پہلے پہنچ جائے میرے آنے تک اسے ہاتھ نہ لگائے۔''

ہم نے چلو کے ذریعے وہاں سے پانی جمع کیا۔

((غسل رسول الله ﷺ فيه يديه و وجهه ثم اعاده فيها فجرت العين بماء منهم))

ترجمہ: ''آپ ﷺ نے اس میں اپنے مبارک ہاتھ اور چہرہ اقدس دھو کر پانی ڈالا جس کی برکت سے پانی بصورت نہر جاری ہو گیا۔''

تمام لوگوں نے پانی استعمال کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((يوشك يا معاذ اذ طالت بك حياة ان تريى ماههنا قد ملئى جنانا))

(مسلم، کتاب الفضائل)

ترجمہ: ''معاذ! تیری زندگی طویل ہوگی تو اس مقام پر ہرے بھرے باغ پائے گا۔''

لعابِ دہن اور پانی میں برکت:

مسلم میں حضرت سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قلیل پانی کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے اور دعا فرمائی۔

((وبصق فيها فجاشت فسقينا و استقينا))

ترجمہ: ''اور اس میں لعاب دہن ڈالا جس کی برکت سے وہ ابل پڑھا۔ ہم خوب سیراب ہوئے اور دوسروں کو بھی سیراب کیا۔''

حدیبیہ کا کنواں:

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو صحابہ تھے۔ وہاں کنواں تھا جس سے ہم نے پانی استعمال کیا اب اس میں قطرہ پانی نہ رہا۔ آپ ﷺ کنویں کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے۔

((فدعا بماء فمضمض ومج فی البئر فمكثنا غير بعيد ثم استقينا حتى روينا))

(بخاری، کتاب المناقب)

ترجمہ: ''آپ ﷺ نے پانی منگوا کر منہ میں رکھا اور پھر کنویں میں کلی فرمائی تھوڑی دیر کے بعد ہم نے خوب سیراب ہو کر پانی پیا۔''

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

Marfat.com

انگلیوں سے پانی کے چشمے:

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

حضرت جابر سے مروی طویل حدیث میں ہے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جابر!وضو کیلئے آواز لگاؤ''

میں نے اونچی اونچی کہا: وضو، وضو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ پانی کا قطرہ تک نہیں ہے۔ایک انصاری صحابی حضور ﷺ کیلئے مشکیزہ میں ٹھنڈا پانی رکھا کرتے تھے۔فرمایا: فلاں انصاری کے مشکیزہ میں پانی دیکھو۔میں نے مشکیزہ جا کر دیکھا تو وہاں صرف چند قطرے پانی تھا۔عرض کیا: یارسول اللہ!اگر میں اسے کسی خشک برتن میں ڈالتا ہوں تو پانی کے قطرے جذب ہو جائیں گے۔فرمایا: جاؤ!اسے میرے پاس لے آؤ۔ میں لایا، آپ ﷺ نے اسے ہاتھ میں پکڑا، کچھ پڑھا جو مجھے معلوم نہ ہو سکا۔پھر اس پر ہاتھ پھیرا، مجھے عطا فرمایا اور فرمایا: ٹب لے آؤ۔ٹب لاکر آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا،مشکیزہ کی طرح ہی اس میں بھی کیا۔اپنا دست مبارک پھیلا کر اس کے اندر رکھ دیا اور مجھے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر پانی کو میرے ہاتھ پر ڈالو۔ میں نے حکم کے مطابق کیا۔

((فرأيت الماء يفور من بين اصابع رسول الله ﷺ ثم فارت الجفنة ودات حتى امتلات))

ترجمہ: ''میں نے دیکھا آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹ پڑا،ٹب نے جوش مارااور پانی سے بھر گیا۔''

فرمایا: جاؤ اعلان کر دو جسے بھی پانی کی ضرورت ہے وہ حاصل کر لے۔

تمام لوگوں نے اپنی اپنی حاجت اور ضرورت کے مطابق پانی حاصل کر لیا حتیٰ کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ!اب ہر ایک کی ضرورت پوری ہوگئی ہے۔

((فرفع رسول الله ﷺ يده من الجفنة وهي ملائى))

ترجمہ: ''آپ ﷺ نے ٹب سے ہاتھ اٹھایا تو وہ ابھی تک بھرا ہوا تھا۔'' (مسلم، کتاب الزہد)

بکری کے جگر کے سالن میں برکت:

معزز ساتھیو!

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق سے مروی ہے کہ ہم ایک سوتیس آدمی حضور ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے پوچھا:

''تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟''

تو ایک آدمی کے پاس صاع جو نکلے۔انہیں گوندھ لیا گیا، پھر ایک مشرک بکریاں چراتا ہوا آ گیا۔اس سے فرمایا: بکری بطور بیع یا عطیہ دے دو۔اس نے کہا: عطیہ نہیں!ہاں!خرید لو۔آپ ﷺ نے بکری خرید لی اور اسے بھی ذبح کر کے تیار کر لیا گیا۔آپ ﷺ نے اس کے جگر کو الگ بھوننے کا حکم دیا:

Marfat.com

((وایم الله ما من الثلاثین ومائة الاحزله رسول الله حزة حزة من سواد بطنها ان کان شهدا اعطا وان کان غائبا خباء له و جعل قصعتین فاکلنا منها اجمعون وشبعنا وفضل فی القصعتین فحملته علی البعیر))

ترجمہ: ''اللہ کی قسم! ہم ایک سو تین آدمی تھے۔ آپ نے اسے ٹکڑے ٹکڑے فرما کر تقسیم فرمایا، جو حاضر تھے انہیں عطا فرمایا اور جو غیر حاضر تھے ان کے لئے رکھ لیا اور اسے دو پیالوں میں ڈال دیا۔ ہم تمام نے جی بھر کر کھایا، ان میں سے جو بچا وہ میں نے اپنی سواری پر رکھ لیا۔'' (بخاری، کتاب المناقب)

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

حضرت ام سلیم کی دعوت ...... کھانے میں برکت:

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلیم سے کہا:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کی نہایت ہی پست آواز سے بھوک محسوس کی ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ ہے؟''

کہنے لگیں: ہاں! پھر وہ کچھ جو کی روٹی کے ٹکڑے لائیں، اس نے انہیں کپڑے میں ڈھانپ کر مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ساتھ صحابہ بھی تھے، میں وہاں جا کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟''

عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: کھانے کیلئے؟ عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے تمام پاس بیٹھنے والوں کو ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ میں نے پہلے جا کر بتا دیا تو ابوطلحہ نے ام سلیم سے کہا:

((قد جاء رسول الله بالناس ولیس عند نا ما نطعمهم))

ترجمہ: ''حضور ﷺ صحابہ کو ساتھ لے آئے ہیں، حالانکہ ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں۔''

انہوں نے آگے سے کہا فکر کیا؟

((الله و رسوله اعلم))

ترجمہ: ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہر معاملہ کو ہم سے بہتر جانتے ہیں۔''

ابوطلحہ نے آپ ﷺ اور دیگر مسلمانوں کا استقبال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

((هلمی ما عندك یا ام سلیم))

ترجمہ: ''ام سلیم جو کچھ ہے لے آؤ۔''

انہوں نے موجود روٹی پیش کر دی، آپ ﷺ کے حکم کے مطابق ان پر گھی ڈال کر ڈھانپ دیا۔

((ثم قال فیه رسول الله ماشاء الله ان یقول))

ترجمہ: ''پھر آپ ﷺ نے مشیت الٰہی کے مطابق کچھ پڑھا۔''

اور فرمایا:

Marfat.com

''دس دس آدمیوں کی جماعت آتی جائے اور کھانا تناول کرتی جائے۔''
اسی طرح تمام لوگ آئے اورانہوں نے سیر ہوکر کھانا کھایا، ان کی تعداد ستر یا اسی تھی۔ (بخاری، کتاب المناقب)
اس روایت کو مسلم نے نو طریق سے بیان کیا ہے۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

حضرت جابر کی دعوت:

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب خندق کھودی جارہی تھی میں نے آپ ﷺ کو نہایت ہی پست آواز دیکھا، اہلیہ کے پاس گیا، پوچھا: گھر میں کوئی شے ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہایت ہی پست آواز میں دیکھا۔ وہ میرے پاس چمڑے کا تھیلا لائی جس میں ایک صاع جو تھے، ہمارے پاس ایک مینڈھا تھا، اسے میں نے ذبح کیا، اہلیہ نے جو پیسے، میرے فارغ ہونے تک اس نے کام مکمل کرلیا، پھراس نے ہانڈی چڑھادی، پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں چلا تو اہلیہ نے کہا: اپنا معاملہ حضور ﷺ پر اور صحابہ پر آشکار نہ کرنا۔ میں نے حاضر ہوکر سرگوشی کے انداز میں گفتگو کرتے ہوئے عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ایک دنبہ اور ایک صاع جو تھے ہم نے وہ پکائے ہیں، آپ ﷺ اور چند صحابہ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔''

آپ ﷺ نے اعلان فرمادیا:

((یا اھل الخندق ان جابراً قد صنع سورا فحی ھلابکم))

ترجمہ: ''اے اہل خندق! جابر نے کھانا تیار کیا ہے اسے کھانے کیلئے آؤ۔''

اور ساتھ مجھے فرمایا: میرے آنے تک نہ ہانڈی چولہے سے اتارو اور نہ آٹے سے روٹی پکاؤ۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنے تمام لشکر صحابہ کے ساتھ تشریف لے آئے۔ بیوی نے مجھے سخت سست کہنا شروع کیا، میں نے اسے کہا: میں نے تیرے کہنے کے مطابق ہی آپ ﷺ سے عرض کیا تھا۔

((فاخرجت له عجینا فبصق فیه و بارك ثم عمدالی برمتنا فبصق و بارك))

ترجمہ: ''آٹا لایا گیا اس میں لعاب دہن عطا فرمایا اور برکت پھر ہانڈی میں لعاب دہن سے برکت عطا فرمائی۔''

اس کے بعد فرمایا: اب روٹی پکاؤ اور سالن دیتے جاؤ مگر ہانڈی کو نیچے نہ اتارو۔

((ھم الف فاقسم باللہ لقد اکلوا حتی ترکوہ وانحر فوا وان برمتنا لتغط کما ھی وان عجیننا لیخبز کما ھو))

(بخاری، کتاب المغازی)

Marfat.com

ترجمہ: ''اس وقت صحابہ کی تعداد ہزار تھی۔ اللہ کی قسم سب نے سیر ہو کر کھایا۔ جب واپس آئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح جوش مار رہی تھی اور ہمارا آٹا اسی طرح محفوظ تھا۔''

بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''داخل ہو جاؤ اور بھیڑ نہ کرو۔''

آپ ﷺ نے روٹیوں کے ٹکڑے فرما کر ان پر سالن ڈالا، ہانڈی اور تنور کو روٹی و سالن لے کر ڈھانپ دیا جاتا، اسی طرح کئی مرتبہ کیا گیا حتیٰ کہ صحابہ سیر ہو گئے۔ اس حدیث کی کئی سندیں ہیں اور ان میں اضافہ بھی ہے۔

بتوں کا گرنا:

عزیزان گرامی:

فتح مکہ کے وقت جب حضور ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے، آپ ﷺ نے ہاتھ میں قوس لے کر ہر ایک کی طرف اشارہ کیا اور ساتھ آیات کی تلاوت فرمائی تو تمام بت اوندھے منہ جھک کر گر پڑے، حالانکہ شیطان ان کو نیچے سے راص کے ساتھ سنبھال رہا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔

((فجعل یطعنها بعود فی یده ویقول وقل جاء الحق))

ترجمہ: ''آپ ﷺ نے ہاتھ کی چھڑی انہیں لگائی اور پڑھا قل جاء الحق۔''

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے استلام فرمایا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا:

((فاتی علی صنم الی جنب البیت، کانوا یعبدونه قال وفی ید رسول الله ﷺ قوس وهواخذ یسیة القوس فما اتی علی الصنم جعل بطنه فی عینه ویقول وقل جاء الحق وزهق الباطل))(مسلم ، کتاب الجهاد)

ترجمہ: ''پھر اس کے پاس تشریف لائے جن کی کفار پوجا کرتے تھے، آپ ﷺ کے دست اقدس میں کمان تھی، آپ ﷺ نے ہر بت کی آنکھوں پر کمان مارتے ہوئے پڑھا: قل جاء الحق و زهق الباطل۔''

رہا بتوں کا آپ ﷺ کے اشارہ سے گرنا تو اس پہ یہ روایات شاہد ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ تشریف لائے تو کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے جن کے قدم ابلیس نے رصاص سے مضبوط باندھ رکھے تھے۔

((فجاء و معه قضیبه فجعل یهوی به الی کل صنم منها فیخر لوجهه و یقول جا الحقو زهق الباطل ان الباطل کان زهوقاحتی مربه علیها کلها))

ترجمہ: ''آپ ﷺ تشریف لائے ہاتھ میں چھڑی تھی، آپ ﷺ نے ہر بت پر ماری تو وہ منہ کے

Marfat.com

بل گر پڑا اور ساتھ آپ ﷺ اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمارہے تھے: جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا حتی کہ تمام بت گر پڑے۔''

اسے طبرانی نے کبیر میں، تیمی نے دلائل میں، بزار اور بیہقی نے دلائل میں رجال ثقہ سے روایت کیا اور فاکھی نے بھی اسے نقل کیا۔ (المعجم الکبیر، 10-339)

((فلم یبق وثن استقبله الا سقط علی قفاه مع انها کانت قابتة بالارض))

ترجمہ: ''جس بت کے سامنے سے آپ ﷺ کا گزر ہوتا وہ پشت کے بل گر پڑتا حالانکہ وہ زمین میں گھڑے ہوئے تھے۔''

اسے فاکھی، طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ذکر کیا، ابن حبان نے اسے صحیح کہا۔ بیہقی نے بھی دلائل میں حضرت عبد اللہ بن عمر سے اس کی مثل نقل کیا لیکن اس کی سند میں ضعف ہے لیکن سابقہ روایت اس کی موید ہے۔

(دلائل النبوت، از بیہقی: 5-72)

غزوہ حنین و بدر میں قابل توجہ بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے مٹی یا سنگریزے کی مٹھی بھر کر دشمنوں کی طرف پھینکی تو ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں اور منہ میں داخل ہوگئی اور سب بھاگ گئے۔

بدر کے دن مشرکین کی فوج، مسلمانوں سے تعداد اور اسلحہ کے اعتبار سے تین گنا تھی، یوم حنین کو میدان ان کے پاس تھا، مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ چکے تھے اور صرف رسول اللہ ﷺ اور قلیل تعداد میں مجاہدین رہ گئے تھے، آپ ﷺ دشمنوں کی طرف بڑھے اور مٹھی بھر کر مٹی ان کی طرف پھینکی جس سے وہ بھاگ نکلے، آپ ﷺ نے کس قدر مٹی پھینکی تھی؟ صرف مٹھی بھر، لیکن جب معاملہ کی حقیقت ہم دیکھتے ہیں تو وہ بہت ہی خوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

((فلم تقتلو ھم ولکن اللہ قتلھم وما رمیت اذرمیت ولکن اللہ رمی))

(سورۃ الانفال، 17)

ترجمہ: ''تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔''

جب ہم اس حقیقت سے آگاہ ہوگئے تو اب ہر قسم کا تعجب اور حیرت ختم ہو جاتی ہے۔ ہم کچھ روایات کا تذکرہ بھی کیے دیتے ہیں:

1: حضرت عباس بن عبد المطلب کا بیان ہے کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب، حضور ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے، ہم جدا نہ ہوتے تھے، آپ ﷺ اس سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ الجزامی نے بطور ہدیہ پیش کی تھی، جب جنگ شروع ہوئی تو مسلمان کچھ پیچھے ہٹے لیکن رسول اللہ ﷺ نے سواری کو کفار کی طرف حملہ آور ہونے کی لئے ایڑی لگائی، میں نے لگام پکڑی ہوئی تھی اور اسے تیز رفتاری سے روک رہا تھا۔ ابوسفیان نے سواری کی رکاب پکڑی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: عباس اصحاب سمرہ کو آواز دو (ان کی آواز خوب بلند تھی) جب میں نے بلند آواز سے پکارا تو میرا حال یہ تھا:

((فواللہ لکان عطفتھم حین سمعا صوتی عطفة البقر علی اولادھا))

ترجمہ: ''اللہ کی قسم! میں ان پر ترس کھا رہا تھا۔ انہوں نے میری آواز کو یوں محسوس کیا جیسے گائے کی

Marfat.com

اپنے بچوں کیلئے ہوتی ہے۔''

آگے سے آوازیں آئیں لبیک لبیک (ہم حاضر ہیں) آخر حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے کچھ سنگریزے لئے اور دشمن کی طرف پھینکے اور فرمایا:

((اهزموا ورب محمد))

ترجمہ: ''اے دشمنو! تمہیں شکست ہوگی رب محمد ﷺ کی قسم۔!''

میں نے دیکھا جنگ تو جاری تھی لیکن خدا کی قسم!

((فما هؤلاء ان رما هم بحصياته فمازلت ارى حدهم كليلا وامر هم مدبرا))

(مسلم: کتاب الجہاد)

ترجمہ: ''سنگریزے پھینکنے کی دیر تھی میں نے دیکھا ان پر رات کی طرح تاریکی چھا گئی اور وہ بھاگ نکلے۔''

یہ واقعہ جن صحابہ سے مروی ہے ان میں حضرت ابوعبدالرحمٰن القمری ہیں جن سے امام احمد، داری، طیالسی، ابو داؤد، ترمذی، ابن ابی شیبہ، طبرانی، بیہقی نے نقل کیا ہے۔ ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود بھی ہیں، ان سے امام احمد اور حاکم وغیرہ نے روایت کیا۔ باقی بدر میں ایسا ہی ہوا اس بارے میں بھی متعدد روایات ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس، حضرت حکیم بن حزام اور نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہم سے ہے۔

ائمہ اہل مغازی مثلاً: امام زہری، محمد بن یحییٰ بن حبان، عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر وغیرہ نے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مٹھی مٹی کفار کی طرف پھینکی اور فرمایا: ان کے چہرے پھر جائیں۔

((فما من المشركين احد الا اصاب عينيه ومفخريه وفيه تراب من تلك القبضة فولوا مدبرين))(دلائل النبوة:3-78)

ترجمہ: ''اس مٹھی مٹی سے ہر مشرک کا منہ، ناک اور آنکھیں بھر گئیں اور پشت دے کر بھاگ اٹھے۔''

گویا آپ ﷺ کی پھینکی ہوئی مٹی کا ایک ذرہ، کثیر مٹی کی صورت اختیار کر گیا اور ہر کافر کی آنکھیں، ناک اور منہ اس سے بھر گیا۔

2: حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ ہم غزوۂ حنین میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک تھے، میں گھاٹی پر چڑھا، تو وہاں ایک دشمن سے ٹکر ہوگئی، میں نے اسے تیر مارا جو غائب ہوگیا، معلوم نہیں کیا بنا؟ میں نے قوم کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی پر تھی ان کی اور صحابہ کی مڈبھیڑ ہوگئی، صحابہ میرے سمیت پیچھے ہٹے، اس وقت مجھ پر دو چادریں تھیں، ایک تہہ بند اور دوسری اوپر اوڑھی ہوئی تھی، تہہ بند نیچے گر رہا تھا، میں بھاگتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ صہباء سواری پر تھے۔

فرمایا: ابن اکوع دشمن کو دیکھ کر خوفزدہ ہوگیا ہے، جب کفار نے آپ ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ سواری سے نیچے تشریف لائے۔

((ثم قبض قبضة من تراب الارض ثم استقبل به وجوهم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم انسانا الا ملا عينيه ترابا بتلك القبضة فولوا مدبرين فهزمهم الله

Marfat.com

عزّوجل))

ترجمہ: ''مٹھی میں مٹی لی اور کفار کی طرف پھینکتے ہوئے شاہت الوجوہ فرمایا تو ان میں سے ہر انسان کی آنکھیں اس مٹی سے بھر گئیں اور وہ لوگ بھاگ اٹھے اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی۔''
پھر ان کے غنائم مجاہدین میں تقسیم فرمائے۔(مسلم۔کتاب الجہاد)

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

مردہ کا زندہ ہونا:

محترم المقام سامعین!
حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی۔اس نے کہا کہ میں اس وقت ایمان کو قبول کروں گا کہ میری فوت شدہ لڑکی زندہ ہو کر اس بات کی گواہی دے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ تو مجھے اپنی لڑکی کی قبر پر لے چل۔اس نے کہا: چلئے۔
وہ حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی لڑکی کی قبر پر لے گیا تو آپ ﷺ نے قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:
''اے فلاں لڑکی!''
تو اس لڑکی نے فوراً جواب دیا اور کہا:
((لبيك وسعديك يا رسول الله))
ترجمہ: ''میں حاضر ہوں اور آپ ﷺ کے سامنے پیش ہوں۔''
تو پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا:
''تو دنیا میں لوٹنا چاہتی ہے۔؟''
اس نے کہا:
''ہرگز نہیں!اے اللہ کے رسول!میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے حق میں اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ اچھا پایا ہے اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا ہے۔''(سیرت حلبیہ)

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

صحابہ کی پکار:

ذی وقار حاضرین!

Marfat.com

حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ افریقہ کے جنگل میں پہنچے۔ جس جنگل میں شیر، بھیڑیئے اور دوسرے درندے تھے۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جاتے ہی کہا:

((یایها السباع والکلاب نحن اصحاب رسول الله ﷺ اخرجو من هذا البر))

ترجمہ: ''اے جنگل کے درندو! ہم حضور نبی اکرم سید دو عالم ﷺ کے اصحاب ہیں تم اس جنگل سے نکل جاؤ۔''

یہ اعلان سنتے ہی تمام جنگل کے جانوروں نے جنگل کو خالی کر دیا۔

حضرات محترم!

یہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ سرورِ کائنات ﷺ کے اسم مبارک کا ایک عجاز ہے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

اونٹ کی گواہی:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم نے ایک دیہاتی آدمی کو سامنے سے آتا ہوا دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں اونٹ کی لگام تھی اور وہ آپ ﷺ کے پاس آکر ٹھہرا۔ ہم لوگ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے چاروں طرف جمع تھے۔ اس دیہاتی آدمی نے قریب آکر کہا:

((السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته))

حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور اس وقت ایک دوسرا آدمی آیا۔ اس نے آکر عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! اس آدمی نے یہ اونٹ چرایا ہے۔''

یہ بات سنتے ہی وہ اونٹ بلبلایا اور تھوڑی دیر تک بڑبڑاتا رہا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی یہ آواز سنتے رہے۔ جب اونٹ چپ ہوگیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس آدمی کو فرمایا:

''اس جانور سے باز آجاؤ اس لئے کہ یہ اونٹ تمہارے خلاف شہادت دے رہا ہے کہ تم جھوٹے ہو!''

چنانچہ وہ شخص اپنا سامنہ لے کر چلا گیا۔

اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ اس دیہاتی آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میرے پاس آرہے تھے تو کیا کہہ رہے تھے؟ اس نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! میں اس وقت یہ پڑھ رہا تھا کہ اے اللہ! محمد ﷺ پر اتنا درود ہو کہ کوئی درود باقی نہ رہے اور اے اللہ! محمد ﷺ پر اتنی برکتیں ہوں کہ کوئی برکت باقی نہ رہ جائے اور اے اللہ! محمد ﷺ پر اتنے سلام ہوں کہ کوئی سلام باقی نہ رہ جائے اور اے اللہ! محمد ﷺ پر اتنی رحمتیں ہوں کہ کوئی رحمت باقی نہ رہ جائے۔''

یہ سن کر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ یہ حقیقت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اسی وقت ظاہر فرما دی تھی، جب یہ اونٹ

Marfat.com

تمہاری سچائی بتار ہا تھا اور اس وقت آسمان کے تمام کنارے فرشتوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

حضرت ابوہریرہ کی کھجوریں:

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں چند کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کی:

''یارسول اللہ! برکت کی دعا پڑھ کر دم کر دیں۔''

سرکار دو عالم ﷺ نے ان کھجوروں پر برکت کی دعا پڑھی۔ انہیں ایک تھیلے میں ڈالنے کا حکم دے کر فرمایا:

''ابوہریرہ! تھیلے سے کھجوریں بوقتِ ضرورت نکال کر استعمال کرتے رہو لیکن تھیلے کو کبھی جھاڑنا نہیں۔''

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل اسی طرح کی جس طرح سرکار دو عالم ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔ اللہ کی شان کہ دم شدہ کھجوروں میں اتنی برکت پڑی کہ اپنے علاوہ آئے گئے مہمانوں کی تواضع بھی انہی کھجوروں سے کرتا۔ اُس وقت سے لے کر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی کے دور میں آپ کی شہادت کے واقعہ تک برابر کھجوریں استعمال ہوتی رہیں مگر ختم نہ ہوئیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے المناک واقعہ میں ملوث بلوائی کے ہاتھوں میں وہ تھیلا آ گیا۔ اس نے ابوہریرہ سے چھین کر الٹا دیا۔ سینکڑوں من کھجوروں کے نکلنے کے بعد وہ آٹھ دس کھجوروں کے دانے جن پر سرکار دو عالم ﷺ نے برکت کے لئے دم فرما کر اپنے ہاتھ سے تھیلے میں ڈالی تھیں بدستور موجود تھیں۔

امام الانبیاء ﷺ کی دعا کے طفیل حضرت ابوہریرہ مسلسل بیس برس کھجوروں سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ میرا ایمان ہے کہ اگر وہ تھیلا الٹایا نہ جاتا تو قیامت تک اس تھیلے سے کھجوریں کم نہ ہوتیں۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

حضرت قتادہ کی آنکھ:

ذی احتشام سامعین!

جنگ احد میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا، تیر لگنے کی وجہ سے آنکھ اپنے مقام سے باہر نکل آئی۔ حضرت قتادہ نے اپنی آنکھ کو ہتھیلی پر رکھا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا:

''اے اللہ کے رسول! تیر لگنے کی وجہ سے میری آنکھ باہر نکل آئی ہے۔ میری خواہش ہے کہ یہ بالکل صحیح سالم ہو جائے۔''

حضور نبی اکرم ﷺ مسکرائے اور اپنے دست مبارک سے آنکھ کو پکڑ کر وہاں رکھ دیا جہاں سے وہ آنکھ نکلی تھی۔ حضور ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے آنکھ بالکل صحیح سالم ہوگئی اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ یہ آنکھ حسن اور نظر

Marfat.com

میں بھی زیادہ ہوگئی اور دوسری آنکھ تو دکھتی تھی اس کے بعد یہ آنکھ کبھی نہیں دکھی۔ (مدارج النبوۃ)

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معجزہ بہت مشہور ہے اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی اولاد کو فخر تھا کہ ان کے بڑے بزرگ حضرت قتادہ کے پوتے، عاصم بن عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں آئے تو عربی کے یہ اشعار پڑھے:

انا ابن الذی سالت علی الخدعنه
فردت بکف المصطفی ایمارد
فعادت کما کانت لاول امرها
فیا حسن ما عین ویاحسن مارد

ترجمہ: ''میں ان ہی کا پوتا ہوں جن کی آنکھ لڑائی میں رخسار پر بہہ کر آ گئی تھی اور محمد ﷺ کے دست مبارک سے دوبارہ اتنی اچھی ہوگئی تھی کہ پہلے سے زیادہ روشن تھی مبارک ہے وہ آنکھ اور مبارک ہے وہ ہاتھ جس نے دوبارہ آنکھ لوٹا دی۔''

حضرات محترم!

یہ میرے نبی کا کمال ہے کہ نکلی ہوئی آنکھ کو دوبارہ صحیح سلامت کر دیا اور اس کے بعد یہ آنکھ کبھی دوبارہ دکھی بھی نہیں، یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا بہت بڑا کمال ہے۔

تلوار کا زخم:

غزوۂ خیبر میں حضرت سلمہ بن اکوع کی ٹانگ میں تلوار کا زخم آیا، وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آئے۔ آپ ﷺ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا۔ اس دم کی وجہ سے پھر انہیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی، صرف نشان تھا جو باقی تھا۔ (سیرت النبی)

بچے کا معجزہ:

حجۃ الوداع میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت ایک بچہ لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ بولتا نہیں تو آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور اس پانی سے ہاتھ دھوئے اور کلی کی اور فرمایا:

''یہ پانی اس کو پلا دو اور کچھ پانی اس کے اوپر چھڑک دو۔''

کچھ عرصہ بعد وہ عورت دوبارہ حاضر ہوئی تو کہا کہ وہ بچہ بالکل ٹھیک ہوگیا اور بولنے لگ گیا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

Marfat.com

جلا ہوا ہاتھ:

محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں، جب وہ بچے تھے تو اپنی ماں کی گود سے گر کر آگ میں گر پڑے اور آگ میں کچھ جل گئے اور ان کی ماں ان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک ان کے جسم پر ملا اور دعا پڑھ کر دم کیا، اس کے بعد محمد بن حاطب کی ماں کہتی ہے کہ بچے کو لے کر میں وہاں سے اٹھنے بھی نہیں پائی تھی کہ بچہ بالکل صحیح سالم ہو گیا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سراپا معجزہ:

حضرات گرامی قدر!

- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ایک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑکپن معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوانی معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زلف مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک معجزہ ہے۔

Marfat.com

- حضور نبی اکرم ﷺ کے پاؤں مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کی پنڈلی مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا پسینہ مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا اخلاق مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا جسم مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا کردار مبارک معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کی عادات مبارک معجزہ ہے۔

حضرات گرامی قدر!

- حضور نبی اکرم ﷺ کا غزوہ بدر میں جانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا غزوہ احد میں جانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا غزوہ خندق میں جانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا غزوہ حدیبیہ میں جانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا غزوہ خیبر میں جانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا غزوہ فتح مکہ میں جانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا غزوہ حنین میں جانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا غزوہ طائف میں جانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا تبوک میں جانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا 27 غزوات میں شریک ہونا معجزہ ہے۔

عزیزان گرامی!

- حضور نبی اکرم ﷺ کا مکہ میں رہنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا مدینہ میں آنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا مکہ کی گلیوں میں چلنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا مدینہ کی گلیوں میں چلنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا معراج پر جانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا معراج سے واپس آنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا آسمان میں انبیاء سے ملاقات کرنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا مسجد اقصیٰ میں امامت کروانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا معراج والا سفر اور اس میں ہر بات کا پیش آنا معجزہ ہے۔

معزز سامعین!

- حضور نبی اکرم ﷺ کا چلنا معجزہ ہے۔

Marfat.com

- حضور نبی اکرم ﷺ کا بیٹھنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا اٹھنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا بولنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا خاموش رہنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا مسکرانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا اللہ کے سامنے ہونا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا جاگنا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا سونا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا کھانا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کا پینا معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کی آواز معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کی خوشبو معجزہ ہے۔
- حضور نبی اکرم ﷺ کی 63 سالہ زندگی معجزہ ہی معجزہ ہے۔

ذی وقار دوستو!

- سرکاردوعالم ﷺ کو درختوں کا سلام پیش کرنا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کو پتھروں کا سلام پیش کرنا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کے سامنے اونٹ کا شکایت کرنا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ سے چڑیا کا بات کرنا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کے سامنے ہرنی کا فریاد کرنا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کی دعا سے ابو ہریرہ کی کھجوروں کا بیس سال تک ختم نہ ہونا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کی دعا سے پوری امت کا گمراہی پہ جمع نہ ہونا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کا عشرہ مبشرہ کو اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت کا عطا فرمانا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اونٹ کا کہنا کہ پہلے مجھے ذبح کرو معجزہ ہے۔

ذی احتشام حاضرین!

- سرکاردوعالم ﷺ کی نبوت کی گواہی درختوں کا پیش کردینا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کے کہنے پہ پہاڑوں کی حرکت کا رک جانا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کے ساتھ احد پہاڑ کا محبت کرنا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کی عطا کردہ لکڑی کا عکاشہ کے ہاتھ میں تلوار بن جانا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کی عطا کردہ شاخ سے روشنی کا نکلنا معجزہ ہے۔
- سرکاردوعالم ﷺ کے لعاب مبارک سے علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کا ٹھیک ہونا معجزہ ہے۔

Marfat.com

- سرکاردو عالم ﷺ کے لعاب مبارک سے فو یک کی آنکھوں کا ٹھیک ہو جانا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کے لعاب مبارک سے حضرت ابوبکر کی ایڑی کا درد ختم ہو جانا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کی برکت سے دودھ کا ایک پیالہ اصحاب صفہ سے ختم نہ ہونا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کی برکت سے کھارے کنویں کا میٹھا ہو جانا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کی انگلیوں کی برکت سے تھوڑے پانی سے 70 صحابہ کا وضو کر لینا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کی انگلیوں کی برکت سے حدیبیہ کے مقام پر 1500 صحابہ کرسیراب ہونا معجزہ ہے۔

گرامی قدر سامعین!

- سرکاردو عالم ﷺ کا سورج کے دو ٹکڑے کر دینا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کا سورج کو واپس پھیر دینا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کا پرندوں کی باتیں سننا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کا درندوں کی باتیں معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کا جانوروں سے کلام کرنا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کا سوکھے تنے کو دلاسے دے کر چپ کروانا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کی خدمت میں درختوں کا حاضر ہونا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کے کہنے پر درختوں کا پھل دے دینا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کے ہاتھ سے لگائے ہوئے باغ کا ایک سال میں پھل دے دینا معجزہ ہے۔

عزیز حاضرین!

- سرکاردو عالم ﷺ کا سلمان فارسی کو آزاد کروانا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کی دعا سے ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت مل جانا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کی دعا سے بارش کا برس جانا معجزہ ہے۔
- سرکاردو عالم ﷺ کے سامنے ابو جہل کی کنکریوں سے کلمہ شہادت کی آواز آنا معجزہ ہے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

☆☆☆

Marfat.com

عظمتِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهِ الصَّادِقِ الْوَعْدِ وَالْاَمِيْنِ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاٰبَائِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ مُهَاجِرِيْهِ وَاَنْصَارِهِ الْهَادِيْنَ الْمُهْدِيْنَ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ))

اَمَّا بَعْدُ

فقدقال الله تبارك وتعالىٰ فى القرآن المجيد

فاعوذبالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

((اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا اية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر))

صدق الله العظيم

فضیلت درود:

وقال الله تبارك وتعالىٰ فى القرآن المجيد فى شان حبيبه مخبراً و اٰمراً مخاطباً للمؤمنين

((ان الله وملائكته يصلون على النبى ياايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما))

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آقائے دو عالم، حضور پرنور، شافع یوم النشور، آمنہ کے لختِ جگر، والضحیٰ کے چہرے والے، واللیل کی حسین زلفوں والے، امام الانبیاء، سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعلمین، محبوب خدا نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

Marfat.com

قابل صداحترام دینی بھائیو!

مجھے یقین ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے کہ وہ میرے نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھنے والوں پر سلام بھیجتے رہیں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"من صل علی تعظیما جعل اللہ تعالیٰ من تلک الکلمة ملکا له جناحان جناح بالمشرق و جناح بالمغرب و رجلاہ تحت الارض و عنقه ملتویة تحت العرش یقول اللہ تعالیٰ له صل صل علی عبدی کما صلی علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فیصلی علیه الی یوم القیامة"

"جو شخص مجھ پر میری عظمت کے پیش نظر درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کی برکت سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔اس فرشتے کے دوپَر ہوتے ہیں،ایک مشرق میں،دوسرا مغرب میں ،اس کے دونوں پاؤں زمین کے نیچے اور اس کی گردن عرش کے ساتھ ٹکرا رہی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ اس فرشتے سے فرماتا ہے کہ "تو اس شخص پر سلام ورحمت کی دعا کر جس طرح اس نے میرے نبی پر درود وسلام پڑھا ہے۔" پھر وہ فرشتہ قیامت تک اس آدمی کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا مانگتا رہتا ہے۔"

اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ
وعلی الک واصحابک یاسیدی یا حبیب اللہ
الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یانبی اللہ
وعلیٰ الک واصحابک یاسیدی یاخاتم النبیین
اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد
وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

پھر پڑھئے!

((اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید))

آفتاب آئے ماہتاب آئے
سب سے آخر میں آں جناب آئے

Marfat.com

ساری دنیا مثال دوزخ تھی
آپ ﷺ ہی خلد در رکاب آئے
ساری دنیا پہ تھی محیط خزاں
اس پہ لازم تھا اب شباب آئے
زنگ خوردہ تھا شیشہ دل و روح
چاہیے تھا کہ اس پہ آب آئے
کفر بے ڈھب سوال کرتا تھا
آپ ﷺ ہی بن کے لاجواب آئے
آپ ﷺ آئے تو ہو گئی تنویر
سخت ظلمت کو پیچ و تاب آئے
عقل ڈوبی ابھر گیا الہام
فکر و وجدان میں انقلاب آئے

حضرات گرامی قدر !

آج کی بابرکت اور بارونق محفل میں حضور سید المرسلین امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان، مقام، مرتبہ اور عظمت کے بارے میں کچھ عرض کروں گا۔

معزز سامعین !

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی عظمت ہے۔
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی رفعت ہے۔
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی شان ہے۔
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا مرتبہ ہے۔
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا مقام ہے۔
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی عظمت ہے۔
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی رفعت ہے۔
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی شان ہے۔
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا مرتبہ ہے۔
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا مقام ہے کہ اگر ساری کائنات کے درختوں کے پتے کاغذ بن جائیں اور

Marfat.com

جتنے درخت ہیں، ان درختوں کی قلمیں بن جائیں اور کائنات کا جتنا پانی ہے، جتنے دریا ہیں، اس سارے پانی کی سیاہی بنا لی جائے اور ساری کائنات کے جن اور انسان ان کاغذوں اور قلموں اور اس سیاہی کے ذریعے سید الکونین سید المرسلین سید الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان، عظمت، رفعت، بلندی، مقام اور مرتبہ لکھنا یا بیان کرنا شروع کر دیں تو یہ ساری کی ساری چیزیں ختم ہو جائیں گی لیکن میرے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کے ایک بال کی شان بھی نہ بیان ہو سکتی ہے اور نہ لکھی جا سکتی ہے کیوں؟ اس لیے کہ

یا صاحب الجمال ویا سید البشر

من وجهك المنير لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

ترجمہ: ''اے صاحب جمال! اور اے انسانوں کے سردار! آپ کے چہرۂ اقدس سے سورج اور چاند منور ہوتے ہیں۔ آپ کی کما حقہ ثنا ممکن نہیں، مختصر یہ کہ خدا کے بعد آپ صاحب عزت ہیں۔''

کلمہ طیبہ:

عزیزان گرامی!

حضور نبی اکرم ﷺ کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تمام نبیوں کے کلموں سے اعلیٰ، افضل، ارفع اور بے نقطہ ہے۔

مثلاً:

حضور نبی اکرم ﷺ کا کلمہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کے کلمے سے اعلیٰ، افضل، ارفع اور بے نقطہ ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا کلمہ حضرت نوح نجی اللہ علیہ السلام کے کلمے سے اعلیٰ، افضل، ارفع اور بے نقطہ ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا کلمہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کلمے سے اعلیٰ، افضل، ارفع اور بے نقطہ ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا کلمہ حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے کلمے سے اعلیٰ، افضل، ارفع اور بے نقطہ ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا کلمہ حضرت داؤد خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے کلمے سے اعلیٰ، افضل، ارفع اور بے نقطہ ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا کلمہ حضرت یوسف صدیق اللہ علیہ السلام کے کلمے سے اعلیٰ، افضل، ارفع اور بے نقطہ ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا کلمہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے کلمے سے اعلیٰ، افضل، ارفع اور بے نقطہ ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا کلمہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے کلمے سے اعلیٰ، افضل، ارفع اور بے نقطہ ہے۔

حضرات محترم!

☆ حضرت آدم علیہ السلام کا کلمہ ہے:

((لا اله الا الله آدم صفی الله))

☆ حضرت نوح علیہ السلام کا کلمہ ہے:

((لا اله الا الله نوح نجی الله))

Marfat.com

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کلمہ ہے۔

((لا اله الا الله ابراهيم خليل الله))

☆ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا کلمہ ہے:

((لا اله الا الله اسماعيل ذبيح الله))

☆ حضرت داؤد علیہ السلام کا کلمہ ہے:

((لا اله الا الله داؤد خليفة الله))

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کا کلمہ ہے:

((لا اله الا الله يوسف صديق الله))

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ ہے:

((لا اله الا الله موسىٰ كليم الله))

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ ہے:

((لا اله الا الله عيسىٰ روح الله))

کلمہ طیبہ بغیر نقطہ کے:

حضرات محترم!

توجہ فرمائیں! کہ حضرت آدم کے کلمہ لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ میں نقطہ ہے۔

حضرت نوح کے کلمہ لا الہ الا اللہ نوح نجی اللہ میں نقطے ہیں۔

حضرت ابراہیم کے کلمہ لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ میں نقطے ہیں۔

حضرت اسماعیل کے کلمہ لا الہ الا اللہ اسماعیل ذبیح اللہ میں نقطے ہیں۔

حضرت داؤد کے کلمہ لا الہ الا اللہ داؤد خلیفۃ اللہ میں نقطے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے کلمہ لا الہ الا اللہ یوسف صدیق اللہ میں نقطے ہیں۔

حضرت موسیٰ کے کلمہ لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ میں نقطے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کے کلمہ لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ میں نقطے ہیں۔

ان تمام انبیاء کے کلموں کا پہلا جز بے نقطہ ہے اور دوسرا جز نقطوں والا ہے۔

غور فرمائیں!

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ ہے اس میں کوئی نقطہ نہیں۔ دوسرا جز آدم صفی اللہ میں نقطہ ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ بے نقطہ ہے، دوسرا جز نوح نجی اللہ میں نقطے ہیں۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ بے نقطے ہے، دوسرا جز ابراہیم خلیل اللہ میں نقطے ہیں۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ بے نقطہ ہے، دوسرا جز اسماعیل ذبیح اللہ میں نقطے ہیں۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ بے نقطہ ہے، دوسرا جز داؤد خلیفۃ اللہ میں نقطے ہیں۔

Marfat.com

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ بے نقطہ ہے، دوسرا جز یوسف صدیق اللہ میں نقطے ہیں۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ بے نقطہ ہے، دوسرا جز عیسیٰ روح اللہ میں نقطے ہیں۔

تو حضور نبی اکرم کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ پہلا جز لا الہ الا اللہ بے نقطہ ہے تو دوسرا جز محمد رسول اللہ بے نقطہ ہے۔
نہ پہلے جز میں نقطہ نہ دوسرے جز میں نقطہ۔

معزز سامعین!

لا الہ الا اللہ کا معنی اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں جب اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں تو اس جز میں کوئی نقطہ بھی نہیں۔
اور پہلے انبیاء آتے رہے ان کے کلمہ کے دوسرے جز میں نقطے آتے رہے، یہ اس بات کی علامت تھی کہ
نبوت ابھی ختم نہیں ہوئی،
نبوت ابھی باقی ہے،
نبوت ابھی جاری ہے،
اللہ ایک ہے، ایک رہے گا۔
الہ ایک ہے ایک رہے گا۔
معبود ایک ہے، ایک رہے گا۔
لیکن نبوت جاری رہے گی۔
نبی آتے رہیں گے۔
رسول آتے رہیں گے لیکن جب سید الانبیاء ختم الرسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ بھی بے نقطہ ملا جس میں اشارہ اس طرف تھا کہ
اللہ تبارک وتعالیٰ پر ربوبیت ختم۔ محمد ﷺ پر نبوت ختم۔
اللہ پر خدائی ختم محمد ﷺ پر مصطفائی ختم۔
اس بے نقطہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نے واضح کر دیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ کے بعد کوئی نبوت کے لائق نہیں۔

نبی آتے رہے آخر میں نبیوں کے امام آئے
وہ دنیا میں خدا کا آخری لے کر پیغام آئے

کلمہ طیبہ کے دو جزء:

کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ ہے۔
دوسرا جز محمد رسول اللہ ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ دعویٰ ہے۔
دوسرا جز محمد رسول اللہ دلیل ہے۔

Marfat.com

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ حق ہے۔
دوسرا جز محمد رسول اللہ حقانیت ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ نور ہے۔
دوسرا جز محمد رسول اللہ نور ہدایت ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ کلام ہے۔
دوسرا جز محمد رسول اللہ متکلم ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ ذکر ہے۔
دوسرا جز محمد رسول اللہ ذاکر ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ ہدایت ہے۔
دوسرا جز محمد رسول اللہ ہادی ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ ارشاد ہے۔
دوسرا جز محمد رسول اللہ مرشد ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ اقرار ربوبیت ہے۔
دوسرا جز محمد رسول اللہ اظہار نبوت ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ اعلان الوہیت ہے۔
دوسرا جز محمد رسول اللہ بیان رسالت ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ مقصد زندگی ہے۔
اور دوسرا جز محمد رسول اللہ طرز زندگی ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ بندگی ہے۔
اور دوسرا جز محمد رسول اللہ نظام زندگی ہے۔

☆ پہلے جز لا الہ الا اللہ میں بارہ حروف ہیں۔
اور دوسرے جز محمد رسول اللہ میں بھی بارہ حروف ہے۔

☆ پہلا جز لا الہ الا اللہ بے نقطہ ہے۔
اور دوسرا جز محمد رسول اللہ بھی بے نقطہ ہے۔

☆ پہلے جز لا الہ الا اللہ میں اللہ ذاتی نام ہے۔
اور دوسرے جز محمد رسول اللہ میں محمد ذاتی نام ہے۔

☆ پہلے جز لا الہ الا اللہ میں صفت الوہیت کا ذکر ہے۔
اور دوسرے جز محمد رسول اللہ میں میں صفت رسالت کا ذکر ہے۔

☆ پہلے جز لا الہ الا اللہ میں اللہ مشدد ہے۔
تو دوسرے جز محمد رسول اللہ میں محمد مشدد ہے۔

Marfat.com

ورد اپنا ہمیشہ یہی دو نام ہیں بیدل
یا نام خدا لب پہ ہے یا نام محمد ﷺ

صدقہ حضور ﷺ کا:

معزز حاضرین!

یہ دنیا جہان سب کچھ میرے نبی ﷺ کے صدقے سے ہے۔

☆ آسمانوں کو بلندیاں ملیں تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ زمین کو وسعتیں ملیں تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ پہاڑوں کو سختی ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ سورج کو روشنی ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ چاند کو چاندنی ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ ستاروں کو جگمگاہٹ ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ سمندروں کو خروش ملا تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ دریاؤں کو جوش ملا تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ پھولوں کو خوشبو ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ پرندوں کو چہچہاہٹ ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ درختوں کو لہک ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ دنوں کو اجالا ملا تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ ساری کائنات کو وجود ملا تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے

محترم سامعین!

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو معافی ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت نوح علیہ السلام کو شجاعت ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت شیث علیہ السلام کی معرفت ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت ابراھیم علیہ السلام کو دوستی ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت اسحاق علیہ السلام کو رضا ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت شعیب علیہ السلام کو شرافت ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت داؤد علیہ السلام کو خلافت ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکومت ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت ہارون علیہ السلام کو نرمی ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔

Marfat.com

☆ حضرت صالح علیہ السلام کو فصاحت ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت لوط علیہ السلام کو حکمت ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت یونس علیہ السلام کو اطاعت ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت داؤد علیہ السلام کو آواز ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت دانیال علیہ السلام کو محبت ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت یحییٰ علیہ السلام پاک دامنی ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت زکریا علیہ السلام کو ذوق عبادت ملا تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت ادریس علیہ السلام کو درس ملا تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن ملا تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت اسحاق علیہ السلام کو زھد ملا تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت ایوب علیہ السلام کو صبر ملا تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جرأت ملی تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔
☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تقویٰ ملا تو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے۔

کتاب فطرت کے سر ورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امام امم نہ ہوتا
یہ زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

رسول اللہ ﷺ سب سے آگے:

حضرات محترم!

ہر چیز میں میرے پیغمبر ﷺ سب سے آگے نکل گئے۔
ہمارے نبی ﷺ بلندی میں سب سے آگے نکل گئے۔
ہمارے نبی ﷺ شان میں سب سے آگے۔
ہمارے نبی ﷺ مقام میں سب سے آگے۔
ہمارے نبی ﷺ مرتبہ میں سب سے آگے۔
ہمارے نبی ﷺ عظمت میں سب سے آگے۔
ہمارے نبی ﷺ رفعت میں سب سے آگے۔
ہمارے نبی ﷺ رحمت میں سب سے آگے۔
ہمارے نبی ﷺ امامت میں سب سے آگے۔

Marfat.com

ہمارے نبی ﷺ خطابت میں سب سے آگے۔
ہمارے نبی ﷺ سخاوت میں سب سے آگے۔
ہمارے نبی ﷺ شجاعت میں سب سے آگے۔
ہمارے نبی ﷺ عدالت میں سب سے آگے۔

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ ہر ایک چیز میں شان، مرتبہ، بلندی، مقام، عظمت، رفعت اور امامت میں سب سے آگے ہیں۔

☆ جمالات میں دیکھو تو ہمارے نبی ﷺ سب سے اعلیٰ۔
☆ کمالات میں دیکھو تو ہمارے نبی ﷺ سب سے اعلیٰ۔
☆ خطابات میں دیکھو تو ہمارے نبی ﷺ سب سے اعلیٰ۔

دیگر انبیاء کے ساتھ خطاب:

سامعین محترم!

آپ قرآن کریم فرقان حمید کا شروع سے لے کر آخر تک بسم اللہ کی باء سے والناس کی سین تک کا مطالعہ کر جائیے تو آپ کو کسی ایک جگہ بھی بطور خطاب کے حضور نبی اقدس ﷺ کے نام کی تصریح نہیں ملے گی۔ اللہ رب العزت نے پورے قرآن میں حضور نبی اکرم ﷺ کے نام مبارک کو چار مرتبہ استعمال کیا ہے لیکن ان چار جگہوں میں اللہ رب العزت نے حضور ﷺ کو کہیں بھی یا محمد کہہ کر نہیں پکارا بلکہ حضور سرور کائنات ﷺ کو جب بھی پکارا، جب بھی مخاطب کیا تو آپ ﷺ کے نام کی بجائے آپ ﷺ کے القابات کو استعمال فرمایا۔

باقی جس نبی سے بھی بات کی اس کا نام لے کر پکارا۔ مثلاً:

حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا:

((یٰادم اسکن انت وزوجك الجنة وکلامنها رغدًا حیث شئتما ولاتقربا هذه الشجرة فتکونا من الظالمین))

ترجمہ: ''اے آدم! آپ اور آپ کی زوجہ جنت میں رہیے بغیر روک ٹوک کے کھائیں جہاں سے چاہیں اور اس درخت کے قریب بھی مت جائیں ورنہ تم ناانصافوں میں ہو جاؤ گے۔''

حضرت نوح علیہ السلام سے فرمایا:

((یا نوح اهبط بسلام منا وبرکت))

ترجمہ: ''اے نوح! کشتی سے اتریئے سلامتی اور برکت کے ساتھ۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا:

((یا ابراهیم قد صدقت الرؤیا انا کذالك نجری المحسنین))

ترجمہ: ''اے ابراہیم! آپ نے اپنی خواب کو سچ کر دکھایا، اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔''

حضرت زکریا علیہ السلام سے فرمایا:

Marfat.com

((یا زکریا انا نبشرك بغلام اسمه یحییٰ))

ترجمہ: ''اے زکریا! بے شک ہم آپ کو ایک بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

((یٰموسیٰ انی اصطفیتك علی الناس برسلتی))

ترجمہ: ''اے موسیٰ! بے شک میں نے تمہیں اپنی رسالت لوگوں تک پہنچانے کے لیے چن لیا ہے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

((یٰعیسیٰ انی متوفیك ورافعك الی))

ترجمہ: ''اے عیسیٰ! بے شک میں تمہیں وصال دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔''

رسول اللہ ﷺ کو خطاب:

معزز سامعین!

توجہ کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

یا آدم۔ یا نوح۔ یا ابراھیم۔ یا زکریا۔

یا یحییٰ۔ یا موسیٰ۔ یا عیسیٰ۔

ان سارے انبیاء کو پکارا تو نام لے کر پکارا لیکن جس وقت سید الاولین والآخرین سید المرسلین آقائے دو جہاں محبوب کبریا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے نام کی تصریح نہیں کی، بلکہ جب بھی مخاطب کرنا چاہا، جب بھی پکارنا چاہا جب بھی بات کرنا چاہی تو وہاں القاب کو استعمال کیا۔ فرمایا:

((یس والقرآن الحکیم انك لمن المرسلین))

☆ کہیں فرمایا:

((طه ماانزلنا علیك القرآن لتشقی))

☆ کہیں فرمایا:

((یایها المزمل قم اللیل الا قلیلا))

☆ کہیں فرمایا:

((یایها المدثر قم فانذر وربك فکبر))

☆ کہیں فرمایا:

((یایها الرسول بلغ ماانزل الیك من ربك))

☆ کہیں فرمایا:

((یا یها النبی جاهد الکفار والمنافقین))

☆ کہیں فرمایا:

Marfat.com

((یا یھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک))

☆ کہیں فرمایا:

((یایھا النبی اتق اللہ و لا تطع الکافرین و المنافقین))

القاب کیسے کیسے خدا نے کیے عطا
حضرت رسول پاک کو قرآن میں جابجا
طٰہٰ کہیں پکارا یٰسین کہیں کہا
حم اور ن کہیں والشمس والضحیٰ

حضرات محترم !

یہ تو خطابات کی بات ہے۔

میرے پیغمبر سید الکونین فخر دو عالم محبوب خدا حضرت محمد ﷺ ہر چیز میں اعلیٰ ہیں۔
میرے پیغمبر سید الکونین فخر دو عالم محبوب خدا حضرت محمد ﷺ ہر چیز میں افضل ہیں۔
میرے پیغمبر سید الکونین فخر دو عالم محبوب خدا حضرت محمد ﷺ ہر چیز میں ارفع ہیں۔
میرے پیغمبر سید الکونین فخر دو عالم محبوب خدا حضرت محمد ﷺ ہر چیز میں اشرف ہیں۔
میرے پیغمبر سید الکونین فخر دو عالم محبوب خدا حضرت محمد ﷺ ہر چیز میں بلند ہیں۔

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی:

عزیزان گرامی:

☆ میرے نبی ﷺ کی رفتار اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی گفتار اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی شان اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کا مقام اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کا حسن اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کا جمال اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کا کمال اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کیا مکہ اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کا مدینہ اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی بات اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی ذات اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی اولاد اعلیٰ۔

Marfat.com

☆ میرے نبی ﷺ کی ازواج اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی کتاب اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کے اطوار اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کے اخلاق اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کے اہل بیت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کے صحابہ اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کا شوق اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کا ذوق اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی نبوت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی رسالت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی امامت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی عبادت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی شفاعت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی شجاعت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی سخاوت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی عدالت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی خطابت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی بلاغت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی فصاحت اعلیٰ۔
☆ میرے نبی ﷺ کی ہر چیز اعلیٰ۔

اخلاق النبی:

سامعین محترم!

اخلاقیات میں دیکھو تو حضور سید الانبیاء سید دو جہاں سید کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سب سے اعلیٰ، افضل، اشرف اور ارفع ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ جب میرے لخت جگر کی ولادت باسعادت ہوئی تو میں نے ایک بہت بڑے نورانی ابر کو دیکھا۔ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ڈھانپ لیا اور آپ ﷺ میری نظر سے غائب ہو گئے۔ اس وقت میں نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو زمین کے جملہ گوشوں کی سیر کراؤ اور جنوں و انسانوں کی روحوں پر گشت کراؤ۔ فرشتوں اور پرندوں کو آپ ﷺ کی زیارت کراؤ اور ان کو:

☆ حضرت آدم علیہ السلام کے اخلاق دو۔

Marfat.com

- ☆ حضرت شیث علیہ السلام کی معرفت دو۔
- ☆ حضرت نوح علیہ السلام کی شجاعت دو۔
- ☆ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دوستی دو۔
- ☆ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان دو۔
- ☆ حضرت اسحاق علیہ السلام کی رضا دو۔
- ☆ حضرت صالح علیہ السلام کی فصاحت دو۔
- ☆ حضرت لوط علیہ السلام کی حکمت دو۔
- ☆ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت دو۔
- ☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شدت دو۔
- ☆ حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر دو۔
- ☆ حضرت یونس علیہ السلام کی اطاعت دو۔
- ☆ حضرت یوشع علیہ السلام کا جہاد دو۔
- ☆ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز دو۔
- ☆ حضرت دانیال علیہ السلام کی محبت دو۔
- ☆ حضرت الیاس علیہ السلام کا وقار دو۔
- ☆ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی دو۔
- ☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زہد عطا کرو۔

اور تمام نبیوں کے اخلاق سے ان کو لبریز کرو۔ (مدارج النبوۃ) (خصائص الکبریٰ)

انبیاء کیا کیا لے کر آئے:

حضرات گرامی قدر !

کوئی نبی معرفت لے کر آیا۔

- ☆ کوئی نبی خلق لے کے آیا۔
- ☆ کوئی نبی شجاعت لے کے آیا۔
- ☆ کوئی نبی خلعت لے کے آیا۔
- ☆ کوئی نبی رضا لے کے آیا۔
- ☆ کوئی نبی فصاحت لے کے آیا۔
- ☆ کوئی نبی حکمت لے کے آیا۔
- ☆ کوئی نبی شدت لے کے آیا۔
- ☆ کوئی نبی صبر لے کے آیا۔

Marfat.com

☆ کوئی نبی طاعت لے کے آیا۔
☆ کوئی نبی جہاد لے کے آیا۔
☆ کوئی نبی لحن لے کے آیا۔
☆ کوئی نبی محبت لے کے آیا۔
☆ کوئی نبی وقار لے کے آیا۔
☆ کوئی نبی عصمت لے کے آیا۔
☆ کوئی نبی زہد لے کے آیا۔

لیکن جب سیدالاولین والآخرین آئے۔
جب سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب سیددوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب سیددوعالم صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب سیدالاتقیاء صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب سیدالکل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب احسن الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اجمل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اکمل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اطہر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اطیب الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اخطب الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اصدق الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اشرف الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب ارفع الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔
جب اعظم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو سب کچھ لے کے آئے اور تمام انبیاء علیہم السلام کے اخلاق لے کے آئے۔

حضور آئے تو کیا کیا ساتھ نعمت لے کے آئے ہیں
اخوت، علم و حکمت، آدمیت لے کے آئے ہیں

Marfat.com

کوئی صدیق سے پوچھے صداقت کن سے حاصل کی
عمر ہیں اس کے شاہد وہ عدالت لے کے آئے ہیں
کہا عثمان نے میری سخاوت ان کا صدقہ ہے
علی دیں گے شہادت وہ شجاعت لے کے آئے ہیں
رہے گا یہ قیامت تک سلامت معجزہ ان کا
وہ قرآنِ مبین نورِ ہدایت لے کے آئے ہیں
خدا نے رحمۃ للعالمین خود ان کو فرمایا
قسم اللہ کی! وہ رحمت ہی رحمت لے کے آئے ہیں
خدا نے دین کامل کر دیا ہے اے امیں! ان پر
محمد ﷺ پرچم ختم نبوت لے کے آئے ہیں

جمال النبی ﷺ:

جب جمالات کی باری آئی تو اللہ رب العزت نے ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ حسن و جمال عطا فرمایا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حسن کو پیدا کیا، پھر اس کو تقسیم کیا تو حسن کا ایک حصہ صرف اکیلے یوسف علیہ السلام کو دیا اور باقی آدھا حصہ پوری دنیا میں تقسیم کیا لیکن جس وقت ہمارے نبی، ہمارے رسول، ہمارے پیغمبر، ہمارے رہبر، ہمارے آقا و مولا و مرشد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی باری آئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حسن کے دونوں حصوں کو ملا کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وجود اقدس میں رکھ دیا۔

جمال کو تیرے کب پہنچے حسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار ہے

حسن و جمال میں فرق:

حسن و جمال سے پیچھے ہے اور جمال حسن سے آگے ہے۔

حسن کہتے ہیں رنگ کے سفید ہونے، چہرے کی لالی کو، سرخی کو، چمک کو، نورانیت کو، خوبصورتی کو لیکن جمال کہتے ہیں کہ انسان اپنی کوشش کے باوجود بھی اس میں کوئی نقص نہ نکال سکے، ہر چیز کامل ہو، ہر چیز مکمل ہو، ہر چیز اکمل ہو اور اجمل سب سے زیادہ سب سے بڑی خوبی ہے، تو خدا کی ذات نے ہمیں پیغمبرِ اجمل عطا فرمایا۔

حسن کہتے ہیں: چہرے کی خوبصورتوں کو، رنگ کے سفید ہونے کو، رنگ کے سرخ ہونے کو لیکن جمال کہتے ہیں کہ ہر چیز اپنی جگہ مکمل ہو۔

- ☆ اگر انگلی پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی انگلی نہیں ہو سکتی۔
- ☆ اگر ہاتھ پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی ہاتھ نہیں ہو سکتا۔
- ☆ اگر بازو پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی بازو نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

☆ اگر گردن پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی گردن نہیں ہوسکتا
☆ اگر سینے پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی سینہ نہیں ہوسکتا۔
☆ اگر پاؤں پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی پاؤں نہیں ہوسکتا
☆ اگر چہرے پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی چہرہ نہیں ہوسکتا
☆ اگر آنکھ پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی آنکھ نہیں ہوسکتی۔
☆ اگر دانت پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی دانت نہیں ہوسکتا
☆ اگر ناک پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی ناک نہیں ہوسکتی۔
☆ اگر ہونٹ پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی ہونٹ نہیں ہوسکتے۔
☆ اگر پیشانی پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی پیشانی نہیں ہوسکتی
☆ اگر بال پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی بال نہیں ہوسکتا۔
☆ اگر سر پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی سر نہیں ہوسکتا۔

اگر سر سے لے کر پاؤں تک پورے وجود پہ نظر جائے تو عقل ،نظر ،فہم ،ذہن ،ادراک دل ،دماغ ،سوچ ،سمجھ یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی وجود نہیں ہوسکتا۔

حضرات محترم!

میرے پیغمبر حضور سرور کائنات کواللہ تعالیٰ نے جمال عطا کیا تھا۔کیوں ،اس لئے کہ:

((ان اللہ جمیل ویحب الجمال))

ترجمہ: ''اللہ خود بھی جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔''

حضرت یوسف علیہ کواللہ تعالیٰ نے حسن عطا فرمایا تھا تو میرے نبی ﷺ کو جمال عطا فرمایا تو پھر یقیناً جمال حسن سے آگے ہے جو حضور سید الکونین حضرت محمد ﷺ کے حصے میں آیا۔

جمال کو تیرے کب پہنچے حسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہدِ ستار ہے

سب کچھ اکمل واجمل:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے نبی کو سب کچھ اکمل واجمل عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین اکمل عطا فرمایا۔
اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیغمبر اکمل عطا فرمایا۔
اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتاب اکمل عطا فرمائی۔
اللہ تعالیٰ نے ہمیں نماز اکمل عطا فرمائی۔
اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہاد اکمل عطا فرمایا۔
اللہ تعالیٰ نے ہمیں روزہ اکمل عطا فرمایا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ہمیں زکوٰۃ اکمل عطا فرمائی۔
اللہ تعالیٰ نے ہمیں حج اکمل عطا فرمایا۔
اور دین کا ایک ایک مسئلہ اکمل عطا فرمایا۔

عزیزان گرامی!

ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ احسن نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اجمل نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اکمل نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ارفع نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اطہر نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اختم نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ابلغ نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اعدل نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اطیب نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اجود نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اعظم نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ افصح نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اشکر نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اسعد نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اصبر نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ابصر نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اذکر نبی ہیں۔
اور ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اعقل نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اعلم نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ارحم نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ احلم نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اشجع نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اکرم نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اخطب نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اصدق نبی ہیں۔
ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اشرف نبی ہیں۔

Marfat.com

ہمارے نبی سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ افضل نبی ہیں۔

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں سحری کے وقت کپڑے کی سلائی کر رہی تھی، اچانک میرے ہاتھ سے سوئی نیچے گرگئی، بہت تلاش کی مگر نہ ملی، اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو گھر جگمگا اٹھا، کمرہ روشن ہوگیا، اس روشنی کی وجہ سے وہ سوئی مل جاتی ہے اور فرماتی ہیں:

''اے اللہ کے رسول! کیا ہی روشن ہے آپ کا چہرہ مبارک کہ آپ ﷺ کی نورانیت کی وجہ سے گمشدہ سوئی نظر آجاتی ہے۔''

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں:

((فلما رایت رسول الله ﷺ القيى فى قلبى الاسلام))

ترجمہ: ''جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے چمکتے اور دمکتے ہوئے چہرہ انور کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا فرما دی۔''

پھر آپ نے مسجد نبوی میں یہ اعلان کردیا:

((اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله))

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پوتے نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کا کچھ حلیہ بیان فرمایئے تو انہوں نے فرمایا:

((لو رأيت الشمس طالعة))

ترجمہ: ''اگر تو حضور ﷺ کو دیکھ لیتا تو سمجھتا کہ سورج نکل آیا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کا حسن و جمال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((مار ايت شيئا احسن من رسول الله ﷺ))

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین اور بہتر میں نے کسی چیز کو نہ دیکھا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((ما ر ايت شيئاً))

یہ نہیں فرمایا:

((مار ايت انسانا))

یعنی انسان تو کیا میں نے کسی چیز کو بھی نبی کریم ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار جیسا چمکدار تھا؟ تو بول اٹھے:

((لا بل مثل الشمس والقمر))

Marfat.com

ترجمہ: ''نہیں نہیں حضور ﷺ کا مبارک چہرہ تو آفتاب و ماہتاب جیسا تھا۔''
حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ کیا تلوار جیسا شفاف تھا؟ تو فرمایا:

((قال لا بل مثل القمر))

ترجمہ: ''نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔''
اس لئے کہ تلوار کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے، نورانیت نہیں۔ چاند میں سفیدی بھی ہوتی ہے اور نورانیت بھی۔
حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اذا سر استنار وجهه حتى كانه قطعة قمر))

ترجمہ: ''جب حضور ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ چاند کی طرح روشن اور چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔''
اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابو کبیر ہذلی کا یہ شعر پڑھا کرتی تھی:

واذا نظرت الى اسرة وجهه
برقت كبرق العارض المتهلل

ترجمہ: ''جب ان کے چہرے کی دھاریاں دیکھو تو وہ یوں چمکتی ہیں جیسے روشن بادل چمک رہا ہو۔''
حضرت ابوبکر صدیق آپ ﷺ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھتے تھے:

امين مصطفى بالخير يدعو
كضوء البدر زايله الظلام

ترجمہ: ''آپ امین ہیں، چنیدہ برگزیدہ ہیں، خیر کی دعوت دیتے ہیں۔ گویا ماہِ کامل کی روشنی ہیں جس سے تاریکی آنکھ مچولی کھیل رہی ہے۔'' (صحیح بخاری)
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سلام بھی انہی مقدس انسانوں میں ہے جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کا چہرہ انور دیکھا اور حسن و جمال کا نظارہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ یہ اعلان کر دیا:

((ان وجهه ليس بوجه كذاب))

ترجمہ: ''بے شک یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں۔''
حضرت عبداللہ بن سلام کوئی معمولی انسان نہیں تھے بلکہ پہلے ہی سے بڑے عقلمند اور سمجھدار تھے بلکہ یہودیوں کے بہت بڑے عالم مذہبی رہنما اور لیڈر تھے۔ اپنے قبول اسلام کا واقعہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی حضور ﷺ کی زیارت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔

((لما قدما لنبى ﷺ انجفل الناس عليه وانا فيمن انجفل))

ترجمہ: ''جب سرکار دو عالم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ ﷺ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے، میں بھی دربار رسالت میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک تھا۔''

((فلما تبينت وجهه عرفت ان وجهه ليس بوجه كذاب))

ترجمہ: ''جب میں نے سرکار دو عالم ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھا تو میں نے یہ فیصلہ کیا کہ اتنے حسن و

Marfat.com

جمال والا چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا۔''

اور پھر کچھ ہی دیر بعد یہ اعلان کر دیا:

((اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا رسول الله))(صحيح بخاری)

حضرات ذی وقار!

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا حسن بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

((كان رسول الله ﷺ ازهر اللون كان عرقه اللولو))

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ کا رنگ سفید روشن تھا۔ پسینہ کی بوند حضور اقدس ﷺ کے چہرہ پر ایسی نظر آتی تھی، جیسے موتی۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں:

لنا شمس وللافاق شمس فشمسی خير من شمس السماء

فشمس الناس تطلع بعد فجر وشمسی تطلع بعد العشاء

ترجمہ: ''ایک ہمارا سورج ہے، ایک آسمان کا سورج ہے۔ پس میرا سورج آسمان والے سورج سے بہتر ہے۔ لوگوں کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے۔''

حضرات محترم!

آسمان کا سورج صرف دن کو چمکتا ہے اور یہ سورج دن کو بھی چمکتا ہے اور رات کو بھی چمکتا ہے۔

آسمان کا سورج گرہن ہوسکتا ہے لیکن محمد ﷺ ایک ایسا سورج ہے جو اس چیز سے پاک ہے۔

آسمان کا سورج قیامت کے دن بے نور ہوجائے گا لیکن محمد ﷺ ایک ایسا سورج ہے جو قیامت والے دن بھی روشن ہوگا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورج کو سراج کہا اور چاند کو منیر کہا اور محمد ﷺ کو سراج منیر کہا، اس بات سے اشارہ اس طرف ہے کہ سورج کی روشنی دن کو ہے چاند کی روشنی رات کو ہے لیکن سرکار دو عالم ﷺ کی روشنی دن کو بھی ہے رات کو بھی ہے، اسی لئے تو کہا:

لنا شمس وللافاق شمس فشمسی خير من شمس السماء

فشمس الناس تطلع بعد فجر وشمسی تطلع بعد العشاء

حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ منقول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے دوران ان کے خیمہ کے پاس سے گزرے۔ ان کی زبانی جناب رسول اللہ ﷺ کا سراپا سماعت کیجئے۔

حضرت ام معبد (حضرت ابوسعید کی بیوی) فرماتی ہیں:

''میں نے ایک شخص دیکھا جس کا رخ انور صاف وشفاف اور روزشن وتاباں تھا۔ نحافت کے عیب سے مبرا تھا، نہ ہی بالکل نحیف ونزار اور نہ ہی پھولے ہوئے جسم والے، انتہائی خوبرو وخوش رنگ، آنکھیں سیاہی مائل، لمبی لمبی پلکیں، بھاری آواز والا، گردن طویل، ڈاڑھی گھنی، پلکیں لمبی، قوس کی طرح مڑی ہوئی اور آپس میں متصل، خاموش رہیں تو پروقار، بات کریں تو اظہار عظمت ہو اور حسن ودلکشی چھا جائے، دور سے دیکھنے

Marfat.com

والے کو ساری دنیا سے بڑھ کر حسین و جمیل لگیں اور قریب والے کو صاف ستھرے اور خوش نما نظر آئیں۔ شیریں کلام و واضح بیان، نہ ہی باتونی اور نہ ہی کم گو، اس کے بین بین، ان کی گفتگو موتی کی وہ لڑیاں، جن کے موتی ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے ہوں۔ نہ دراز قامت نہ پست قامت، دو تر و تازہ ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی جو تینوں سے بڑھ کر دلکش، سب سے اعلیٰ مرتبت، ساتھی ایسے جو ہمہ وقت حاضر خدمت، اگر بولے تو اس کے بول سننے کے لئے وہ سبھی چپ سادھ لیں، حکم دے تو سر آنکھوں پر اس کی تعمیل میں چاک و چوبند، ایسے ساتھیوں سے گھرا رہنے والا جو تابع فرمان، ترش روئی سے خالی اور واہی و تباہی سے منزہ۔''

جونہی ابوسعید کی بیوی کے منہ سے یہ الفاظ نکلے تو وہ پکار اٹھے:

''بخدا یہ تو قریش کی وہی شخصیت ہے جس کے معاملہ کے بارے مکہ میں ہمیں بتایا گیا تھا۔ میں نے ان کی رفاقت کا اب پختہ عزم کر لیا ہے۔ اگر مجھے میسر ہوا تو میں یہ ضرور کروں گا۔ چنانچہ مکہ میں آواز ابلند ہوئی وہ آواز تو سن رہے تھے مگر یہ نہیں سمجھ رہے تھے کہ آواز والا کون ہے اور وہ یہ کہہ رہا تھا: ''سارے لوگوں کا پالنہار دونوں ساتھیوں کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔''

امیرالمومنین جناب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجھہ الکریم نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ دراز قد تھے اور نہ ہی پست قامت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پاؤں کے تلوے گوشت سے پُر تھے۔ سراقدس موزوں بڑا تھا' جوڑوں کی ہڈیاں ڈالدار تھیں اور سینہ مبارک سے لے کر ناف تک ایک لمبی لکیر تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو بلا رکاوٹ آگے کو جھکے ہوئے چلتے تھے گویا نشیب کی طرف قدم اُٹھا رہے ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل حسن اور خوبصورتی میں کسی ایک کو نہیں دیکھا۔''

حضرت ابراہیم بن محمد (جو کہ حضرت امیرالمومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ الکریم کے پوتے ہیں) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت بھی مولائے کائنات رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرماتے تو ارشاد فرماتے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بے ڈھب لمبے تھے اور نہ بدنما پست قد کہ ایک عضو دوسرے عضو میں گھسا ہوا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں مائل بہ درازی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اقدس موٹا تھا، نہ ہی چہرہ انور بالکل گول (چپٹا) تھا بلکہ رخ تاباں کتابی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ مبارک میں سفیدی اور سرخی کا امتزاج تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں مبارک کشادہ خوب سیاہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو مبارک لمبے لمبے اور انتہائی خوبصورت تھے، جوڑوں کی ہڈیاں قوی تھیں اور دونوں شانوں کے درمیانی حصہ بھی مضبوط تھا۔ وجود اقدس پر بال نہ تھے مگر سینہ مبارک سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پاؤں کے تلوے پُر گوشت تھے۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو ایسے مضبوط قدم اٹھاتے جیسے فراز سے نشیب کی طرف گام فرسا ہوں۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایک کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے متوجہ ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ از روئے قلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ فیاض تھے اور

Marfat.com

ازروئے گفتگو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سچے تھے اور ازروئے طبیعت مبارکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ نرم تھے اور ازروئے قبیلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے قبیلوں میں سب سے زیادہ محترم و بزرگ تھے۔ جو شخص اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو ہیبت کھا جاتا اور جو شخص حصول معرفت کے لئے متواتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا رہتا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محبوب بنالیتا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنے والا کہے گا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل حسن اور خوبصورتی میں کسی ایک کو نہیں دیکھا۔''

کمال النبی ﷺ:

عزیزان گرامی!

کمالات میں دیکھو تو ہمارے نبی ﷺ سب سے اعلیٰ۔

جب کمالات کی باری آئی تو حضور سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ایسے ایسے کمالات عطا فرمائے گئے جو کسی دوسرے نبی کے حصہ میں نہ آئے۔

اور حضور سرور کائنات ﷺ سید المرسلین سب کے کمال لے کے آئے۔

کوئی کمال آدم علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی شیث علیہ السلام لے لے آئے۔

کوئی نوح علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی ادریس علیہ السلام کے کے آئے۔

کوئی یونس علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی الیاس علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی ھود علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی زکریا علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی یحیٰ علیہ السلام کے کے آئے۔

کوئی صالح علیہ السلام کے لے آئے۔

کوئی داؤد علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی سلیمان علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی ایوب علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی یعقوب علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی یوسف علیہ السلام لے کے آئے۔

کوئی اسحاق علیہ اسلام لے کے آئے۔

Marfat.com

کوئی ابراہیم علیہ السلام لے کے آئے۔
کوئی اسماعیل علیہ السلام لے کے آئے۔
کوئی موسیٰ علیہ السلام لے کے آئے۔
کوئی عیسیٰ علیہ السلام لے کے آئے۔
لیکن پیغمبر دو عالم ﷺ جب آئے تو سب کے کمال لے کے آئے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

محترم سامعین!

- ☆ نبی کریم ﷺ کی شان سے بہتر کسی کی شان نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی عظمت سے بہتر کسی کی عظمت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی رفعت سے بہتر کسی کی رفعت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی نبوت سے بہتر کسی کی نبوت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی رسالت سے بہتر کسی کی رسالت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی امامت سے بہتر کسی کی امامت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی امانت سے بہتر کسی کی امانت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی سخاوت سے بہتر کسی کی سخاوت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی شجاعت سے بہتر کسی کی شجاعت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی عدالت سے بہتر کسی کی عدالت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی شرافت سے بہتر کسی کی شرافت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی خطابت سے بہتر کسی کی خطابت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی دیانت سے بہتر کسی کی دیانت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی کتاب سے بہتر کسی کی کتاب نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے بہتر کسی کی شفاعت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی صداقت سے بہتر کسی کی صداقت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی بلاغت سے بہتر کسی کی بلاغت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی فصاحت سے بہتر کسی کی فصاحت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کی رحمت سے بہتر کسی کی رحمت نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کے اخلاق سے بہتر کسی کا اخلاق نہیں۔
- ☆ نبی کریم ﷺ کے اخلاص سے بہتر کسی کا اخلاص نہیں۔

Marfat.com

☆ نبی کریم ﷺ کے ایمان سے بہتر کسی کا ایمان نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے اسلام سے بہتر کسی کا اسلام نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے علم سے بہتر کسی کا علم نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے حلم سے بہتر کسی کا حلم نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے مرتبے سے بہتر کسی کا مرتبہ نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے مقام سے بہتر کسی کا مقام نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کی نماز سے بہتر کسی کی نماز نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کی زکوٰۃ سے بہتر کسی کی زکوٰۃ نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے روزے سے بہتر کسی کا روزہ نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے جہاد سے بہتر کسی کا جہاد نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے حج سے بہتر کسی کا حج نہیں۔

سامعین کرام!

☆ نبی کریم ﷺ کی بات سے بہتر کسی کی بات نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کی ذات سے بہتر کسی کی ذات نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ سے بہتر کسی کا ہاتھ نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے پاؤں سے بہتر کسی کا پاؤں نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے سینے سے بہتر کسی کا سینے نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے ہونٹ سے بہتر کسی کا ہونٹ نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے رخسار سے بہتر کسی کا رخسار نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کی زلف سے بہتر کسی کی زلف نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کی پیشانی سے بہتر کسی کی پیشانی نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے انگلی سے بہتر کسی کی انگلی نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے نعلین سے بہتر کسی کا نعلین نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے بستر سے بہتر کسی کا بستر نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے شہر سے بہتر کسی کا شہر نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے بہتر کسی کے صحابہ نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کی امت سے بہتر کسی کی امت نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کی ازواج سے بہتر کسی کی ازواج نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے اولاد سے بہتر کسی کی اولاد نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے نواسوں سے بہتر کسی کے نواسے نہیں۔

Marfat.com

☆ نبی کریم ﷺ کے حسن سے بہتر کسی کا حسن نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے جمال سے بہتر کسی کا جمال نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے خصال سے بہتر کسی کے خصال نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے کمال سے بہتر کسی کا کمال نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے اطوار سے بہتر کسی کے اطوار نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے قبیلہ سے بہتر کسی کا قبیلہ نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کے خاندان سے بہتر کسی کا خاندان نہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کی ہر چیز سے بہتر کسی کی کوئی چیز نہیں۔

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہو گا میسر
شریک خدا اور جواب محمد ﷺ

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆☆☆

Marfat.com

رفعتِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ))

اما بعد

فقد قال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

((ورفعنالك ذكرك))(القرآن المجید،سورۃ الم نشرح،پارہ 30)

صدق الله العظيم

وقال النبی صلی الله علیه وسلم:

((قال الله تعالیٰ اذا ذكرت ذكرت معی))(فتح الباری شرح صحیح بخاری)

فضیلت درود:

وقال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید فی شان حبیبه مخبراً و امرًا مخاطباً للمؤمنین:

((ان الله وملائكته يصلون على النبى ياايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما))

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آمنہ کے لال، پیکرِ حسن و جمال، منبعِ شرف وکمال، ہادیِ کل، دانائے سبل، ختم الرسل، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین، سیدالاولین والآخرین، خیرالوریٰ، شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، والیِ بطحاء، صاحب المعراج، مالک کائنات، صاحب الاسراء، خاتم الانبیاء، حبیب پروردگار، احمد مختار، سیدالانبیاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

Marfat.com

ذی احترام سامعین!

مجھے یقین ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے چہ جائیکہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

ترجمہ : ''جو مومن ہر جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اگر چہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوٰۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول الله

وعلی الك واصحابك یاسیدی یا حبیب الله

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یانبی الله

وعلیٰ الك واصحابك یاسیدی یاخاتم النبیین

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد

وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

پھر پڑھیئے:

((اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید))

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ کہتے ہیں:

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہری گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں

Marfat.com

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ایک اور شاعر کہتا ہے:

سید الانبیاء خاتم المرسلین
نور رب اعلیٰ رحمۃ للعالمین
سرور اصفیاء شافع مذنبین
احمد مصطفیٰ شاہ دنیا و دین
اے حبیب خدا! روز و شب صبح و شام
تم پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
اول نور اور آخر مرسلین
مایہ ناز کل اولین آخریں
انبیاء و ملائکہ سے افضل ترین
بلکہ بعد از خدا متقدر بالیقین
اے حبیب خدا! روز و شب صبح و شام

Marfat.com

تم پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
رفعت ذکر کا مرتبہ یہ ملا
نام ساتھی ہے اللہ کے نام کا
آپ کا حکم ہے، گویا حکم خدا
خود خدا آپ کی کر رہا ہے ثنا
اے حبیب خدا! روز و شب صبح و شام
تم پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

رفعت ذکر:

حضرات گرامی قدر !

اللہ تعالیٰ کا سورۃ الم نشرح میں ارشاد ہے:

((ورفعنالك ذكرك))

ترجمہ: ''اے محبوب! ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔''

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا:

((اذا ذكرت ذكرت معي))

''اے محبوب! جب بھی میرا ذکر ہوگا ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔'' (فتح الباری شرح صحیح بخاری)

آج میں آپ حضرات کے سامنے اس بابرکت محفل میں بابرکت جگہ میں بابرکت شخصیت کا تذکرہ کرنے والا ہوں۔ وہ بابرکت، بامقدس، بامقام، باعظمت، بارفعت، باجمال، باکمال شخصیت کون ہے وہ وہی ذات مقدسہ مطہرہ جسے ہم سید المرسلین، سید الاولین والآخرین، سید کونین، سید دو جہاں، سید دو عالم، فخر کون ومکاں، فخر دو جہاں، فخر دو عالم، سید الانبیاء سید الاتقیاء، امام النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ کے متعلق ارشاد فرمایا:

((ورفعنالك ذكرك))

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ ﷺ کے لئے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔''

جہاں جہاں خدا کا ذکر وہاں وہاں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر:

معزز سامعین!

سید المرسلین حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی رفعت ذکر کی یوں تشریح فرمائی:

((اتانی جبریل فقال یقول لك ربك اتدری كیف رفعت ذكرك؟ قال الله اعلم

Marfat.com

قال اذا ذکرت ذکرت))(فتح الباری شرح صحیح بخاری)

ترجمہ: ''حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور یہ کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا ذکر کس طرح بلند کیا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔تو جبرائیل امین نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنایا کہ جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی ہوگا۔''

یعنی

عالم ارواح میں اگر میرا ذکر ہوگا تو تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

عالم دنیا میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

عالم برزخ میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

عالم حشر میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

پرندوں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

درندوں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

عرشیوں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

فرشیوں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

آسمانوں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

زمینوں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

پہاڑوں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

درختوں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

فصلوں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

ہواؤں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

فضاؤں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

دریاؤں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

سمندروں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

قصبوں میں اگر میرا ذکر ہوگا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہوگا۔

Marfat.com

شہروں میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

ملکوں میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

جمادات میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

نباتات میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

انسانوں میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

جنوں میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

فرشتوں میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

نیچے والوں میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

اوپر والوں میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

مشرق میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

مغرب میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

شمال میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

جنوب میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

بیت اللہ میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

بیت المعمور میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

بیت المقدس میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

لوح محفوظ میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

کلمہ میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

اذان میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

تکبیر میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

نماز میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

تشہد میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

درود میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

Marfat.com

دعاؤں میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

نماز جنازہ میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

حشر میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

حوض کوثر میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

جنت میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

جنت کی ہر چیز پر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

اطاعت میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

عبادت میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

پوری زندگی میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

زبور میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

تورات میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

انجیل میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

صحیفوں میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

قرآن میں اگر میرا ذکر ہو گا تو ساتھ تیرا ذکر بھی ہو گا۔

معزز سامعین!

جہاں اللہ کا ذکر ہو گا وہاں اللہ کے محبوب ﷺ کا ذکر بھی ہو گا۔

شاعر کہتا ہے:

محبوب ہے کیا صلی علیٰ نام محمد ﷺ
آنکھوں کی ضیاء دل کی جلا ہے نام محمد ﷺ
تکبیر میں کلمے میں نمازوں میں اذاں میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد ﷺ
اس نام کی لذت دل عشاق سے پوچھو
جان آ گئی تن میں جو لیا نام محمد ﷺ

حضرت حسان حضور نبی اکرم ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

وضم الالہ اسم النبی مع اسمہ

اذقال فی الخمس الموذن اشھد

وشق لہ من اسمہ لیجلہ

فذوالعرش محمود و ھذا محمد

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی اپنے نام مبارک کے ساتھ اس طرح ملا دیا ہے کہ جب بھی مؤذن اذان میں اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دیتا ہے تو ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی بھی شہادت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا تاکہ آپ کی شان وشوکت میں اضافہ ہو۔ عرش کے خدا کا نام محمود ہے اور آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ ہے۔''

قرآن اور رفعت مصطفیٰ ﷺ:

ذی وقار حاضرین!

جہاں اللہ کا ذکر ہے وہاں رسول کا ذکر بھی ہے۔

قرآن مجید میں جہاں

((فامنوا بالله))

ہے وہاں ساتھ

((ورسله))

بھی ہے۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۷۱)

قرآن مجید میں جہاں: (سورۃ التغابن، آیت نمبر ۷)

((یومنون بالله))

ہے وہاں

((والنبی))

بھی ہے۔ (سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۸۱)

قرآن مجید میں جہاں:

((لاتومنون بالله))

ہے، وہاں

((والرسول))

بھی ہے۔ (سورۃ حدید، نمبر ۸)

قرآن مجید میں جہاں:

((لتومنوا بالله))

Marfat.com

ہے، وہاں:

((ورسوله))

بھی ہے۔(سورہ فتح، آیت نمبر ۱۰)

قرآن مجید میں جہاں

((ومن لم یومن بالله))

ہے، وہاں:

((ورسوله))

بھی ہے۔(سورہ فتح، آیت نمبر ۱۳)

قرآن مجید میں جہاں:

((اطیعو الله))

ہے وہاں:

((واطیعوا الرسول))

بھی ہے۔(مائدہ، آیت نمبر ۹۲)

قرآن مجید میں ہے:

((اطیعوا الله والرسول))(آل عمران، آیت نمبر ۱۳۲)

ارشاد ہے:

((من یطع الله ورسوله))(سورۃ احزاب، آیت نمبر ۷۱)

فرمایا:

((من یطع الله والرسول))(سورہ نساء، آیت نمبر ۶۹)

اور فرمایا:

((من یطع الرسول فقد اطاع الله))(سورہ نساء، آیت نمبر ۸۰)

اور فرمایا:

((اطیعو الله ورسوله))(سورہ مجادلہ، آیت نمبر ۱۳)

فرمایا:

((ویطیعون الله ورسوله))(سورہ توبہ، آیت نمبر ۷۱)

اور فرمایا:

((انما المومنون الذین آمنوا بالله ورسوله))(سورۃ الحجرات)

اور فرمایا:

Marfat.com

((براء ة من الله ورسوله))(سورة التوبه)

اورفرمایا:

((واذان من الله ورسوله))(سورة التوبه)

اورفرمایا:

((استجیبوا الله وللرسول))(سورة الانفال)

اورفرمایا:

((ومن یعص الله ورسوله))(سوره احزاب)

اورفرمایا:

((اذا قضی الله ورسوله امر))(سوره احزاب)

اورفرمایا:

((وشاقوا الله ورسوله))(سوره حشر)

اورفرمایا:

((ومن یشاقق الله ورسوله))(سوره حشر)

اورفرمایا:

((ومن یحادد الله و رسوله))(سورة توبه)

اورفرمایا:

((ولم یتخذوا من دون الله ولارسوله))(سور ہ توبه)

اورفرمایا:

((من خارب الله ورسوله))

اورفرمایا:

((ماحرم الله ورسوله))(سوره توبه)

اورفرمایا:

((قل الانفال لله والرسول))(سوره انفال)

اورفرمایا:

(فان لله خمسه وللرسول))(سوره انفال)

اورفرمایا:

((فردوه الی الله والرسول))(سوره نساء)

اورفرمایا:

Marfat.com

((ماتاهم الله ورسوله))(سوره توبه)

اورفرمایا:

((سیؤتینا الله من فضله ورسوله))(سوره توبه)

اورفرمایا:

((اغنا هم الله ورسوله))(سوره توبه)

اورفرمایا:

((کذبوا الله ورسوله))(سورت توبه)

اورفرمایا:

((انعم الله علیه وانعمت علیه))(سوره احزاب)

اورفرمایا:

((الذین یومنون بالله ورسوله))(سورت نور)

اورفرمایا:

((لا تقدموابین یدی الله ورسوله))(سوره حجرات)

رفعت ذکر کا مرتبہ یہ ملا

نام ساتھی ہے اللہ کے نام کا

جنت کی ہر چیز پر نام مصطفیٰ ﷺ:

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو صرف ایک مرتبہ سجدہ کروایا لیکن......

محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کی شان ہی نرالی ہے۔

محبوب ﷺ کی بات ہی نرالی ہے۔

محبوب ﷺ کی عظمت کی نرالی ہے۔

محبوب ﷺ کا مقام ہی نرالا ہے۔

محبوب ﷺ کی رفعت ہی نرالی ہے۔

محبوب ﷺ پر اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے صبح سے لے کر شام تک اور شام سے لیکر صبح تک درود وسلام بھیجتے رہتے ہیں۔

قرآن گواہ ہے، فرمایا:

((ان الله وملئکته یصلون علی النبی))

Marfat.com

اس سے بھی آگے بڑھو کہ حضرت آدم علیہ السلام کا ابھی نام و نشان بھی نہیں تھا اور اللہ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کے نام مبارک کو اپنے نام کے ساتھ عرش عظیم پہ لکھ چھوڑا تھا۔

محبوب ﷺ کا نام جنت کے دروازوں پر لکھ چھوڑا تھا۔

محبوب ﷺ کا نام جنت کے درختوں پر لکھ چھوڑا تھا۔

محبوب ﷺ کا نام جنت کے ہیرے موتیوں پر لکھ چھوڑا تھا۔

محبوب ﷺ کا نام جنت کی ہر چیز پر لکھ چھوڑا تھا۔

یہ ہے رفعت مصطفیٰ ﷺ۔

رفعت ذکر کا مرتبہ یہ ملا
نام ساتھی ہے اللہ کے نام کا

عزیزان گرامی!

حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جنت کے درختوں پر، جنت کے درختوں کے پتوں پر، جنت کے در و دیوار پر، جنت کے ہیرے موتیوں پر، جنت کے محلات پر اور جنت کی ہر چیز پر حضور نبی اکرم ﷺ کا نام لکھا ہوا ہے تو ایک دن یہی واقعہ اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام سے ذکر کیا تو وہ بھی حیران رہ گئے اور پوچھا:

''اے ابا جان! کیا آپ کی شان زیادہ ہے یا محمد کی۔؟''

تو اس پر حضرت آدم علیہ السلام خاموش رہے، پھر پوچھا، کوئی جواب نہیں دیا، آخر تیسری بار پوچھنے پر حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا:

اے میرے بیٹے! جب اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور محمد ﷺ کی شان، مرتبہ، رفعت و عظمت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے آدم سنو!

((لو لا محمد ماخلقتك يا آدم))

ترجمہ: ''اگر محمد نہ ہوتے تو اے آدم! میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

(سیرت حلبیہ، خصائص کبریٰ)

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں
ہوتا نہ تیرا نور گر کچھ بھی نہ ہوتا جلوہ گر
تیرے سبب سے یہ سب بنا صلی علیٰ محمد
آپ اگر مقصود نہ ہوتے کون و مکان موجود نہ ہوتے
اور مسجود نہ ہوتے آدم صلی اللہ علیہ وسلم

عرش پہ نام مصطفیٰ ﷺ:

قابل صد احترام سامعین!

Marfat.com

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہوئی تو انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی کہ یا اللہ! مجھے محمد ﷺ کے صدقے معاف فرمادے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی بھیجی کہ محمد کون ہیں؟

((وکیف عرفت محمداً))

ترجمہ: ''اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا۔؟''

تو عرض کی کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا اور مجھ میں روح پھونکی:

((رفعت رأسی الی عرشك فاذافیه مکتوب، لا اله الا الله محمد رسول الله))

ترجمہ: ''تو میں نے سر اٹھایا اور عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جان لیا کہ جس ذات کا نام نامی اسم گرامی تیرے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے وہ یقیناً تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وہ محمد تیری اولاد میں سے ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اگر وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کیے جاتے۔''

(سیرت حلبیہ، خصائص الکبریٰ)

فرماتے ہیں آدم کو مجھے خلد بریں میں
لکھا ہوا طوبیٰ پہ ملا نام محمد ﷺ

رفعت نبی ﷺ تورات میں:

معزز ومکرم ساتھیو!

بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی بہت گنہگار تھا جب وہ آدمی فوت ہوا تو لوگوں نے اٹھا کر ویسے ہی پھینک دیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی:

''اس کو غسل دے کر نماز جنازہ پڑھو۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی:

''اے اللہ! سارے لوگ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ برا آدمی ہے اور اس نے ساری عمر نافرمانی کی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ٹھیک ہے، اس نے میری نافرمانیاں کی ہیں، لیکن اب میں نے اس کو بخش دیا ہے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی:

''وہ کیسے؟''

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اس آدمی نے ایک مرتبہ تورات کو کھولا تھا تو اس میں محمد ﷺ کا نام دیکھا تو اس نے محمد ﷺ پر درود پڑھا تھا تو اس کی وجہ سے میں نے اس کی مغفرت فرمادی۔''

Marfat.com

رفعت نبی اور سابقہ کتب آسمانی:

معزز ومکرم سامعین!

حضرت کعب احبار جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسلام لائے تو ان سے پوچھا گیا کہ رسول اقدس ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آپ اسلام کیوں نہ لائے؟

انہوں نے جواب دیا:

''میرے والد نے مجھ کو تورات کی ایک تحریر لکھ کر دی تھی اور ہدایت کی تھی کہ اس پر عمل کرنا اور اپنی دوسری جملہ مذہبی کتابوں پر مہر لگا کر حق ابوت کا واسطہ دلا کر مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ اس مہر کو کبھی نہ توڑنا تو میں نے اس مہر کو بالکل نہیں توڑا اور جو تحریر میرے والد مجھے دے کر گئے تھے، میں اس پر عمل کرتا رہا اور جب اسلام پھیلنے لگا کسی قسم کا خوف باقی نہ رہا تو اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ اس کو کھولوں کہ شاید میرے والد نے مجھ سے کچھ چھپایا ہو، پھر میں نے اس مہر کو توڑ کر کتابیں دیکھیں اور پڑھیں تو ان میں محمد ﷺ اور آپ کی امت کے اوصاف نظر آئے۔ اس وقت مجھ پر اصل حقیقت روشن ہوئی، اس لیے اب آ کر میں مسلمان ہوا ہوں۔''

اگر محمد نہ ہوتے:

عزیزان گرامی!

اللہ تبارک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائیں اور اپنی امت کو ہدایت کر دیں کہ وہ بھی حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائیں، پھر فرمایا:

''اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں کائنات کی کوئی چیز بھی پیدا نہ کرتا۔'' (القول بدیع)

رسول اللہ ﷺ کی رفعت شعراء کی زبانی:

معزز ساتھیو!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا:

لنا شمس وللآفاق شمس
وشمسی خیر من شمس السماء
شمس الناس تطلع بعد فجر
وشمسی تطلع بعد العشاء

ترجمہ: ''ہمارا ایک سورج ہے اور ایک سورج آسمان کا ہے۔ اور میرا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے۔ لوگوں کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد۔''

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

Marfat.com

واحسن منك لم ترقط عینی

واجمل منك لم تلد النساء

خلقت مبراء من كل عیب

كانك قد خلقت كماتشاء

ترجمہ: ''آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ جمیل آج تک کسی عورت نے نہیں جنا،آپ ہر عیب سے محفوظ پیدا کئے گئے ہیں۔گویا کہ جیسا آپ نے چاہا تھا اسی طرح آپ کو پیدا فرمایا گیا ہے۔''

وضم الالہ اسم النبی مع اسمہ

اذقال فی الخمس المؤذن اشہد

وشق لہ من اسمہ لیجلہ

فذوالعرش محمود و ہذا محمد

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی اپنے نام مبارک کے ساتھ اس طرح ملا دیا ہے کہ جب بھی مؤذن اذان میں اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دیتا ہے تو ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی بھی شہادت دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا تا کہ آپ کی شان وشوکت میں اضافہ ہو۔عرش کے خدا کا نام محمود ہے اور آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ ہے۔''

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ حضور نبی اکرم ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بلغ العلی بكمالہ

كشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ

ترجمہ: ''وہ اپنے کمال کے عروج کو پہنچے۔انہوں نے رازوں کو اپنے جمال سے ظاہر کیا۔ان کی تمام عادات حسین تھیں۔ان پر اوران کی آل پر درود وسلام ہو۔''

حافظ شیرازی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا:

یا صاحب الجمال ویاسید البشر

من وجهك المنیر لقد نور القمر

Marfat.com

لا یمکن الثنائکما کان حقا

بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

ترجمہ: ''اے صاحب جمال! اور اے انسانوں کے سردار! آپ کے چہرۂ اقدس سے سورج اور چاند منور ہوتے ہیں۔ آپ کی کما حقہ ثنا ممکن نہیں، مختصر یہ کہ خدا کے بعد آپ صاحب عزت ہیں۔''

محترم حضرات!

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کہا:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
برستا ہی نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

اور پھر کہتے ہیں:

حاجیوں آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشتِ شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو
آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جو دِشہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو
اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلا دیکھو

کہتے ہیں:

Marfat.com

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سنہری گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مکرم ومحترم حاضرین!

مولوی قاسم نانوتوی کہتے ہیں:

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثناء اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو

Marfat.com

نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار
کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی
کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار
چراغ عقل گل ہے اس کے نور کے آگے
زبان کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار

اور کہا:

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزمِ کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ محمد بھی احمد بھی حامد بھی محمود بھی
حسنِ مطلق کا شاہد بھی وہ مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

ایک اور شاعر کہتے ہیں:

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا کہ ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر اے جنت!
میرے دل میں حضور ﷺ رہتے ہیں

محترم المقام سامعین!

ایک اور شاعر کہتے ہیں:

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی

Marfat.com

ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذر
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالی

ایک اور شاعر کہتے ہیں:

وہاں جا کر کہوں گا گڑ گڑا کر
سلام اس پر جو گرتوں کو اٹھائے
سلام اس پر جو سوتوں کو جگائے
سلام اس پر جو روتوں کو ہنسائے
سلام اس پر جو اجڑوں کو بسائے
سلام اس پر جو بچھڑوں کو ملائے
سلام اس پر جو بھوکوں کو کھلائے
سلام اس پر جو پیاسوں کو پلائے

پیارے پیارے دینی بھائیو!

سید نفیس شاہ صاحب حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں جو یوں نذرانہ عقیدت پیش فرماتے ہیں:

اے رسول امین خاتم المرسلین
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصد و یقین
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
بزم کونین پہلے سجائی گئی
پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں سید الآخریں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا
اس زمین میں ہوا آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیر نگیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

Marfat.com

کسی نے کہا:

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی
کسی نے کہا صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آئے تو ساری بہاروں پر چھا گئے

کسی نے کہا:

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
حسن مصطفیٰ کو دیکھ کر سوچتی ہے یہ دنیا
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

کسی نے کہا:

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

کسی نے کہا:

سب نبی اچھے خلیل اچھا کلیم اچھا
لیکن ان سب سے وہ مکے کا یتیم اچھا
کلب کولب چومتا ہے جب کوئی نام لے اس کا
نام میں اس کے یہ دو مرتبہ میم اچھا
سب رسولوں میں جو برتر ہیں رسول عربی
سب صحیفوں میں بھی قرآن حکیم اچھا

Marfat.com

حضرات محترم!

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں کہتے ہیں:

جان آکھاں کہ جان جہان آکھا
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھا
جس شان تو شاناں سب بنیاں
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
اے گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

مفہوم: ''کہاں حضور ﷺ کی شان اور کہاں میں۔؟ حضور ﷺ کی شان تو سارا جہاں بیان کرتا ہے بلکہ حضور ﷺ کی شان تو خدا خود بیان کرتا ہے۔ حضور ﷺ کی تعریف اور شان عالم ارواح سے چلی اور آج تک باقی ہے اور آج سے قیامت تک، قیامت سے جنت تک باقی ہے اور جنت میں بھی حضور ﷺ کی تعریف ہی تعریف ہے۔''

سب کچھ بے مثال:

میرے ہم مجلسو!

حضور سرور کائنات کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے بے مثل بے مثال بنایا ہے۔

☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی ولادت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا بچپن بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا لڑکپن بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی جوانی بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا ذوق بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا شوق بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا اخلاص بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا اخلاق بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حسن بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا جمال بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا بیان بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا کمال بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا کام بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا نام بے مثال۔

Marfat.com

☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی نبوت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی رسالت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی کتاب بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی حدیث بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی بات بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی عظمت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی رفعت بے مثال۔

ذی احتشام حاضرین!

☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی امانت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی خطابت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی عبادت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی صداقت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی شرافت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی سخاوت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی عدالت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی شجاعت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی امامت بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کی وجاہت بے مثال۔

عزیزان گرامی!

☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بے مثال۔
☆ حضور سرور کائنات ﷺ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بے مثال۔

Marfat.com

☆ حضور سرور کائنات ﷺ کے ایک لاکھ چالیس ہزار کم وبیش صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بے مثل بے مثال ہیں۔

قرآن اور رفعتِ مصطفیٰ ﷺ:

گرامی قدر سامعین !

اگر آپ قرآن پاک کا مطالعہ کریں تو آپ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک ایک چیز کا ذکر ملے گا۔قرآن نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نام سے لے کر کام تک کا ذکر کیا ہے۔

قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کا تذکرہ کیا۔

قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کی رحمت کا تذکرہ کیا۔

قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کی نعمت کا تذکرہ کیا۔

قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کینبوت کا تذکرہ کیا۔

قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کی عبادت کا تذکرہ کیا۔

قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کی ازواج کا تذکرہ کیا۔

قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کی بنات کا تذکرہ کیا۔

قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کے القاب کا تذکرہ کیا۔

قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ تک کا ذکر کیا ہے۔

حتیٰ کہ قرآن مجید نے حضور نبی کریم ﷺ کی ترسیٹھ سالہ زندگی کا نقشہ کھینچا ہے۔

آپ حضرات توجہ فرمائیں کہ قرآن کیا کہتا ہے:

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی ﷺ کا نام کیا ہے؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((محمد رسول الله))

((وما محمد الارسول))

((والذين امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل علي محمد))

((ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن الرسول الله و خاتم النبيين))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے جسم اقدس کی کیفیت کی تھی؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک کیسا تھا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((والضحى))

Marfat.com

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے دانت مبارک کیسے تھے؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((یٰسین))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی زلف مبارک کیسی تھی؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((والیل اذا سبحی))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی ﷺ کی آنکھ کی کیفیت کیسی تھی؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((مازاغ البصر وما طغی))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی باتیں کیا ہیں؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((وما ینطق عن الھوی ان ھوالا وحی یوحی))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی خاموشی بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((لاتحرك به لسانك لتعجل به))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے ہاتھ بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((وما رمیت اذرمیت ولکن الله رمی))
اور کہا:
((ید الله فوق ایدیھم))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا سینہ مبارک کیسا تھا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((الم نشرح لك صدرك))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی پیٹھ مبارک کیسی تھی؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((الذی انقض ظھرك))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک کیسی تھی؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((انما یسر ناہ بلسانك))

Marfat.com

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی آواز مبارک کیسی تھی؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا دل بتا تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((نزل به الروح الامین علی قلبك))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے دل کی کیفیت بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((فلنولینك قبلة ترضها))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی کملی اور چادر مبارک بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((یایها المزمل))
((یایها المدثر))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا لباس بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((وثیابك فطهر))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا ماحول بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((والرجز فهجر))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی ہاتھ کی انگلی کا اشارہ بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((اقتربت الساعة وانشق القمر))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی صفات بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((یایها النبی انا ارسلنك شاهدًا ومبشرًا ونذیرًا و داعیاً الی اللّٰه باذنه وسراجاً منیرًا))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا اخلاق بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:
((انك لعلی خلق عظیم))
جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی رحمت بتا؟

Marfat.com

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((وما ارسلنك الا رحمة للعالمين))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی نبوت اور رسالت بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((يايها النبى))

اور

((يايها الرسول))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت بتا؟

تو قرآن جواب دیتا ہے:

((ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے القاب بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((طه))

((يٰسين))

((يايها المزمل))

((يايها المدثر))

((يايها النبى))

((يايها الرسول))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا زمانہ بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((والعصر))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا کام بتا؟

تو قرآن جواب دیتا ہے:

((وما ارسلنك الا كآفّة للناس))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی نعمتیں بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((انا اعطينك الكوثر))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی رفعت بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

Marfat.com

((ورفعنالك ذكرك))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا شہر بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((لااقسم بهذا لبلد))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی معراج بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((سبحن الذی اسری بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى))

((والنجم اذا هوى))

((مازاغ البصر وما طغىٰ))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی ہجرت بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((الاتنصروه فقد نصره الله))

((ثانی اثنين اذهما فى الغار))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا اللہ سے تعلق بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((وربك فكبر))

((واعبد ربك حتى ياتيك اليقين))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! تو اللہ کا نبی ﷺ سے تعلق بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((ما ودعك ربك وما قلى))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا مومنین کے ساتھ تعلق بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((مبشراً))

((وبشر الذين امنو وعملو الصلحت))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا کفار کے ساتھ تعلق بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((نذيراً))

((وانذر عشيرتك الاقربين))

Marfat.com

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی دعوت بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((داعیاً الی اللہ باذنہ))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی نورانیت بتا؟

تو قرآن جواب دیتا ہے:

((وسراجا منیرا))

اور

((قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی نماز بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((قم الیل الا قلیلا))

((واقم الصلوٰۃ لذکری))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی تلاوت بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((واتل ما اوحی الیک من کتاب ربک))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کا ذکر بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((واذکر اسم ربک بکرۃً واصیلاً))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((ینساء النبی لستن کاحد من النساء))

((وازواجہ امھاتھم))

((الطیبت للطیبین))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کی بیٹیاں بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے خلیفہ اول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

Marfat.com

((الذی جاء بالصدق و صدق به))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے خلیفہ ثانی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتا تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((اشدآء علی الکفار))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے خلیفہ سوم عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق بتا؟
تو قرآن جواب دیتا ہے:

((رحمآء بینھم))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے متعلق بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((تراھم رکعاً سجداً))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کے متعلق بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((یبتغون فضلاً من اللّٰہ ورضواناً))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے کاتب وحی امیر معاویہ کے بتا؟
تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((بایدی سفرۃ کرام بررۃ))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے متعلق بتا تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((اولئک علی ھدی من ربھم))

((اولئک کتب فی قلوبھم الایمان))

((اولئک ھم المومنون حقا))

((اولئک حزب اللہ))

((اولئک ھم الراشدون))

((اولئک ھم المھتدون))

((اولئک ھم الفائزون))

((حزب الرحمن))

((رضی اللہ عنھم ورضو عنہ))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! تو نبی کریم ﷺ کی نماز، روزہ، زندگی اور وفات کے متعلق

Marfat.com

بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب اللعلمین))

جب میں قرآن مجید سے سوال کرتا ہوں کہ اے قرآن! نبی کریم ﷺ کے کردار، اقوال، افعال اور تریسٹھ سالہ زندگی کے متعلق بتا؟

تو قرآن مجید جواب دیتا ہے:

((لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة))

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

گرامی قدر سامعین!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو، شان کو، مقام اور مرتبے کو، عظمت اور رفعت کو قرآن پاک کی حسین آیات کے اندر بیان فرما دیا۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید پڑھتا جا حضور نبی اکرم ﷺ کی شان پڑھتا جا۔ الحمد سے لے کر والناس تک سارا قرآن حضور ﷺ کی شان ہے۔

کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیاں کے لیے
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لیے

اور

محمد مصطفیٰ کے واسطے کیا کیا سعادت ہے
نبوت ہے رسالت ہے قیادت ہے سعادت ہے
محمد ﷺ ہی کے دم سے افتخار آدمیت ہے
محمد ﷺ آنِ ملت شانِ ملت جانِ ملت ہے

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

☆☆☆

Marfat.com

مقامِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ))

قال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید:

اعوذبالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

((واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتب وحكمة ثم جاء كم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال أاقررتم واخذتم على ذلكم اصرى قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معكم من الشهدين))

صدق الله العظيم

فضیلت درود:

وقال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید فی شان حبيبه مخبراً و امراً مخاطباً للمؤمنين:

((ان الله وملائكته يصلون على النبى ياايهاالذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما))

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آقائے دو عالم، حضور پرنور، شافع یوم النشور، آمنہ کے لختِ جگر، والضحیٰ کے چہرے والے، واللیل کی حسین زلفوں والے، امام الانبیاء، سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعلمین، محبوب خدا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

ذی وقار دینی بھائیو!

مجھے یقین ہے کہ جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے، اگر چہ اس کے گناہ بے شمار ہی کیوں نہ ہوں۔

Marfat.com

چنانچہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِیْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ سَنَةً))

ترجمہ: ''جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اسی مرتبہ درود پڑھا اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول الله

وعلی الك واصحابك یاسیدی یا حبیب الله

الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یانبی الله

وعلیٰ الك واصحابك یاسیدی یاخاتم النبیین

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد

وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

پھر پڑھیے!

((اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجیداللھم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید))

تیری صورت تیری سیرت زمانے میں نرالی ہے
تیری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے

اور

محمد مصطفےٰ ﷺ آئینہ انوار یزدانی
محمد مصطفےٰ ﷺ دیباچہ آیات قرآنی
محمد مصطفےٰ ﷺ سرتاپا اوصاف صمدانی
محمد مصطفےٰ ﷺ تقدیس کل تطہیر سبحانی

کوئی کہتا ہے:

دیکھی نہیں کسی نے اگر شان مصطفےٰ ﷺ
دیکھے کہ جبرائیل امین ہے دربان مصطفےٰ ﷺ

Marfat.com

لطف خدائے پاک کی تصویر کھچ گئی
پھرنے لگے جب آنکھ میں احسان مصطفےٰ ﷺ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے:

حضرات محترم!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتب وحكمة ثم جاء كم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال أاقررتم واخذتم على ذلكم اصرى قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معكم من الشهدين))

ترجمہ: ''اور جب ہم نے انبیاء سے وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں اور تمہارے پاس تمہاری کتابوں کی تصدیق کرنے والا رسول آجائے تو تم یقیناً اس پر ایمان لے آؤ گے اور یقیناً اس کی مدد کرو گے۔ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا عہد قبول کیا۔؟ انہوں نے کہا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا: تم گواہ ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔'' (القرآن المجید، سورہ ال عمران، آیت نمبر 81)

معزز سامعین!

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کائنات میں انسانوں کی ہدایت کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء مبعوث فرمائے۔ ہر نبی اپنے اپنے زمانے میں مکمل روشنی لے کر آیا، لیکن ابھی ایک ایسے نبی ورسول کی ضرورت تھی کہ جو سب کچھ لے کے آئے اور کامل، مکمل، اکمل بن کر آئے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے یہ سلسلہ شروع ہوا اور حضور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔

آسمان نبوت پر جو سب سے پہلا چاند چمکا اس کا نام آدم علیہ السلام تھا۔

پھر ایک اور چاند چمکا جس کس نام شیث علیہ السلام تھا۔

پھر ایک اور چاند چمکا جس کا نام نوح علیہ السلام تھا۔

الغرض حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک آسمان نبوت پر یہ چاند چمکے اور اپنے زمانے میں پوری چاندنی سے چمکے،

پوری روشنی سے چمکے،
پورے نور سے چمکے
لیکن جو بھی آیا اس کی روشنی محدود تھی،
اس کی نورانیت محدود تھی،
اس کا زمانہ محدود تھا،
کسی کی روشنی ایک محلے تک پہنچی،

Marfat.com

کسی کی روشنی ایک خاندان تک پہنچی،
کسی کی روشنی ایک شہر تک پہنچی،
کسی کی روشنی ایک ملک تک پہنچی،
لیکن اب ایک ایسے نبی کی ضرورت تھی کہ جس کی روشنی پورے عالم کے لئے ہو، بلکہ وہ سارے جہانوں کا ہو،
سب کا ہو،
اور کل کا ہو،
پھر وہ آئے تو سب کے لئے آئے،
اور ایسے آئے کہ آج تک چمکتے جا رہے ہیں،
وہ چمکا تو چمکتا ہی جا رہا ہے،
وہ بڑھا تو بڑھتا ہی جا رہا ہے،
وہ پھیلا تو پھیلتا ہی جا رہا ہے،
وہ پھلا تو پھلتا ہی جا رہا ہے،
وہ چڑھا تو چڑھتا ہی جا رہا ہے،
وہ چلا تو چلتا ہی جا رہا ہے،
جو عالم ارواح سے چلا اور آج تک چلا آ رہا ہے،
آج سے قیامت تک اور قیامت سے جنت تک بلکہ جنت میں بھی اس کا اختتام نہیں اس کا ذکر ہوگا، اس کی شان ہو گی، اس کا مقام ہوگا، اس کی عظمت ہوگی، اس کی رفعت ہوگی، اس کی تعریف ہوگی۔

کائنات حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی

ہر جگہ تعریف مصطفیٰ ﷺ:

ذی احتشام اسلامی بھائیو!

میرے نبی ﷺ کے چرچے، تذکرے اور مدح ہر جگہ کی جاتی ہے۔

☆ عالم ارواح میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ حضرت آدم کی دعاؤں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ مسجد اقصیٰ میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ آسمانوں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ حضرت ابراہیم کی دعاؤں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ حضرت عیسیٰ کی بشارت میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔

Marfat.com

سامعین کرام!

☆ چاند میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ سورج میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ ستاروں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ جہانوں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ پہاڑوں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ صحراؤں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔

عزیزان گرامی!

☆ کلمہ طیبہ میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ کلمہ شہادت میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ نماز میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ اذان میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ اقامت میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ تشہد میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ درود میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ سلام میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

☆ زبور کی آیات میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ تورات کے الفاظ میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ انجیل کی آیات میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ آسمانی صحیفوں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ قرآن کی آیات میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ حدیث کے الفاظ میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ شعراء کے اشعار میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ سیرت نگاروں کے الفاظ میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ خطباء کے خطابوں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ نعت گو کی نعتوں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔

عزیز دوستو!

☆ ہواؤں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
☆ فضاؤں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔

Marfat.com

- ☆ دریاؤں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ سمندروں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔

ذی وقار ہم مجلسو!

- ☆ مشرق میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ مغرب میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ شمال میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ جنوب میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ عرش میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ فرش میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ جنوں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ فرشتوں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ انسانوں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ حیوانوں میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ مساجد میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ مدارس میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔
- ☆ حتیٰ کہ پوری کائنات میں حضور ﷺ کی تعریف اور چرچے ہیں۔

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکان میں
نمازوں میں اذانوں میں ہر ایک امر میں
پیشوں میں جذموں میں زیرو زبر میں
وہ میٹھا محمد ﷺ جو ہے ہر ثمر میں
وہ چمکتا دمکتا شمس و قمر میں
نہاں میں عیاں مین غرض دو جہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکان میں

حضور ﷺ کی صفات:

سامعین حضرات!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

((هو الاول والاخر والظاهر والباطن))

ترجمہ: ''وہ اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے۔''

جس طرح اول، آخر، ظاہر، باطن، یہ اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں۔

اسی طرح اول آخر ظاہر، باطن حضور نبی اکرم ﷺ کی بھی صفتیں ہیں۔

اس لئے کہ حضور اول ہیں اور بعثت میں آخر ہیں۔

حضور ظاہر کہ ہر چیز حضور ﷺ کو جانتی ہے۔

حضور باطن ہیں کہ باطن میں کمالات رکھنے والے ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

پہلی تخلیق:

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کے سامنے ایک نور کی حیثیت میں تھا۔''

(سیرت حلبیہ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا:

''اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ مجھے یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟''

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تمہارے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔'' (سیرت حلبیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا:

''تمہاری عمر کتنی ہے؟''

حضرت جبرائیل نے جواب دیا:

''میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا، البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا، وہ ستارہ ہر ستر ہزار سال بعد ایک مرتبہ طلوع ہوتا تھا، میں اس ستارے کو بہتر ہزار مرتبہ طلوع ہوتا دیکھ چکا ہوں۔''

یہ سن کر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

''اے جبرائیل! مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم! وہ ستارہ میں ہی تھا۔'' (سیرت حلبیہ)

گر نور تیرا نہ ہوتا
گر جلوہ نہ ہوتا کچھ بھی
بنا سب یہ سے سبب تیرے
صلی علیٰ محمد

Marfat.com

آپ ﷺ اگر مقصود نہ ہوتے
کون مکاں موجود نہ ہوتے
اور مسجود نہ ہوتے آدم
صلی اللہ علیہ وسلم

جنت کی ہر چیز پر نام مصطفیٰ ﷺ:

میرے پیارے اسلامی بھائیو!

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو صرف ایک مرتبہ سجدہ کروایا لیکن......

محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کی شان ہی نرالی ہے۔

محبوب ﷺ کی بات ہی نرالی ہے۔

محبوب ﷺ کی عظمت کی نرالی ہے۔

محبوب ﷺ کا مقام ہی نرالا ہے۔

محبوب ﷺ کی رفعت ہی نرالی ہے۔

محبوب ﷺ پر اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے صبح سے لے کر شام تک اور شام سے لیکر صبح تک درود وسلام بھیجتے رہتے ہیں۔

قرآن مجید گواہ ہے، فرمایا:

((ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی))

اس سے بھی آگے بڑھو کہ حضرت آدم علیہ السلام کا ابھی نام نشان بھی نہیں تھا اور اللہ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کے نام مبارک کو اپنے نام کے ساتھ عرش عظیم پہ لکھ چھوڑا تھا۔

محبوب ﷺ کا نام جنت کے دروازوں پر لکھ چھوڑا تھا۔

محبوب ﷺ کا نام جنت کے درختوں پر لکھ چھوڑا تھا۔

محبوب ﷺ کا نام جنت کے ہیرے موتیوں پر لکھ چھوڑا تھا۔

محبوب ﷺ کا نام جنت کی ہر چیز پر لکھ چھوڑا تھا۔

یہ ہے رفعت مصطفیٰ ﷺ۔

رفعت ذکر کا مرتبہ یہ ملا
نام ساتھی ہے اللہ کے نام کا

عزیزان گرامی!

حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جنت کے درختوں پر، جنت کے درختوں کے

Marfat.com

پتوں پر، جنت کے درودیوار پر، جنت کے ہیرے موتیوں پر، جنت کے محلات پر اور جنت کی ہر چیز پر حضور نبی اکرم ﷺ کا نام لکھا ہوا ہے تو ایک دن یہی واقعہ اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام سے ذکر کیا تو وہ بھی حیران رہ گئے اور پوچھا:

''اے ابا جان! کیا آپ کی شان زیادہ ہے یا محمد کی۔؟''

تو اس پر حضرت آدم علیہ السلام خاموش رہے، پھر پوچھا، کوئی جواب نہیں دیا، آخر تیسری بار پوچھنے پر حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا:

اے میرے بیٹے! جب اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور محمد ﷺ کی شان، مرتبہ، رفعت وعظمت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے آدم سنو!

((لو لا محمد ماخلقتك يا آدم))

ترجمہ: ''اگر محمد نہ ہوتے تو اے آدم! میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔'' (سیرت حلبیہ، خصائص کبریٰ)

نہاں میں عیاں میں غرض دوجہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں
ہوتا نہ تیرا نور گر کچھ بھی نہ ہوتا جلوہ گر
تیرے سبب سے یہ سب بنا صلی علیٰ محمد
آپ اگر مقصود نہ ہوتے کون و مکان موجود نہ ہوتے
اور مسجود نہ ہوتے آدم صلی اللہ علیہ وسلم

عرش پہ نام مصطفیٰ ﷺ:

قابل صد احترام سامعین!

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہوئی تو انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی کہ یا اللہ! مجھے محمد ﷺ کے صدقے معاف فرمادے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی بھیجی کہ محمد کون ہیں؟

((وكيف عرفت محمداً))

ترجمہ: ''اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا۔''

تو عرض کی کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا اور مجھ میں روح پھونکی:

((رفعت رأسي الى عرشك فاذافيه مكتوب، لا اله الا الله محمد رسول الله))

ترجمہ: ''تو میں نے سر اٹھایا اور عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جان لیا کہ جس ذات کا نام نامی اسم گرامی تیرے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے وہ یقیناً تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وہ محمد تیری اولاد میں سے ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اگر وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کیے جاتے۔''

(سیرت حلبیہ، خصائص الکبریٰ، فضائل اعمال حضرت شیخ ذکریا دیوبندی)

Marfat.com

فرماتے ہیں آدم کہ مجھے خلد بریں میں
لکھا ہوا طوبیٰ پہ ملا نام محمد ﷺ
اللہ رے رفعت ہے کہ سر عرش خدا نے
ہے نام کے ساتھ اپنے لکھا نام محمد ﷺ
فرماتے ہیں آدم کہ مجھے خلد بریں میں
لکھا ہوا طوبیٰ میں ملا نام محمد ﷺ

مصطفیٰ کا تذکرہ تورات میں:

معزز ومکرم ساتھیو!

بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی بہت گنہگار تھا جب وہ آدمی فوت ہوا تو لوگوں نے اٹھا کر ویسے ہی پھینک دیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی:

''اس کو غسل دے کر نماز جنازہ پڑھو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی:

''اے اللہ! سارے لوگ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ برا آدمی ہے اور اس نے ساری عمر نافرمانی کی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ٹھیک ہے، اس نے میری نافرمانیاں کی ہیں، لیکن اب میں نے اس کو بخش دیا ہے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی:

''وہ کیسے؟''

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اس آدمی نے ایک مرتبہ تورات کو کھولا تھا تو اس میں محمد ﷺ کا نام دیکھا تو اس نے محمد ﷺ پر درود پڑھا تھا تو اس کی وجہ سے میں نے اس کی مغفرت فرمادی۔''

ذکر نبی اور سابقہ کتب آسمانی:

معزز ومکرم سامعین!

حضرت کعب احبار جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسلام لائے تو ان سے پوچھا گیا کہ رسول اقدس ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آپ اسلام کیوں نہ لائے؟

انہوں نے جواب دیا:

''میرے والد نے مجھ کو تورات کی ایک تحریر لکھ کر دی تھی اور اس پر ہدایت کی تھی کہ اس پر عمل کرنا اور اپنی دوسری جملہ مذہبی کتابوں پر مہر لگا کر حق ابوت کا واسطہ دلا کر مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ اس مہر کو کبھی نہ توڑنا تو میں نے اس مہر کو بالکل نہیں توڑا اور جو تحریر میرے والد مجھے دے کر گئے تھے، میں اس پر عمل کرتا رہا اور جب اسلام پھیلنے لگا

Marfat.com

کسی قسم کا خوف باقی نہ رہا تو اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ اس کو کھولوں کہ شاید میرے والد نے مجھ سے کچھ چھپایا ہو، پھر میں نے اس مہر کو توڑ کر کتابیں دیکھیں اور پڑھیں تو ان میں محمد ﷺ اور آپ کی امت کے اوصاف نظر آئے۔ اس وقت مجھ پر اصل حقیقت روشن ہوئی اس لیے اب آ کر میں مسلمان ہوا ہوں۔''

اگر محمد نہ ہوتے:

عزیزان گرامی!

اللہ تبارک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائیں اور اپنی امت کو ہدایت کر دیں کہ وہ بھی حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائیں، پھر فرمایا:

''اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں کائنات کی کوئی چیز بھی پیدا نہ کرتا۔'' (القول بدیع)

عالم ارواح میں شان مصطفیٰ ﷺ:

محترم المقام حاضرین!

عالم ارواح میں خالق کائنات نے تمام انسانوں کی روحوں کو اکٹھا کر کے اپنی واحدانیت، اپنی ربوبیت، اپنی خدائی کی گواہی لی، جس میں

ہر قسم کے لوگ شریک تھے۔
نیک بھی تھے اور برے بھی۔
مسلم بھی تھے اور کافر بھی۔
عربی بھی تھے اور عجمی بھی۔
امیر بھی تھے اور غریب بھی۔

الغرض کسی قسم کا کوئی فرق کیے بغیر سب کے سب شریک تھے۔ ان سب کو مخاطب کرتے ہوئے خالق کائنات نے ارشاد فرمایا:

((الست بربکم))

ترجمہ: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟''

تو سب نے بیک آواز کہا:

((بلی شھدنا))

ترجمہ: ''ہاں ہم گواہ ہوئے۔''

سامعین کرام!

اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ کی عظمت کو ظاہر کرنا چاہا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ محبوب ﷺ کی رسالت کا ذکر کرنا ہے تو اس ذکر میں، اس کانفرس میں، اس جلسے میں، اس بیٹھک میں صرف انبیاء شریک ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ جس کا ذکر ہے، جس کا جلسہ ہے، وہ پاک ہے، وہ افضل ہے، اعلیٰ ہے اور اس میں جو انسان

Marfat.com

شریک ہوں۔ وہ بھی افضل ہوں، اعلیٰ ہوں، پاک ہوں اور اللہ نے کہا کہ اس جلسہ میں انبیاء ہی آسکتے ہیں۔ نبیوں کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں آسکتا۔

معزز سامعین!

حضرت آدم علیہ السلام آئے۔

حضرت شیث علیہ السلام آئے۔

حضرت نوح علیہ السلام آئے۔

حضرت شعیب علیہ السلام آئے۔

حضرت صالح علیہ السلام آئے۔

حضرت لوط علیہ السلام آئے۔

حضرت زکریا علیہ السلام آئے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام آئے۔

حضرت الیاس علیہ السلام آئے۔

حضرت داؤد علیہ السلام آئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام آئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام آئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام آئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام آئے۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام آئے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام آئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء آئے اور سب کے سب موجود ہیں۔ تو پھر آیئے تصورات کی دنیا میں دیکھتے ہیں کہ:

Marfat.com

حضرت ''آدم'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''شیث'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ادریس'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''نوح'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ہود'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''صالح'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ابراہیم'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''خضر'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''لوط'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''اسماعیل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''شعیب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یوسف'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یعقوب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ہارون'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''موسیٰ میشا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''موسیٰ ابن عمران'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یوشع'' ابن نون علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یسع'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''عزیر'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یوقنا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''حزقیل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''الیاس'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''شمویل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''داؤد'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''سلیمان'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ایوب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یونس ابن متیٰ'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''شعیب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''زکریا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ذوالکفل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔

Marfat.com

حضرت ''یحییٰ'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''عیسیٰ'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ارمیان'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''دانیال'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''اشعیا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔

عزیزان گرامی!

ایک طرف حضرت آدم علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت شیث علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت نوح علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت ھود علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت صالح علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت یونس علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت الیاس علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت ایوب علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت یعقوب علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت یوسف علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت ابراھیم علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت اسحاق علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت دانیال علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت یوشع علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ایک طرف حضرت اسماعیل علیہ السلام نظر آرہے ہیں۔
ادھر نظر دوڑائیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمہ تن گوش ہیں۔

الغرض حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء کرام تشریف فرما ہیں۔ یہ صرف اور صرف انبیاء کا اجتماع ہے۔

مقرر خود خدا ہے اور عنوان شان مصطفیٰ ہے۔
اور سامعین انبیاء کی جماعت ہے۔

بے مثل و بے مثال نبی کا ذکر:

سامعین کرام!

مقرر بھی بے مثال۔

Marfat.com

عنوان بھی بے مثال۔
اور سامعین بھی بے مثال۔
مقرر بھی اعلیٰ۔
عنوان بھی اعلیٰ۔
سامعین بھی اعلیٰ۔
مقرر بھی افضل۔
عنوان بھی افضل۔
اور سامعین بھی افضل۔
مقرر بھی شان والا۔
عنوان بھی شان والا۔
اور سامعین بھی شان والے۔

چنانچہ از آدم تا عیسیٰ تمام انبیاء ورسل کی ارواح مبارکہ کو بلایا گیا، پھر مخاطب کیا گیا اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کا اقرار کروایا گیا۔

حضرات محترم!

توجہ فرمائیں کہ اقرار کروانے والا کون ہے؟
اقرار کرنے والے کون ہیں؟
اور جس کے متعلق اقرار کروایا جارہا ہے وہ کون ہے؟
کس شان کا مالک ہے؟
کتنا افضل ہے؟
کتنا اعلیٰ ہے؟
کتنا بلند ہے؟
کتنے مقام والا ہے؟
کتنا اشرف ہے؟
کتنی عظمت والا ہے؟
کتنی رفعت والا ہے؟
کتنی بلندی والا ہے؟
اتنا اعلیٰ۔
اتنا افضل۔
اتنا ارفع۔
اتنا اشرف۔

Marfat.com

معزز حاضرین!

اتنا بلند کہ جسے سید دو جہاں کہتے ہیں۔
جسے سید دو عالم کہتے ہیں۔
جسے سید الکونین کہتے ہیں۔
جسے سید الاولین والآخرین کہتے ہیں۔
جسے سید المرسلین کہتے ہیں۔
جسے سید الانبیاء کہتے ہیں۔
اقرار کروانے والا رب العالمین ہے۔
جس کے متعلق اقرار کروایا جا رہا ہے وہ رحمۃ للعالمین ہے۔
اور جن سے اقرار لیا جا رہا ہے وہ رب العالمین کے رسول ہیں۔
تینوں ہی اعلیٰ مرتبے والے۔
تینوں ہی اعلیٰ مقام والے۔
اور تینوں ہی اعلیٰ شان والے۔

اقرار کیا تھا؟:

اللہ نے جو اقرار لیا وہ آج بھی قرآن مجید کے الفاظ کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

((واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتب وحكمة ثم جاء كم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال أأقررتم واخذتم على ذلكم اصرى قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معكم من الشهدين))

ترجمہ: ’’اور جب ہم نے انبیاء سے وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں اور تمہارے پاس تمہاری کتابوں کی تصدیق کرنے والا رسول آجائے تو تم یقیناً اس پر ایمان لے آؤ گے اور یقیناً اس کی مدد کرو گے۔ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا عہد قبول کیا۔؟ انہوں نے کہا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا: تم گواہ ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔‘‘ (القرآن المجید، سورہ ال عمران، آیت نمبر 81)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام انبیاء کی مقدس ارواح سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:
اے میرے انبیاء! میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا۔
تمہارے سروں پر نبوتوں کے تاج سجاؤں گا۔
تمہیں منصب رسالت عطا فرماؤں گا۔
تمہیں علم وحکمت عطاء فرماؤں گا۔
تمہیں عزت وعظمت عطا فرماؤں گا۔

Marfat.com

تمہیں کمالات ومعجزات عطافرماؤں گا۔
تمہاراسکہ جاری ہوگا۔
لوگ تمہاری نبوت اوررسالت کی تصدیق کریں گے۔
لوگ تمہاراکلمہ پڑھیں گے۔
اگرتم میں سے کسی ایک کی موجودگی میں میرامحبوب ﷺ تشریف لے آئے توتمہیں اپنی نبوت اوررسالت کوختم کرنا ہوگا،اپنا قانون منسوخ کرنا ہوگا،تمہیں اپناکلمہ چھوڑکرمیرے محبوب محمد ﷺ کاکلمہ پڑھنا ہوگا۔محمد کاامتی بن جانا ہوگا،ان کےنظریات کی اشاعت کے لئے اوران کے فرمودات کوعام کرنے کے لئے ان سے تعاون بھی کرنا ہوگا۔

حضرات محترم!

اگردیکھاجائےتوبات یہاں مکمل ہوچکی ہے۔انبیاءکرام کواللہ کی طرف سے حکم مل چکااورانہیں سیدالمرسلین ﷺ کی اطاعت وفرماں برداری کاپابندکیاجاچکاہےمگربات کومزیدپختہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے بعدحضورنبی اکرم ﷺ کے لئے اقرارلیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((ء اقررتم))

ترجمہ: ’’کیاتم قرارکرتے ہو؟‘‘

((واخذتم علی ذالکم اصری))

ترجمہ: ’’اورمیرے اس عہدکوقبول کرتے ہو؟اس پرمیرابھاری ذمہ لیتے ہو۔‘‘

قرآن مجیداس پرشہادت دیتاہےکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضورنبی اکرم ﷺ کی عظمت،رفعت،شان،مرتبہ،مقام بزرگی اوربرتری کااعلان سن کراورآپ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کاحکم سن کرتمام انبیاءنے بیک زبان کہا:

((اقررنا))

ہم اس بات کاقرارکرتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں اگرمحمد ﷺ رسول بن کرآئےتوہم اپنی نبوت اوررسالت کوختم کردیں گےاورحضورنبی اکرم ﷺ کاکلمہ پڑھیں گےاورآپ ﷺ کےامتی بن جائیں گے۔

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

میثاق انبیاء ﷺ کی عملی توثیق:

ارشادباری تعالیٰ ہے:

((سبحن الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی برکنا حولہ لنریہ من ایتنا انہ ھو السمیع البصیر))

(سورۃ بنی اسرائیل)

Marfat.com

ترجمہ: ''وہ ذات پاک ہے جس نے رات کے کچھ حصے میں اپنے بندے کو سیر کروائی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس کے اردگرد برکتیں ہیں، تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سفر معراج میں میثاق انبیاء کی عملی توثیق کروائی۔ جب حضور نبی اکرم سید الانبیاء امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سید الملائکہ حضرت جبرائیل کے ساتھ مسجد اقصیٰ پہنچتے ہیں تو سارے کے سارے انبیاء موجود ہیں جنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا استقبال کیا۔ اس کے بعد اذان کہی گئی۔ یہ اذان یقیناً حضور نبی اکرم ﷺ والی اذان تھی۔ جبرائیل نے کہا:

اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ اکبر اللہ اکبر۔

اشھدان لا الہ الا اللہ

اشھدان لا الہ الا اللہ

اشھدان محمداً رسول اللہ

اشھد ان محمداً رسول اللہ۔

جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی تمام انبیاء کی موجودگی میں دی۔ پھر اذان کے بعد اقامت کہی گئی:

((اشھد ان محمداً رسول اللہ))

کا اعادہ کیا گیا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء نے اس اذان کا جواب بھی دیا ہوگا۔ اور

((اشھد ان محمد رسول اللہ))

پڑھ کر آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کی تصدیق کی۔ اقامت کے بعد تمام انبیاء موجود ہیں کہ آج تمام انبیاء کی امامت کا شرف کون حاصل کرتا ہے۔؟

ذی احتشام سامعین!

آپ تصور فرمائیں کہ مسجد اقصیٰ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا اجتماع ہے۔

حضرت ''آدم'' علیہ الصلوۃ والسلام موجود ہیں۔

حضرت ''شیث'' علیہ الصلوۃ والسلام موجود ہیں۔

حضرت ''ادریس'' علیہ الصلوۃ والسلام موجود ہیں۔

حضرت ''نوح'' علیہ الصلوۃ والسلام موجود ہیں۔

حضرت ''ہود'' علیہ الصلوۃ والسلام موجود ہیں۔

حضرت ''صالح'' علیہ الصلوۃ والسلام موجود ہیں۔

حضرت ''ابراہیم'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔

Marfat.com

حضرت ''خضر'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''لوط'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''اسماعیل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''شعیب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یوسف'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یعقوب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ہارون'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''موسیٰ بیشا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''موسیٰ ابن عمران'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یوشع'' ابن نون علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یسع'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''عزیر'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یوقنا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''حزقیل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''الیاس'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''شمویل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''داؤد'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''سلیمان'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ایوب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یونس ابن متیٰ'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''شعیب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''زکریا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ذوالکفل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''یحییٰ'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''عیسیٰ'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''ارمیان'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''دانیال'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔
حضرت ''اشعیا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہیں۔

سب کے سب موجود ہیں۔
مگر آج کسی کو بھی اجازت نہیں کہ کوئی مصلیٰ امامت پر آئے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

((فقد منی جبریل))

ترجمہ: ''حضرت جبرائیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر مصلیٰ امامت پر کھڑا کر دیا۔''

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہو گا میسر

شریک خدا اور جواب محمد

اور شاعر کہتا ہے:

اقصیٰ میں نبیوں کی جماعت، آپ نے کی ساروں کی امامت

آپ کی یہ اللہ رے وجاہت صلی اللہ علیہ وسلم

بشارت عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے واشگاف الفاظ میں اپنے بعد آنے والے نبی کا نام نامی اسم گرامی بتلاتے ہوئے ان کی آمد کی خوشخبری سنائی جس کی قرآن مجید شہادت دیتا ہے:

((واذقال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد))

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری رسول تھے، جب انہوں نے اپنے فرائض نبوت ادا کرنے شروع کر دیئے تو آپ جہاں جاتے یہ دو اعلان ضرور کرتے۔

پہلا:

((ورسولاً الی بنی اسرائیل))

ترجمہ: ''میں بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

اور دوسرا اعلان یہ کرتے تھے:

''اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اور جو مجھ سے پہلے کی کتاب تورات ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں:

((مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد))

ترجمہ: ''جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا۔''

حضرت عیسیٰ کا نزول اور قرب قیامت:

محترم المقام سامعین!

میثاق انبیاء کی عملی توثیق کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت تشریف لائیں گے۔ دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی سفید مینار پر نزول اجلال فرمائیں گے۔ جب آئیں گے تو نماز تیار ہو چکی ہو گی۔ حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ ان کو مصلیٰ پیش کریں گے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر انہیں آگے کرتے ہوئے مصلے

Marfat.com

امام پر کھڑا کر دیں گے اور خود مقتدی بن کر یہ اعلان کریں گے کہ آج میں نبی بن کر نہیں آیا، بلکہ نبیوں کے نبی رسولوں کے رسول سید المرسلین حضرت محمد رسول ﷺ کا امتی اور غلام بن کر آیا ہوں۔ پھر عدل و انصاف قائم کریں گے۔ دجال کو قتل کر دیں گے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے دین کی تبلیغ کریں گے اور لوگوں کو کلمہ:

((لا اله الا الله محمد رسول الله))

پڑھائیں گے اور یہ میثاق انبیاء:

((لتومنن به ولتنصرنه))

کا عملی مظاہرہ ہوگا اور حضور نبی اکرم سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت، رفعت، مقام اور فضیلت کا پھریرا لہرا جائے گا۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے کیا کیا سعادت ہے
نبوت ہے رسالت ہے قیادت ہے امانت ہے
محمد ﷺ ہی کے دم سے افتخار آدمیت ہے
محمد ﷺ آن ملت شان ملت جان ملت ہے

عزیز سامعین!

حضرت کعب کا بیان ہے:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی ہوا جس کافر کو لگے گی وہ مر جائے گا اور ان کی سانس وہاں تک پہنچے گی جہاں تک آپ کی نگاہ پہنچتی ہوگی۔ آپ کی سانس دجال کو اس وقت لگے گی جب وہ (آپ کے خوف کی وجہ سے بھاگتے ہوئے) مقام لد سے صرف ایک بالشت بھر دور رہ جائے گا' وہ اس وقت پانی پینے کے لئے ایک چشمہ پر آیا ہوگا جو ایک گھاٹی کے بالکل نیچے ہوگا (مگر اس کو پانی پینا نصیب نہ ہوگا' کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے وہاں آ جائیں گے) اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی وجہ سے شمع کی طرح پگھلتے ہوئے مر جائے گا۔''

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1564 رقم الصفحہ 860 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

حضرت امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب دجال شکست کھا کر بھاگنے لگے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کرتے ہوئے لد شہر کے مشرقی دروازے پر اسے جالیں گے اور وہیں اسے قتل کر دیں گے۔''

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1562 رقم الصفحہ 559 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے دجال بیت المقدس کا سخت محاصرہ کیے ہوئے ہوگا' آپ ظہر کی نماز کے بعد اس کی طرف بڑھیں گے اور آپ اس کا پیچھا کرتے ہوئے جب اس کے پاس پہنچیں

Marfat.com

گے تو چونکہ وہ آپ کی سانس کی گرمی کی وجہ سے پہلے ہی پگھل رہا ہوگا اور سخت اذیت میں مبتلا ہوگا اس وقت دجال میں زندگی کی تھوڑی سی رمق باقی ہوگی اور آپ آگے بڑھ کر اسے قتل کر دیں گے۔''

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1563 رقم الصفحۃ 559 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو انہیں دیکھ کر ایسا لگے گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ ان کا سر گیلا نہیں ہوگا۔ آپ کا قد درمیانہ ہے، گھنگھریالے بال، چوڑا سینہ، سرخی اور سفیدی کے درمیان کھلتا ہوا سانولا رنگ ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس دنیا میں دوبارہ تشریف لانا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے تیسری بڑی نشانی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کے بارے میں عیسائی اور مسلمان دونوں متفق ہیں مگر عقائد مختلف ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں وہ دوبارہ تشریف لا کر پوری دنیا پہ عیسائیت کو غالب فرما دیں گے جبکہ مسلمان کہتے ہیں کہ وہ غلبہ اسلام کے لئے کام کریں گے۔

قرآن کریم کی آیت مبارکہ ہے:

((ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکین))

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے، اگرچہ مشرکوں کو برا لگے۔''

اس آیت میں جو دین اسلام کے تمام ادیان پر غالب آنے کی بات کی گئی ہے، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کے بعد ہوگا کیونکہ ابتدائے اسلام سے اب تک دنیا میں بہت سے دیگر مذاہب باقی ہیں اور جب وہ تمام کے تمام مذاہب ختم ہو کر ساری دنیا میں صرف ایک دین اسلام نہ رہ جائے تب تک اس آیت کا مفہوم مکمل طور پر ثابت نہیں ہوسکتا۔ یہ قول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضحاک وغیرہ کا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شب معراج میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم (علیہم السلام) کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ، گھنگھریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔ رہے موسیٰ تو وہ گندمی رنگ اور سیدھے بالوں والے ہیں گویا قبیلہ زط کے فرد ہیں۔''

(صحیح البخاری' باب واذکر فی الکتاب' رقم الحدیث 3255 رقم الصفحۃ 1269 الجزء الثالث' مطبوعۃ دار ابن کثیر' الیمامۃ' بیروت۔ المعجم الکبیر' رقم الحدیث 11057' رقم الصفحۃ 64 الجزء الحادی العشر' مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' الموصل۔ الفردوس بماثور الخطاب' رقم الحدیث 3191' رقم الصفحۃ 256 الجزء الثانی' مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت۔ الطبقات الکبریٰ رقم الصفحۃ 417 الجزء الاول' مطبوعۃ دار صادر' بیروت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ وہ حاکمِ عادل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے اور

Marfat.com

مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا، یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا ومافیہا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔''
پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''اگر تم چاہو تو یہ (سورہ نساء کی آیت 159) پڑھ لو (وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیداً) کوئی اہل کتاب ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔''
(صحیح بخاری، باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام رقم الحدیث 3264 رقم الصفحۃ 1272 الجزء الثالث مطبوعۃ دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت۔ صحیح مسلم، باب نزول عیسیٰ بن مریم، رقم الحدیث 155 رقم الصفحۃ 135 الجزء الاول، مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ مسند ابی عوانہ رقم الحدیث 2 رقم الصفحۃ 105 الجزء الاول مطبوعۃ دار المعرفۃ، بیروت۔ التمہید لا من عبدالبر رقم الصفحۃ 202 الجزء 140 مطبوعۃ وزارۃ عموم الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ، المغرب۔ سنن البیہقی الکبریٰ، رقم الصفحۃ 180 الجزء التاسع مطبوعۃ مکتبۃ دار الباز، مکۃ المکرمۃ۔ عون المعبود، رقم الصفحۃ 309 الجزء 11 مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ تہذیب الاسماء رقم الصفحۃ 358 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر، بیروت۔ الجامع لمعمر بن راشد، رقم الصفحۃ 399 الجزء 11 مطبوعۃ المکتب الاسلامی، بیروت)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے مزار میں دفن ہوں گے۔
(سنن الترمذی، رقم الحدیث 3617 رقم الصفحۃ 588 الجزء الخامس مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے:
''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ وہاں ان کی قبر ہوگی۔''
(مجمع الزوائد، رقم الصفحۃ 206 الجزء الثامن مطبوعۃ دار الریان للتراث، القاہرۃ و دار الکتاب العربی، بیروت)

یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت ہے:
''ہم تورات میں پاتے ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔''
(الفتن نعیم بن حماد، رقم الحدیث 1621 رقم الصفحۃ 580 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ التوحید، القاہرۃ)

سعید بن مسیّب سے منقول ہے:
''حضرت محمد، حضرت عمر، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم تینوں کی قبریں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے چبوترے پر واقع ہیں اور ابھی وہاں قبر کی جگہ باقی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔''
(فتح الباری رقم الصفحۃ 66 الجزء السابع مطبوعۃ دار المعرفۃ بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اتریں گے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ اس وقت مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔''
(صحیح البخاری، باب قتل الخنزیر وقال جابر حرم النبی بیع الخنزیر، رقم الحدیث 2109 رقم الصفحۃ 774 الجزء الثانی،

Marfat.com

مطبوعۃ دار ابن کثیر' الیمامۃ' بیروت۔ صحیح مسلم' باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعۃ رآہ محمد' رقم الحدیث155 رقم الصفحۃ 135 الجزء الاول' مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی' بیروت۔ سنن الترمذی' باب ماجاء فی نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام' رقم الحدیث 233 رقم الصفحۃ 506 الجزء الرابع' مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی' بیروت۔ صحیح ابن حبان ذکر الاخبارعن رفع التباغض والتحاسد والشحناء ثم نزول عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ' رقم الحدیث 6816 رقم الصفحۃ 227 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت۔ المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' باب ذکر قولہ لیوشکن ان ابن مریم حکما' رقم الحدیث 388 رقم الصفحۃ 217 الجزء الاول' مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ' بیروت۔ مسند ابی عوانۃ 1' رقم الحدیث310 رقم الصفحۃ 98 الجزء الاول' مطبوعۃ دارالمعرفۃ' بیروت۔ سنن البیہقی الکبریٰ' باب الدلیل علی ان الخنز یراسوا حالا من الکلب قال الشافعی لانہ سبحانہ وتعالیٰ نصہ فسماہ نجسا' رقم الحدیث 1087 رقم الصفحۃ 244 الجزء الاول' مطبوعۃ مکتبۃ دارالباز' مکۃ المکرمۃ۔ سنن ابن ماجۃ' باب فتنۃ الدجال وخروج ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج' رقم الحدیث 4078 رقم الصفحۃ 1363 الجزء الثانی' مطبوعۃ دارالفکر' بیروت۔ مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 37495 رقم الصفحۃ 494 الجزء السابع' مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' الریاض۔ مسند احمد' رقم الحدیث 10409 رقم الصفحۃ 493 الجزء الثانی' مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ' مصر۔ مسند الشامین' ماروی بن ثوبان عن المدنیین رقم الحدیث 113' رقم الصفحۃ 84 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت۔ الایمان لابن مندۃ' باب ذکر وجوب الایمان بنزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام وایمانہ بالمصطفیٰ علیہ السلام وبشریعۃ' رقم الحدیث 407 رقم الصفحۃ 512 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت۔ عون المعبود رقم الصفحۃ 308 الجزء 110 مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت۔ تھذیب الاسماء' رقم الصفحۃ 358 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الفکر' بیروت۔ علل الدار قطنی' رقم الحدیث 1709 رقم الصفحۃ 189 الجزء التاسع' مطبوعۃ دارطیبۃ' الریاض۔ تحفۃ المحتاج' باب النجاسۃ' رقم الحدیث 119 رقم الصفحۃ 213 الجزء الاول' مطبوعۃ دار جزاء' مکۃ المکرمۃ۔ المحلی' کتاب الاطعمۃ ما یحل اکلہ ومایحرم اکلہ' رقم الصفحۃ 391 الجزء السابع' مطبوعۃ دارالافاق الجدیدۃ' بیروت)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ نے حضرت ابراہیم وموسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا۔ سب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قیامت کے متعلق سوال کیا لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا تو انہیں بھی معلوم نہ تھا۔ پھر سب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا:

''مجھ سے قیامت سے پہلے دنیا میں نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔''

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا:

''میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا۔ (اس کے بعد) جب لوگ اپنے اپنے شہروں کو لوٹیں گے تو یاجوج ماجوج ہر طرف سے نکل آئیں گے۔ وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے اور جس چیز کو دیکھیں گے اسے تباہ کردیں گے۔ اللہ کے بندے اللہ سے درخواست کرنے کی دعا کریں گے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا جس سے وہ سب مرجائیں گے۔ ان کی لاشوں سے تمام زمین بدبودار ہوجائے گی۔ لوگ پھر مجھ سے دعا کی

Marfat.com

استدعا کریں گے۔ میں دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے ان کی لاشیں بہہ کر سمندر میں چلی جائیں گی اور بدبو ختم ہوجائے گی۔ اس کے بعد پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے۔ زمین کھنچ کر چمڑے کی طرح دراز ہوجائے گی اور صاف، ہموار ہو کر ٹیلے وغیرہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا۔ پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور اچانک آئے گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہوگیا ہو اور لوگ اس انتظار میں ہوں کہ کب ولادت کا وقت آئے گا۔ چونکہ اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہوگا' اس لیے لوگ کہتے ہوں اب ہو کہ اب ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے:

((وهم من كل حدب ينسلون))

(سنن ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج' رقم الحدیث 4081 رقم الصفحۃ 1368 الجزء الثانی مطبوعۃ دارالفکر' بیروت۔ المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 3448 رقم الصفحۃ 416 الجزء الثانی مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ' بیروت۔ مصباح الزجاجۃ' رقم الصفحۃ رقم الحدیث 201 الجزء الرابع مطبوعۃ دارالعربیۃ' بیروت۔ مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث 37525 رقم الصفحۃ 498 الجزء السابع مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' ریاض۔ مسند الشاشی' رقم الحدیث 845 رقم الصفحۃ 271 الجزء الثانی' مطبوعۃ مکتبۃ العلوم والحکم' مدینۃ منورۃ۔ مسند ابی یعلیٰ' رقم الحدیث 5294 رقم الصفحۃ 196 الجزء التاسع مطبوعۃ دارالماعون للتراث' دمشق۔ السنن الواردۃ فی الفتن' رقم الحدیث 671 رقم الصفحۃ 1212 الجزء السادس' مطبوعۃ دارالعاصمۃ ریاض)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمام انبیائے کرام آپس میں علاتی بھائی ہیں۔ ان کی مائیں مختلف ہیں لیکن دین ایک ہی ہے۔ میں دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ ضرور نازل ہوں گے۔ جب تم انہیں دیکھو تو ایسے پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں اور رنگ ان کا سرخی وسفیدی کے درمیان ہے۔ ایسا لگے گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ حالانکہ ان کا سر گیلا نہیں ہوگا۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لئے لڑیں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں ملت اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کردے گا۔ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 37526 رقم الصفحۃ 499 الجزء السابع' مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' الریاض۔ صحیح ابن حبان' ذکر البیان عیسیٰ بن مریم اذا نزل یقاتل الناس علی الاسلام' رقم الحدیث 6821 رقم الصفحۃ 233 الجزء 15 مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ' بیروت۔ مسند احمد' رقم الحدیث 9259 رقم الصفحۃ 406 الجزء الثانی' مطبوعۃ موسسۃ قرطبۃ' مصر)

حضرت سلیمان بن عیسیٰ نے بیان کیا:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرکے بیت المقدس لوٹ آئیں گے اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں شادی کریں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سسرال ہے' ان لوگوں کو جذام ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

ان میں انیس سال رہیں گے۔ان کی اولاد ہوگی۔ان کے دور میں ان کے علاوہ دوسرا کوئی سربراہ نہ ہوگا' نہ ہی کوئی سپاہی اور نہ ہی کوئی بادشاہ ہوگا۔

(الفتن لنعیم بن حماد' قدر بقاء عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بعد نزولہ' رقم الحدیث 1616 رقم الصفحۃ 578 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت)

حضرت ارطاۃ سے روایت ہے:

''دجال کو قتل کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تیس سال اس دنیا میں مزید ٹھہریں گے۔اس دوران ہر سال وہ مکہ مکرمہ تشریف لے جائیں گے جہاں وہ نماز اور تلبیہ پڑھیں گے (حج کریں گے)

(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1625 رقم الصفحۃ 581 الجزء الثانی' مطبوعۃ مکتبۃ التوحید' القاھرۃ)

شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ اس طرح بیان فرمایا:

''وہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تر و تازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نہا کر نکلے ہیں۔''

(صحیح بخاری' باب واذکر فی الکتاب مریم' رقم الحدیث 3254 رقم الصفحۃ 1264 الجزء الثالث مطبوعۃ دار ابن کثیر' الیمامۃ بیروت۔صحیح مسلم باب' رقم الحدث 168 رقم الصفحۃ 154 الجزء الاول مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت۔صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 51 رقم الصفحۃ 647 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت۔ المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' رقم الحدیث 467 رقم الصفحۃ 237 الجزء الاول مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت۔مسند ابی عوانۃ' رقم الحدیث 347 رقم الصفحۃ 116 الجزء الاول مطبوعۃ دار المعرفۃ' بیروت۔سنن الترمذی' باب' رقم الحدیث 3130 رقم الصفحۃ 300 الجزء الخامس مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت۔ مصنف عبد الرزاق' رقم الصفحۃ 329 الجزء الخامس مطبوعۃ المکتب الاسلامی' بیروت۔الایمان لابن مندۃ' رقم الحدیث 728 رقم الصفحۃ 740 الجزء الثانی مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت۔الاصابۃ رقم الصفحۃ 765 الجزء الرابع مطبوعۃ دار الجبل بیروت۔تھذیب الاسماء رقم الصفحۃ 358 الجزء 2 مطبوعۃ دار الفکر' بیروت۔السیرۃ النبویۃ' رقم الصفحۃ 247 الجزء الثانی مطبوعۃ دار الجبل' بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابن مریم مقام روحاء کے درے سے حج یا عمرہ یا دونوں کے لئے تلبیہ پڑھیں گے (احرام باندھیں گے)۔''

(صحیح مسلم' باب اھلال النبی وھدیہ' رقم الحدیث 1252 رقم الصفحۃ 915 الجزء الثانی' مطبوعۃ دار احیاء التراث العربی' بیروت۔صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6820 رقم الصفحۃ 232 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت۔المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم' رقم الحدیث 2894 رقم الصفحۃ 347 الجزء الثالث' مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ' بیروت۔سنن البیھقی الکبری' رقم الحدیث 8585 رقم الصفحۃ 2 الجزء الخامس' مطبوعۃ مکتبۃ دار الباز' مکۃ المکرمۃ۔مصنف ابن ابی شیبۃ' رقم الحدیث 37495 رقم الصفحۃ 494 الجزء السابع مطبوعۃ مکتبۃ الرشد' الریاض۔مسند احمد' رقم الحدیث 7271 رقم الصفحۃ 240 الجزء الثانی' مطبوعۃ موسۃ قرطبۃ' مصر۔مسند الحمیدی' رقم الحدیث 1005 رقم الصفحۃ 440 الجزء الثانی مطبوعۃ مکتبۃ المتنبی' القاھرۃ۔مسند ابن الجعد' رقم

Marfat.com

الحدیث 2888 رقم الصفحۃ 422 الجزء الاول مطبوعۃ موسۃ نادر' بیروت۔ الایمان لابن مندۃ' رقم الحدیث 419 رقم الصفحۃ 517 الجزء الاول' مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت۔ حجۃ الوداع' رقم الصفحۃ 390 الجزء الاول مطبوعۃ بیت الافکار الدولیۃ للنشر والتوزیع' الریاض۔ معجم ما استعجم رقم الصفحۃ 682 الجزء الثانی' مطبوعۃ عالم الکتب' بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یادرکھو کہ سارے انبیاء علاتی بھائی ہیں جن کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن دین سب کا ایک ہی ہے۔ میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ وہ عنقریب نازل ہونے والے ہیں۔ چنانچہ جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا۔ وہ ایک میانہ قد آدمی ہیں۔ سرخی اور سفیدی مائل سانولے سے رنگ کے ہیں۔ گویا کہ ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ اگرچہ ان کے بال گیلے نہیں ہوں گے۔ وہ لوگوں سے اسلام کے حق میں قتال کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ ساقط کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا ساری ملتوں کو ختم فرمادے گا۔ وہ مسیح دجال کو ہلاک کردیں گے۔ زمین پر امن قائم ہوگا۔ یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ جنگل میں چریں گے۔ مگر انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ وہ چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔''

(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6821 رقم الصفحۃ 233 الجزء 15 مطبوعۃ موسۃ الرسالۃ' بیروت)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پھر عیسیٰ بن مریم حکم جاری کرنے والے، عادل اور منصف بادشاہ کے طور پر اتریں گے۔ عمرہ یا حج یا دونوں کی نیت سے میقات کو طے کریں گے اور میری قبر پہ آکے مجھ سے سلام کریں گے۔ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

''اے میرے بھتیجو! اگر تم انکو دیکھ لو تو کہہ دینا کہ ابو ہریرہ آپ کو سلام کہتا تھا۔''

(مستدرک علی صحیحین' رقم الحدیث 4162 رقم الصفحۃ 651 الجزء الثانی مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ' بیروت)

انبیاءکرام کی معراجیں:

محترم حضرات!

اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء کرام کو معراجیں کروائیں لیکن ہمارے پیارے نبی ﷺ کی معراج کی بات کچھ اور ہے۔

ابوالبشر سیدنا آدم کی معراج کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((انی جاعل فی الارض خلیفة))

(پارہ نمبر 1، رکوع نمبر:۴)

Marfat.com

ترجمہ: ''بے شک میں زمین پر اپنا نائب بنانے والا ہوں۔''

جب ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام خلعت وجود سے مشرف اور قدس عالم کون کے روحانی کمالات سے آراستہ اور معلومات کے اصولی علوم سے پیراستہ ہو چکے تو تعظیم و تکریم کے لیے ملائکہ کا قبلہ سجود بنائے گئے۔

ارشاد الٰہی ہے:

((واذ قلنا للملائکۃ اسجدو لادم))

ترجمہ: ''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔'' (سورۃ البقرۃ، پارہ نمبر 1)

یہ آدم علیہ السلام کی معراج تھی۔

اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نہایت عزت واکرام سے آسمانوں پر بلائے گئے۔ حتیٰ کہ جب بہشت میں گئے تو وہاں سدا بہار جنت میں رہنے کی اجازت ہو گئی، مگر تقدیر سے وہاں دوام حاصل نہ ہو سکا، کیونکہ بہشت میں آپ کو پہلے ہم جنس کی خواہش ہوئی جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا کر کے پورا کر دیا۔ اس کے بعد ایک ممنوع درخت کا پھل کھانے کے سبب آپ کو بہشت سے باہر جانے کا حکم صادر ہوا۔

مفسرین بیان کرتے ہیں کہ آپ بہت عرصہ تک زمین پر اترنے کے بعد روتے رہے۔ پھر آپ کی توبہ قبول ہونے کا واقعہ اس طرح ہے جو کہ مستدرک حاکم، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۶۱۵ پر مرقوم ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''جب حضرت آدم علیہ السلام نے توبہ کیلئے دعا کی تو یوں کہا: یارب اسئلک بحق محمد اے اللہ! میں آپ سے محمد کی برکت سے (توبہ) مانگتا ہوں۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تجھے میرے حبیب کا کیسے علم ہوا؟ عرض کیا: عرش پر لکھا ہوا دیکھا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پھر میں نے سمجھا کہ یہ تجھے بہت پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے سچ کہا کہ وہ مجھے بہت پیارا ہے اور جب تو نے اس کے توسل سے دعا کی تو میں نے تیری توبہ قبول کی۔''

محترم سامعین!

سیدنا ادریس کی معراج کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((وذکر فی الکتاب ادریس، انہ کان صدیقاً نبیاً و رفعنا مکاناً علیاً))

(پارہ نمبر ۱۶، رکوع نمبر ۷)

ترجمہ: ''اور کتاب میں ادریس کا قصہ یاد کرو، وہ صادق اور نبی تھا اور ہم نے ان کو اٹھالیا بلند مقام کی طرف۔''

مفسرین لکھتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام بمقام منیف علاقہ مصر میں پیدا ہوئے۔ ورد وظائف اور اطاعت وعبادت میں مصروف رہتے تھے۔ حتیٰ کہ فرشتے جو سراسر عبادت میں مصروف ہیں آپ کی عبادت کا غلغلہ عالم ملائکہ میں سن کر آپ کی زیارت کو حاضر ہوتے، حتیٰ کہ ایک دن ایک فرشتہ آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت کیا:

''تو کہاں سے آیا؟''

Marfat.com

اس نے عرض کیا:

''سورج پر تین سو ساٹھ فرشتے موکل ہیں جن میں سے ایک میں بھی ہوں۔ میں نے اللہ جل شانہ سے آپ کی زیارت کیلئے درخواست کی تھی، اس لئے آج میں وہاں سے زیارت کیلئے حاضر ہوا۔''

آپ نے فرمایا:

''سورج کی گرمی جب یہاں زمین پر سخت ہوتی ہے تو سورج میں اصل گرمی کا اندازہ دیکھنا چاہیے کہ کتنی گرمی ہے۔''

پھر اللہ جل شانہ سے درخواست پیش کی حتیٰ کہ معراج کے سفر کی تیاری ہوگئی۔ جب سورج کے تمام طبقات کا مشاہدہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''کیا اب بھی کچھ آرزو ہے۔؟''

عرض کیا:

''میں چاہتا ہوں کہ ایک بار میری روح قبض کی جائے تاکہ موت کا ذائقہ دیکھ کر تیری عبادت زیادہ کروں۔''

اس وقت ملک الموت فرشتہ نے آپ کی روح قبض کی اور پھر روح جسم میں داخل کر دی۔ تب اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا:

''اے میرے نبی! اب بھی کچھ تمنا باقی ہے۔؟''

عرض کیا:

''اے الہ العالمین! اگر دوزخ کی سیر کر لیتا تو اس کے عذاب وعقاب اور درجات وطبقات دیکھ کر تیری عبادت میں لطف حاصل کرتا۔''

تب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوزخ کی سیر کر لی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا:

''اے میرے نبی! کچھ اور بھی آرزو باقی ہے۔؟''

عرض کیا:

''اگر بہشت دیکھ لیتا تو تیری عبادت میں بہت ہی سکون حاصل کر لیتا۔''

فی الفور رضوان جنت نے حاضر ہو کر بہشت کا دروازہ کھولا۔ آپ نے بہشت میں جا کر ہر قسم کے پھل، میوہ جات، باغات، حور وقصور، ولدان وغلمان ملاحظہ فرمائے۔ کافی دیر گزرنے کے بعد ایک فرشتہ نے کہا:

''آپ زمین پر واپس جائیں۔''

آپ نے جواب دیا:

((کل نفس ذائقة الموت))

ترجمہ: ''ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔''

اس حکم کے مطابق میں نے موت کا ذائقہ چکھ لیا ہے۔

((ان منکم الا واردھا))

ترجمہ: ''تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے گزرنا ہے۔''

اس حکم کے مطابق دوزخ سے میرا گزر ہو گیا۔

Marfat.com

((وما هم عنها بمخرجين))

ترجمہ: ''اور وہ جنت سے ہرگز نہیں نکالے جائیں گے۔''

اس حکم کے مطابق جنت سے باہر نہ جاؤں گا۔

فرشتہ نے عرض کیا:

''بہشت میں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نہیں جاسکتا تو آپ کس طرح ان سے پہلے بہشت میں مکین ہوسکتے ہیں۔؟''

آپ نے فرمایا:

''یہ بات درست نہیں ہے، کیونکہ حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے بہشت میں حوریں، غلمان اور بے شمار فرشتے موجود ہیں۔ میں کس طرح ان سے پہلے نہیں رہ سکتا۔؟''

فرشتے نے کہا:

''وہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام کی حیثیت سے بہشت میں آپ سے پہلے رہ سکتے ہیں۔''

حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا:

''اس طرح میں بھی ان کے غلام کی حیثیت سے بہشت میں پہلے رہ سکتا ہوں۔ اس میں کونسا محال لازم آتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرشتے کو حکم ہوا:

''میرے بندے کو میری مرضی پر رہنے دو۔'' (روح المعانی، جلد نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۹۷)

محترم سامعین!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معراج کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

((كذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين))

(پارہ نمبر ۷)

ترجمہ: ''اور اس طرح ابراہیم کو ہم نے آسمان وزمین کے ملک دکھائے تاکہ وہ حق الیقین کرنے والوں میں سے ہوجائے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معراج ہوئی۔ آپ براق پر سوار ہوکر آسمان دنیا پر تشریف لے گئے۔ وہاں زمین و آسمان کے حجابات دور ہو گئے اور ہر ایک جگہ نظر آنے لگی حتیٰ کہ تمام مخلوق کے حالات سے مطلع ہوئے۔ اندریں حالات آپ نے زمین پر ایک شخص کو گناہ کرتے دیکھا۔ آپ نے اس گناہ سے نفرت کرتے ہوئے اس گنہگار کی ہلاکت کیلئے بددعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس گنہگار کو وہیں فنا کردیا۔ پھر حضرت ابراہیم نے زمین پر نظر دوڑائی تو ایک شخص کو گناہ میں مبتلا دیکھا۔ آپ نے اس کے حق میں بھی بددعا کی۔ وہ بھی اللہ کے حکم سے وہیں مرگیا، پھر آپ نے اسی طرح ایک تیسرے شخص کیلئے بددعا کی، وہ بھی اسی جگہ ہلاک ہوگیا۔ حتیٰ کہ جب چوتھے شخص کیلئے ہلاکت کی دعا کرنے لگے تو حکم نازل ہوا:

''اے ابراہیم! میرے بندوں کیلئے بددعا نہ کرو۔ اس لئے کہ میرا برتاؤ میرے بندوں کے ساتھ تین طرح کا ہے۔ اول یہ کہ توبہ کرے گا تو اس کے گناہ بخش دوں گا۔ دوئم یہ کہ اس سے نیک اولاد پیدا ہوگی جو میری

Marfat.com

عبادت کرے گی اور میری زمین کو سجدوں سے معمور کرے گی۔ سوئم یہ کہ قیامت کے دن وہ بھی میرے سامنے پیش ہوگا اور اگر میں چاہوں تو اس کے گناہ معاف کردوں گا اور میں چاہوں تو اسے عذاب میں گرفتار کرلوں۔ اے میرے خلیل! میرے بندوں کے ہلاک ہونے سے پہلے آپ زمین پر واپس اتر جائیں۔''
(تفسیر روح المعانی، جلد ۷، صفحہ نمبر ۱۷۱)

عزیزانِ گرامی!

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معراج یہ ہے کہ آپ نے وضو کیا، پاکیزہ لباس پہنا اور چالیس دن روزے رکھے۔ پھر کوہِ طور پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ایک بادل کا ٹکڑا نازل فرمایا جس سے کوہِ طور ہر طرف سے لوگوں کی نظر میں پوشیدہ ہوگیا۔ پھر ہر قسم کے جانور حتیٰ کہ چیونٹی بلکہ فرشتے تک وہاں سے سات فرسخ (تقریباً 40 کلومیٹر) دور ہو گئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات اور ہم کلامی پر کوئی دوسرا جاندار اطلاع نہ پائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے زمین و آسمان کے حجابات دور ہو گئے حتیٰ کہ ملائکہ کو آپ نے دیکھا کہ ہوا میں قائم ہیں اور آپ نے عرش بریں کا مشاہدہ فرمایا اور صاف طور پر دیکھا۔ آپ نے الواح والی قلموں کی آواز سنی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی کلام کریم سن کر اپنے معروضات پیش کئے۔ اندریں حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام ربانی کے لطف نے اس دیدار کا آرزومند بنا دیا۔ اس لئے عرض کیا:

''اے رب! مجھے اپنے دیدار کا شرف عطا کرتا کہ میں تجھے دیکھ لوں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ۔ میں اس پر اپنے نورانی جلوہ سے تجلی فرماؤں گا۔ اگر یہ پہاڑ اپنی جگہ پر برقرار ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ سکے گا۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ پر اپنی تجلی ظاہر فرمائی اور وہ پہاڑ پاش پاش ہوگیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آنے کے بعد کہا:

''تیرے لئے ہر عیب سے پاکی ہے اور میں نے آپ کی طرف رجوع کی اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔''

قرآن مجید میں اس واقعہ کا یوں ذکر فرمایا گیا ہے:

((ولما جاء موسیٰ لمیقا تنا و کلمه ربه قال رب ارنی انظر الیك قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانه فسوف ترانی فلما تجلی ربه للجبل جعله دکاً وخر موسی صعقا فلما افاق قال سبحانك تبتُ الیك وانا اول المومنین))

ترجمہ: ''اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر کلام سننے کیلئے حاضر ہوئے تو ان سے ان کے رب نے کلام فرمایا۔ عرض کیا: اے رب! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھ سکوں۔ فرمایا: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ! یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا اور موسیٰ بے ہوش ہر گر پڑے۔ پھر جب ہوش آیا تو عرض کیا: پاکی ہے تیرے لیے، میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔''

(پارہ نمبر)

Marfat.com

((وفی العرائس عن ابی هریرة رضی الله عنه لما کلم الله عزوجل موسیٰ کان بعد ذالك یسمع دبیبا النمله اسوداء فی اللیلة الظلماء علی الصفا من مسیرة عشرة فراسخ)) (سیرت حلبیہ، جلد ا، صفحہ نمبر ۴۳۸)

ترجمہ: ''تفسیر عرائس البیان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام کی تو اس کے بعد آپ میں قوت شنوائی اس قدر ہو گئی تھی کہ دس فرسخ کی مسافت سے اندھیری رات میں صاف پتھر پر سیاہ رنگ کی چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سن لیتے تھے۔''

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کوہ طور پہاڑ پر اپنا جلوہ اتارا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے، جب ہوش آیا تو قوت بصر اتنی قوی تھی کہ اندھیری رات میں کئی میل دور چیونٹی کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

ملا معین الدین ہروی فرماتے ہیں:

''کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ کا جلوہ دیکھا تو اس کے بعد آپ کے چہرہ اقدس پر نگاہ کرنے کی کسی کو مجال نہ رہی۔ حتیٰ کہ آپ اپنے چہرۂ انور کو کپڑے سے اوڑھے رہا کرتے تھے، کیونکہ آپ کے رخ مبارک پر نورانیت کے جلوے دیکھنے کی برداشت کسی کو نہ تھی۔''

ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اقدس سے جمال باکمال کا پرتو جب دیواروں پر پڑتا تھا تو وہ دیواریں آئینہ کی طرح روشن ہو جاتیں حتیٰ کہ ان کے سامنے والے شخص کو اپنی صورت کا عکس ان دیواروں میں نظر آتا تھا۔

((لکن الله تعالیٰ ستر عن اصحابه کثیرًا من ذالك الجمال الباهر فانه لو برزلهم لم یطیقوا النظر الیه کما قال بعض المحققین))

ترجمہ: ''باوجود اس کے بھی آپ کے حسن و جمال کی اکثریت آپ کے صحابہ سے چھپی ہوئی تھی، کیونکہ اگر سارا حسن و جمال ظاہر ہوتا تو آپ کو کوئی نہ دیکھ سکتا۔ جیسا کہ بعض اہل تحقیق کا قول ہے۔''

عزیز ساتھیو!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن ممبر پر بیٹھ کر لوگوں سے فرمانے لگے:

''اللہ تعالیٰ نے تورات میں موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہفتہ کا دن مبارک بنایا تھا کہ اس دن میں عبادت کے سوائے سارے کام ناجائز اور حرام ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا ہے اور انجیل میں حکم فرمایا ہے کہ اتوار کا دن مبارک ہے۔ اس دن کی عزت کرو اور اس دن میں دنیا کا کوئی کام نہ کرنا۔''

پس بنی اسرائیل آپ کا یہ حکم سن کر دل میں کینہ لائے اور کہنے لگے:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بہت نبی آئے مگر کسی نے شریعت موسوی کو منسوخ نہ کیا اور آپ ہماری کتاب تورات کو منسوخ کہتے ہیں۔''

Marfat.com

اس لئے آپس میں قوم نے طے کر لیا کہ ان کو مار ڈالنا چاہیے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو لے کر ایک مکان پر گئے، جس کا نام عین السلوک ہے، یہودیوں نے اس مکان کا محاصرہ کیا۔ تب جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس مکان کی چھت میں شگاف کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر لے گئے اور آپ وہیں فرشتوں کی صحبت میں رہ گئے۔ ان یہودیوں کے سردار کا نام یشوع تھا، وہ ملعون سب لوگوں سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکان میں گھس گیا۔ بہت ڈھونڈا مگر نہ پایا۔ جب دیر ہوگئی تب یہودی اس کے پیچھے گھس گئے، یہودیوں نے یشوع کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں دیکھ کر پکڑ کر قتل کر دیا۔ یشوع ہر چند کہتا رہا کہ میں یشوع ہوں۔ مجھے چھوڑ دو مگر وہ ہرگز نہ مانے اور کہنے لگے:

''اگر تو یشوع ہے تو عیسیٰ کدھر گئے۔؟''

آخر کار سب کو یہ شبہ ہو گیا اور یشوع کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھ لیا گیا اور یہ نہیں جانتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چوتھے آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام معراج کیلئے آسمان پر چلے گئے اور تا ہنوز آسمان پر ہی جلوہ گر ہیں۔)

اللہ تعالیٰ نے یشوع کو پچاس برس ناز و نعمت سے پالا تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فدیہ ہو جائے اور فرعون کی چار سو سال تک ناز و نعمت سے پرورش کی تا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بدلہ دریائے نیل میں غرق ہو جائے اور دنبہ کو چار ہزار برس تک فردوس اعلیٰ میں پالا تا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ بنایا جائے۔

محترم المقام حاضرین!

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مراتب اور مدارج میں معراج کو ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ جو تمام نبیوں سے صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے اور وہ خصوصیت یہ ہے کہ فرشتوں کے ایک بڑے بھاری اعزازی جلوس کے ساتھ نہایت شان و شوکت سے براق برق رفتار پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ پہنچے۔ وہاں تمام انبیاء کرام آپ کی انتظار میں جمع تھے۔ سب نے آپ کی اقتداء کرتے ہوئے دو رکعت نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ نے تمام آسمانوں اور سدرۃ المنتہیٰ، حوض کوثر، بہشت کے وہ عجائب و غرائب دیکھے جو نہ کسی آنکھ نے آج تک دیکھے اور نہ کان نے سنے اور نہ کسی انسان کے وہم و گمان کی وہاں تک رسائی ہوئی۔ قاب قوسین اور ادنیٰ کی شان سے نوازے گئے، دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے، مازاغ کے لقب سے سرفراز ہوئے، مگر پھر عالمِ ناسوت میں واپس تشریف لائے اور امت کو گناہوں کے متعلق آگاہ فرمایا تا کہ آپ کی امت کسی گناہ کے سبب عذاب عامہ میں مبتلا ہو کر فنا نہ ہو جائے۔

مسجد اقصیٰ میں حضور ﷺ کی فضیلت:

عزیزانِ گرامی!

معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں امام الانبیاء ﷺ نے تمام انبیاء کو نماز پڑھائی اور نماز کے بعد ہر نبی نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے اپنے اپنے خطبے بیان فرمائے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

Marfat.com

''میں اور جبرائیل دونوں مسجد میں داخل ہوئے تو انبیاء علیہم السلام کو میں نے پہچانا، کوئی صاحب قیام میں ہے، کوئی رکوع میں اور کوئی سجدہ میں ہے۔ پھر ایک اذان کہنے والے نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی گئی۔ اس وقت ہم صفیں درست کر کے اس انتظار میں کھڑے ہو گئے کہ کون امامت کرتے ہیں۔ سو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور میں نے ان سب کو نماز پڑھائی۔''

خطبہ سیدنا آدم صفی اللہ: نماز سے فارغ ہو کر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی ثناء بجا لائے اور فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ جس نے مجھے مٹی سے پیدا فرمایا اور خلیفہ بنایا۔ فرشتوں نے مجھے سجدہ کیا، حوا کو مجھ سے پیدا کر کے میری زوجہ بنایا اور بہشت کی بے شمار نعمتوں سے ہم کو بہرہ ور فرمایا۔''

خطبہ سیدنا ابراھیم خلیل اللہ: سیدنا آدم علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یوں خطبہ دیا:

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے خلیل بنایا اور مجھ کو ملک عظیم عطا فرمایا، مجھے صاحب ملت بنایا اور مجھ کو مقتداء اور صاحب قنوت بنایا۔ یہاں تک کہ میری اقتداء کی جاتی ہے اور مجھ کو آتش نمرود سے نجات دی اور اس کو میرے لئے سلامتی اور ٹھنڈک بنا دیا۔''

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ کا خطبہ: حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد کہا:

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہیں جس نے مجھے کلام خاص کا شرف عطا فرمایا، مجھے برگزیدہ بنایا اور مجھ پر تورات نازل فرمائی۔ میرا دشمن فرعون ہلاک ہو گیا اور میری مددگار بنی اسرائیل کی قوم کو نجات دی۔ اللہ تعالیٰ نے میری قوم کو ایسا گروہ بنایا جو حق کے مطابق ہدایت کرتے ہیں اور اس کے موافق عدل کرتے ہیں۔''

سیدنا داؤد خلیفۃ اللہ کا خطبہ: حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب کی حمد و ثناء کے بعد کہا:

''جمیع محامد اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہیں جس نے مجھ کو ملک عظیم عطا فرمایا اور مجھ کو زبور کا علم دیا۔ اس نے میرے لئے لوہے کو نرم کر دیا اور پہاڑوں کو میرے لئے مسخر کر دیا جو میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے تھے اور پرندوں کو میرے ساتھ تسبیح خوانی کیلئے مسخر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی کی تعریفیں ہیں کہ جس نے مجھ کو علم و حکمت اور خوش الحانی عطا فرمائی۔''

سیدنا سلیمان بادشاہ جن وانس کا خطبہ: حضرت سلیمان علیہ السلام نے یوں تقریر فرمائی:

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہیں جس نے ہوا کو میرے لئے مسخر کر دیا اور جنات کو میرے تابع بنایا حتیٰ کہ جو چیزیں مثل عمارات عالیشان کے ان سے بنوانا چاہوں وہ بناتے ہیں اور مجھ کو پرندوں کی زبان سمجھنے کی قدرت عطا کی اور مجھ کو ایسی سلطنت بخشی ہے کہ میرے سوا کسی اور کو عطا نہ ہوئی۔''

خطبہ سیدنا عیسیٰ روح اللہ: اس کے بعد حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے کہا:

Marfat.com

''تمام محامد اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں جس نے مجھے اپنا مسیح بنایا اور مجھ کو حکمت، تورات اور انجیل کا علم دیا اور مجھے وہ طاقت عطا فرمائی حتیٰ کہ مٹی کے پرندے کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑتا ہوا پرندہ بن جاتا ہے۔ مادر زاد اندھے اور جذامی کو اچھا کر دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں۔''

حبیب اللہ ﷺ کا خطبہ:

سامعین کرام!

حضور نبی اکرم، سید المرسلین، امام المرسلین، افضل المرسلین، اجمل المرسلین، اکمل المرسلین، احسن المرسلین، ارفع المرسلین، اعظم المرسلین، اکرم المرسلین، اشرف المرسلین، اخطب المرسلین، خاتم المرسلین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعالمین و کافة للناس بشیرا و نذیرا))

ترجمہ: ''جمیع محامد اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہیں جس نے مجھے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ سب لوگوں کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ اسی نے مجھ پر قرآن شریف نازل کیا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔ میری امت کو بہترین امت بنایا اور میرے نام کے ذکر کو بلند کیا۔ مجھے سب سے اول اور سب سے آخر بنا دیا۔ (پیدائش میں اول اور ظہور میں آخر بنایا)''

جب حضور نبی اکرم سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ نے اپنا خطبہ ختم کیا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے تمام انبیاء سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا:

((بھذا فضلکم محمد ﷺ))

ترجمہ: ''اے انبیاء! انہی فضائل کی وجہ سے محمد ﷺ تم سب پر فضیلت پا گئے۔''

پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی
ہوئے ہیں معجزے والے بھی اس جگہ ناچار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تقریر کے بعد سب نبیوں نے کہا:

''بیشک آپ ہم سب نبیوں سے فضیلت لے گئے اور مرتبہ اور شان کے لحاظ سے بڑھ گئے۔''

(زرقانی، جلد ۶، صفحہ نمبر ۵۰)

ایک آیت کا نزول: بیت المقدس میں آپ پر یہ آیت نازل ہوئی:

((وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن الهة یعبدون))

''اے نبی! آپ ان رسولوں سے یہ دریافت کر لیں جن کو میں نے آپ کے آنے سے پہلے رسول بنا کر بھیجا

Marfat.com

ہے کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کبھی بتوں کی عبادت کا حکم دیا ہے۔؟''
یعنی کبھی یوں حکم نہیں دیا اور آپ ان رسولوں سے پوچھ سکتے ہیں حتیٰ کہ یہ کام کسی ملت و مذہب میں جائز نہیں رہا۔ اس آیت سے توحید پر تمام نبیوں کی گواہی مقصود تھی۔
تفسیر معالم التنزیل میں ہے:
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسولوں سے یہ دریافت نہ کیا۔''
صاحب عین المعانی کی روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت میکائیل علیہ السلام سے کہا:
''کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ مسئلہ نبیوں سے پوچھا تھا۔؟''
حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا:
''خاتم النبیین کا یقین کامل ہے اور آپ کا ایمان بہت محکم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو یہ بات پوچھنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ (بھلا حق الیقین والے کو علم الیقین کی کیا حاجت ہے)''

نور علیٰ نور:

حضرت محترم!
اس کائنات میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء تشریف لائے سارے کے سارے نبی اور رسول اپنے اپنے زمانے میں نور ہدایت اور روشنی بن کر آئے لیکن جب سرکار دو عالم سید الاولین والآخرین سید المرسلین حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو وہ روشنیوں کی روشنی بن کر، نوروں کے نور بن کر، ہدایتوں کی ہدایت بن کر آئے اور پھر صرف اپنے زمانے کی روشنی بن کر نہیں بلکہ قیامت تک اور قیامت کے بعد ابدالآباد کے زمانے کے لئے روشنی اور نور بن کر آئے۔

گرامی قدر حاضرین!
حضور نبی اکرم اتنی بڑی روشنی لے کر آئے اتنا بڑا نور ہدایت لے کے آئے کہ جو آپ ﷺ سے پہلے کوئی بھی نہ لے کے آیا۔
کسی نے کیا خوب کہا ہے:

لاکھ ستارے ایک طرف ظلمت شب جہاں جہاں
اک طلوع آفتاب دشت و چمن سحر سحر

اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ کہتے ہیں:

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا

Marfat.com

مس بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا
آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنت مہرِ طلعت لے لے بدلا نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھردے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
بینی پر نور رخشاں ہے بکّہ نور کا
ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

مدینہ کے بدر منیر:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی اور نور ہدایت سب سے بڑی ہے، اس لئے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ روشنیوں سے جگمگا اٹھا مدینے کی تاریکی روشنی میں بدل گئی۔ ہر طرف روشنی ہی روشنی، نور ہی نور نظر آنے لگا اور جس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو اس وقت مدینہ کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو الفاظ استعمال کئے وہ آج بھی سیرت کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ انہوں نے کہا:

طلع البدر علینا
من ثنیات الوداع

ترجمہ: ''آج مدینہ میں ثنیۃ الوداع کی پہاڑیوں سے چودھویں رات کا چاند آ گیا۔''

معزز سامعین!

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مدینہ کی بچیوں کو کتنی ذہانت عطا فرمائی کہ انہوں نے کہا:

((طلع البدر علینا))

ترجمہ: ''ہم پر چودھویں رات کا چاند طلوع ہوا۔''

حالانکہ چاند کے لئے تین لفظ استعمال ہوتے ہیں: ہلال، قمر اور بدر۔

تو ان بچیوں نے یہ نہیں کہا:

((طلع الهلال علینا))

اور یہ بھی نہیں کہا:

((یا طلع القمر علینا))

بلکہ یوں کہا:

((طلع البدر علینا))

ھلال کہتے ہیں: پہلی رات کے چاند کو۔

اور قمر کہتے ہیں: پہلے سے لے کر تیرھویں رات کے چاند کو۔

اور بدر کہتے ہیں: چودھویں رات کے چاند کو۔

اور چودھویں رات کا چاند مکمل ہوتا ہے اور اپنی جوانی پر ہوتا ہے، بلکہ اسی طرح آسمان نبوت پہ پہلے چاند حضرت آدم علیہ السلام کی شکل میں آئے جو ہلال بن کر ابھرے اور اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سارے کے سارے نبی قمر بن کر آئے اور پھر وہ آئے جنہوں نے آنا تھا اور آنے کے بعد کبھی جانا نہ تھا، وہ آئے تو بدر بن کر آئے۔

اسی لئے تو مولانا مناظر احسن گیلانی نے کہا:

''یوں آنے کو تو سب ہی آ لئے، سب میں آئے، سب جگہ آئے، سلام ہو ان پر کہ جو بڑی کھٹن گھڑیوں میں آئے، لیکن کیا کیجئے ان میں جو بھی آیا جانے کے لئے آیا پر ایک اور صرف ایک جو آیا اور آنے ہی کیلئے آیا، وہی جو آنے کے بعد پھر کبھی نہیں ڈوبا، چمکا اور چمکتا ہی چلا جا رہا ہے۔ بڑھا اور بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ چڑھا اور چڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔''

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

بار بار حضرت موسیٰ سے ملاقات:

معزز سامعین!

اس بات سے بھی حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت اجاگر ہوتی ہے کہ جب معراج کی رات نماز کی فرضیت ہوئی اور پچاس نمازوں کا تحفہ ملا تو واپسی پر تحفہ نبی اکرم ﷺ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اتنی نمازیں آپ کی امت نہیں پڑھے گی، ان میں کچھ کمی کروا آؤ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر حضور نبی کریم ﷺ واپس گئے۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اب بھی زیادہ ہیں۔ پھر گئے پھر آئے، پھر گئے پھر آئے حتیٰ کہ صرف

Marfat.com

پانچ نمازیں رہ گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف ایک ہی مرتبہ کیوں نہ کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں اور کہیں کہ پانچ یا دس باقی رہنے دیں دوسری معاف فرمادیں۔

تو علماء فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بار بار اس لئے جانے کو کہا جب موسیٰ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھنے کی تمنا اس دنیا میں کی تھی اور کہا تھا کہ اللہ آپ مجھے دیدار کرادیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا تھا:

((لن ترانی))

ترجمہ: ''اے موسیٰ! تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔''

تو آج حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوچا کہ میں اللہ کا دیدار تو نہیں کر سکا اس کو تو بار بار دیکھتا رہوں جو اللہ کو دیکھ کر آئے ہیں۔

نہ تیری آنکھ دیکھے نہ چشم انبیاء دیکھے
مجھے دیکھے تو اے موسیٰ! نگاہِ مصطفیٰ دیکھے

زندگیوں کا قبلہ:

حضرات محترم!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری نماز کا قبلہ خانہ کعبہ مقرر کیا ہے۔ ہم اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں، ہمیں حکم ہی اس بات کا ہے کہ نماز میں تمہارا چہرہ اور سینہ کعبہ کی طرف رہے۔ ہمارا چہرہ اور سینہ کعبہ کی طرف رہے گا تو ہماری نماز قبول ہوگی۔ اگر ہمارا رُخ کسی اور طرف ہے تو ہماری نماز قبول نہیں ہوگی، اس لئے کہ چہرے کا رُخ کعبہ کی طرف نہیں۔ خانہ کعبہ کی طرف ہم ایک اہم فرض نماز میں رخ کرتے ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ ہماری زندگیوں کا قبلہ ہیں، اس لئے کہ سرکار دو عالم ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بڑا مقام، بڑا مرتبہ، بڑی عظمت اور بڑی رفعت سے نوازا ہے اور مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا آئیڈیل اور نمونہ قرار دیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

((لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ))

ترجمہ: ''تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''

اگر ہماری ساری کی ساری زندگی حضور نبی اکرم ﷺ کے نمونے پر حضور نبی اکرم ﷺ کے نقش قدم پر ہوگی تو ہمیں نجات ملے گی۔ اگر ہم حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی زندگیوں کا قبلہ بنائیں گے تو ہماری زندگی قبول ہوگی، ورنہ نہیں، اس لئے ہماری نمازوں کا قبلہ بیت اللہ ہے اور ہماری زندگیوں کا قبلہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی قدر ہے۔

کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی
محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے

Marfat.com

اگر حضور نہ ہوتے تو:

ذی وقار بھائیو!

ہمارے نبی حضور اکرم ﷺ سید ولد آدم ہیں۔

ہمارے نبی حضور اکرم ﷺ فخر رسل ہیں۔

ہمارے نبی حضور اکرم ﷺ افضل الرسل ہیں۔

ہمارے نبی حضور اکرم ﷺ امام الانبیاء ہیں۔

ہمارے نبی حضور اکرم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔

ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مقصود کائنات ہیں۔

کیوں کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((لولاك لما خلقت الافلاك))

ترجمہ: ''اے محبوب! اگر آپ کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا۔''

اس حدیث کا معنی صحیح ہے۔

اگر آپ ﷺ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو کائنات کی کوئی چیز نہ ہوتی۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو زمین بھی نہ ہوتی۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو آسمان بھی نہ ہوتے۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو ستارے بھی نہ ہوتے۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو چاند بھی نہ ہوتا۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو سورج بھی نہ ہوتا۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو ہوا بھی نہ ہوتی۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو فضا نہ ہوتی۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو دریا نہ ہوتے۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو سمندر بھی نہ ہوتے۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو نہ پہاڑ بھی نہ ہوتے۔

معزز ہم مجلسو!

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو پرندے نہ ہوتے۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو چرندے نہ ہوتے۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو ذرے نہ ہوتے۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو قطرے نہ ہوتے۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو نباتات نہ ہوتے۔

Marfat.com

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو جمادات نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو عرش بھی نہ ہوتا۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو کرسی بھی نہ ہوتی۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو لوح بھی نہ ہوتا۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو قلم نہ ہوتا۔

مکرم ومحترم سامعین!

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''آدم'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''شیث'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''ادریس'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''نوح'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''ہود'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''صالح'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''ابراہیم'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''خضر'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''لوط'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''اسماعیل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''شعیب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''یوسف'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''یعقوب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''ہارون'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''موسیٰ ابن عمران'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''یوشع'' ابن نون علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''یسع'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''عزیر'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''یوقنا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''حزقیل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''الیاس'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''شمویل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''داؤد'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''سلیمان'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔

Marfat.com

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''ایوب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''یونس ابن متیٰ'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''شعیب'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''زکریا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''ذوالکفل'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''یحیٰ'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''عیسیٰ'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''ارمیان'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''دانیال'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''اشعیا'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو حضرت ''محمد'' علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہ ہوتے۔

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا

حضور ﷺ کی شان بزبان قرآن:

حضرات گرامی!

قرآن مجید کا مطالعہ کرو! قرآن حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں کیا کہتا ہے۔؟

قرآن کہتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مصطفیٰ ہیں:

((ان اللہ اصطفی ادم و نوحا وال ابراھیم))(سورۃ آل عمران)

حضور نبی کریم ﷺ مجتبیٰ ہیں:

((ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء))(سورۃ آل عمران)

حضور ﷺ احمد ہیں:

((ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد))(سورۃ الصف)

حضور نبی کریم ﷺ محمد ہیں:

((محمد رسول اللہ))(سورۃ الفتح)

حضور نبی کریم ﷺ یاسین ہیں:

((یس والقران الحکیم انک لمن المرسلین))(سورۃ یٰسین)

حضور نبی کریم ﷺ طہ ہیں:

((طہ ماانزلنا علیک القران لتشقی))(سورۃ طہ)

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ کملی والے ہیں:

((یایها المزمل))(سورة المزمل)

حضور نبی کریم ﷺ چادر والے ہیں:

((یایها المدثر))(سورة المدثر)

حضور نبی کریم ﷺ نبی امی ہیں:

((الذین یتبعون الرسول النبی الامی))(سورة الاعراف)

حضور نبی کریم ﷺ داعی الی اللہ ہیں:

((و داعیاً الی الله باذنه))(سورة الاحزاب)

حضور نبی کریم ﷺ ہادی ومنذر ہیں:

((انما انت منذر ولکل قوم هاد))(سورة الرعد)

حضور نبی کریم ﷺ شاہد ہیں:

((انا ارسلنك شاهدا ومبشرا ونذیرا))(سورة الاحزاب)

حضور نبی کریم ﷺ روشن چراغ ہیں:

((وسراجاً منیرًا))(سورة الاحزاب)

حضور نبی کریم ﷺ بشیر ونذیر ہیں:

((وما ارسلنك الا کافة للناس بشیرا و نذیرا))(سورة السبا)

حضور نبی کریم ﷺ مزکی نفوس انسانی ہیں:

((ویزکیهم))(سورة آل عمران)

حضور نبی کریم ﷺ معلم کتاب وحکمت ہیں:

((ویعلمهم الکتب الحکمة))(سورة آل عمران)

حضور نبی کریم ﷺ نور ہیں:

((قد جاء کم من الله نور و کتب مبین))(سورة المائده)

حضور نبی کریم ﷺ تاریکیوں سے نکالنے والے ہیں:

((لتخرج الناس من الظلمات الی النور))(سورة ابراهیم)

حضور نبی کریم ﷺ بندھنوں سے نجات دلانے والے:

((ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم))(سورة الاعراف)

حضور نبی کریم ﷺ کلام اللہ کے شارح ہیں:

((لتبین للناس مانزل الیهم))(سورة النحل)

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ حامل صدق ہیں:

((والذی جاء بالصدق))(سورۃ الزمر)

حضور نبی کریم ﷺ مرکزِ حق ہیں:

((یایھا الناس قد جاء کم الرسول بالحق من ربکم))(سورۃ النساء)

حضور نبی کریم ﷺ برہان ہیں:

((قد جاء کم برھان من ربکم))(سورۃ النساء)

حضور نبی کریم ﷺ حاکم برحق ہیں:

((لتحکم بین الناس بما اراك الله))(سورۃ النساء)

حضور نبی کریم ﷺ سراپا ہدایت ہیں:

((وانه لھدی ورحمۃ للمومنین))(سورۃ النساء)

حضور نبی کریم ﷺ سراپا رحمت ہیں:

((وما ارسلناك الا رحمۃ للعالمین))(سورۃالانبیاء)

حضور نبی کریم ﷺ رؤف ورحیم ہیں:

((وبالمومنین رء وف رحیم))(سورۃ البقرہ)

حضور نبی کریم ﷺ تمہارے گواہ ہیں:

((لیکون الرسول علیکم شھیدًا))(سورۃ الحج)

حضور نبی کریم ﷺ صاحب خلق عظیم ہیں:

((انك لعلی خلق عظیم))(سورۃ القلم)

حضور نبی کریم ﷺ اول المومنین ہیں:

((امن الرسول بما انزل الیه من ربه))(سورۃ البقرہ)

حضور نبی کریم ﷺ اول المسلمین ہیں:

((وانا اول المسلمین))(سورۃ الانعام)

حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبین ہیں:

((ولکن رسول الله وخاتم النبیین))(سورۃ الاحزاب)

حضور نبی کریم ﷺ عبد (کامل) ہیں:

((سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا))(سورۃ بنی اسرائیل)

حضور نبی کریم ﷺ صاحب کوثر ہیں:

((انا اعطینك الکوثر))(سورۃ الکوثر)

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ صاحب رفعت، شان وشہرت اور علم والے ہیں:

((و رفعنالك ذكرك)) (سورۃ الم نشرح)

حضور نبی کریم ﷺ ایمان والوں کی جان سے بھی زیادہ عزیز اور پیارے ہیں:

((النبی اولی بالمومنين من انفسهم)) (سورۃ الاحزاب)

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

☆☆☆

Marfat.com

قرآن مجید...... بیانِ ادائے مصطفیٰ کریم ﷺ

خطبہ:

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم

اما بعد:

قال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید:

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

((محمد رسول الله))

وقال فی مقام آخر

((وداعیاً الی الله باذنه وسراجاً منیرًا))(القرآن المجید،سورۃ الاحزاب)

صدق الله العظیم

فضیلت درود:

وقال الله تبارك وتعالیٰ فی القرآن المجید فی شان حبیبه مخبراً و امراً مخاطباً للمؤمنین:

((ان الله وملائکته یصلون علی النبی یاایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیماً))

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آمنہ کے لال، پیکرِ حسن و جمال، منبع شرف وکمال، ہادیِ کل، دانائے سبل، ختم الرسل، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین، سیدالاولین والآخرین، خیرالوریٰ، شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، والیِ بطحاء، صاحب المعراج، مالک کائنات، صاحب الاسراء، خاتم الانبیاء، حبیب پروردگار ،احمد مختار، سیدالانبیاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود و سلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درود و سلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

Marfat.com

محترم سامعین!

مجھے یقین ہے کہ جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے وہ بڑی متبرک ہوتی ہے اوراس مجلس سے اٹھنے والی خوشبودار ہوا آسمان پر بھی پہنچ جاتی ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((مامن مجلس یصلی فیہ علی محمد الاقامت منہ رائحۃطیبۃحتیٰ تبلغ عنان السماء فتقول الملائکۃ ھذہ رائحۃمجلس صلی فیہ علیٰ محمد))

ترجمہ: ''جس مجلس میں مجھ (محمد ﷺ) پر درود پڑھا جائے تو اس مجلس سے ایک پاکیزہ قسم کی ہوا چلتی ہے جوآسمان کی بلندیوں تک پہنچتی ہے۔فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس مجلس کی پاکیزہ ہوا ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا گیا۔''

اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ
وعلی الک واصحابک یاسیدی یا حبیب اللہ
الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یانبی اللہ
وعلیٰ الک واصحابک یاسیدی یاخاتم النبیین
اللھم صل علی سیدناومولانا محمد
وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

پھر پڑھیے!

((اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجیداللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید))

حضراتِ محترم!

انسانی رشد وہدایت کی خاطر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاکدانِ گیتی میں مبعوث ہوئے۔لیکن آج آپ کو یہ فلسفہ سمجھنا ہے کہ جس چہرے کو دیکھ کر کج فکراورکوتاہ بینوں نے اپنے جیسابشر کہا ، اسی چہرے کو خدائے قدیر چمکتا سورج (سراجاً منیراً) فرماتا ہے۔ایک آسمان کا آفتاب ہے اورایک آسمانِ نبوت ورسالت کے آفتاب وماہتاب ہیں۔دونوں میں مماثلت ومشابہت کی کتنی ہی صورتیں ہیں۔اس کے بعض نکات ملاحظہ فرمائیں۔ شاید کہ اس آفتاب کی روشنی سے دلوں کی تاریکی دور ہوجائے۔!!

اللہ ربُ العزت ارشاد فرماتا ہے۔!

Marfat.com

((وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ وسراجاً منیراً))

ترجمہ: ''اور اللہ کی طرف بلانے والے اور سراج منیر۔'' (سورۃ الاحزاب)

حضرات محترم!

آج میری تقریر کا عنوان ہے ''سراجِ منیر ﷺ''۔ اسی لیے میں نے معمول کے مطابق قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی ایک آیتِ مقدسہ پیش کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

حضراتِ گرامی قدر!

میرا ہی نہیں بلکہ قریب قریب ہر خطیب کا یہی معمول ہے کہ ایک دینی و مذہبی اسٹیج کے لیے وہ ''قرآنِ مجید'' کی کسی آیت کو اپنی تقریر کا ذیب عنوان قرار دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اسی طرح ہر خطیب کا یہ بھی معمول ہوتا ہے کہ وہ تلاوت کی ہوئی آیت کا پہلے ترجمہ کرتا ہے، پھر اس کی تشریح و توضیح اور پھر اس کے متعلق واقعات کو پیش کرتا ہے۔ مجھے بھی معمول کے مطابق ایسا ہی کرنا چاہیے مگر میں نہیں سمجھ پا رہا کہ وہ کون سا ایسا داعی ہے جو آج مجھے اپنی متعینہ روش سے گریز کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔!

لہٰذا آج میں پہلے آیت کا ترجمہ نہیں کروں گا بلکہ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ ترجمہ سے پہلے آج ہم سب مل کر اس کا فیصلہ کریں کہ خود ''قرآنِ مجید'' سے متعلق مسلمانوں کا اسلامی نقطہ نظر کیا ہے......؟ اور اس سلسلے میں خود اس کی اپنی جچی تلی رائے کیا ہے......؟

میں اس بحث کو قصداً اس لیے اُٹھا رہا ہوں کہ اگر ہم نے ''قرآنِ مجید'' سے متعلق کوئی آخری اور قطعی فیصلہ کر لیا اور ہم اپنے اس ارادے میں کامیاب ہو گئے تو اس پیش کردہ آیت کا مفہوم سمجھنے میں بڑی مدد مل جائے گی۔

لہٰذا ہم اپنی اس سہولت کو رائیگاں جانے دینا نہیں چاہتے۔ لہٰذا اب کسی اور سے نہیں بلکہ یہ سوال خود قرآنِ مجید ہی سے کیا جائے کہ اے قرآن! تو کیا ہے......؟

حضرات محترم!

اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اس سوال کا جواب میں دیدوں یا آپ میں سے کوئی اسے حل کرے، لیکن میں ایسا بھی نہیں چاہتا۔ ہمارا ہلکا پھلکا جواب یہ ہونا چاہیے کہ ہم اس کا جواب قرآنِ مجید ہی سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اگر قرآنِ مجید نے خود اپنے بارے میں بتا دیا تو یہ جواب ہر جواب سے وزنی، پختہ، قابلِ قبول اور مستند ہوگا۔ لہٰذا اب آیئے! ہم قرآنِ مجید ہی سے سوال کریں کہ اے قرآن! تُو کیا ہے......؟

تو قرآن کہتا ہے............!

اے لوگو! تم مجھے قرآن کہو......!

عرشی مجھے قرآن کہیں......!

فرشی مجھے قرآن کہیں......!

صوفی مجھے قرآن کہیں......!

Marfat.com

معقولی مجھے قرآن کہیں......!
ادیب مجھے قرآن کہیں......!
محاذِ جنگ کے سپہ سالار مجھے قرآن کہیں......!
عابد شب زندہ دار مجھے قرآن کہیں......!
درگاہی مجھے قرآن کہیں......!
خانقاہی مجھے قرآن کہیں......!
حاجی مجھے قرآن کہیں......!
نمازی مجھے قرآن کہیں......!
الختصر یہ کہ..............!
اپنے مجھے قرآن کہیں......!
بیگانے مجھے قرآن کہیں......!
اور تو اور............!!
ساری کائنات مجھے قرآن کہے......!

لیکن اگر تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ میں کون ہوں......تو سن لو کہ...... زمین وزماں...... عرش وفرش......ملک وفلک......اور جن وبشر سب مجھے قرآن کہیں......لیکن اگر مجھ سے پوچھتے ہو تو میرا کہنا ہے کہ......میں بیانِ ادائے مصطفیٰ ﷺ ہوں......!!!

حضرات ذی وقار!

یہ نہ تو لفظوں کا زور ہے اور نہ ہی الفاظ کا گورکھ دھندا۔ میں دلائل وبراہین سے ہٹ کر فنِ خطابت کا جادو جگانا نہیں چاہتا، جس کی حیثیت ریت کی دیوار یا شیش محل جیسی ہو۔ اردو کی کتابوں کا حوالہ نہیں دینا چاہتا بلکہ میں اس کے شواہد خود قرآنِ مجید ہی سے پیش کروں گا۔!

اب آیئے! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ

"لااقسم بھذاالبلد وانت حل بھذا البلد"

ترجمہ: ''اس اس شہر کی جس میں آپ رہتے ہیں۔''(سورۃ البلد، پارہ نمبر 30)

یہ کس کی آیت ہے۔ ہاں! یہ قرآنِ مجید کی ہی تو ایک آیت ہے۔ جس میں محبوب ﷺ کے شہر کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے۔!

ذی احتشام سامعین!

قرآنِ مجید سے شواہد پیش کرنے سے پہلے آپ یہ ذہن نشین کرلیں کہ قرآنِ مجید مصطفیٰ ﷺ کی اداؤں کا بیان ہے۔ دیکھئے تو!

چلنا مصطفیٰ ﷺ کا......بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!
سفر مصطفیٰ ﷺ کا......بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!
ہاتھ مصطفیٰ ﷺ کا......بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!

Marfat.com

میلاد مصطفیٰ ﷺ کا...... بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!

علم مصطفیٰ ﷺ کا...... بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!

چہرہ مصطفیٰ ﷺ کا...... بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!

زلفیں مصطفیٰ ﷺ کی...... بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!

گھر مصطفیٰ ﷺ کا...... بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!

شہر مصطفیٰ ﷺ کا...... بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!

اور تو اور..............!!!

راضی ہونا مصطفیٰ ﷺ کا...... بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!

اداس ہونا مصطفیٰ ﷺ کا...... بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......!

المختصر یہ کہ..............!!!

پیارے! قرآنِ مجید اُٹھاؤ تو سہی...... دیکھنے کی طرح دیکھو تو سہی...... پڑھنے کی طرح پڑھو تو سہی......غور کرنے کی طرح غور کرو تو سہی......اور تدبر کرنے کی طرح تدبر کرو تو سہی......تب راز کھلے گا کہ قرآن کے آئینے میں صورت کس کی نظر آرہی ہے...... چہرہ کس کا اُبھرا ہوا ہے......اور تجلی کس کی پھوٹ رہی ہے......!!!

کیا آپ کو معلوم نہیں......؟ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیا ہے۔؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً کہا!

"کان خلقه القرآن"

ترجمہ: ''سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق قرآن ہی تو ہے۔!'' (صحیح بخاری)

معلوم ہوا کہ آئینۂ رخسارِ مصطفیٰ ﷺ میں قرآنِ مجید کی تلاوت کی جانی چاہیے......

جبینِ مصطفیٰ ﷺ کی اُبھری ہوئی لکیروں میں قرآنِ مجید کی تفسیر پڑھی جانی چاہیے......

اور صحیفۂ آسمانی میں مصطفیٰ ﷺ کی خاموش اداؤں کا نظارہ کرنا چاہیے......!

اسی لیے میں اکثر یہ کہا کرتا ہوں کہ قرآنِ مجید کو سمجھنا ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنا ہے تو قرآنِ مجید سے پوچھو۔ اگر آپ نے یہ رشتہ برقرار رکھا تو انشاء اللہ! گمراہی آپ کے قریب بھی نہ پھٹک سکے گی اور آپ عصرِ حاضر کے دجالوں کی فتنہ سامانیوں سے بال بال بچ جائیں گے۔!!

حضرات!

گفتگو یہ چل رہی تھی کہ میں اپنے دعوے کی دلیل میں اردو کی کتابوں کا سہارا نہ لوں گا، بلکہ خود قرآنِ مجید ہی سے اس کے شواہد پیش کروں گا۔ چنانچہ اب آپ تمام حضرات فرمائیں:

" لا اقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد"

ترجمہ: ''اس شہر کی قسم! جس میں میرا محبوب رہا۔''

یہ کیا ہے......؟ ہاں! ہاں!! یہ قرآن ہی کی ایک آیت ہے، جس میں اللہ تعالیٰ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی

Marfat.com

قسم ارشاد فرما رہا ہے۔!

اب غور فرمایئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چلنے کا ارادہ فرمایا۔زمین نے اپنا کلیجہ بڑھایا،فرشِ راہ نے اپنی پلکیں بچھائیں،رہ گزر نے اپنی پیشانی بچھائی اور عرض کیا!

''سرکار! کہیں اور سے نہ گزرو بلکہ میرے کلیجے پر قدم رکھوں......میری پلکوں کو روندو......میری پیشانی پر اپنا تلوا رکھ کر سر بلندی وسرفرازی عطا فرمادو......!''

بہرحال سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم بڑھایا......شاہراہیں قدم بوس ہوئیں......پگڈنڈیوں نے تلوے چومے......کنکریوں نے اپنے آپ کو موم بنا کر کلیجے پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نشانِ کفِ پائے مصطفیٰ ﷺ لے لیا......!

اسی کو سرکار آسی علیہ الرحمۃ نے یوں بیان کیا!

نہ میرے دل نہ جگر پہ نہ دیدۂ تر پہ
کرم کریں تو نشانِ قدم ہو پتھر پہ

اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا!

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم!
اسی کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

حضراتِ محترم!

میں عرض کررہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم ناز بڑھایا تو جس زمین نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلوا چوما،اللہ تعالیٰ نے اسی زمین کی قسم ارشاد فرمادی۔ارشادِ ربانی ہوا......!

"لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد"

ترجمہ: ''اس شہر کی قسم! جس میں میرا محبوب رہا۔''

حضراتِ محترم!

اس قسم پر ایک بہت ہی لطیف بات یاد آگئی ۔کیا آپ کو معلوم ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں ''قسمِ شرعی'' کیا ہے......؟

غلافِ کعبہ کی قسم ہرگز ''قسمِ شرعی'' نہیں ہے......مسجد کی قسم کھانا ہرگز ''قسمِ شرعی'' نہیں ہے......ان کے حانث ہونے سے یعنی قسم توڑنے سے کفارہ لازم نہیں آئے گا،بلکہ ''قسمِ شرعی'' اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔اگر کسی نے کہا کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں تو اب یہ ''قسمِ شرعی'' ہوئی اور اس کے توڑنے سے کفارہ لازم آئے گا۔

قربان جایئے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ پوری دنیائے اسلام کو جب ''قسمِ شرعی'' کی تعلیم دی تو فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا اور جب کائنات کا پروردگار قسم ارشاد فرمائے تو اس شہر کی قسم ارشاد فرمائے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم ناز کو چوما ہے۔!!!

معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کو بیان کرتا ہے۔مثلاً سفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا......بتانا خدا کا......اسی کا نام تو قرآن ہے......آخر معراج میں کون گیا......؟ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہی

Marfat.com

تو تشریف لے گئے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......!

"سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا"

ترجمہ: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے کچھ حصہ میں معراج کرائی۔''

(سورۃ بنی اسرائیل)

یہ پندرھویں پارے کی ابتدائی آیت ہے......آخر قرآن ہی تو ہے......لہٰذا معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید بیانِ ادا ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا......!!!

آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مختصر سی جماعت لے کر طوافِ کعبہ کے لیے تشریف لائے تو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا گیا تاکہ وہ جاکر کفارِ مکہ کو اس سے مطلع کردیں۔چنانچہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور ادھر ان کے بارے میں یہ خبر اُڑگئی کہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا گیا ہے۔

یہ خبر سنتے ہی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درختِ ببول کے سائے میں بیٹھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے بیعت لی۔اس طرح کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ نیچے ہوتے اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک اوپر۔یہی وہ بیعت ہے جسے تاریخِ اسلام میں ''بیعتِ رضوان'' کہا جاتا ہے۔مجھے اس کی تفصیل میں نہیں جانا بلکہ اپنے موضوع کے تحت یہ عرض کرنا ہے کہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے بیعت لی اور اخیر میں اپنے بائیں ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کہ یہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اور اس ہاتھ کو اپنے داہنے ہاتھ پر رکھ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت لی۔حالانکہ کفارِ مکہ نے یہ خبر پھیلا دی تھی کہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے۔یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عالمِ غیب ہونے کی بین اور روشن دلیل ہے۔اگر علمِ نبوت میں یہ بات نہ ہوتی کہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ زندہ ہیں تو پھر ان کی طرف سے بیعت کے کیا معنیٰ......؟ اس سے معلوم ہوا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لے کر یہ بتادیا کہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ زندہ ہیں۔!

چنانچہ اس بیعت سے متعلق اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا جاتا کہ طریقۂ بیعت کیا تھا؟ تو ہر صحابی یہی فرماتا کہ ہمارا ہاتھ نیچے ہوتا اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اوپر۔

حضراتِ محترم!

مگر آؤ! اب ہم قرآنِ مجید سے پوچھتے ہیں کہ وہ بیعت کیا تھی۔؟ قرآنِ مجید فرماتا ہے۔

"یداللہ فوق ایدیھم"

ترجمہ: ''ان کے ہاتھوں پر اللہ کا رحمت والا ہاتھ تھا۔(جیسا اس کے شان کے لائق ہے)''

(القرآن)

اللہ اکبر! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معارج و مراتب کی یہ بلندی اور علوئے مرتبت کا یہ حال کہ آنکھ دیکھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہے مگر اللہ تعالیٰ فرمائے نہیں! یہ تو میرا ہاتھ ہے۔!!

یہاں کمالِ محبت کا بیان ہے ورنہ! اللہ تعالیٰ جسم و جسمانیات سے پاک و منزہ ہے۔

Marfat.com

حضرات محترم!

اب تو بہت سے لوگوں کی آنکھوں کے دبیز پردے ہٹ گئے ہوں گے اور انہیں یہ یقین ہو چلا ہوگا کہ یقیناً قرآن مجید سراجِ منیر صلی اللہ علیہ وسلم کے بیانِ اداہی کا نام ہے۔!

ایک ایسا مقام جہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کی جانب اپنی مٹھی سے دھول اور کنکریاں پھینکیں۔ان میں سے ایک ایک سے دریافت کیجئے کہ کس نے پھینکا......؟ تو ہر دیکھنے والا کہے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکا،لیکن اب قرآنِ مجید سے پوچھتے ہیں تو قرآن کہتا ہے۔!

"ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمیٰ"

ترجمہ: ''اے مصطفیٰ! جب تم نے پھینکا تو تم نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا۔''

(القرآن المجید)

قرآنِ مجید کے اس اندازِ بیان پر جان قربان کرنے کو جی چاہتا ہے کہ یہاں اقرار بھی ہے اور انکار بھی۔یہ بات یوں بھی کہی جاسکتی تھی کہ تم نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا مگر ایسا نہیں ہے بلکہ فرمایا کہ تم نے نہیں پھینکا جب تم نے پھینکا۔واہ! واہ!! پھینکنے کا اقرار بھی ہے اور پھر اس کا انکار بھی۔!

سامعینِ کرام!

یہی ہے قرآنِ مجید کا وہ اندازِ فصاحت وبلاغت جس کے سامنے عرب کے بڑے بڑے نامور اور شہرۂ آفاق شعراء وادباء نے گھٹنے ٹیک دیئے اور قرآنِ مجید کی ایک ایک آیت پر سجودِ نیاز لٹائے ہیں۔

غور فرمائیے!

اگر اس آیت میں مثبت کی قید نہ لگائی جاتی بس اتنا کہہ دیا جاتا کہ تم نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا تو اندازِ بیان میں اتنا وزن نہ پیدا ہوتا جتنا اس میں ہے کہ تم نے نہیں پھینکا جب تم نے پھینکا۔

قرآن مجید کا اندازِ بیان دیکھنے کے بعد جی چاہتا ہے کہ ایک ایک نقطہ پر قاشہائے جگر کو قربان کردیا جائے۔اس میں کچھ شبہ نہیں کہ قرآنِ مجید کان کے پردے سے ٹکرا کر دلوں میں گھر بناتا چلا جاتا ہے۔بہر حال کہنا یہی ہے کہ پھینکنا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا...... بتانا اللہ تعالیٰ کا...... نام اسی کا قرآن ہے......!!!

حضرات!

اگر میں تفصیل میں چلا گیا تو اندیشہ ہے کہ کہیں تمہید ہی خود مستقل ایک موضوع نہ بن جائے،بس ایک مثال اور دے کر سلسلۂ تمہید کو ختم کرکے اصل موضوع ''سراجِ منیر ﷺ'' پر آجاؤں گا۔

آپ غور فرمائیں کہ سورۂ والضحیٰ کا شانِ نزول کیا ہے......؟ یہی نا کہ چند کافروں نے کچھ سوالات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے۔سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ فوراً برجستہ جواب عطا فرماتے یا فرماتے انشاء اللہ جواب دوں گا۔آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انشاء اللہ نہ فرمایا۔نزولِ وحی کا سلسلہ کافی دن بند رہا۔اب کافروں نے جواب کا شدت سے مطالبہ شروع کردیا۔آخر ظالموں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ محمد کے رب نے محمد کو چھوڑ دیا ہے اور محمد کا رب محمد سے ناراض ہوگیا ہے۔یہ سنتے ہی آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اُتر گیا۔جیسے ہی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اُترا ویسے ہی رحمتِ باری جھومی۔جبرائیل علیہ السلام کو حکم ملا کہ جاؤ اور میرے

Marfat.com

محبوب ﷺ کے پریشان ہونے سے پہلے سورۂ والضحیٰ میرے محبوب تک پہنچادو۔ جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور ارشاد ربانی سنادیا جویوں ہے:

"والضحیٰ ۝ والليل اذاسجیٰ ۝ ماودعك ربك وماقلیٰ ۝"

ترجمہ: "اے والضحیٰ کے چہرے والے اور واللیل کی زلفوں والے نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ تم سے ناراض ہے۔"

کافروں نے یہی تو کہا تھا کہ محمد ﷺ کا رب محمد ﷺ سے ناراض ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی پر "مانفی" داخل فرمادیا۔ یعنی نہ تو محمد ﷺ کو اس کے رب نے چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ اس سے ناراض ہوا ہے۔!

حضرات محترم!

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو یہی فرمانا تھا کہ تمہارے رب نے نہ تو تم کو چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ تم سے ناراض ہوا ہے۔ تو پھر سورت کی ابتداء یہیں سے ہونی چاہیے تھی۔ والضحیٰ والليل اذاسجیٰ کیوں کہا گیا......؟

حضرات!

نزولِ قرآن میں مزاجِ انسانی کی بھرپور رعایت کی گئی ہے۔ آپ اسے اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک شہرۂ آفاق خطیب جب قوم کو خطاب کرتا ہے تو پہلے اصل مضمون نہیں بیان کرتا بلکہ اس کی تمہید اُٹھاتا ہے تاکہ آنے والے مضمون کو قبول کرنے کے لیے ذہن سنجیدہ، آمادہ اور تیار ہوجائے۔ ایسے ہی اپنے وقت کا نامور ادیب وقلمکار جب کسی مضمون کو احاطۂ تحریر میں لانا چاہتا ہے تو پہلے اصل مضمون ہی کو نہیں لکھتا بلکہ اس کا دیباچہ سنوارتا ہے تاکہ مضمون اچھی طرح ذہن نشین ہوسکے۔

بس اسی طرح اللہ رب العزت جل جلالہ کو یہی فرمانا تھا کہ اے مصطفیٰ ﷺ! تمہارے رب نے نہ تو تم کو چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ تم سے ناراض ہوا ہے۔ مگر "والضحیٰ والليل اذا سجیٰ" اصل مضمون کی بہت ہی اونچی، اعلیٰ اور بڑی پیاری تمہید ہے۔ گویا کہ اصل مضمون سے پہلے خداتعالیٰ قسم یادفرماتا ہے۔ یعنی مصطفیٰ ﷺ! تمہارے رخِ زیبا کی قسم! اور زلفِ معنبر کی قسم! یعنی اس رخِ زیبا کی قسم جسے تم بے نقاب کردو تو زمانہ روشن ہوجائے اور اس زلفِ پیچاں کی قسم جسے تم بکھیر دو تو زمانہ تاریک ہوجائے! نہ تو تمہارے رب نے تم کو چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ تم سے ناراض ہوا ہے۔!

"اے مصطفیٰ ﷺ! رات ودن دونوں تمہاری بارگاہ کے بھکاری ہیں۔ دن اپنی روشنی اور اُجالے کے لیے تمہارے روئے تاباں کا محتاج ہے اور رات اپنی تاریکی وگیسودرازی میں تمہاری زلفِ پیچاں کی نیازمند ہے۔!"

یہ تمہید اتنی پیاری اور اونچی ہے کہ اس کو سنتے ہی خود لوگوں کو یقین ہوگیا کہ جو خدا ان کے چہرے اور زلفوں کی قسم یادفرمائے وہ بھلا ان کو چھوڑ کیسے سکتا ہے اور ناراض کیونکر ہوسکتا ہے......؟

اب پھر اصل موضوع سے وابستہ ہوجایئے۔ ہم اور آپ کہیں کہ یہ سورۂ الضحیٰ ہے، لیکن سورۂ والضحیٰ سے پوچھئے کہ تو کیا ہے......؟ تو اس کا کہنا ہے کہ میں تو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اترے ہوئے چہرے کی شادابی لانے

Marfat.com

والی ہوں......ان کے شکستہ خاطر پر مرہم رکھنے آئی ہوں......اوران کے قلب حزیں پر طمانیت وسکون کا شبنم چھڑکنے آئی ہوں......

حضرات محترم!

معلوم ہوگیا کہ جسے دنیا قرآن کہے۔وہی قرآن کہے کہ میں تو بیان اداہوں محمد رسول اللہ ﷺ کا۔

حضراتِ محترم!

میں نے عرض کیا کہ قرآنِ مجید سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کے بیان کا نام ہے۔یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہے۔چہرہ مصطفیٰ ﷺ کا...... بتانا خدا کا......اسی کا نام قرآن ہے......!!!

فرمانِ خداوندی ہے۔!

"وداعیاالی اللہ باذنہ وسراجامنیرا"

ترجمہ: "اوراللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والےاورسراج منیر۔"

حضرات محترم!

"سراج" کے معنیٰ" آفتاب اور چراغ" دونوں کے ہیں۔پروردگارِعالم نے اپنے محبوب کو چمکتا سورج اورروشن چراغ فرمایا۔اب دیکھنااورغورکرنا یہ ہے کہ آفتاب کی وہ کونسی خصوصیات ہیں جس میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرےکوان سے مماثلت ومشابہت ہے۔

حضرات!

جس طرح آسمان کا آفتاب طلوع ہوتا ہے تو وہ اونچے،نیچے،امیر،غریب،راجہ،پرجا،حاکم،محکوم،راعی،رعایا،آقا،غلام،چھوٹے،بڑے،کالے،گورے،سفیداورسیاہ کواپنی روشنی دینے میں فرق وامتیاز نہیں کرتااور وہ یکساں طور پرسب کواپنی کمال فیاضی سے معمورومنور کرنا چاہتا ہے۔وہ راجہ کے سربفلک محل اورغریب کی پھوس شکستہ جھونپڑی میں کوئی خطِ امتیاز نہیں کھینچتا۔اس کے مزاج وفطرت میں ہے کہ وہ یکساں طور پرسب کواپنی ضیاء بخشیوں سے مالا مال کرے،بس ایسے ہی میرے آقاصلی اللہ علیہ وسلم بھی آسمانِ نبوت کے آفتاب ہیں۔وہ اپنی ہدایت کی کرنوں کوبکھیرنے میں مکی،مدنی،ترکی،مصری،ہندی،سندھی،یونانی،افغانی اورایرانی میں کوئی خطِ امتیاز نہیں کھینچتے۔ وہ یکساں طورپرہرایک کوآفتابِ ہدایت سے روشنی ودرخشندگی بخش رہے ہیں۔!!

میرے سرکارصلی اللہ علیہ وسلم آفتاب بھی ہیں اور چراغ بھی۔بعض خصوصیات ایسی ہیں جوآفتاب میں ہیں لیکن چراغ میں نہیں ہیں اورکچھ خوبیاں چراغ میں ہیں جوآفتاب میں نہیں ہیں،مگرمیرے آقاصلی اللہ علیہ وسلم میں دونوں خصوصیات جمع ہیں۔

مثلاً: آفتاب سے کوئی دوسرا آفتاب روشن نہیں ہوسکتا مگرایک چراغ سے بے شمار چراغ روشن ہوسکتے ہیں۔!!

حضرات!

اس کوسمجھنے کے لیےایک ضابطےکوسمجھناضروری ہے۔دیکھئے!چیزایک ہوتی ہے،مگرجگہ کے بدل جانے سے نام بدل جاتا ہے۔

مثلاً: ہم ساحلِ سمندرپرآئے،اس کی اُٹھتی موجوں کو،پھراس کی بچھی ہوئی سفید اور طویل وعریض

Marfat.com

چادر کو دیکھا تو یہی کہا کہ یہ پانی ہے، لیکن سورج کی گرم شعاعوں نے اتنی حرارت وگرمی پیدا کی کہ یہی پانی دھوئیں کی طرح ہواؤں میں اُڑتا نظر آیا۔ جب ہم نے اسے اڑتے دیکھا تو کہا کہ یہ بھاپ ہے اوراسی بھاپ نے اوپر جا کر جب اپنی قرارگاہ بنالی تو اب ہم نے اس کو بدلی کہا۔ پھر ہوائیں چلیں تو بدلیوں میں ٹکراؤ ہوا جس کے نتیجے میں ہلکی ہلکی بوندیں گریں تو ہم نے کہا دیکھو یہ ترشح ہورہا ہے۔ پھر رم جھم، رم جھم بارش ہونے لگی اوراس میں شدت آئی تو ہم نے کہا کہ یہ موسلا دھار بارش ہورہی ہے۔ پھر وہی پانی سطحِ زمین پر بہنے لگا تو ہم نے کہا: یہ پانی ہے۔ چند نالیاں آپس میں مل گئیں تو ہم نے کہا یہ نالہ ہے۔ کچھ نالے یکے بعد دیگرے ایک دوسرے سے ملتے گئے تو ہم نے کہا کہ یہ ندی ہے۔ پھر ندیاں آپس میں ملتی گئیں تو ہم نے کہا کہ یہ دریا ہے۔ پھر یہی دریا آخر خلیجِ بنگال ہوتے ہوئے سمندر کی آغوش میں آ گئے تو ہم نے کہا کہ یہ سمندر ہے۔

حضرات!

پانی ایک ہے لیکن جگہ بدلتی جارہی ہے تو آپ بھی نام بدلتے جارہے ہیں۔ اسی ایک پانی کو کبھی بھاپ کہا جاتا ہے، پھر اسے بدلی اور بادل کہا جاتا ہے، پھر اسی کو ترشح اور موسلا دھار بارش کہا جاتا ہے، پھر اسی کو نالی، نالا، ندی اور دریا کہا جاتا ہے اور آخر میں پھر اسے سمندر کہا جاتا ہے۔

پس ایسے ہی مرکز تو نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، مگر یہی روشنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو پیکرِ صداقت کہا اور وہی روشنی فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو ملی تو پیکرِ عدالت کہا اور وہی روشنی عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو ملی تو پیکرِ سخاوت کہا اور وہی روشنی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ملی تو پیکرِ شجاعت کہا۔ بس! ایسے ہی منتقل ہوتے ہوئے نہ جانے کتنے چراغ روشن کرتی گئی۔

اسی کو قرآن مجید نے کہا ہے:

((وداعیاًالی اللہ باذنہ وسراجاًمنیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

''اے مصطفیٰ ﷺ! تم چمکتے سورج اور روشن چراغ ہو۔!''

حضرات!

آپ یہ سوچتے ہوں گے کہ روشنی تو ایک ہی ہے مگر یہ الگ الگ جلوے کیسے......؟ کہ کوئی صدیق رضی اللہ عنہ بن کر چمکا......کوئی فاروق رضی اللہ عنہ ہو کر اُبھرا......کوئی غنی رضی اللہ عنہ ہو کر آسودہ ہوا......اور کوئی علی وشجیع رضی اللہ عنہ ہوا......؟

حضراتِ محترم!

دور نہ جایئے! اس کمرے میں دیکھئے۔ یہ روشنی کی جھالریں لٹک رہی ہیں اور یہ راڈ بھی لگے ہوئے ہیں، مگر کوئی سرخ ہے، کوئی سبز ہے، کسی کا رنگ پیلا ہے، کسی کا اجلا اور کسی کا نیلا تو سچ سچ بتایئے کہ کیا اسے پاور ہاؤس سے الگ الگ رنگ کی روشنی مل رہی ہے......؟ جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ یعنی مرکز ایک ہی طرح کی روشنی دے رہا ہے مگر شیشے کا رنگ بدلتا جارہا ہے تو روشنی بھی بدلتی جارہی ہے۔!!

وہاں بھی ایسا ہی ہے۔ روشنی نہیں بدلتی بلکہ دل کا فانوس بدلتا جارہا ہے۔ جس کا جیسا دل تھا ویسی ہی روشنی بھی نمودار ہوئی۔ کہیں صداقت کی روشنی پھیلی، کہیں عدالت کی، کہیں سخاوت کی اور کہیں شجاعت کی۔ اسی لیے قرآنِ مجید میرے سرکار ﷺ کے بارے میں کہتا ہے۔!

Marfat.com

((وداعیاًالی اللہ باذنہ وسراجاًمنیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

''اے مصطفیٰ ﷺ! تم آفتاب بھی ہو اور روشن چراغ بھی۔''

یہ وہ مثال ہے کہ ایک چراغ سے بہت سے چراغ روشن ہوتے ہیں۔!!!

حضرات محترم!

ابھی گفتگو یہ چل رہی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم روشن چراغ ہیں۔ اس سلسلے میں ایک تاریخی واقعہ یاد کیجئے!

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی شریکِ سفر ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی جگہ پڑاؤ ڈالا جہاں پانی کا کوئی چشمہ یا کنواں نہ تھا۔ اب قافلہ میں پانی بالکل ختم ہو چکا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا!

''یارسول اللہ! اب ہمارے پاس پانی کی بوند تک نہیں ہے۔''

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''ایسا کرو اس پہاڑ کو پھاند کر ادھر جاؤ۔ ایک کالا کلوٹا حبشی غلام اونٹ پر پانی کا مشکیزہ لے کر جا رہا ہے، تم اسے میرے پاس بلا لاؤ تاکہ میں پانی کو نظم کر دوں۔!''

حکم پاتے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آگے بڑھے۔ دیکھا تو سچ مچ ایک حبشی غلام اونٹ پر پانی کا مشکیزہ لیے جا رہا ہے۔!

حضرات! ایک لمحہ کے لیے رک جایئے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے قائل نہ تھے تو انہیں سوال کرنا چاہیے تھا کہ یارسول اللہ ﷺ! اتنا بڑا پہاڑ نظروں کے سامنے حائل ہے، آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ایک کالا کلوٹا غلام اونٹ پر پانی کا مشکیزہ لیے جا رہا ہے۔؟ سوال نہ کرنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا عقیدہ تھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔ پھر جانے والے کی کوئی دھندلی سی تصویر نہیں بلکہ اس تفصیل کے ساتھ کہ کالا کلوٹا، حبشی، غلام، اونٹ، مشکیزہ پانی سے بھرا ہوا۔ اللہ اکبر! گویا وہ آنکھوں کے سامنے کھڑا ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جا رہے ہیں اور بتاتے جا رہے ہیں۔!!

رنگ کا دیکھنا کہ کالا کلوٹا ہے اور اونٹ کا دیکھنا یہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو آنکھ والے کا کام ہے۔ بہر حال! اتنا تو تم نے مانا کہ جہاں تم نہیں دیکھتے وہاں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں۔ مگر یہ تو بتاؤ یہ معلوم کر لینا کہ یہ غلام ہے، کیا یہ بھی آنکھ ہی کا کام ہے۔؟ یہ کیسے پتہ چلا کہ یہ غلام ہے.....؟

شاید کہ تم یہ کہو کہ یہ ان کا قیاس تھا تو پھر مجھے کہہ لینے دیجئے کہ جن کا قیاس اتنا صحیح ہوتا ہو ان کے علم کی صحت ویقین کا کیا حال ہوگا۔!!!

حضرات!

پھر وہیں آجایئے! کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہاڑی کے پار پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ واقعی کالا کلوٹا حبشی غلام اونٹ پر پانی کا مشکیزہ لیے جا رہا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا!

Marfat.com

''تم کو ہمارے آقاﷺ نے یاد فرمایا ہے......!

اس غلام نے کہا!

''تمہارا آقا وہ ہے جس نے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے اور میرا آقا وہ ہے جس نے مجھے پانی لانے کے لیے بھیجا ہے۔

لیکن جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتایا تو وہ غلام حاضر ہونے کے لیے راضی ہوگیا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''ہمارے قافلے کا پانی ختم ہوگیا ہے۔زیادہ نہیں صرف ایک پیالہ پانی دیدو۔

چنانچہ اس غلام نے ایک پیالہ پانی دیدیا۔

اب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز یہاں رنگ دکھاتا ہے...... پورے قافلے کو حکم دیدیا کہ سیراب ہوجاؤ...... پورے قافلے نے پانی پیا......اونٹوں کو پانی پلایا......نہانے والے نہائے ......اور وضو کرنے والوں نے وضو کیا......غرضیکہ جسے جس طرح استعمال کرنا تھا ویسے استعمال کیا......اور یہ غلام سب کچھ دیکھتا جارہا ہے......کہ میں نے تو ایک ہی پیالہ پانی کا دیا تھا......مگر یہ سب کے سب کیسے سیراب ہورہے ہیں......؟ وہ غلام اچانک پیالے کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ پیالہ جوں کا توں پانی سے بھرا ہوا ہے......گویا کہ اس سے ایک قطرہ بھی نہیں لیا گیا......یکایک غلام کو پیالے میں اپنی تصویر نظر آئی تو کیا دیکھتا ہے کہ چند لمحوں کی صحبت نے اسے گوراچٹا بنادیا ہے......اب دل کا دروازہ کھل گیا اور وہ عرض کرنے لگا......!

''یارسول اللہﷺ! مجھے مشرف بہ اسلام فرمائیں۔''

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھا کر مسلمان بنالیا اور اب خود سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ارشاد فرمایا!

''تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ۔!

یہ غلام عرض کرتا ہے۔!

''سرکار! اب تو زندگی کا چین وسکون آپ کے قدموں میں ہے۔خدارا! مجھے اپنے قدموں سے دور نہ کیجئے۔!''

اس نے ہر چند اصرار کیا مگر غیب کا علم رکھنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کردیا۔چنانچہ اب وہ پانی کا مشکیزہ لے کر اپنے آقا کے دروازہ پر آگیا۔آقا باہر آیا۔اس نے پوچھا!

''تم کون ہو۔؟

جواب دیا!

''میں آپ کا غلام ہوں۔

آقا نے کہا!

''ہرگز نہیں! تم میرے کیسے غلام ہوسکتے ہو۔؟

Marfat.com

اس نے کہا!
''اگر مجھے نہیں پہچانتے تو اونٹ ہی پہچان لیجئے، مشکیزہ پہچانئے اور یہ چابی کا چھلا پہچانئے۔!
مالک نے پوچھا!
''آخر یہ انقلاب کیسا......؟ گئے تھے تو کالے کلوٹے تھے اور لوٹے ہو تو گورے چٹے......؟
غلام نے کہا!
''جب گیا تھا تو آپ کا غلام تھا اور اب لوٹا ہوں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو کر آیا ہوں......! جب سے آقائی بدل گئی ہے تب سے رنگ وروپ بھی بدل گیا ہے......!!
یہ سنتے ہی مالک کے دل میں لپک پیدا ہوئی اور وہ گویا ہوا!
''مجھے بھی وہیں لے چلو......!
غلام نے کہا!
''اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے؟ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ انہیں کے قدموں میں بسیرا ڈال دیا جائے۔!!
اب دونوں چلے۔ آقا پیچھے ہونے لگا تو غلام نے کہا!
''آپ آگے چلئے کیونکہ میں غلام ہوں اور آپ آقا......!
مالک نے کہا!
''تم غلام نہیں آقا ہو۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو جاتا ہے تو پھر وہ ہم جیسوں کا آقا ہو جاتا ہے۔
چنانچہ غلام آگے آگے اور مالک پیچھے پیچھے جا رہا ہے۔ بہر حال اب یہ دونوں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے۔ غلام کے آقا نے جیسے ہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی موہنی صورت دیکھی ...... چہرے پر پیغمبرانہ جاہ وجلال ......اور رسالت ونبوت کا چم خم دیکھا ......تو لٹو ہو گیا......اور قدموں میں بچھ گیا......عرض کرنے لگا!
''آقا! میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔!''
سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھا کر مشرف بہ اسلام کیا۔
یہ ہے مثال چراغ سے چراغ روشن کرنے کی۔!!
اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا!
((وداعیاًالی اللہ باذنہ وسراجاًمنیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

''اے مصطفیٰ ﷺ! تم چمکتے سورج اور روشن چراغ ہو۔!!!
حبشی غلام سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ٹھہرنا چاہتا تھا مگر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا اس کی مصلحتیں ملاحظہ فرمایئے!
اگر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اسے روک لیتے تو لوگ سیرتِ نبوی ﷺ پر دھول اڑاتے اور یہ کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کے غلاموں کو کلمہ پڑھا کر اپنے پاس روک لیتے تھے۔ اس سے سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر داغ ودھبہ آنے کا اندیشہ تھا اس لیے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو واپس کر دیا۔

Marfat.com

دوسری بات یہ تھی کہ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ اگر یہ یہیں رہ گیا تو یہاں بہت چراغ ہیں۔البتہ! یہ جہاں جائے گا اس چراغ سے دوسرے چراغ بھی روشن ہوں گے، اس لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا۔قرآنِ مجید نے ایسے ہی چہرے مہرے والے کے بارے میں کہا!

((وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ وسراجاً منیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

اے مصطفیٰ ﷺ! تم چمکتے سورج اور روشن چراغ ہو۔!!

حضرات!

اس واقعہ میں آپ نے یہ بھی سنا کہ غلام ایک پیالہ پانی دینے کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا تو کیا دیکھا کہ اب کالا کلوٹا بالکل گورا چٹا ہو گیا ہے۔معلوم ہوا کہ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ''سراج منیر'' ہیں۔لیکن آسمان کے آفتاب اور آفتابِ نبوت میں فرق یہ ہے کہ آسمان کا آفتاب صرف ظاہر اور اوپری سطح کو چمکاتا ہے اور آفتابِ نبوت باطن کو بھی چمکاتا ہے۔آفتاب جب طلوع ہوتا ہے تو زمین کی اوپری سطح چمک جاتی ہے، ظاہر چمک جاتا ہے مگر باطن نہیں چمکتا، مگر میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آفتاب ہیں جو ظاہر و باطن دونوں کو چمکاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حقیقت کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے، تمنا کرتے ہوئے کہا!

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

اسی لیے پروردگارِ عالم جل جلالہ نے فرمایا!

((وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ وسراجاً منیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

''اے مصطفیٰ ﷺ! تم چمکتے سورج اور روشن چراغ ہو۔!!''

حضرات محترم!

یہاں پر ایک نکتہ اور بھی ملاحظہ فرمائیے! ابھی میں عرض کر رہا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آفتاب ہیں کہ ظاہر و باطن دونوں کو چمکاتے ہیں۔اگر ایسا نہ ہوتا تو صرف درسگاہیں ہوتیں، خانقاہیں نہ ہوتیں۔یہ خانقاہیں اسی کا مظہر ہیں کہ یہاں باطن کو چمکایا جاتا ہے۔

حضرات!

میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر و باطن دونوں کو چمکایا۔مگر اب مجھے یہاں عرض کرنا ہے کہ باطن کو چمکانا اور ہے اور باطن سے چمکانا اور ہے۔اب تک تو آپ نے یہ سمجھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے باطن کو بھی چمکایا۔لیجئے اب باطن سے چمکانا ملاحظہ فرمائیے!

جلال الدین اکبر کا دور تھا...... ایک روز وہ اپنے کمرے میں آیا...... اتفاقاً شمعیں بجھ گئیں...... کمرے کی تاریکی

Marfat.com

برداشت نہ کر سکا...... دل گھبرایا...... الجھن ہوئی...... چہرے پر ایک رنگ آیا...... اور ایک گیا...... حتیٰ کہ دل کی گھبراہٹ تیز سے تیز تر ہوگئی...... مصاحبین سب اکٹھے ہوئے...... پوچھنے لگے کیا حال ہے......؟

اس نے کہا......!

دل کمرے کی تاریکی برداشت نہ کر سکا...... جس میں میں اٹھتا...... بیٹھتا...... لیٹتا...... اور سوتا ہوں...... اس سے دل مانوس ہے...... مگر اس قبر کی تاریکی کا کیا عالم ہوگا...... جہاں نہ کوئی مونس...... نہ غمخوار...... نہ چراغ...... اور دیا ہوگا...... بلکہ گھٹا ٹوپ تاریکی ہوگی...... یہ سوچا تو اختلاج ہوا......

لوگ سمجھاتے رہے اور جواب دیتے رہے مگر کسی طرح اس کے دل کی تسلی نہ ہوئی...... اتفاق سے بیربل آ گیا...... اس نے بھی یہی سوال کیا...... بادشاہ نے بھی وہی جواب دیا جو سب کو دے چکا تھا......

بیربل نے کہا......!

بادشاہ سلامت! ایک بات ارشاد فرمائیں...... آپ جس پیغمبر پر ایمان لائے ہیں ان کا آفتابِ نبوت اس روئے زمین پر کتنے برس چمکا اور روشن رہا......؟

اکبر نے جواباً کہا......!

تئیس (23) برس۔ تیرہ برس مکی زندگی اور دس برس مدنی زندگی......!!

بیربل نے کہا......!

جب آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتابِ نبوت صرف تئیس برس زمین کے اوپر چمکا...... اور یہ ہوا کہ پوری دنیا نور اور روشنی سے چمک اٹھی...... زمین کے گوشے گوشے میں اس کی روشنی پھیل گئی...... اور اب تو وہ آفتابِ نبوت کئی صدیوں سے زمین کے نیچے آرام فرما رہا ہے تو کیا زمین کے نچلے حصے کو نہ چمکایا ہوگا......؟

ارے حضور! قبر کی تاریکی سے وہ ڈرے جس نے ان کا دامن نہ تھاما ہو...... آپ کیوں ڈرتے ہیں جب کہ آپ کے ہاتھ میں اسی آفتاب نبوت کا دامن ہے......

بریں نازم کہ ہستم امتِ تو
نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

ایسے ہی چہرے مہرے والے کو خدا فرماتا ہے۔!

((وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

''اے مصطفیٰ ﷺ! تم چمکتے سورج اور روشن چراغ ہو۔''

تم چودھویں کے چاند ہو تم آفتاب ہو
جو کچھ بھی خدا کی قسم! لا جواب ہو

حضرات محترم!

شاید کسی کو شبہ پیدا ہو کہ اب تو وہ نہ رہے پھر روشنی پھیلانے کا کیا سوال......؟

لہٰذا نوٹ کر لیجئے کہ آج آپ کو یہی سننا ہے اور میرا موضوع بھی یہی ہے کہ آسمان کے آفتاب سے آفتابِ

Marfat.com

نبوت کو کتنی وجوہ سے مشابہت ومماثلت ہے۔ چنانچہ اس میں ایک یہ بھی ہے کہ آسمان کا آفتاب غروب ہونے کے بعد معدوم ومٹ نہیں جاتا بلکہ چھپ جاتا ہے۔ اسی طرح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری پردہ فرما ہیں۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ !!
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

اسی لیے خدائے ذوالجلال نے فرمایا!

((وداعیاًالی اللّٰہ باذنہ وسراجاًمنیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

اے مصطفیٰ ﷺ! تم چمکتے سورج اور روشن چراغ ہو۔!!

حضرات محترم!

آفتاب سے مماثلت کی ایک اور وجہ ساعت فرمایئے! آفتاب جب ڈوب رہا ہو تو اس وقت اسے دیکھئے! ایسا معلوم ہوگا کہ آسمان کے حاشیے پر سونے یا پیتل کی تھالی چمک رہی ہے لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو آفتاب بظاہر دیکھنے میں پیتل کی تھالی معلوم ہورہا ہے اس کے بارے میں فلاسفہ اور سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ وہ پورے کرۂ ارض اور روئے زمین سے سوا تیرہ لاکھ گناہ بڑا ہے۔!

حضرات !

یہ سورج پہلے آسمان کا سیارہ نہیں بلکہ چوتھے آسمان کا سیارہ ہے۔ اس لیے آپ کو تعجب نہیں ہونا چاہئے کہ یہ اتنا چھوٹا کیوں دکھائی دیتا ہے۔ دیکھئے زمین سے پہلے آسمان کی بلندی، پھر پہلے آسمان کی موٹائی اور اس کا حجم، پھر ایسے ہی پہلے آسمان سے دوسرے آسمان کی بلندی اور اس کی موٹائی، پھر دوسرے سے، پھر تیسرے اور پھر چوتھے آسمان کی دوری اور موٹائی، اندازہ لگائیں کہاں یہ زمین اور کہاں چوتھا آسمان، جسے دیکھ کر تو آنکھ نے کہا کہ یہ پیتل کی تھالی ہے مگر فلاسفہ اور سائنسدانوں نے کہا کہ یہ تو روئے زمین سے سوا تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے۔ جس طرح یہ آسمان کا آفتاب دیکھنے میں چھوٹا معلوم ہوتا ہے مگر کرۂ ارض کو آفتاب سے کوئی نسبت نہیں۔

بس ایسے ہی مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم آسمانِ نبوت کے آفتاب ہیں۔ دیکھنے میں بظاہر بشر معلوم ہوتے ہیں مگر پورے عالمِ بشر کو آفتابِ نبوت سے کوئی نسبت نہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

((وداعیاًالی اللّٰہ باذنہ وسراجاًمنیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

''اے مصطفیٰ ﷺ! تم چمکتے سورج اور روشن چراغ ہو۔!''

حضرات!

آفتاب سے ایک مناسبت اور بھی ملاحظہ فرمایئے! ابھی میں نے عرض کیا کہ جب آفتاب ڈوب رہا ہو تو اسے دیکھئے ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے وہ پیتل کی تھالی ہے، مگر یہ بتایئے کہ ٹھیک بارہ بجے دوپہر میں بھی آپ آفتاب سے آنکھیں ملاسکتے ہیں......؟ یقیناً ایسا کرنے سے آنکھیں خیرہ اور چکاچوند ہوجائیں گی۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ جب آسمانی آفتاب بالکل سر پر ہو تو کوئی اس سے آنکھ ملا کر دیکھ نہیں سکتا، بس ایسے ہی میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم آسمانِ نبوت کے آفتاب ہیں۔ آفتاب کی طرح اگر وہ بے نقاب ہو جائیں تو پھر انہیں کون دیکھ سکتا ہے......؟ اور پھر اس صورت میں ان کے مبعوث ہونے کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے آفتابِ نبوت کو لباسِ بشر میں بھیجا تا کہ دنیا ان کے قریب ہو کر فائدہ اٹھا سکے اور ہدایت پا سکے۔ اسی لیے خدائے قدیر نے فرمایا!

((وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

اے مصطفیٰ ﷺ! تم چمکتے سورج اور روشن چراغ ہو۔!

کہیں دور نہ جایئے! خاندانِ نبوت سے اس کی مثال دیئے دیتا ہوں۔ حضرات! سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ ساتویں پشت کے شہزادے ہیں۔ جب ان کے روئے زیبا کی زیارت نہیں کر سکتے تو بھلا کہیں میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بے نقاب آ جاتے تو کس کی آنکھ ان کا جلوہ دیکھ سکتی......؟

حضراتِ محترم!

آفتاب سے ایک مناسبت اور ملاحظہ فرمایئے! آپ نے کبھی اس کا تجربہ کیا ہوگا کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اگر آپ آفتاب کے سامنے منہ کر کے چلیں تو آپ کا سایہ پیچھے نظر آتا ہے، پیچھے چلتا ہے اور اگر آپ آفتاب سے منہ موڑ کر چلیں تو آپ کا سایہ آپ کے آگے آگے بھاگتا ہے۔ گویا اس میں اشارہ مل رہا ہے کہ اگر تم آفتابِ نبوت کی طرف بڑھو گے تو دنیا سایہ کی طرح تمہارے پیچھے پیچھے دوڑے گی اور اگر کہیں تم نے آفتابِ نبوت سے منہ موڑا تو دنیا کی تلاش میں تم دنیا کے پیچھے پیچھے دوڑو گے اور یہ دنیا تم سے آگے آگے بھاگے گی۔ اگر اس دنیا کو مسخر کرنا چاہتے ہو تو ان کی طرف چلو۔ یہی وہ وجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے۔!

((وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

''اے مصطفیٰ ﷺ! تم چمکتے سورج اور روشن چراغ ہو۔!''

حضراتِ محترم!

آپ سوچتے ہوں گے کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب بن کر آئے تو ابوجہل اور ابولہب کیوں نہ چمکے......؟

حضرات!

آفتاب کا کام تو چمکانا ہے مگر کوئی چمکنا بھی تو چاہے۔!

مثلاً: بہت عرصہ ہوا میں نے پڑھا تھا کہ امریکہ میں سو سو منزل کی عمارتیں ہیں۔ بہرحال عرض یہ کرنا ہے، اب آپ کسی کو اسی سو منزلوں سے زیادہ بڑی عمارت کی آخری منزل کے کمروں میں لے جائیں اور ٹھیک دن کے بارہ بجے وہ شخص آخری منزل کے سب سے بالائی کمرے میں پہنچ جائے مگر وہ کمرے میں جا کر تمام دروازے بند کر لے، تمام کھڑکیوں کو بند کر لے، کالے پردے لٹکا دے، روزن و سوراخ کو بند کر دے تا کہ کسی طرف سے بھی روشنی کی گنجائش نہ رہ جائے۔ مانی ہوئی بات ہے کہ پورا امریکہ چمک رہا ہوگا، ذرہ ذرہ، گلی گلی، کوچہ کوچہ اور محلہ محلہ روشن

Marfat.com

ہو گا مگر اس کمرے میں تاریکی ویسی ہی ہو گی۔!

اب وہ شخص اپنی بدنصیبی کا ماتم کرے یا آفتاب کا شکوہ......؟ کہ دیکھو پورا امریکہ چمک رہا ہے مگر میرا ہی کمرہ تاریک ہے۔

دنیا اس کی گوشمالی کرتے ہوئے کہے گی۔!

''نادان! تیری عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں۔ ارے! آفتاب کی کرنیں تو تیرے کمرے کی دہلیز پر سر پٹک رہی ہیں اور اندر آنے کو مچل رہی ہیں اب تم دروازہ کھولو گے تو وہ اندر آئیں گی، ورنہ! اس میں آفتاب سے کیا شکوہ یہ تو تمہاری غلطی ہے کہ تم نے کمرے کو بند کر رکھا ہے۔!''

بس ایسے ہی آفتابِ نبوت کی ضیاباری وضیاپاشی تو عام ہے مگر ابوجہل وابولہب نے دل کا دروازہ بند کر لیا تھا۔ یہی وہ مناسبت ہے جس کی وجہ سے قرآنِ مجید میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ رہا ہے۔!

((وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ وسراجاً منیراً))

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب)

اے مصطفیٰ ﷺ! تم چمکتے سورج اور روشن چراغ ہو۔!!!

وآخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

☆☆☆

Marfat.com

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی فضیلت

خطبہ:

((نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِهِ الصِّدِّیْقِیْنَ الصَّالِحِیْنَ وَاَتْبَاعِهِ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ))

امابعد

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا!

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا"

(القرآن المجید، پارہ 22، سورۃ نمبر 33 (الاحزاب)، آیت نمبر 56)

ترجمہ: ''بیشک اللہ اوراس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے

میرے معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آقائے دوعالم، حضور پرنور، شافع یوم النشور، آمنہ کے لخت جگر، والضحیٰ کے چہرے والے، واللیل کی حسین زلفوں والے، امام الانبیاء، سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعلمین، محبوب خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

ذی احتشام اسلامی بھائیو!

جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھے تو فرشتے تا قیامت اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے آپ سب ذرا میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

Marfat.com

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول الله
وعلی الك واصحابك یاسیدی یا حبیب الله
الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یانبی الله
وعلی الك واصحابك یاسیدی یاخاتم النبیین
اللھم صل علی سیدناومولانا محمد
وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام
طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سروقامت پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یار ارم تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب وزینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
نور عین لطافت پہ الطف درود

Marfat.com

زیب وزین نظافت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
فضل پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب وزینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب ونزہت پہ لاکھوں سلام
شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام
ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

شبنم باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام
خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ذی وقار اسلامی بھائیو!

علمائے نفسیات نے ایک قاعدہ ذکر کیا ہے کہ جب کسی انسان کو کسی کام کی طرف رغبت دلانی مقصود و مطلوب ہوتی ہے تو اس امر اور کام کے منافع اور فوائد بیان کئے جاتے ہیں اور اسکی عظمت کو واضح کیا جاتا ہے تاکہ لوگ منافع کی تحریص اور فوائد کے حصول کی خاطر اس کام کی طرف خوب راغب ہوں۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اس امر اور کام کے کرنے والی عظیم ہستیوں اور شخصیتوں کا اعلیٰ نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تاکہ لوگ ان اعلیٰ شخصیات کے اعلیٰ نمونہ کو دیکھ کر انکی تقلید و پیروی کرنے لگیں۔

یہ دوسرا قاعدہ پہلے سے زیادہ اعلیٰ، بہتر، مفید اور نتیجہ خیز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کی اتنی فضیلت ہے کہ خالقِ دو جہاں ﷻ اپنا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اور اپنے فرشتوں کا فعل بطورِ نمونہ پیش فرماتے ہوئے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"

(القرآن المجید، پارہ 22، سورۃ نمبر 33 (الاحزاب)، آیت نمبر 56)

ترجمہ: "بیشک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

مثال کے طور پر کوئی بادشاہِ وقت اپنے ملک و سلطنت میں ایک کام رائج کرنا چاہتا ہے اور اس کے رواج کو بہت محبوب رکھتا ہے تو اپنی رعایا کو اس کام کے کرنے کا اس طرح حکم دیتا ہے:

"لوگو! یہ کام میں خود کرتا ہوں اور میرے وزیر، مشیر اور ارکانِ سلطنت بھی یہ کام کرتے ہیں لہٰذا تم بھی یہ کام کرو۔"

اس اعلان سے غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بڑے ذوق و شوق سے وہ کام کریں۔ اللہ رب العالمین ﷻ کی رضا تھی کہ مسلمان میرے محبوبِ مکرم ﷺ پر درود و سلام کے گجرے نچھاور کیا کریں اس لیے فرمایا!

"مسلمانو! میں بادشاہِ حقیقی ہوں، تمام عیوب سے پاک ہوں، میں خود اور میرے مقرب فرشتے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں لہٰذا اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب و معظم نبی پر درود و سلام بھیجو۔"

Marfat.com

بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

محترم ومکرم سامعین!

خالق اور مخلوق کے اعمال کے درمیان زمین وآسمان کا بُعد (دوری) ہے۔ مثلاً ہمارے اعمال، کھانا، پینا، سونا، جاگنا، مرنا، جینا، نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا وغیرہ ہیں اور خالق ان سے پاک ہے۔ رب العالمین جل جلالہ کے کام، زندہ کرنا، مارنا، روزی دینا، بیمار کرنا، صحت دینا، بارش برسانا وغیرہ ہیں جو مخلوق نہیں کرسکتی، مگر ان سب کاموں میں ایک کام ایسا بھی ہے جو ربِ کریم تبارک وتعالیٰ کا بھی ہے اور مخلوق کا بھی، یعنی نبی پاک ﷺ پر درود بھیجنا۔ کام ایک ہی ہے چہ جائیکہ ہمارا بھیجنا اور طرح ہے، اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا بھیجنا اس طرح ہے جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ آیتِ کریمہ میں درود شریف کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی کی گئی ہے، ملائکہ کی طرف بھی اور عام مومنین کی طرف بھی۔ یعنی خالق کی طرف بھی اور مخلوق کی طرف بھی۔

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ'' جملہ اسمیہ ہے اور اس سے پہلے کلمہ اِنَّ ہے۔ اِنَّ تب لایا جاتا ہے جب مخاطب منکر یا متردد فی الحکم ہو۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے ازلی وابدی علم سے جانتا تھا کہ ایسے لوگ پیدا ہونگے جو اپنے آپ کو میرے محبوب ﷺ کی امت میں شامل کریں گے لیکن درود شریف پڑھنے سے کترائیں گے اور متردد فی الحکم ٹھہریں گے، اس لئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اِنَّ کا جملہ استعمال فرمایا۔

علماء فرماتے ہیں کہ لفظِ اِنَّ استعمال فرمانے کا ایک اور عجیب وغریب نقطہ یہ ہے کہ ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ'' میں اِنَّ حکم کے اہتمام کے لئے آیا ہے یعنی نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا ایسا مہتم بالشان امر ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اسکے فرشتے بھی نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں۔

اِنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہے اور اسکی خبر یُصَلُّوْنَ جملہ فعلیہ ہے جو کہ استمرار (ہمیشگی) کا فائدہ دیتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ رب العالمین جل جلالہ کی رحمت وعنایت اپنے حبیب ﷺ پر روز بروز بڑھتی ہی رہتی ہے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

((وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی o وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی))

(القرآن المجید، پارہ 30، سورۃ نمبر 93 (الضحیٰ)، آیت نمبر 4-5)

ترجمہ: ''اور یقیناً آپ کی بعد والی ساعت پہلی ساعت سے بہتر ہے اور یقیناً قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔''

بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے

Marfat.com

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ذی احترام دینی بھائیو!

یہ بزرگی اوراعزاز آدم علیہ السلام کے اس اعزاز واکرام سے اعظم اور بڑھ کر ہے جو کہ ان کو سجدۂ ملائکہ عظام سے حاصل ہوا، کیونکہ وہ سجدہ کیا گیا اور بات ختم ہوئی، لیکن نبی کریم ﷺ کے لئے یہ اعزاز واکرام ہمیشہ جاری وساری رہے گا کہ آپ کا رب ﷻ، فرشتے اور آپ کی امت آپ ﷺ پر ہمیشہ درود وسلام بھیجتی رہے گی۔

درود شریف کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے اور اسکی عظمت اللہ تعالیٰ ﷻ کے ارشاد ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ'' (بیشک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانوالے نبی پر) سے واضح ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ درود وسلام پڑھنے کے اور بھی بہت سارے فوائد ہیں:

فائدہ نمبر 1: اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کی فرمانبرداری اور تعمیلِ حکم۔

فائدہ نمبر 2: اللہ عزوجل کے ساتھ درود میں موافقت۔ (چہ جائیکہ ہمارا درود سلام، دعا اور سوال ہے اور اللہ تعالیٰ ﷻ کا درود ثناء وشرف ہے۔)

فائدہ نمبر 3: درود خوانی میں فرشتوں کے ساتھ موافقت۔

فائدہ نمبر 4: ایک بار درود پڑھنے والے پر دس بار رحمت کا نازل ہونا۔

فائدہ نمبر 5: ایک بار درود پڑھنے سے دس گناہوں کا مٹنا۔

فائدہ نمبر 6: درود دعا کی قبولت کا باعث ہے۔

فائدہ نمبر 7: درود خوانی رسول اللہ ﷺ کی شفاعت پانے کا سبب ہے۔

فائدہ نمبر 8: درود شریف گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

فائدہ نمبر 9: درود شریف سے بندہ کے رنج وغم دور ہوتے ہیں۔

فائدہ نمبر 10: درود قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے قریب تر ہونے کا سبب ہے۔

فائدہ نمبر 11: تنگ دست کے لیے درود شریف قائم مقام صدقہ ہے۔

فائدہ نمبر 12: قضاءِ حاجات کا وسیلہ ہے۔

فائدہ نمبر 13: اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فرشتوں کی دعائے مغفرت کے حصول کا سبب ہے

فائدہ نمبر 14: درود خواں کے لیے درود شریف دل کو پاک کرنے والا ہے۔

فائدہ نمبر 15: برائی سے روکنے اور اچھے کام کی ترغیب دینے والا ہے۔

فائدہ نمبر 16: موت سے پہلے بندہ کو جنت کی بشارت مل جانے کا سبب ہے۔

فائدہ نمبر 17: قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا سبب ہے۔

فائدہ نمبر 18: رسول اللہ ﷺ صلوۃ وسلام پڑھنے والے کو جواب عطا فرماتے ہیں۔

فائدہ نمبر 19: بھولی چیز کو یاد دلاتا ہے۔

Marfat.com

فائدہ نمبر 20: درود شریف سے مجلس پاکیزہ و پاک ہو جاتی ہے۔

فائدہ نمبر 21: درود شریف پڑھنے سے بندہ رسول اللہ ﷺ کی بددعا سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

فائدہ نمبر 22: درود شریف سے فقر و تنگدستی دور ہوتی ہے۔

فائدہ نمبر 23: درود شریف کی بدولت بخیلی کی عادت انسان سے دور ہو جاتی ہے اور وہ بہت سارے جرائم سے محفوظ رہتا ہے۔

فائدہ نمبر 24: درود شریف درود خواں کو جنت کے راستے پر چلاتا ہے۔

فائدہ نمبر 25: درود شریف پڑھنے والا جنت کا راستہ نہیں بھولے گا۔

فائدہ نمبر 26: جس مجلس میں درود شریف پڑھا جائے وہ قہرِ خداوندی سے محفوظ رہتی ہے

فائدہ نمبر 27: اگر کوئی کام درود پڑھ کر شروع کیا گیا تو یہ اسکے مکمل ہونے کا سبب ہے۔

فائدہ نمبر 28: درود شریف بندہ کے لیے پلِ صراط پر روشن نور ہوگا۔

فائدہ نمبر 29: درود خواں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

فائدہ نمبر 30: درود شریف زیارتِ مصطفیٰ کریم ﷺ کا سبب ہے۔

فائدہ نمبر 31: جو کثرت سے درود پڑھتا ہے رسول اللہ ﷺ کو اس سے محبت ہو جاتی ہے

فائدہ نمبر 32: درود خوانی پلِ صراط پر ثابت قدم رہنے کا سبب ہے۔

بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ذی احتشام سامعین!

یہ تمام فوائد احادیث میں مرقوم ہیں۔ ان احادیث میں سے چند ایک ملاحظہ فرمائیں:

((''حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حَجَرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ا مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا''))

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود (رحمت) بھیجتا ہے۔''

درود پاک کی کیا ہی فضیلت ہے کہ جو ایک بار پڑھتا ہے تو اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کی رحمتوں کا دس بار نزول ہوتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے تو ایک ہی درود پاک اور ایک ہی رحمت دنیا جہاں کے لیے کافی ہے چہ جائیکہ ایک بار درود پڑھنے سے دس بار رحمتیں نازل ہوں۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ حضرات جن کا وظیفہ

Marfat.com

لاکھوں بار درود شریف پڑھنا ہے۔

ایک اور حدیث مبارک میں ہے:

(("رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا وَّکَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ"))

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود (رحمت) بھیجتا ہے اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(("مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً"))

ترجمہ: "جو شخص نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے اس آدمی پر ستر مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔"

بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

اس حدیثِ مبارک میں ایک بار درود پڑھنے کے بدلے میں ستر اللہ تعالیٰ کا رحمت بھیجنا آیا ہے اور سابقہ روایات میں دس مرتبہ کا لفظ آیا ہے۔ اسکے متعلق بعض علماء نے ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انعامات واحسانات امتِ مسلمہ پر روز بروز افزوں رہتے ہیں اس لیے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نے دس کا وعدہ فرمایا ہے اور پھر ستر کا۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ کمیِ ثواب اور زیادتیِ ثواب اشخاص اور احوال کے اعتبار سے ہے یعنی جس قدر محبت واخلاص سے درود پڑھا جائے ثواب زیادہ ہوگا اور بعض حضرات نے فرمایا کہ ستر مرتبہ والی روایات جمعہ کے دن کے ساتھ خاص ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے روز ستر گنا ہوتا ہے اور اسی لیے حجِ اکبر ستر حجوں کے برابر ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(("قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشَرَ صَلَوٰتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشَرَ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشَرَ دَرَجَاتٍ"))

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود (رحمت) بھیجتا ہے، اسکی دس خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔"

اس حدیثِ پاک میں دس رحمتوں کے نزول کے علاوہ یہ خوشخبری بھی سنائی گئی ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے

Marfat.com

دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

قابل صداحترام سامعین!

درود شریف کی بڑی ہی فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک راستہ پر موجود تھے کہ ہم نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ اونٹ کی مہار پکڑ کر آ رہا ہے وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آ کر کھڑا ہو گیا اور ہم اس کے گرد جمع ہو گئے، اس نے عرض کیا!

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ"

حضور ﷺ نے اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا!

"تو نے صبح کیسے کی؟"

اس پر اس کا اونٹ بلبلایا اور ایک آدمی آیا بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اونٹ کا نگہبان ہے۔ اس نے آتے ہی کہا!

یارسول اللہ ﷺ اس اعرابی نے اونٹ چوری کیا ہے۔ اس کے ساتھ گواہ بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس پر اونٹ کچھ دیر تک بلبلاتا رہا حضور ﷺ نے اس اونٹ کو خاموش کر دیا۔ حضور ﷺ نے اس الزام لگانے والے سے فرمایا!

اونٹ نے گواہی دی ہے کہ تو جھوٹا ہے۔

وہ آدمی اپنے دعوے سے دست بردار ہو گیا اور حضور ﷺ اس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا!

"جب تو میرے پاس آیا تو تو نے اپنی زبان سے کیا کہا۔؟"

اس نے عرض کیا!

"میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں میں نے کہا!

(("اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَاتَبْقٰى صَلٰوةٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَاتَبْقٰى بَرَكَةٌ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَاتَبْقٰى سَلَامٌ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَاتَبْقٰى رَحْمَةٌ"))

ترجمہ: "اے اللہ! محمد ﷺ پر درود بھیج یہاں تک کہ درود باقی نہ رہے، اے اللہ! محمد ﷺ پر برکت فرمایا یہاں تک کہ برکت باقی نہ رہے، اے اللہ! محمد ﷺ پر سلام فرما یہاں تک کہ سلام باقی نہ رہے، اے اللہ! محمد ﷺ پر رحم فرما یہاں تک کہ رحمت باقی نہ رہے۔"

Marfat.com

یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا!

یہی وجہ ہے کہ اونٹ نے تیری برأت کی گواہی دی ہے اور ملائکہ نے آسمان کے کناروں کو بھر دیا۔ (یعنی ملائکہ کی کثیر تعداد یہ درود پڑھنے کی وجہ سے تیری زیارت کر رہی ہے)

بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

محترم بھائیو!

درود شریف کفارسیئات بھی ہے، یعنی اس کے پڑھنے سے گناہ دُھل جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((”مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْعَصْرِیَوْمَ الْجُمُعَۃِفَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَّکَانِھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وسَلِّمْ تَسْلِیْماثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ عَاماوَکُتِبَ لَہٗ عِبَادَۃَثَمَانِیْنَ سَنَۃً“))

ترجمہ: جس نے جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسی مرتبہ یہ درود پاک پڑھا ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وسَلِّمْ تَسْلِیْماً“، تو اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اسکے نامہ اعمال میں اسی سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔“

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ درود شریف کی بہت زیادہ برکات ہیں اور حضور ﷺ نے بہت سارے درود شریف ذکر کر کے انکے فضائل بتائے ہیں جو اتنے کثرت کے ساتھ وارد ہیں کہ انکو احاطۂ تحریر میں لانا مشکل ہے۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

”جس نے یہ درود پڑھا: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍفِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ“ وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جس نے خواب میں میرا دیدار کیا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور میں اس کی شفاعت کروں گا اور وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو جہنم پر حرام کر دے گا۔“

بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

محترم سامعین!

درودوسلام رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں پیش کیا جاتا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اس کو ہماری طرف سے قبول فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((''اکثروالصلوٰۃعلی نبیکم کل یوم جمعۃفانی اشھدھامنکم فی کل جمعۃ''))

ترجمہ: ''تم جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درودوسلام پیش کیا کرو کیونکہ بروز جمعہ وہ (تمہارادرودوسلام خصوصی طور) مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

محترم بھائیو!

مجھے یقین ہے کہ جو کوئی بھی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درودوسلام پڑھتا ہے تو فرشتہ بارگاہ آقا ﷺ میں اس کا نام پکار کر کہتا ہے:

''اے مصطفیٰ کریم ﷺ! آپ کے فلاں امتی نے فلاں جگہ بیٹھ کر آپ پر درودوسلام پڑھا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کو تمام مخلوق کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ وہ فرشتہ میرے روضۂ انور پر قیامت کے دن تک کھڑا ہے۔ میری امت کا کوئی شخص جب مجھ پر درودسلام پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ اس شخص اوراس کے والد کا نام لے کر کہتا ہے کہ اے محمد ﷺ! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پڑھا ہے۔''

کتنی شان ہے اس مسلمان کی جس کا نام بارگاہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں لیا جاتا ہے۔

ذی وقار اسلامی بھائیو!

اللہ رب العزت درودوسلام پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر اس کی بخشش فرما دیتا ہے اور اسے غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((''الصلوۃعلی النبیامحق للذنوب من الماء البارد للنار والسلام علیہ افضل من عتق الرقاب''))

ترجمہ: ''مجھ پر درود پڑھنا گناہوں کو اس طرح ختم کرتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو ختم کردیتا ہے اور مجھ پر سلام پڑھنا ایک غلام کو آزاد کرنے سے زیادہ اجروثواب کا باعث ہے۔''

ذی احتشام سامعین!

جو مومن اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ پر درودوسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کسی کا محتاج نہیں کرتا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

Marfat.com

(("من صلی علی یوم خمس مائۃمرۃ لم یفتقر ابداً"))

ترجمہ: "جوشخص روزانہ مجھ پر پانچ سومرتبہ درود پڑھے وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔"

محترم بھائیو!

جومسلمان میرے آقاصلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

(("ان للّٰہ تعالیٰ ملائکۃسیاحین فی الارض یبلغوننی عن امتی السلام فاذاصلی احدعلی من امتی فی الیوم مائۃمرۃ قضیٰ اللہ مائۃحاجۃسبعین منہافی الاخرۃوثلاثین فی الدنیا"))

ترجمہ: "بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین میں سیر کرنے والے فرشتوں کی ایک جماعت بنائی ہے جن کا کام یہ ہے کہ وہ میری امت کی طرف سے مجھ کو سلام پہنچاتے ہیں۔ جب میرے غلاموں میں سے کوئی شخص دن میں مجھ پر سومرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سوحاجتیں پوری فرماتا ہے، جن میں سے ستر حاجتیں آخرت میں اور تیس حاجتیں دنیا میں پوری ہوں گی۔"

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جو شے تیری نگاہ سے گزرے درود پڑھ
ہر جز و کل ہے مظہرِ انوارِ مصطفیٰ ﷺ
بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے

قابلِ صداحترام دینی بھائیو!

جوشخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی ڈیوٹی لگادیتا ہے کہ وہ میرے نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھنے والوں پر سلام بھیجتے رہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

(("من صلی علی تعظیماجعل اللہ تعالیٰ من تلک الکلمۃملکاً لہ جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب ورجلاہ تحت الارض وعنقہ ملتویۃتحت العرش یقول اللہ تعالیٰ لہ صل صل علی عبدی کماصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی علیہ الی یوم القیامۃ"))

ترجمہ: "جوشخص مجھ پر میری عظمت کے پیش نظر درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کی برکات سے ایک فرشتہ پیدافرماتا ہے۔ اس فرشتے کے دوپَر ہوتے ہیں، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، اس کے دونوں پاؤں زمین کے نیچے اور اس کی گردن عرش کے ساتھ ٹکرارہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فرشتے سے فرماتا ہے کہ"تو اس شخص پر سلام ورحمت کی دعاکر جس طرح اس نے میرے نبی پر درود وسلام پڑھا ہے۔

Marfat.com

''پھر وہ فرشتہ قیامت تک اس آدمی کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا مانگتا رہتا ہے۔''

ذی احترام سامعین!

جو شخص رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے چہ جائیکہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((''من صلی علی فی کل جمعۃ مائۃ مرۃ غفر اللہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر''))

ترجمہ: ''جو مومن ہر جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے، اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

جو شے تیری نگاہ سے گزرے درود پڑھ
ہر جز و کل ہے مظہرِ انوارِ مصطفیٰ ﷺ
بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے

میرے پیارے پیارے اسلامی بھنو!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو کوئی بھی امتی حضور نبی کریم پر درود و سلام پڑھتا ہے وہ جنت کے حسین ترین درختوں کا پھل کھائے گا۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''بیشک جنت میں ''حواب'' نامی ایک درخت ہے، جس پر سیب سے بڑے، انار سے چھوٹے، شہد سے زیادہ میٹھے، دودھ سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم پھل لگے ہوئے ہیں۔''

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا!

یا رسول اللہ ﷺ! ان پھلوں کو کون کھائے گا۔؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((''من سمع اسمی فصلی علی فھو یا کلھا''))

ترجمہ: ''جس مسلمان نے میرا نام سنا اور پھر مجھ پر درود پڑھا تو وہ اس درخت کے پھل کھائے گا۔''

قابلِ صد احترام سامعین!

جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام پڑھتا ہے وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ نزدیک ہوگا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((''ان اولیٰ الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوٰۃ''))

ترجمہ: ''بیشک قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر بکثرت درود پڑھے۔''

Marfat.com

ذی احترام وذی وقار دینی بھائیو!

جومسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے، اگرچہ اس کے گناہ بے شمار ہی کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا!

((”من صلی علی یوم الجمعة ثمانین مرة غفرت له ذنوب ثمانین سنة“))

ترجمہ: ”جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اسی مرتبہ درود پڑھا اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

محترم سامعین!

جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے وہ بڑی متبرک ہوتی ہے اور اس مجلس سے اٹھنے والی خوشبو دار ہوا آسمان پر بھی پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((”مامن مجلس یصلی فیه علی محمد الا قامت منه رائحة طیبة حتیٰ تبلغ عنان السماء فتقول الملائکة هذه رائحة مجلس صلی فیه علیٰ محمد“))

ترجمہ: ”جس مجلس میں مجھ (محمد ﷺ) پر درود پڑھا جائے تو اس مجلس سے ایک پاکیزہ قسم کی ہوا چلتی ہے جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچتی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس مجلس کی پاکیزہ ہوا ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا گیا۔“

جو شے تیری نگاہ سے گزرے درود پڑھ
ہر جز و کل ہے مظہرِ انوارِ مصطفیٰ ﷺ
بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے

ذی احتشام اسلامی بھائیو!

آپ کو معلوم ہوگا کہ جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھے تو فرشتے تا قیامت اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((”ان الله تعالیٰ خلق بحرا من نور تحت العرش ثم خلق ملکا له جناحان احدهما بالمشرق والاخر بالمغرب وراسه تحت العرش ورجلاه تحت الارض السابعة فاذا صلی العبد علی فی شهر شعبان امر الله تعالیٰ ذلك الملك ان یغمس فی ماء الحیاة فیغمس ذلك الملك ثم یخرج منه فینفض جناحیه فیقطر من کل ریشة قطرات فیخلق الله تعالیٰ من کل قطرة ملکا یستغفر له الی یوم القیامة“))

ترجمہ: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک نور کا سمندر پیدا فرمایا۔ پھر دو بازوؤں والا فرشتہ

Marfat.com

تخلیق فرمایا۔اس فرشتہ کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے۔اس کا سر عرش کے نیچے اور دونوں پاؤں ساتویں زمین سے بھی نیچے ہیں۔جب کوئی مسلمان شعبان المعظم کے مہینے میں مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ وہ ماءِ حیات میں غوطہ لگائے۔وہ فرشتہ اس سمندر میں غوطہ لگاتا ہے پھر جب باہر نکلتا ہے تو اپنے بازوؤں کو جھاڑتا ہے تو اس کے ہر ایک پر سے قطرات ٹپکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر ایک قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت کے دن تک اس درود پڑھنے والے مسلمان کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہتا ہے۔"

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

جو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں اور جس کے لیے فرشتے دعا مانگیں یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے۔!

"اے محمد ﷺ! جو شخص آپ پر صلوۃ وسلام پڑھتا ہے ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جس کے لیے فرشتے استغفار کریں وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔"

محترم سامعین!

جو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں، جبرائیل علیہ السلام اسے پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزاریں گے، اسرافیل علیہ السلام اسے حوضِ کوثر سے جام پلائیں گے، میکائیل علیہ السلام اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں گے اور عزرائیل علیہ السلام اس کو تکلیف دیئے بغیر اس کی روح کو نکالیں گے۔چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

میرے پاس حضرت جبرائیل، اسرافیل، عزرائیل اور میکائیل علیہم السلام آئے۔پس جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا!

"یارسول اللہ ﷺ! جو شخص آپ ﷺ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط سے گزار دوں گا۔"

میکائیل علیہ السلام نے عرض کیا!

"یارسول اللہ ﷺ! جس نے آپ ﷺ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھا میں اسے آپ ﷺ کے حوض سے پانی پلاؤں گا۔"

اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا!

"یارسول اللہ ﷺ! جس نے آپ ﷺ پر دس مرتبہ درود پڑھا تو میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کروں گا اور میں اس وقت تک سر نہیں اٹھاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ اسے بخش نہ دے گا۔"

حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا!

"یارسول اللہ ﷺ! جس نے آپ ﷺ پر دس مرتبہ درود پڑھا میں اس کی روح کو ایسے قبض کروں گا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح طیبہ کو قبض کرتا ہوں۔"

Marfat.com

جو شے تیری نگاہ سے گزرے درود پڑھ
ہر جز و کل ہے مظہرِ انوارِ مصطفیٰ ﷺ
بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے

قابل صداحترام اسلامی بھائیو!

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلیں آسان فرما دیتا ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

قیامت کے دن وہ شخص اپنی مصیبتوں سے جلدی نجات پانے والا ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے گا۔

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

جو مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتا ہے اس کی دعا جلد قبول ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک حجاب اور پردہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ مجھ پر درود پڑھا جائے، پس جب مجھ پر درود پڑھا جاتا ہے تو وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دعا آسمانوں میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر درود نہ پڑھا جائے تو دعا لوٹا دی جاتی ہے۔''

ذی احتشام دینی بھائیو!

جو مسلمان صبح اور شام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود و سلام پڑھتا ہے وہ قیامت کے دن رنج والم سے محفوظ ہوگا اور اسے انبیاء واصدقاء کا ساتھ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

جس شخص نے صبح اور شام کو دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو بہت بڑے رنج سے محفوظ رکھے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگ انبیاء اور اصدقاء کے ساتھ ہوگا۔

محترم سامعین!

جو مسلمان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر انعامات کی بارش فرما دیتا ہے، فرشتے اس کے لیے دعائے بخشش مانگتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

جب کوئی مومن مجھ پر درود پڑھتا ہے تو ملک الموت اس درود کو لے کر اللہ تعالیٰ کے اذن کے ساتھ میری قبرِ انور تک اسے پہنچاتا ہے، پھر وہ فرشتہ مجھ سے کہتا ہے:

''اے محمد ﷺ! بے شک آپ کی امت میں سے فلاں شخص نے آپ ﷺ پر درود پڑھا ہے۔''

میں اس فرشتے سے کہتا ہوں:

''میری طرف سے اس درود پڑھنے والے شخص پر دس رحمتیں پہنچادو اور اسے جا کر کہو کہ تیرے لیے تیرے نبی شفاعت حلال ہوگئی۔''

Marfat.com

پھر وہ فرشتہ اوپر کی طرف چڑھنا شروع کرتا ہے یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔ پس وہ عرض کرتا ہے:

''اے میرے رب! بیشک فلاں بن فلاں نے تیرے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''میری طرف سے اس تک دس رحمتیں پہنچا دو۔''

پھر اللہ تعالیٰ درود کے ہر حرف سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ اس فرشتے کے تین سو ساٹھ سر ہوتے ہیں اور ہر ایک سر میں تین سو ساٹھ چہرے اور ہر ایک چہرے میں تین سو ساٹھ منہ اور ہر ایک منہ میں تین سو ساٹھ زبانیں ہوتی ہیں۔ وہ فرشتہ ہر ایک زبان کے ساتھ کلام کرتا ہے اور تین سو ساٹھ طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتا ہے اور قیامت تک اس کا ثواب اس آدمی کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا ہوتا ہے۔

محترم بھائیو!

درود وسلام نہ پڑھنے کا بہت گناہ ہے اور احادیث میں اس پر بہت سی تنبیہ و وعید آئی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک مرفوع حدیث مروی ہے:

''تین آدمی قیامت کے دن میرا چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے: ماں باپ کا نافرمان، میری سنت کا تارک اور جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

خدا کا ذکر کریں ذکر مصطفیٰ نہ کریں

ہمارے منہ ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

علامہ ابن حجر ہیثمی اپنی کتاب الزواجر میں وہ تمام احادیث جو درود چھوڑنے والے کے لیے تنبیہ و وعید ہیں، بیان کرنے اور نبی کریم علیہ السلام کا نام نامی سن کر درود نہ بھیجنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''یہ تمام احادیث اپنے مقصد پر صراحۃً دلالت کرتی ہیں (کہ درود شریف واجب ہے) کیونکہ ان احادیث میں نبی کریم علیہ السلام نے ترک درود پر شدید وعید فرمائی ہے۔ مثلاً: جہنم جانا اور جبریل علیہ السلام اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار بددعا کرنا کہ وہ رحمت الٰہی سے دور ہو، روسیاہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ذلیل حقیر ہو، ناک گرد آلود ہو، اس کو بخیل قرار دینا بلکہ تمام لوگوں سے بڑھ کر بخیل بتانا یہ تمام سخت ترین وعیدیں ہیں جن کا اقتضاء یہ ہے کہ ترک درود گناہ کبیرہ ہے، لیکن یہ سب اس وقت ہے جب تمام شافعیہ، مالکیہ، حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک لیا جائے کہ جب بھی نبی کریم علیہ السلام کا نام سنے آپ پر درود بھیجنا واجب ہے، ان احادیث کا صریح مفہوم یہی بنتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ قول ان بزرگوں سے پہلے کے سلف صالحین کے اجماعی مسلک کے خلاف ہے کیونکہ وہ نماز کے علاوہ درود شریف کو مطلقاً واجب نہ مانتے تھے۔ اب جو لوگ وجوب کے قائل ہیں ان کے مسلک کے مطابق تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کا اسم گرامی سن کر درود نہ بھیجنا گناہ کبیرہ ہے، لیکن اکثریت کے مسلک عدم وجوب کو لیا جائے تو ان احادیث صحیحہ کے ہوتے ہوئے اس سوال کا جواب مشکل ہو جاتا ہے کہ جب درود شریف واجب نہیں تو نہ پڑھنے پر یہ سخت وعیدیں

Marfat.com

کیسی؟ یا اللہ! کیا جواب دیں۔؟ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب ترک درود ایسی وجہ سے ہو جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کا شائبہ پایا جائے۔ مثلاً: حضور ﷺ کا اسم گرامی سن کر اس لئے درود نہیں پڑھتا کہ حرام کھیل کود میں مصروف ہے، اس ہیئت اجتماعیہ کو دیکھ کر یہ کہنا حقیقت سے کچھ بعید نہیں کہ اب نبی کریم علیہ السلام کے حق کے ساتھ قبح اور سوء ادبی مل گئی ہے اور اس صورت میں ترک درود گناہ اور فسق ہے، اب یہ بات واضح ہوگئی کہ ان احادیث میں اور اقوال آئمہ میں کوئی تعارض نہیں' اس بات پر غور کریں کیونکہ یہ معمولی بات نہیں اور مجھ کو معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کسی نے اس سے خبردار کیا ہو بلکہ ادنیٰ اشارہ بھی کیا ہو۔''

جو شے تیری نگاہ سے گزرے درود پڑھ
ہر جز و کل ہے مظہرِ انوارِ مصطفیٰ ﷺ
بھیجتا رہ سلام ان کی خدمت میں تُو
تیرا پیغام تو ان کو ملتا رہے

محترم سامعین!

خدا کا ذکر کریں ذکر مصطفیٰ نہ کریں
ہمارے منہ ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''منبر لاؤ!''

ہم نے منبر حاضر کیا۔ جب آپ پہلی سیڑھی پر چڑھے، فرمایا:

''آمین!''

پھر دوسری سیڑی پر چڑھے، فرمایا:

''آمین!''

پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے، فرمایا:

''آمین!''

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے، ہم نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے نہیں سنی۔''

فرمایا:

''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے انہوں نے کہا: جو شخص رمضان کو پائے اور مغفرت حاصل نہ کرے وہ رحمت سے دور ہو، میں نے کہا: آمین! جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: جس آدمی کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے وہ رحمت الٰہی سے دور ہو۔ میں نے کہا: آمین! جب میں منبر کی تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: جس شخص نے بڑھاپے میں ماں' باپ

Marfat.com

دونوں کو یا ان میں سے ایک کو پایا اور پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا، وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو۔ میں نے کہا: آمین!''

اس روایت کو حاکم نے مستدرک میں نقل کیا اور کہا:

''اس کی اسناد صحیح ہیں۔''

ابن حبان نے اپنے ''ثقاۃ وصحیح'' میں، طبرانی نے کبیر میں، امام بخاری نے اپنی برالوالدین میں اور اسماعیل القاضی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور سمویہ نے اپنے فوائد میں روایت کیا۔

ضیاء المقدسی نے فرمایا:

''اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔''

اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں مالک بن الحویرث سے روایت کیا اور طبرانی نے کعب کی روایت میں ''بعد'' کی بجائے لفظ ''فـابـعـده الله'' نقل کیا ہے (اللہ اس کو رحمت سے دور کرے) اسی حدیث کو ابن ابی شیبہ اور بزار نے اپنی اپنی مسند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی اس لفظی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے:

''اس شخص کی ناک گردآلود ہو جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے میں پایا اور اپنی بخشش نہ کروا سکا۔''

امام بخاری نے ادب المفرد میں اور طبری اور دارقطنی نے ان الفاظ میں یہ روایت نقل کی ہے:

''شقی عبد''

وہ شخص بدبخت ہے۔''

ایسے الفاظ ایک دوسرے طریق سے مروی ہیں جن کو طبرانی ابن السنی اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے:

''دخل النار''

''آگ میں داخل ہو وہ شخص۔''

بزار اور طبرانی نے اسی حدیث کو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

''رغم انف رجل''

''اس آدمی کی ناک گردآلود ہو جائے۔''

بزاز ہی نے یہ روایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے نقل کی ہے:

''فابعده الله واسحقه''

''اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے۔''

یہی الفاظ طبرانی، عبدالوہاب اور ابوطالب المخلص نے نقل کئے ہیں اور طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صرف:

''ابعده الله''

کے الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔ طبرانی نے یہی روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔ اسی حدیث کو اسحاق بن راہویہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، یہی حدیث ابن خزیمہ اور ابن حبان نے

Marfat.com

اپنی اپنی صحیح میں، امام بخاری نے الادب المفرد میں، ابویعلی نے اپنی مسند اور بیہقی نے الدعوات میں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے:

((فلم يغفرى له فدخل النار فابعده الله))

''اس کی مغفرت نہ ہو، وہ آگ میں داخل ہو، اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے۔''

اور اسی روایت کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ترمذی اور امام احمد نے ان الفاظ سے ذکر کیا ہے:

((رغم انف رجل))

انہی سے یہ روایت ابن ابی عاصم نے دو طریق سے نقل کی ہے۔ایک میں یہ الفاظ ہیں:

((رغم الله انف رجل))

''اللہ اس شخص کی ناک گرد آلود کرے۔''

دوسرے میں یہ الفاظ ہیں:

((شقيٰ امرو او تعس امرو ذكرن عنده فلم يصل عليك))

''وہ شخص بد بخت ہے یا وہ شخص ہلاک ہو جائے جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔''

تیمی نے بھی یہ حدیث انہی الفاظ سے اپنی ترغیب میں نقل کی ہے اور یہی حدیث دار قطنی، بزار اور دقیقی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے:

((رغم انف امری))

یہی حدیث بزار، طبرانی، ابن ابی عاصم، جعفر فریابی، عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے:

((فابعده الله ثم ابعده))

''اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے، پھر اور دور کرے۔''

اسی طرح یہ روایت فریابی نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

خدا کا ذکر کریں ذکر مصطفیٰ نہ کریں
ہمارے منہ ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

معزز بھائیو!

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بد بخت ہے۔''

اس کو ابن السنی نے نقل کیا ہے، اسی کو طبری نے ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

((شقى عبد ذكرت عنده فلم يصل على))

''جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، وہ بد بخت ہے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے:

Marfat.com

''جولوگ کسی مجلس میں بیٹھیں، نہ تو اللہ کا ذکر کریں نہ اس کے نبی پر درود بھیجیں، وہ اگرچہ جنت میں چلے جائیں، جب درود شریف کا ثواب دیکھیں گے یہ حسرت باقی رہے گی۔''

اس کو بیہقی وغیرہ نے بیان کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محترم سامعین!

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ السلام کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہاں بھی لوگ جمع ہوں، پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی علیہ السلام پر درود بھیجے بغیر متفرق ہو جائیں وہ (قیامت) کو مردار سے زیادہ بدبودار ہو کر اٹھیں گے۔''

اس کو طیالسی وغیرہ نے روایت کیا۔ اس کے رجال مسلم کی شرط پر صحیح کے رجال ہیں۔

خدا کا ذکر کریں ذکر مصطفیٰ نہ کریں
ہمارے منہ ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

میرے معزز سامعین!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مجھ پر درود نہ بھیجے اس کا کوئی دین نہیں۔''

اس کو محمد بن صمدان مروزی نے نقل کیا ہے۔

ابوسعد الواعظ کی کتاب ''شرف المصطفیٰ'' میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں، سوئی گم ہو گئی اور چراغ بجھ گیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کی نورانیت سے مکان جگمگا اٹھا، پس ان کو سوئی مل گئی۔ سو وہ بولیں:

''یارسول اللہ! آپ کا چہرہ انور کتنا روشن ہے۔!''

فرمایا:

''بربادی ہے اس کے لئے جو قیامت کے دن مجھے نہ دیکھے۔''

انہوں نے پوچھا:

''آپ کو کون نہ دیکھے گا؟''

فرمایا:

''بخیل۔''

پوچھا:

''بخیل کون ہے۔؟''

فرمایا:

''جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(شرف المصطفیٰ للواعظ)

Marfat.com

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

''جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر مکمل درود نہ بھیجا' نہ وہ مجھ سے' نہ میں اس سے۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اللهم صل من وصلني واقطع من لم يصلني))

''الٰہی! جو مجھ سے مل جائے اسے ملا دے اور جو مجھ سے نہ ملے اسے جدا کر دے۔''

مجھے اس کی سند نہیں ملی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من الجفاء ان اذكر عند رجل فلايصلي علي))

''یہ ظلم ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

اس کو نمیری نے بیان کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

محترم بھائیو!

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آدمی کے بخیل ہونے کو یہی کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

اس کو حاکم وغیرہ نے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے' اسی جیسی روایت نسائی وغیرہ نے ان کے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث مروی ہے:

''کیا میں تمہیں سب سے بڑا بخیل نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہیں عاجز تر آدمی نہ بتاؤں؟ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور جس کے متعلق اس کے رب نے اپنی کتاب میں فرمایا: ادعونی استجب لکم مجھ سے دعا مانگو' میں قبول کروں گا'' لیکن اس نے پھر بھی اس سے دعا نہ کی۔''

مجھے اس کی سند نہیں ملی۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا' یقیناً وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔''

اس کو طبرانی اور طبری نے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔''

اس کو ابن ماجہ اور طبرانی وغیرہ نے روایت کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ راہِ جنت بھول گیا۔''

Marfat.com

اس کو بیہقی، التیمی، ابن الجراح اور الرشید العطار نے نقل کیا ہے اور کہا:

''اس کی سند اچھی ہے۔''

حافظ ابوموسیٰ مدینی نے نقل کرنے کے بعد فرمایا:

''یہ حدیث بہت سے بزرگوں سے روایت کی گئی ہے جن میں حضرت علی ابن ابی طالب، ابن عباس، ابوامامہ اورام سلمہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں اور ایسی ہی حدیث حضرت محمد بن علی المعروف ابن الحنیفہ رضی اللہ عنہ سے شیخ عبدالرزاق نے اپنی جامع میں مرسلاً نقل کی ہے۔''

ابوالیمن نے کہا:

''اس میں ارسال صحیح ہے اور یہ مختلف طرق ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔''

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے ''الدر المنضود'' میں فرمایا:

''ان احادیث کا یہ مطلب سمجھنا چاہئے کہ جب کوئی شخص نبی کریم علیہ السلام کا ذکر سنے تو درود وسلام بھیجنے سے لاپرواہی برتتے یہاں تک کہ بھول ہی جائے، اس پر یہ تاویل نہ کی جائے کہ بھولنے والا تو مکلف ہی نہیں رہتا کیونکہ معاف وہ بھول ہوتی ہے جس میں اپنی طرف سے کوتاہی نہ ہو، اسی لئے اگر کوئی شخص شطرنج یا تاش وغیرہ کھیلتے ہوئے نماز بھول جائے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے تو گنہگار ہوگا کیونکہ اس قسم کی کھیل کود میں مشغول ہو جانا جس سے نماز (یا دوسرے فرائض) کی ادائیگی میں کوتاہی ہو، ناجائز ہے۔''

خدا کا ذکر کریں ذکر مصطفیٰ نہ کریں

ہمارے منہ ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

قابل صد احترام دینی بھائیو!

حضرت عبداللہ بن جراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

''جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ جہنم رسید ہوا۔''

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں بیان کیا ہے۔

ابونعیم کی کتاب حلیۃ الاولیا میں ہے کہ ایک شخص نبی کریم علیہ السلام کے پاس سے گزرا، اس کے ہمراہ ایک ہرنی تھی جسے اس نے شکار کیا تھا۔ پس اللہ سبحانہ جس نے ہر شے کو بولنا سکھایا، اس نے ہرنی کو زبان دی اور وہ بولی:

''یارسول اللہ! میرے بچے ہیں جن کو میں دودھ پلاتی ہوں، اس وقت وہ بھوکے ہوں گے، اس شخص کو حکم دیں کہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں ان کو دودھ پلا آؤں۔''

فرمایا:

''اگر تو واپس نہ آئے تو؟''

وہ بولی:

''اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ اسی طرح لعنت کرے جس طرح اس شخص پر جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے یا میں اس طرح کی ہو جاؤں جو نماز پڑھ کر دعا نہ کرے۔''

Marfat.com

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

''اس کو چھوڑ دے' میں ضامن ہوں۔''

پس ہرنی گئی اور پھر واپس آ گئی۔ پس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا:

''یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جتنی اس ہرنی کو اپنے بچوں سے محبت ہے مجھے اس سے بڑھ کر آپ کی امت سے پیار ہے، جس طرح میں نے ہرنی کو آپ کو آپ کے پاس واپس کیا' آپ کی امت کو بھی آپ کے پاس لاؤں گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تم میں سب سے بہتر اور سب سے بدتر اور سب سے سست تر اور سب سے بڑا چور نہ بتاؤں؟''

صحابہ کرام نے عرض کیا:

''حضور! ضرور بتائیں!''

فرمایا:

''سب سے بہتر وہ جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور بدتر وہ جو مسلمان بھائی کی غیبت کرے اور سست تر وہ جو رات بھر سویا رہا' نہ زبان سے اللہ کا ذکر کیا نہ باقی اعضاء سے اور سب سے بڑا کمینہ وہ جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور سب سے بڑا بخیل وہ جو لوگوں کو سلام نہ کرے اور سب سے بڑا چور وہ جو نماز میں چوری کرے۔''

عرض کیا گیا:

''یا رسول اللہ! نماز میں چوری کس طرح ہوتی ہے؟''

فرمایا:

''رکوع و سجود مکمل نہ کرے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آدمی کے بخیل ہونے کو یہی کافی ہے کہ جب اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

اس کو دیلمی نے نقل کیا۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسلمان کے بخیل ہونے کو یہی کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

اور بعض روایات میں آیا ہے:

''آدمی کے بخل کو یہی کافی ہے کہ اس کے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

اس کو سعید بن منصور اور اسمٰعیل قاضی نے نقل کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن گھر سے نکلا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہیں سب سے بڑا بخیل نہ بتاؤں۔؟''

Marfat.com

صحابہ کرام نے عرض کیا:
''ضرور!''

فرمایا:
''جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔''
اس کو ابن ابی عاصم نے روایت کیا۔

خدا کا ذکر کریں ذکر مصطفیٰ نہ کریں
ہمارے منہ ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

میرے پیارے بھائیو!

ابوعلی الحسن بن العطار نے کہا:
''میرے لئے ابوطاہر المخلص نے اپنے ہاتھ سے چند اجزا تحریر کئے' میں نے ان میں یہ بات بھی لکھی دیکھی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے تو یوں کہے:
((صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا))
ابوعلی کہتے ہیں: میں نے ان سے پوچھا کہ آپ یہ کیوں لکھتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں شروع میں جب حدیث لکھتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو میں درود وسلام نہ لکھتا' میں نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو میں آپ کی طرف متوجہ ہوا اور سلام عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے رخ انور پھیر دیا۔ پھر میں دوسری طرف سے گھوم کر سامنے آیا' پھر آپ نے دوبارہ میری طرف سے رخ اقدس پھیر لیا' میں تیسری مرتبہ سامنے آیا اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ میری طرف سے رخ اطہر کیوں پھیر لیتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے کہ جب تم اپنی کتاب میں میرا ذکر کرتے ہو تو مجھ پر درود وسلام نہیں بھیجتے۔ وہ وقت اور یہ وقت، اب جب بھی نبی کریم علیہ السلام کا نام نامی لکھتا ہوں ساتھ ہی لکھتا ہوں:
((صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً))
اس کو ابن بشکوال نے روایت کیا۔

حمزہ الکتانی کا بیان ہے:
''میں حدیث لکھا کرتا تھا اور جب نبی اکرم علیہ السلام کا ذکر آتا تو صرف صلی اللہ علیہ لکھ دیتا اور وسلم کا لفظ نہ لکھتا' پس میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا' فرماتے ہیں' کیا بات ہے مجھ پر پورا درود وسلام نہیں بھیجتے؟ پس اس کے بعد میں نے جب بھی صلی اللہ علیہ لکھا ساتھ ہی وسلم بھی لکھنا شروع کر دیا۔

خدا کا ذکر کریں ذکر مصطفیٰ نہ کریں
ہمارے منہ ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

اس کو ابن الصلاح وغیرہ نے روایت کیا اور کتاب شفاء الاسقام میں ایسی ہی حکایت حافظ ابوالقاسم مصری رحمہ

Marfat.com

اللہ کے حوالہ سے نقل کی گئی ہے۔

شفاء الاسقام میں ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن النہدی رحمہ اللہ کے حوالہ سے یہ حکایت نقل کی گئی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ ایک عالم نے المؤطا کا نسخہ لکھا اس نے یہ جدت کی کہ درود وسلام کو حذف کر کے اس کی جگہ صرف حرف ''ص'' لکھنا شروع کر دیا' پھر وہ اس نسخہ کو لے کر ایک رئیس کی خدمت میں پہنچا جسے ایسی چیزوں کی کافی رغبت تھی۔ اس رئیس نے اس کی کافی خاطر و مدارت کی اور بہت کچھ اظہار مسرت کیا اور اس عالم کو صلہ جزیل دینے کا فیصلہ کر لیا' پھر کسی طرح رئیس اس کی اس حرکت پر متنبہ ہوا' پس اس عالم کو اپنے پاس سے نکال دیا' ہر قسم کے انعام واکرام سے محروم کر دیا اور اسے دور دراز مقام پر جلاوطن کر دیا' وہ شخص اسی طرح دردر کی ٹھوکریں کھاتا مر گیا' پس ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس ذلت اور وسوسہ شیطان سے۔''

پیارے پیارے دینی بھائیو!

شفاء الاسقام میں ہی یحییٰ بن مالک یا ابوزکریا العابدی رحمہ اللہ کے حوالہ سے یہ حکایت نقل کی گئی ہے، وہ کہتے ہیں:

''بصرہ میں ہمارا ایک دوست تھا۔ وہ ہم سے بیان کیا کرتا تھا کہ ایک بصری حدیث لکھا کرتا تھا اور جہاں نبی کریم علیہ السلام کا اسم گرامی آتا' دانستہ درود وسلام چھوڑ دیتا اور یہ بخل وہ کاغذ کی بچت کی خاطر کرتا تھا۔ میں اس کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں، اب اس کے دائیں ہاتھ میں اتنی شدید تکلیف ہے کہ گویا کٹ کر گر رہا ہے۔''

شفاء الاسقام میں ایک کاتب کی زبانی یہ حکایت نقل کی گئی ہے کہ وہ جب بھی صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہتا تو اس کی جگہ صلعم لکھ دیتا تو وہ اس وقت تک نہ مرا جب تک اس کا ہاتھ کاٹ نہ دیا گیا' اس کاتب نے یہ بھی بتایا کہ ایک کاتب لفظ صلعم لکھا کرتا تھا تو مرنے سے پہلے اس کی زبان کاٹی گئی۔ اس کا بیان ہے کہ ایک کاتب جب درود وسلام لکھنا چاہتا تو یوں لکھتا: علیصمؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سو وہ اس وقت تک نہیں مرا جب تک اس کا آدھا جسم بیکار نہیں ہو گیا۔ ایک اور کاتب کا طرز عمل بھی ایسا ہی تھا سو وہ ایک آنکھ سے اندھا ہو کر مرا۔ یہ شخص بازاروں میں مانگا کرتا تھا۔

خدا کا ذکر کریں ذکر مصطفیٰ نہ کریں

ہمارے منہ ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں زیادہ سے زیادہ درود وسلام پڑھنے کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے اور ایمان کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین و آخر دعوان ان الحمد اللہ رب العالمین

☆☆☆

Marfat.com

محبت واطاعت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ:

((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَحَبِیْبِهٖ الصَّادِقِ الْوَعْدِ وَالْاَمِیْنِ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاٰبَائِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَ مُهَاجِرِیْهٖ وَاَنْصَارِهِ الْهَادِیْنَ الْمُهْدِیْنَ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ))

محترم بھائیو!

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

((قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ))

(القرآن الکریم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر 31)

ترجمہ: ''کہہ دیجئے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا اور رحم والا ہے۔''

فضیلت درودوسلام:

معزز اسلامی بھائیو!

اس سے قبل کہ میں تقریر کا آغاز کروں، آپ سب میرے ساتھ مل کر آمنہ کے لال، پیکرِ حسن وجمال، منبعِ شرف وکمال، ہادیِ کل، دانائے سبل، ختم الرسل، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین، سید الاولین والآخرین، خیر الوریٰ، شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ، والیِ بطحاء، صاحب المعراج، مالک کائنات، صاحب الاسراء، خاتم الانبیاء، حبیب پروردگار، احمد مختار، سید الانبیاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھیں کہ آپ کی ظاہری نگاہیں تو سینہ میں ہوں لیکن باطنی نگاہیں مدینہ میں ہوں۔ لبوں پر درود وسلام کا ترانہ ہو اور ہم سب گنہگاروں کی بخشش کا بہانہ ہو۔

محترم سامعین!

مجھے یقین ہے کہ جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے وہ بڑی متبرک ہوتی ہے

Marfat.com

اوراس مجلس سے اٹھنے والی خوشبودار ہوا آسمان پر بھی پہنچ جاتی ہے۔
چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
((مامن مجلس یصلی فیه علی محمدا الاقامت منه رائحة طیبة حتیٰ تبلغ عنان السماء فتقول الملائکة هذه رائحة مجلس صلی فیه علیٰ محمد))
ترجمہ: ''جس مجلس میں مجھ (محمد ﷺ) پر درود پڑھا جائے تو اس مجلس سے ایک پاکیزہ قسم کی ہوا چلتی ہے جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچتی ہے۔فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس مجلس کی پاکیزہ ہوا ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا گیا۔''
اس لیے آپ سب میرے ساتھ مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا نذرانہ پیش کریں:

الصلوٰة والسلام علیك یاسیدی یارسول الله
وعلی الك واصحابك یاسیدی یا حبیب الله
الصلوٰة والسلام علیك یا سیدی یانبی الله
وعلیٰ الك واصحابك یاسیدی یاخاتم النبیین
اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد
وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

محمد ﷺ کی غلامی ہے سنت آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی
محمد ﷺ کی غلامی دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ذی احترام وذی وقار اسلامی بہنو!
یہ بات مانی ہوئی ہے اور اس میں کسی کلمہ گو کو کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ سرور کون ومکاں محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے محبوب ہیں۔میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ بس اللہ تعالیٰ کے محبوب ہی نہیں بلکہ جس چیز کا تعلق میرے آقا و مولا محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو جائے وہ چیز بھی اللہ تعالیٰ کی محبوب بن جاتی ہے۔قرآنِ مجید سے ایک دو مثالیں پیش کر کے موضوع کو آگے بڑھاؤں گی۔
اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا:
((لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد))
ترجمہ: ''مجھے قسم ہے اس شہر کی جس میں آپ رہتے ہیں۔'' (القرآن المجید، سورۃ البلد)
اللہ تعالیٰ نے اس شہر کی قسم ارشاد فرمائی جس میں محبوب رہتا ہے حالانکہ دنیا میں بہت سے شہر ہیں، سارے شہر اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں، اسی کے بسائے ہوئے ہیں، اسی کے سجائے ہوئے ہیں اور اسی ہی کے آباد کئے

Marfat.com

ہوئے ہیں۔ میں عرض کر چکی کہ اللہ تعالیٰ کو وہ چیز بھی محبوب ہو جاتی ہے جس چیز سے اس کے محبوب کا تعلق ہوتا ہے۔ محبوب کا تعلق جس شہر سے ہے اللہ تعالیٰ نے اس شہر کی قسم ارشاد فرمائی۔ اس لیے شہر کا نام ذکر نہیں فرمایا بلکہ فرمایا!

''محبوب! تو جہاں کہیں رہے مجھے اسی جگہ کی قسم! کیونکہ اس جگہ کا تعلق تیرے ساتھ ہے اور تو میرا محبوب ہے اور محبوب کی ہر چیز پیاری ہوتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا!

لوگو! میں مکہ مکرمہ کی قسم ارشاد فرما رہا ہوں۔

مانا کہ مکہ مکرمہ بڑا تاریخی شہر ہے،

بڑی برکت والا شہر ہے،

بڑے تقدس والا شہر ہے،

انتہائی شان والا شہر ہے،

اس میں میرا گھر ہے،

اس میں حجرِ اسود ہے،

اس میں صفا و مروہ کی خوبصورت پہاڑیاں موجود ہیں،

اس کے اندر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان بھی موجود ہیں

اور اس میں جبلِ نور ہے،

میں اس لئے قسمیں ارشاد نہیں فرمارہا کہ اس میں میرا گھر موجود ہے

اور میں اس لئے قسمیں ارشاد نہیں فرمارہا کہ اس میں صفا و مروہ ہیں

بلکہ میں اس لیے قسمیں ارشاد فرما رہا ہوں کہ اس میں میرا محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ رہتا ہے۔

معزز و مکرم سامعین!

اللہ تعالیٰ مکہ مکرمہ کی قسمیں کیوں ارشاد فرما رہا ہے؟ اس لئے کہ اس شہر میں اللہ تعالیٰ کا محبوب رہتا ہے۔ بعض علمائے کرام نے ایک علمی نکتہ اٹھایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کہ آیت کا یہ حصہ:

''وَاَنْتَ حِلٌّ''

حال ہے۔ اور دوسرا جزء

''بِهٰذَا الْبَلَدِ''

یہ ذوالحال ہے۔

حال اور ذوالحال آپس میں ملے ہوتے ہیں۔ حال، ذوالحال کے ساتھ ملا ہوا (Attach) ہوتا ہے۔ مثلاً آپ میں سے ایک خاتون کہتیں ہیں کہ فلاں بچہ جب سچ بولتا ہے تو بڑا پیارا لگتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ اس وقت پیارا لگتا ہے جب سچ بول رہا ہو، یعنی سچ بولنے والی حالت پیاری ہے۔ پیار کا تعلق سچ کے ساتھ ہے یعنی جب بھی وہ بچہ سچ بولے گا پیار پایا جائے گا۔ علمائے کرام نے فرمایا!

Marfat.com

قرآن مجید کی آیت کا یہ حصہ:
"وَاَنْتَ حِلٌّ"
حال ہے۔ اور
"بِهٰذَا الْبَلَدِ"
ذوالحال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے:
محبوب! نہ بات مکانوں کی ہے،
نہ شہر کی عظمت کی،
نہ فضا کی،
نہ کسی شہر کے حسن و جمال کی،
بلکہ محبوب! جہاں آپ ﷺ ہوں گے مجھے وہی جگہ پیاری ہے۔
آپ ﷺ مکہ میں ہوں تو مجھے مکہ پیارا،
آپ ﷺ مدینہ میں ہوں تو مجھے مدینہ پیارا،
آپ ﷺ طائف میں ہوں تو مجھے طائف پیارا،
آپ ﷺ غارِ ثور میں ہوں تو مجھے غارِ ثور پیارا،
آپ ﷺ غارِ حرا میں ہوں تو مجھے غارِ حرا پیارا،
آپ ﷺ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں سر انور رکھ کر سو رہے ہوں تو مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود پیاری،
آپ ﷺ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی گود میں سر انور رکھ کر محوِ استراحت ہوں تو مجھے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی گود پیاری،
اور اگر آپ دنیا سے رخصت ہوتے وقت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوں تو مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ پیارا۔
جہاں جہاں سے آپ ﷺ گزریں اور جہاں جہاں ٹھہریں وہی مقام محبت کی جلوہ گاہ بنے۔
پیار کا سبب تیرا ہونا ہے نہ کہ مکان کی عظمت۔
پیارے! میرا قسمیں ارشاد فرمانے کا سبب، علت اور وجہ تیرا شہرِ مکہ میں موجود ہونا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

یہی وجہ ہے کہ جو کپڑے نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے وجود مبارک کے ساتھ لگ گئے وہ بھی اللہ تعالیٰ کو اتنے پیارے لگے کہ ان کپڑوں کا ذکر بھی قرآن مجید میں فرما دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا:
"يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ"

ترجمہ: "اے چادر لپیٹنے والے!" (القرآن المجید، سورۃ المزمل، آیت نمبر 1)

یا اللہ! کسی اور لقب سے پکارا جا سکتا تھا پھر کپڑوں کا ذکر کیوں کیا۔؟ تو ارشاد باری ہوا:
"لوگو! یہ محبوب ہے اس سے تعلق رکھنے والی ہر چیز مجھے پیاری ہے۔ اسی طرح اس کا لباس بھی مجھے پیارا ہے اور اس کی چادر مجھے پیاری ہے۔"

Marfat.com

"یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ"

"اے چادر اوڑھنے والے!" (القرآن المجید، سورۃ المدثر، آیت نمبر 1)

آمنہ کا لال، دریتیم، چودھویں کا چاند، سراج منیر، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ جب اپنی چادر اوڑھ کر چلتے ہوں گے تو اس وقت ان کے حسن و جمال کا عالم کیا ہوگا۔؟

ہمیں کوئی منظر پسند آئے تو ہم اس کا فوٹو اتار لیں گی۔ اللہ تعالیٰ کو احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا چادر اوڑھنا اتنا پسند آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس منظر کو قرآنِ کریم کی آیت بنا دیا۔

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی ذات بھی پیاری ہے،
اس کی عادات بھی پیاری ہیں،
اس کے اخلاق بھی پیارے ہیں،
اس کے اطوار بھی پیارے ہیں،
اس کا چلنا بھی پیارا ہے،
اس کا بیٹھنا بھی پیارا ہے،
اس کا پینا بھی پیارا ہے،
اس کا پلانا بھی پیارا ہے،
اس کا آرام کرنا بھی پیارا ہے
اور اس کا رات کو جاگ کر تہجد کی نماز پڑھنا بھی پیارا ہے،
غرضیکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی ہر ادا پیاری ہے
اور اتنی پیاری ہے کہ اللہ رب العزت نے فرمایا!

"اے میرے محبوب! مجھے تیری عادات اتنی پسند ہیں کہ مجھے عزت وجلال کی قسم! جو تیری ایک عادت بھی اپنائے گا وہ میرا پیارا ہو جائے گا۔"

((قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ))

(القرآن الکریم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر 31)

ترجمہ: "کہہ دیجئے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا اور رحم والا ہے۔"

"میرے محبوب! یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں رب سے پیار ہے، ہم رب سے پیار کرتے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور ہم اس کی ذات کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اے میرے محبوب! ان کو بتا دو کہ اگر مسلمانو! تم کو اللہ تعالیٰ سے پیار ہے، اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کی معرفت تک رسائی چاہتے ہو تو

"فَاتَّبِعُوْنِیْ"

"میری اتباع کرو۔"

Marfat.com

جو میں کر رہا ہوں کرتے جاؤ،
جیسے میں کھاتا ہوں تم بھی اسی طرح کھاؤ،
جیسے میں پیتا ہوں تم بھی اسی طرح پیو،
جیسے میں نماز پڑھتا ہوں تم بھی اسی طرح نماز پڑھو،
اور جیسے میں روزہ رکھتا ہوں تم بھی اسی طرح روزہ رکھو۔
لوگو! جب تمہارے اعمال میرے اعمال کے سانچے میں ڈھل جائیں گے تو اللہ تعالیٰ خود تم سے پیار کرنے لگ جائے گا۔
اگر تم میرے نقش قدم پر چلنے لگ جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ صرف محبت کا دعویٰ قبول ہی نہیں فرمائے گا بلکہ:
"یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ"
''وہ تم کو اپنا محبوب بنالے گا۔''

ذی وقار دینی بھائیو!

جو نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت پر عمل کرے گا، جو میرے آقا ﷺ کی شریعتِ مطہرہ کی پیروی کرے گا، جو میرے آقا ﷺ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالے گا اور آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بس یہی نہیں فرمائے گا کہ ''اے میرے محبوب کے امتی! تم نے جو مجھ سے محبت کی وہ واقعی سچی تھی'' بلکہ اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا!

''اے میرے محبوب کے امتی! تو میرے محبوب کی سنتوں پر عمل کر کے میرا محبوب بن گیا ہے۔ تیری مجھ سے محبت بھی سچی ہے اور میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں۔ پہلے تو بندہ ہو کر مجھ سے محبت کا دعوے دار تھا تجھے کچھ علم نہیں تھا کہ تیری یہ محبت میری بارگاہ میں قبول ہے کہ نہیں، مگر اے بندے! اگر تو میرے محبوب ﷺ کا غلام بن جائے گا تو مجھے اپنی عظمت و جلال کی قسم! پھر تو مجھ سے ہی پیار نہیں کرے گا بلکہ میں رب کعبہ بھی تجھ سے پیار کروں گا۔ تو میرا محبوب بن جائے گا۔''

مرحبا کیا شان ہے تیری حبیب کبریا!
وہ خدا کا ہو گیا جو بھی تمہارا ہو گیا

محترم سامعین!

اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی پیروی کریں گی، اگر محبوب خدا ﷺ کے نقشِ قدم پر چلیں گی اور آپ ﷺ کی شریعت مطہرہ کی پیروی کریں گی تو اس سے بڑھ کر اور کیا انعام ہے کہ ربِ کعبہ ہمیں اپنا محبوب بنالے گا۔
ہر شاگرد استاد سے پیار کرتا ہے اور وہ شاگرد کتنا قسمت والا ہے جو استاد کا منظور نظر بن جاتا ہے۔ ہر مرید پیر سے پیار کرتا ہے لیکن وہ مرید مقدر و قسمت والا ہوتا ہے جس سے پیر پیار کرتا ہے۔ سارے مجدد شان والے ہیں لیکن مجددیوں میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس لئے شان والے ہیں کہ ان کا پیر کہتا ہے کہ ''لوگو! میں پیر ہوں لیکن میرا ایک ایسا مرید ہے جس کے بارے میں مجھے کہا گیا ہے، حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ سے ارشاد ہوا:

Marfat.com

''اے باقی باللہ! مجدد الف ثانی کو اپنا مرید بنا۔ اگر تو اسے اپنا مرید بنالے گا تو وہ تیری شان کو چار چاند لگا دے گا۔''

وہ مرید کتنے مقدر والا ہے جس سے پیر پیار کرے، وہ بندہ کتنی شان والا جس سے رب کعبہ پیار کرے اور اللہ تعالیٰ بس اسی سے پیار کرتا ہے جو اس کے محبوب ﷺ سے پیار کرتا ہے اور اس کے محبوب کی پیروی کرتا ہے۔

مرحبا کیا شان ہے تیری حبیب کبریا!
وہ خدا کا ہو گیا جو بھی تمہارا ہو گیا

فرمانِ الٰہی ہے:
جو میرے محبوب ﷺ کے نقشِ قدم پر چلے گا میں اس کو پیارا بنالوں گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

جو بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب کی بات مانے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنالے گا۔ اللہ کی قسم! جس نے بھی نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بات مانی وہی رب کا محبوب بن گیا۔

یہ نہیں کہ صرف سید رسول اللہ ﷺ کی بات مانے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے گا،
ہاشمی مانے گا تو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے گا،
قریشی مانے گا یا کوئی چودھری مانے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے گا۔

نہیں بلکہ معمولی سے معمولی لوگ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی معمولی قوم نہیں یہ ہماری اپنی تقسیم ہے، اللہ تعالیٰ کا تو ارشاد ہے: ''اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ''، تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار رہے) بھی جب رسول اللہ ﷺ کی اتباع کریں گے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جائیں گے۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلام تھے۔ عرب میں غلام کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔ غلام کو انتہائی گھٹیا سمجھا جاتا تھا حتیٰ کہ اگر مالک نے کھانا کھانا ہوتا تو غلام کو باہر نکال دیا جاتا تاکہ وہ مالک کے نزدیک نہ ہو اور اسے کھاتے ہوئے نہ دیکھے۔ غلاموں کو اتنا کمتر سمجھا جاتا تھا جس طرح ہندوؤں میں ''شودر'' (برہمن کے علاوہ کسی بھی قوم) کو انتہائی کمتر سمجھا جاتا ہے کہ وہ ''برہمن'' کے قریب سے بھی گزر جائے تو اس بیچارے کو مار مار کر ختم کر دیتے ہیں۔ ''برہمن'' ''شورد'' کو انتہائی گھٹیا تصور کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

''اے اولادِ آدم! کوئی بھی غریب ہو یا امیر، غلام ہو یا آقا، جس طرح کا بھی ہو، جب بھی وہ میرے حبیب ﷺ کی اتباع کرے گا تو وہ میرا محبوب بن جائے گا۔''

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ غلام تھے۔ دنیا ان کو گھٹیا سمجھتی تھی۔ امیہ بن خلف کوڑے مرواتا تھا اور طعنے دیتا کہ تو ایسا ہے، ویسا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوئے اور سب کچھ آپ ﷺ پر قربان کر دیا تو وہ بھی وقت آیا کہ چوبیس لاکھ مربع میل کے بادشاہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا، اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں جوتا بھی نہیں تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوڑ کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور کہنے لگے!

Marfat.com

"جَاءَ سَیِّدُنَا بِلَالٌ"

"لوگو! ہمارے سردار بلال رضی اللہ عنہ آ گئے۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قریشی خاندان کے بڑے آدمی تھے، بہت بڑے قبیلے کے سردار تھے، انتہائی قابل، ذہین اورعرب کے زمانۂ جاہلیت کے سفیر، بڑی قابلیتوں والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چوبیس مربع میل کے بادشاہ ہیں۔ مسلمانوں کے امیر المومنین ہیں لیکن جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے، غلام بن کر آئے، اوپر سے رنگ بھی کالا ہے جو کہ عرب کو نہایت ناپسندیدہ ہے، اس کے باوجود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں:

"لوگو! ہمارے سردار حضرت بلال رضی اللہ عنہ آ گئے۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایسا کیوں فرمایا، کیونکہ ان کو علم تھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتے ہیں، حضور نبی کریم ﷺ کی پیروی کرتے ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے محبوبوں میں سے ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ محبت کرے وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سردار ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کتنا مقام و مرتبہ ملا اور کتنی شان ملی۔ کیوں ملی اس لیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتے تھے، اسی طرح آج بھی جو میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ کا غلام بن جاتا ہے وہ ربِ کعبہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

ذی وقار و محترم سامعین!

ایک مرتبہ میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

"لوگو! جہاد کے لئے اپنا مال پیش کرو۔"

سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گئے۔ سارے اپنی اپنی طاقت کے مطابق مال لے کر آئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے دل میں خیال کیا کہ ہر بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے بازی لے جاتے ہیں۔ آج میں بازی نہیں لینے دوں گا۔ آج میں زیادہ سے زیادہ مال حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر کا آدھا مال گھر چھوڑ آئے اور آدھا مال لاکر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا، لیکن جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی باری آتی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ گھر کا سارا مال و متاع لے کر آئے، اس حال میں آئے کہ تن کے کپڑے بھی اتار لئے، بوری کا لباس پہن لیا اور اس پر کھجور کے کانٹوں کے بٹن لگا لیے۔ جب بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا!

"مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ یَا اَبَا بَکْرٍ؟"

ترجمہ: "اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کتنا مال چھوڑ کر آئے ہو۔؟"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا!

"اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ"

ترجمہ: "گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ کر آیا ہوں۔"

جب حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان یہ بات ہو رہی تھی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آ گئے اور عرض کرنے لگے:

Marfat.com

یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور میں ایک خاص پیغام لے کر آیا ہوں۔ یارسول اللہ ﷺ! آج آپ ﷺ کے یارِ غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو لباس پہنا ہے عالمِ بالا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے بھی وہی لباس پہن لیا ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی سلام بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے میرے حبیب ﷺ! اپنے یارِ غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھیں کہ سب کچھ میرے نام پر قربان کر کے اس کا دل مطمئن ہے کہ نہیں۔؟

حضور آقائے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار حبیب پروردگار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ رو رو کر عرض کرنے لگے!

"اَنَا رَاضٍ اَنَا رَاضٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ !"

ترجمہ: "میں سب کچھ رب کے نام قربان کرنے کے بعد بھی راضی ہوں۔ میرا دل مطمئن ہے یارسول اللہ ﷺ!"

اسلامی بھائیو!

جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی پیروی کی اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنا محبوب بنالیا۔ اگر آج کسی کو کسی سیاستدان یا وزیر اعظم کا سلام آئے تو وہ اپنے آپ کو بہت بڑی شخصیت تصور کرتا ہے۔ میری قابل احترام بہنو! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت کا کیا عالم ہے؟ کہ جن کو اللہ تعالیٰ کا سلام آیا، جبرائیل امین علیہ السلام لے کر آئے اور رسول اللہ ﷺ کی زبانِ اطہر پہنچایا گیا۔ معلوم ہوا کہ جو مدینے والے ﷺ کا بن جاتا ہے وہ ربِ کعبہ کا بن جاتا ہے۔

ہے سکندر جسے مصطفیٰ مل گیا
سچ تو یہ ہے کہ اس کو خدا مل گیا

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"

ترجمہ: "اے محبوب! فرمادو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

میرے محبوب! ان کو بتادو تم میری پیروی کرو۔ اگر یہ تیری فرمانبرداری کریں گے، تیرے ماننے والے بن جائیں گے تو میں انہیں اپنا محبوب بنالوں گا۔

قابل صد احترام بھائیو!

جو بھی میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ کی پیروی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے گا۔

بعض اعمال وہ ہیں جو عقل میں آجاتے ہیں اور بعض عقل میں نہیں آتے۔ خدا کی قسم! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کملی والے مصطفیٰ کریم ﷺ کی اتنی پیروی کی کہ بات عقل میں آئی تب بھی پیروی کی اور جب بات عقل میں

Marfat.com

نہ آئی تب بھی مان لی۔ جو بھی میرے حبیب کریم ﷺ کی اتباع کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے گا۔ اتباع آج بھی لوگ کرتے ہیں لیکن جو اتباع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کی وہ آج تک نہ کوئی کر سکا اور نہ کوئی مائی کا لال قیامت تک کر سکے گا۔ چند مثالیں میں عرض کرتی ہوں۔

ہجرت کی رات بڑی مشکل تھی۔ میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ جس کمرہ میں تشریف فرما تھے اس کو کافروں نے گھیرے میں لے لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا۔

''میرے محبوب! باہر نکلو اور ہجرت کر جاؤ۔''

عرض کیا!

''یا اللہ! کافر تلواریں لے کر جتھے بن کر کھڑے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

''محبوب ﷺ! باہر نکلنا تیرا کام ہے اور بچانا میرا کام ہے۔''

میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ باہر نکلے، ہاتھوں میں مٹی لی، سورۃ یٰسین کی تلاوت فرما کر ان کے سروں پر ڈالتے گئے اور کسی کو پتہ بھی نہ چلا۔ میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ فرمایا!

''میرے بھائی! میرے گھر چلا جا۔ میرے بستر پر سو جا۔ مکہ والوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ چلے آنا۔''

ذی وقار سامعین!

نبی ﷺ کا حکم ہے کہ ''جا کر میرے بستر پر سو جا۔''

عقل کہتی ہے کہ ''علی رضی اللہ عنہ! تلوار کے سائے میں سوئے گا تو تیرا سونا موت بن جائے گا۔'' لیکن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عشق کہہ رہا ہے کہ ''اے علی رضی اللہ عنہ! یار اگر تلواروں کے سائے میں اور موت کے پہروں میں سلائے تو سو جا۔''

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عشق کا کہا مانا اور جا کر رسول اللہ ﷺ کے بستر اقدس پر حضور نبی کریم ﷺ کی ہی چادر اوڑھ کر سو گئے۔

پھر میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا!

''ابو بکر! میرے ساتھ چلو۔''

عقل کہہ رہی ہے کہ ''اے ابو بکر! ساتھ نہ جا۔ اگر جائے گا تو قتل ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لوگ لگے ہوئے ہیں وہ آپ ﷺ کو قتل کر دیں گے اور تو بھی ساتھ قتل ہو جائے گا، لیکن عشق کہہ رہا ہے کہ ''اے ابو بکر! جان جاتی ہے تو جائے لیکن رسول اللہ ﷺ کی اتباع نہ جائے۔ ابو بکر! یہ تو ایک جان ہے اگر ہزاروں جانیں ہوں تب بھی اتباعِ رسول ﷺ پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو جا۔''

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عشق کی بات مانی اور اسی وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل دیئے۔

آپ تمام سامعات سوچ کر بتایئے کہ کیا ایسی جانفشانی کی مثال تاریخ میں کہیں ملتی ہے۔؟ یقیناً یقیناً یقیناً جو جانفشانی مصطفیٰ کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تھی اس جانفشانی کی مثال کہیں نہیں ملتی۔

Marfat.com

ذی احتشام دینی بھائیو!

مسلمانوں کا پہلا قبلہ بیت المقدس تھا۔ ادھر مسلمان منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ مکہ مکرمہ میں بھی جو تھوڑی بہت عبادت ہوتی تھی وہ ادھر ہی منہ کر کے ہوتی تھی۔ مسلمان مدینہ ہجرت کر کے چلے آئے۔ یہاں بھی ابتداء میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ یہودی مسلمانوں کے طعنہ دینے لگے کہ ''نیا دین لے کر آئے ہو اور نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہو۔؟ اگر نیا دین لے کر آئے ہو تو قبلہ بھی نیا بناؤ۔'' یہودیوں کے اس طعن سے حضور نبی کریم ﷺ کا دل رنجیدہ ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔

میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ کا دل تھا کہ میرا قبلہ وہی اللہ تعالیٰ کا گھر ہو جسے میرے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بنایا تھا۔ میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی۔ جب وقت آیا تو ربِ کریم نے فرمایا!

''قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا''

(القرآن المجید، پارہ نمبر 2، سورۃ نمبر 2 (البقرۃ)

ترجمہ: ''تحقیق ہم نے آپ کا چہرہ آسمان کی طرف اٹھنا دیکھا پس ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس آپ پسند کرتے ہیں۔''

اللہ کی قسم! میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے کتنے پیارے ہیں کہ میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ نے آسمان کی طرف منہ کر کے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

اے محبوب ﷺ! میں نے تیرا چہرہ آسمانوں کی طرف پھرنا دیکھ لیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی ارشاد فرمایا جا سکتا تھا کہ'' میں نے تمہاری دعا سن لی۔'' مگر علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کی محبت ہے۔ گویا یوں ارشاد فرمایا جا رہا ہے:

''میرے محبوب! مجھے علم ہے کہ تو رخِ والضحیٰ اُٹھا اُٹھا کر مجھ سے دعائیں مانگتا ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ تو چہرہ اٹھا اٹھا کر دیکھتا رہے اور میں تجھے دیکھتا رہوں۔ لیکن میرے محبوب! مجھے پتہ ہے تیری خواہش ہے کہ تیرا قبلہ'' مکہ والا میرا گھر'' بن جائے۔ ہم تیرا وہی قبلہ بنا دیں جس کی آپ خواہش کرتے ہیں۔''

ذی وقار سامعین!

میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ ''مسجد ذوالقبلتین'' (دو قبلوں والی مسجد) میں نماز ادا فرما رہے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جماعت پیچھے تھی کہ یکایک آسمان کا دروازہ کھلا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ سے فرمایا!

((''فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ''))

(القرآن المجید، پارہ نمبر 2، سورۃ نمبر 2 (البقرۃ)

ترجمہ: '' میرے محبوب! اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔''

تمام بہنیں ایمان سے بتائیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی نماز کی کیفیت کا عالم کیا ہو گا۔؟ تمام صحابہ کرام ﷺ نے اپنے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کو بیت المقدس سے کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا دیکھا یعنی حضور نبی کریم ﷺ نے چہرۂ انور مسجدِ اقصیٰ کی طرف سے پھیر کر مسجدِ حرام کی طرف فرما لیا۔ اب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امتحان آ گیا۔ حالتِ نماز میں صحابہ کرام ﷺ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ہم اپنا چہرہ پھیریں یا کہ نہ پھیریں۔ اللہ کی

Marfat.com

قسم! جدھر حضور نبی کریم ﷺ پھرتے گئے صحابہ کرام ؓ بھی ادھر ہی پھرتے گئے۔

میرے قابلِ صداحترام دینی بھائیو!

ہم سوچتی ہیں اور عقل سے پوچھتی ہیں کہ یہ کام کریں یا نہ کریں۔ مدینے والے ﷺ نے فرمایا!

''لوگو! سود نہ لو۔''

ہم سوچتے ہیں کہ لیں یا نہ لیں۔ حکومتیں سوچتی ہیں اگر سود بند کریں گے تو ہماری معیشت ختم ہو جائے گی اور ہمارے ملکی حالات خراب ہو جائیں گے۔ اللہ کی قسم! یہ بہت بڑی نادانی ہے۔ جب مدینے والے ﷺ نے فرمادیا کہ یہ کرو تو صحابہ کرام ؓ نے سوچا نہیں اور نہ ہی عقل سے پوچھا بلکہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی پر کاربند ہو گئے۔ اللہ کا فیصلہ ہے:

''لوگو! میرے محبوب ﷺ کی بات مان لو میں رب العالمین دونوں جہانوں میں تمہیں کامیابیاں دوں گا۔''

''مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا''

(القرآن المجید، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 71)

ترجمہ: ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا پس وہ بہت بڑی کامیابی کو حاصل کرلے گا۔''

اسی لیے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!

''اپنی عقل نبی ﷺ کے قدموں پر قربان کردو کیونکہ ہماری عقل کی کوئی حیثیت نہیں (احکاماتِ رسول ﷺ کی معرفت تک ہماری عقل کی رسائی نہیں)''

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

صحابہ کرام ؓ حیران ہیں کہ اب حالت نماز ہے ہم پھیریں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حالتِ نماز میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو امتحان میں ڈال دیا۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ رب العزت بھی فرماتا ہے:

''لوگو! میں چاہتا تو پہلے ہی مسجدِ حرام کو قبلہ بنا دیتا لیکن میں نے پہلے اسے قبلہ اس لیے نہ بنایا کیونکہ میں صحابہ کرام ؓ کی آزمائش کرنا چاہتا تھا۔ میں نے حالتِ نماز میں قبلہ بدلنے میں بھی حکمت رکھی ہے۔''

''لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ''

(القرآن المجید، پارہ 2، سورۃ نمبر 2 (البقرۃ)

ترجمہ: ''(قبلہ اس لیے بدلا کہ) میں ظاہر کردوں کہ کون ایڑیوں کے بَل پھر کر نبی کی اتباع کرتا ہے۔''

''میں ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ کون میرے محبوب ﷺ کے پیچھے چل پڑتا ہے اور کون سوچ میں پڑتا ہے۔''

ایمان یہ ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہیں اس کو مان لیا جائے چہ جائیکہ وہ عقل میں آئے نہ آئے۔ صحابہ کرام ؓ نے نماز کی حالت میں بھی سرور کون ومکاں ﷺ کی پیروی کی جس کی تعریف رب العالمین نے فرمائی۔

ذی وقار سامعین!

ذرا توجہ فرمائیں کہ جب قبلہ بدلا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے منہ پھیر لئے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا!

Marfat.com

"لوگو! ہم نہیں جانتے قبلہ بیت المقدس ہے یا مسجد حرام۔ ہم تو آمنہ کے لال ﷺ کو جانتے ہیں۔ جدھر آپ ﷺ کہیں گے ادھر ہی ہم منہ کر کے نماز پڑھ لیں گے، کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں انہوں نے بتایا، نماز کے بارے میں انہوں نے بتایا، زکوۃ، حج، صلح رحمی کے بارے میں انہوں نے بتایا اور اللہ تعالیٰ کا کلام انہوں نے سنایا تو جب ہم نے یہ سب کچھ تسلیم کر لیا تو بیت المقدس سے کعبۃ اللہ کی طرف منہ پھیرنا تو ایک چھوٹی سی اطاعت تھی۔"

میرا قبلہ بھی تو میرا کعبہ بھی تو
میرا دین بھی تو ایمان بھی تو

چھ ہجری کو میرے آقا حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کرنے کیلئے مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لائے۔ ابھی آپ ﷺ مکہ سے دور ہی تھے کہ کفار نے فیصلہ کیا کہ ہم محمد بن عبداللہ ﷺ کو مکہ آنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ وہ اگلے سال عمرہ کیلئے آئیں۔ اس سال بغیر عمرہ کئے واپس چلے جائیں۔ بات میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا سفیر بنا کر مکہ بھیجا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا!

"آپ جائیں اور کافروں سے بات کریں۔"

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ چلے گئے۔ تمام سامعات کو علم ہوگا کہ بین الاقوامی قانون کے مطابق سفیر کا ہر کوئی احترام کرتا ہے۔ اس وقت بھی یہی قانون تھا کہ قاصد اور سفیر کو بڑی عزت دی جاتی تھی۔ کفار نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بات طے کر لی۔ جب بات طے ہوئی تو مکہ والوں نے کہا!

"عثمان! اب تو مکہ مکرمہ میں آ گیا ہے۔ جا! تجھے اجازت ہے کہ کعبہ کا طواف بھی کر لے اور حجرِ اسود کو بوسہ بھی دے لے، مقامِ ابراہیم پر نوافل بھی پڑھ لے اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑ بھی لے۔"

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا!

"مجھے کعبہ کے طواف کی اجازت دینے والو!

"مَا كَانَ لِعُثْمَانَ اَنْ يَّطُوْفَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ يَطُفْ"

ترجمہ: "ایسا نہیں ہو سکتا کہ محمد عربی الخ تو طواف نہ کریں اور عثمان کعبہ کا طواف کرتا پھرے۔"

(صحاح ستہ، و کتب سیرت)

ذی احتشام سامعین!

حضور نبی کریم ﷺ معراج پر گئے۔ واپس آ کر مکہ والوں کو بتایا!

"مکہ والو! میں رات کو اپنے جسم اور روح سمیت مسجدِ اقصیٰ سے ہو کر، تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو نماز پڑھا کر، جنت کا مشاہدہ اور عالمِ بالا کی سیر کر کے آیا ہوں۔"

مکہ والے ہنسنے لگے اور کہنے لگے!

"کبھی یوں بھی ہوا کہ بندہ ایک رات میں ہی مسجد اقصیٰ جائے، وہاں سے آسمانوں پر جائے اور پھر واپس بھی

Marfat.com

آجائے۔“

مکہ والوں نے کہا!

”آج بڑا اچھا موقع ہے۔آج محمد بن عبداللہ کے ماننے والوں کو کفر کی طرف پھیرا جاسکتا ہے۔مسلمان ایسے عظیم امر (معراج) کی وہ تصدیق نہیں کریں گے کیونکہ اس (معراج) کو تو عقل ہی نہیں مانتی۔“

ابوجہل اور اس کے چند ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے!

”اے قحافہ کے بیٹے ابوبکر! تو بڑا دانا، عقل منداور انتہائی دانش مند آدمی ہے لیکن اپنی عقل سے سوچ کر بتا اگر کوئی آدمی کہے کہ ”میں مکہ سے مسجد اقصیٰ اور پھر وہاں سے آسمانوں پر جاکر راتوں رات واپس آگیا ہوں تو کیا اس کی یہ بات ماننے کے قابل ہے کہ نہیں۔؟“

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا!

”میں یہ بات تسلیم نہیں کرتا کہ کوئی صرف ایک رات میں اتنا سفر کر کے واپس آجائے۔“

ابوجہل سمجھ گیا کہ بات بن گئی ہے۔اس استفسار کے بعد کہنے لگا!

”ابوبکر! اگر یہی بات محمد بن عبداللہ کہے تو تم تسلیم کرو گے یا نہیں۔؟اور سنو! محمد بن عبداللہ بس اتنا ہی نہیں کہتا بلکہ وہ تو کہتا ہے کہ ”میں رات کے کچھ حصے میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس گیا، وہاں پر انبیاء کرام کو نماز پڑھائی، پھر آسمانوں سے ہو کر، عالم بالا کی سیر کر کے، ملائکہ کی امامت کر کے اور جنت الفردوس کا مشاہدہ کر کے آیا ہوں۔اے ابوبکر! بتا اب محمد بن عبداللہ سچا ہے کہ جھوٹا۔؟“

ذی احترام وذی وقار سامعین!

ابوجہل کی یہ بات سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے!

”اے بد بخت! تم کہہ رہے ہو کوئی عام آدمی کہے۔ارے عام آدمی کا کہنا اور ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا کہنا اور ہے۔اگر عام آدمی کہے گا تو ابوبکر نہیں مانے گا اور اگر اللہ کے رسول ﷺ فرمائیں گے تو عقل مانے یا نہ مانے میں ضرور مان لوں گا۔“

نبی کریم رؤف ورحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ سے عرض کیا گیا:

”یارسول اللہ ﷺ! ابوبکر نے ابوجہل اور دوسرے اہل مکہ کے سامنے بے دھڑک واقعۂ معراج کی تصدیق کر دی ہے۔“

اس موقعہ پر میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

”لوگو! ابوبکر زمینوں میں بھی صدیق ہے اور آسمانوں میں بھی صدیق ہے۔“

معجزہ یہ محمد ﷺ کا تحقیق ہے
جس نے کی تصدیق وہ صدیق ہے
جو منکر ہے جاہل ہے زندیق ہے
وہ عدوِ خدا آج کی رات ہے

Marfat.com

ارشادباری تعالیٰ ہے:

((قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ))

(القرآن الکریم،سورۃ آل عمران،آیت نمبر 31)

ترجمہ: ''کہہ دیجئے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہوتو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا اور رحم والا ہے۔''

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

تکبر کے ساتھ چلنا جائز نہیں ہے۔اللہ رب العالمین نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں فرمایا!

''لوگو! تکبر نہ کرو۔''

یا اللہ! کیوں نہ کریں۔؟

فرمایا!

''تکبر شیطان نے کیا میں نے اسے ہمیشہ کیلئے لعنتی بنادیا۔''

اہلِ علم سامعات جانتی ہیں کہ ''تَکَبُّرْ'' باب ''تَفَعُّلْ'' کا مصدر ہے اور بابِ ''تَفَعُّلْ'' کا خاصہ ''تَکَلُّفْ'' اور ''تَصَنُّعْ'' ہے۔اب تکبر کا معنی ہوا ''بناوٹی طور پر بڑا بننا۔''

شیطان حضرت آدم علیہ السلام سے افضل نہیں تھا لیکن اس نے سجدہ نہ کیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

اے ابلیس! تو نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہ کیا۔؟

وہ کہنے لگا!

''اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ''(القرآن المجید)

''میں اس سے بہتر ہوں۔''میں اس سے بڑا ہوں، یہ مٹی سے پیدا ہوا اور میں آگ سے پیدا ہوا۔''

اللہ تعالیٰ نے شیطان کے اس بناوٹی تکبر یعنی تصنع اور تکلف کو پسند نہ فرمایا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لعنت کا طوق ڈال دیا۔

حدیث قدسی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ بڑائی میری عزت کی چادر ہے اور جو مجھ سے میری عزت کی چادر چھیننا چاہے میں اس کو تباہ و برباد کردوں گا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

''اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا اسے جو خود پسند اور تکبر کرنے والا ہو۔''(القرآن المجید،سورۃ النساء)

ایک اور جگہ فرمایا!

''وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا''

(القرآن المجید،سورۃ بنی اسرائیل،آیت نمبر 37)

Marfat.com

ترجمہ: ''اور زمین میں تکبر سے نہ چل۔ بے شک تو نہ تو زمین کو پھاڑے گا اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں تک پہنچ جائے گا۔''

بندے! اکڑ کر نہ چل، ایڑیاں اٹھا اٹھا کر نہ چل، سینہ تان کر نہ چل اور اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر نہ چل۔

''یا اللہ! کیوں۔؟''

فرمایا!

''تیرے اکڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔''

''انك لن تخلق الارض ولن تبلغ الجبال طولا''

(القرآن المجید، پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 37)

ترجمہ: ''بے شک تو تکبر والی چال سے نہ تو زمین کو پھاڑے گا اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں تک پہنچ جائے گا۔''

اکڑ کر چلنے والے اور اپنا سینہ تان کر چلنے والے! ذرا یہ تو بتا کہ تو اس لئے اکڑ کر چلتا ہے کہ میری زمین کو دبا لے گا۔؟ بندے! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بندے! کیا تو اس لیے اکڑ کر چلتا ہے کہ تو پہاڑوں سے بلند ہو جائے گا۔ ایسا بھی نہیں ہو سکتا۔ تجھ سے نہ زمین دبے گی اور نہ تو اتنا لمبا ہو سکتا ہے کہ میرے پہاڑوں سے بھی بلند ہو جائے۔ اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر اکڑنے کا کیا فائدہ۔؟

قرآن وحدیث کے دلائل سے معلوم ہوا کہ اکڑ کر چلنا تکبر کرنا اللہ تعالیٰ کو بالکل پسند نہیں۔ لیکن

معزز سامعین!

''جب میں نے حج کے احکام پڑھے تو میں نے حدیث پاک میں پڑھا کہ جو آدمی حج کرنے کے لے مکہ مکرمہ جائے تو طواف کرتے ہوئے ''رمل'' کرے۔''

''رمل'' کرنے کا کیا مطلب ہے۔؟ علماء کرام نے فرمایا!

''جو احرام کی اوپر والی چادر ہے اس کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر اور سینہ تان کر کندھے ہلا کر تکبر سے خانہ کعبہ کا طواف کرنا ''رمل'' کہلاتا ہے۔''

گویا حدیث مبارک میں ہے کہ ''انتہائی اکڑ کر بیت اللہ کا طواف کرو۔''

یا اللہ! ہم اپنے گھروں میں تھے ہم کو حکم ملا کہ تکبر سے اور سینہ تان کر نہیں چلنا۔ یا اللہ! کیا وجہ ہے کہ تو نے اپنے گھر بلا کر حکم دیا کہ ''اب اکڑ کر چلو۔

فرمایا!

''عقل کی طرف نہ جا۔ یہاں میرا محبوب سینہ تان کر چلا تم بھی سینہ تان کر چلو۔ اگر تو اکڑ کر چلے گا تو تیرا یہ چلنا عبادت بن جائے گا۔''

''یا اللہ! عبادت تیری ہے اور عبادت کا مطلب ہے انتہائی عاجزی۔ یا اللہ! کعبہ کے پاس سینہ تان کر چلنا کیسی عبادت ہے۔؟''

فرمایا!

''عبادت کا معنی عاجزی ہے لیکن اصل عبادت میرے محبوب ﷺ کی ادا کا نام ہے۔ میرے محبوب ﷺ نے اس

Marfat.com

طرح کیا تم بھی اسی طرح کرو۔''

ذی احتشام بھائیو!

چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

''یا اللہ! نمازیں پانچ فرض ہیں۔ جب جی چاہے پڑھ لیں۔؟''

فرمایا!

''نہیں بندے! نمازوں کے وقت مقرر ہیں۔ جب وقت آئے تو نماز پڑھا کرو۔''

یا اللہ! کوئی کام ہو تو دو تین اکٹھی ملا کر پڑھ لیں۔؟ مثلاً فصل کی کٹائی کا موسم ہو، فصل کی بیجائی کا موسم ہو، اس وقت آدمی بڑے مصروف ہوتے ہیں، سر کھجلانے کا وقت نہیں ملتا تو کیا اس وقت دو تین نمازیں اکٹھی کر کے پڑھ لیں۔؟

فرمایا!

''نہیں! نہیں۔!!! وقت پر نماز پڑھو۔ ظہر کی نماز ظہر کے وقت، عصر کی نماز عصر کے وقت، مغرب کی نماز مغرب کے وقت، عشاء کی نماز عشاء کے وقت۔''

''یا رب العالمین! یہ بات تو پکی ہوگئی کہ جو کچھ بھی ہو جائے نماز اس کے وقت میں پڑھی جانی چاہئے وقت آنے سے پہلے نہیں پڑھی جا سکتی، لیکن یا اللہ! جب میں نے حج کے احکام پڑھنے شروع کئے تو میں نے پڑھا کہ ''اگر کوئی میدانِ عرفات میں حاضر ہوا اور مرکزی امام کے پیچھے نماز پڑھی تو دو نمازیں ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھ لے۔ یا اللہ! اب یہ عصر کا وقت نہیں آیا اور پہلے ہی عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔؟''

فرمایا!

''بندے! وقت نہ دیکھ میرے محبوب ﷺ کی ادا دیکھ۔ اس جگہ اس نے ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھی تھی تو بھی پڑھ لے کیونکہ مجھے اس کی ادائیں بڑی پسند ہیں۔ پڑھنا تیرا کام ہے اور قبول کرنا میرا کام ہے۔''

''یا اللہ! شام کی نماز وقت ہوتے ہی پڑھ لینی چاہیے لیکن میں نے حدیث شریف میں پڑھا کہ حج کے دوران شام کی نماز مزدلفہ کے مقام پر پڑھنی ہے۔ یا اللہ! میدانِ عرفات سے مزدلفہ پہنچنے میں بڑی دیر لگتی ہے۔ عقل کہتی ہے کہ سورج جب غروب ہو جائے تو شام کی نماز جلدی پڑھ لینی چاہیے، لیکن یا اللہ! مزدلفہ کو پہنچتے پہنچتے بڑا اندھیرا ہو جاتا ہے، کوئی قافلہ رات نو بجے، کوئی دس بجے، کوئی رات گیارہ پہنچتا ہے۔ یا رب العالمین! بڑے لیٹ جاتے ہیں۔ لاکھوں آدمی ہیں، سڑکیں تھوڑی ہیں، پہنچتے پہنچتے دیر ہو جاتی ہے۔ مزدلفہ پہنچتے پہنچتے شام کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اے میرے مولا! اب کیا کیا جائے۔؟''

فرمایا!

''میرے بندے: فکر نہ کر۔ نماز مزدلفہ میں ہی پڑھنی ہے، چاہے آدھی رات ہو جائے۔''

''یا اللہ! شام کا وقت نہیں رہا۔؟''

فرمایا!

''وقت کی طرف نہ دیکھ میرے محبوب ﷺ کی عادت کی طرف دیکھ۔''

Marfat.com

((قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ))

(القرآن الکریم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر 31)

ترجمہ: ''کہہ دیجئے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا اور رحم والا ہے۔''

اے سکندر ! جسے مصطفیٰ ﷺ مل گیا

سچ تو یہ ہے کہ اسے خدا مل گیا

میرے پیارے پیارے دینی بھائیو!

ایک مرتبہ نبی کریم رؤف ورحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اعلان فرمایا!

''صحابہ! میں خود جہاد پر جاؤں گا۔''

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ سنا کہ حضور نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خود قیادت فرما رہے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں انگڑائیاں آئیں گویا زبان حال سے کہہ رہے تھے:

''خدایا! وہ وقت کب آئے گا جب ہم جانیں لے کر تیرے محبوب ﷺ کے ساتھ جائیں گے اور اپنی ان جانوں کو تجھ پر، تیرے محبوب ﷺ پر اور تیرے دین پر نچھاور کریں گے۔''

ایسے فرمانبردار اصحاب کسی کو نہیں ملے جیسے میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ کو ملے اور جنہوں نے لبِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک جنبش پر اپنا تن من سب کچھ وار دیا۔

محترم سامعین!

سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تیاریاں کر رہے ہیں۔ میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان کی شادی کا پہلا دن تھا۔ دن کو شادی ہوئی، رات شب زفاف ہے۔ یہ زندگی کی بہاروں کی پہلی رات ہے۔ ادھر حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے جب عالمِ خلوت میں ازدواجی حقوق پورے کئے تو ادھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا!

''لوگو! اللہ کے محبوب ﷺ غزوہ پر جا رہے ہیں۔''

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے فرمایا!

جہاد کا نقارہ بج گیا ہے۔ اے میری ہم سفر! میں میدانِ جنگ میں جا رہا ہوں۔ جی کرتا ہے کہ میں اپنے آقا ﷺ پر اپنی جان قربان کروں۔ میں تمہاری رائے چاہتا ہوں۔

میرے قابل صد احترام بھائیو!

ذرا غور کیجئے! نئی نویلی دلہن ہو، زندگی کی بہاروں کا پہلا دن ہو، عالمِ شباب کا دن ہو، اس عورت پر کیا گزری ہو گی جسے سامنے اپنی زندگی تاریک نظر آ رہی ہو۔ اس کو نظر آ رہا ہو کہ میرا شوہر مجھ سے جدا ہو جائے گا اور میری جوانی کی بہار لٹ جائے گی، لیکن صدقے جاؤں اس دلہن کے۔ اس نے عرض کیا!

''اے میرے سر کے تاج! مجھے معلوم ہے اگر میں آپ کو روکوں گی تو آپ تب بھی نہیں رکو گے، کیونکہ آپ

Marfat.com

کو ہمارے آقا ﷺ کا بلاوا آ گیا ہے۔ جایئے! میں آپ سے خوش ہوں۔"

قافلے کی روانگی کا وقت آ پہنچا۔ مدینہ منورہ میں پانی کی کمی ہے۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ پر بیوی کی قربت کی وجہ سے غسل واجب ہو چکا ہے۔ پانی جلدی میں نہ ملا۔ قافلہ چل پڑا۔ عشق کہنے لگا!

"حنظلہ! جلدی نکل کہیں قافلہ سے پیچھے نہ رہ جانا کیونکہ اگر محبوب ﷺ چلا گیا اور تو پیچھے رہ گیا تو پھر تو بخشش کے قابل نہیں۔"

محبوب کے دم سے سلامت ہے زندگی

ورنہ واصف! قیامت ہے زندگی

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ حالتِ جنابت میں گھر سے نکلے۔ دوڑ کر قافلے سے مل گئے۔ تلوار لہرائی، میدانِ جہاد میں جا کر کافروں کے لشکر پر شاہین کی طرح ٹوٹ پڑے اور اپنی جوانی کے جوہر دکھاتے ہوئے دینِ حق کی سربلندی کے لیے شہید ہو گئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پتہ چلا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کے جسم اطہر کو تلاش کیا لیکن تلاش بسیار کے باوجود وہ نہ ملا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی پریشانی کی حالت میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا!

"یارسول اللہ ﷺ! حنظلہ رضی اللہ عنہ کا جسم اطہر نہیں مل رہا۔"

رسول اللہ ﷺ نے آسمانوں کی طرف دیکھا اور فرمایا!

"اے میرے صحابہ! ٹھہر جاؤ۔ ابھی حنظلہ کا جسم تمہیں مل جائے گا۔ حنظلہ جنبی حالت میں شہید ہوئے تھے اس لیے میرے رب نے فرشتوں کو ان کے غسل کے لیے بھیجا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ کے مقرب فرشتے حنظلہ کو غسل دے رہے ہیں۔"

شہید اور بھی بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوئے تھے لیکن حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ وہ شہید ہیں کہ جنہوں نے بیوی کے بستر کو چھوڑ کر، جوانی کا جوبن اور عیش چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہا اور شہید ہو گئے۔ اس لیے ان کا لقب "غسیل ملائکہ" ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو غسل دینے کے لیے کیوں بھیجا؟ اس لیے کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے محبوب خدا ﷺ کی اتباع کی اور ارشاد ربانی ہے:

((قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ))

(القرآن الکریم، سورۃ آل عمران، آیت نمبر 31)

ترجمہ: "کہہ دیجئے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا اور رحم والا ہے۔"

کوئی آقا ﷺ کا بن کر تو دیکھے، آقا ﷺ کو راضی کر کے تو دیکھے، خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اسے اتنا محبوب بنائے گا اتنا پیارا بنا لے گا کہ اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

محترم ومعزز سامعین!

حضرت طلحہ ﷺ کی عمراٹھارہ سال تھی۔اٹھارہ سال کی عمراٹھتی جوانی ہوتی ہے۔زندگی کا کتنا پیاراموقعہ ہوتا ہے۔حضرت طلحہ ؓمدینہ سے تین میل کے فاصلے پر ہیں۔آپ ؓصبح آتے،ساری نمازیں اپنے آقا ﷺ کی اقتداء میں پڑھتے ہیں اور سارادن حضور نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں گزارتے ہیں۔

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

سارے نمازی نماز پڑھ کر گھروں کو چلے جاتے لیکن حضرت طلحہ ؓبیٹھ کرمحبوب خدا ﷺ کا چہرۂ اقدس دیکھتے رہتے۔چند دن گزر گئے ہیں کہ عاشقِ دلفگار نماز میں نہیں آئے۔سرکاردوعالم ﷺ نے پوچھا!

''طلحہ نظر نہیں آتے۔؟''

صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا!

''یارسول اللہ ﷺ! بیمار ہیں۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

صحابہ ؓ! چلو! آج طلحہ ؓ کی تیمارداری کیلئے جاتے ہیں۔

کیا مقدر ہے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔!

یقیناً آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ ﷺ

سرکاردوعالم ﷺ عیادت کیلئے تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے یعنی موت کے آثار ظاہر ہیں۔حضور نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی۔حضرت طلحہ ؓ کے گھر والے ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔جب سرکاردوعالم ﷺ حضرت طلحہ ؓ کے گھر سے باہر نکلے تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا!

اگر آج رات مجھے موت آجائے تو حضور نبی کریم ﷺ کو اطلاع نہ دینا کیونکہ راستے میں یہودیوں کی بستیاں ہیں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ میری وجہ سے میرے آقا ﷺ کو تکلیف دیں۔مجھے یہ بات ہرگز گوارا نہیں ہے کہ میرے مرنے کے بعد کوئی میری وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کو تکلیف دے۔جب رات آئی تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا۔مسلمانوں سے کہہ کر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دفن کروادیا گیا۔

جب سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ ﷺ فرمایا!

''صحابہ! مجھے کیوں نہ بتایا۔؟''

عرض کیا گیا۔!

''یارسول اللہ ﷺ! طلحہ ؓ کو یہ بات گوارا نہیں تھی کہ ان کی وجہ سے آپ ﷺ کو کوئی تکلیف ہو۔''

میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ نے جب یہ بات سنی تو وہیں کھڑے ہوکر دعا کرتے ہوئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا!

Marfat.com

((اَللّٰھُمَّ لِقِیهِ وَاِنَّهٗ یُضۡحِكُ اِلَیۡكَ وَاِنَّكَ تُضۡحِكُ اِلَیۡهِ))

ترجمه: ''اے میرے مولا! جب طلحہ تجھ سے ملے تو خوش ملے اور تو بھی اس سے خوش ہو۔''

میرے قابل صد احترام دینی بھائیو!

یہ جوانی کا انعام ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم جوانی میں بھی محبوب خدا ﷺ کی سنتوں کی پیروی کریں۔ خدا کی قسم! ہم جتنی اعلیٰ پیروی کریں گی اتنا اجر بھی ملے گا۔

محترم سامعین!

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپ ﷺ سے محبت، توقیر، احترام، اطاعت، حکم کی بجا آوری، خیر خواہی، دوستوں سے محبت، دشمنوں سے نفرت، اگرچہ وہ لوگوں میں کتنا محبوب معزز کیوں نہ ہوتا، آپ ﷺ کی سنت کی تعظیم، اس کا دفاع، آپ ﷺ کے اخلاق اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اس میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔

حضرت عروۃ بن زبیر، حضرت مسود بن مخرمۃ اور حضرت مروان رضی اللہ عنھم سے بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کیلئے نکلے (اس میں ہے) عروہ بن مسعود نے کہا:

''اے محمد! میں دیکھ رہا ہوں لوگ آپ کو چھوڑ جائیں گے اور بھاگ جائیں گے۔''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

((امصص بظر اللات انحن نفر عنه و ندعه؟))

''جا کر اپنے بت لات کی شرمگاہ چوم، کیا ہم آپ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگنے والے ہیں؟''

کہنے لگا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا: ابوبکر ہیں۔ کہنے لگا: قسم خدا کی! اگر اُس احسان کا بدلہ میں نے چکا دیا ہوتا جو تیرا مجھ پر ہے تو میں ضرور تجھے جواب دیتا۔

پھر اس نے آپ ﷺ سے گفتگو شروع کی، دوران گفتگو وہ آپ ﷺ کی مبارک داڑھی پر ہاتھ رکھتا، حضرت مغیرہ بن شعبہ آپ ﷺ کے پاس تلوار لئے کھڑے تھے اور انہوں نے خود پہنا ہوا تھا، جب عروۃ نے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کی طرف ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے اس کے ہاتھ پر تلوار کا دستہ مارا اور کہا:

((اخریدك عن لحیة رسول الله))

''آپ ﷺ کی داڑھی مبارک سے ہاتھ کو پیچھے رکھ۔''

عروہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کہنے لگے: میں مغیرہ بن شعبہ ہوں۔ عروہ نے کہا: اے دھوکہ باز! میں تیرے بارے میں بات نہیں کر رہا۔

پھر عروہ نے اپنی آنکھوں سے صحابہ کے معاملات کو دیکھا اور کہا:

((فواللہ ما تنخم رسول اللہ نخامة الا وقعت فی کف رجل منھم فدلك بھا وجھه و جلده))

''خدا کی قسم! آپ ناک چھینکتے تو ان کے ہاتھوں پر ہوتا، ہر کوئی لے کر اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا۔''

Marfat.com

((واذا امرھم ابتدروا امرہ))

''جب کوئی حکم دیتے تو بجالانے میں بہت جلدی کرتے۔''

((وانا توضا کادوا یقتتلون علی وضولہ))

''جب وضوفرماتے تو آپ ﷺ کے بچے ہوئے پانی کو حاصل کرنے میں قریب تھا لڑ پڑتے۔''

((واذا تکلموا خفضوا اصواتھم عندہ))

''گفتگو کے وقت آپ ﷺ کے پاس آواز کو پست رکھتے۔''

عروہ نے واپس جا کر قوم سے کہا: میں بڑے بڑے بادشاہوں مثلاً قیصر، کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں۔

((واللہ ان رایت ملیکا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم اصحاب محمد محمدا))

(بخاری، کتاب الشروط)

''اللہ کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کی ایسی تعظیم نہیں دیکھی جو محمد کے غلام محمد کی کرتے ہیں۔''

اس واقعہ میں تعظیم صحابہ کے کئی مظاہر ہیں، عروہ کے دعویٰ (صحابہ بھاگ جائیں گے) کا رد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کس انداز سے کیا اور واضح کیا کہ اسلام کی قربت، رشتہ داری سے کہیں قوی ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے عروہ کے ہاتھ سے ضرب لگائی حالانکہ وہ ان کا سگا چچا تھا اور پھر گفتگو کے دوران داڑھی کی طرف ہاتھ بڑھانا عربوں کا معمول بھی تھا لیکن حضرت مغیرہ کو گوارا نہ ہوا۔

پھر عروہ نے صحابہ کی تعظیم کے جو مظاہر دیکھے ان کا تبرک لینا اور آپ ﷺ کی توقیر اور احترام کرنا یہ سب کا سب ایسی محبت و تعظیم ہے جس کی مثال پیش ہی نہیں کی جا سکتی۔ مثلاً: ناک مبارک سے تبرک لینا، وضو کے پانی کے لئے قتال، خدمت اقدس میں آواز کا پست رکھنا اور تعظیم کی خاطر چہرہ اقدس کی طرف نظر بھر کر نہ دیکھنا وغیرہ۔

محترم بھائیو!

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو سرخ رنگ کے خیمہ میں دیکھا:

((رایت بلالا اخذ وضو رسول اللہ ورایت الناس یبتدون ذاك الوضوء فمن اصاب منہ شیا تمسح بہ ومن لم یصب منہ شیاء اخذ من بلل ید صاحبہ))

(بخاری، کتاب الصلاۃ)

''میں نے بلال کو آپ ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی پکڑے دیکھا، لوگ اس سے پانی حاصل کر رہے تھے، جسے کچھ ملتا وہ اسے جسم پر مل لیتا اور جسے نہ ملتا وہ دوسرے کے ہاتھ سے اس کی تری حاصل کر رہا تھا۔''

اس کی متعدد سندیں اور متعدد روایات ہیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہ تھا، میرے نزدیک آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بڑا نہ تھا:

((ما کنت اطیق ان املا عینی منہ اجلالا لہ وسئلت ان اصفہ ما اطقت لا نی لم اکن املا عینی منہ))

Marfat.com

(مسلم، کتاب الایمان)

''میں آپ ﷺ کے اجلال واکرام کی وجہ سے آپ ﷺ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکا۔ اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کے سراپا کے بارے میں پوچھے تو میں نہیں بتا سکوں گا کیونکہ میں آپ ﷺ کو نظر بھر کر دیکھ ہی نہیں سکا۔''

یہ حال صرف حضرت عمرو العاص کا نہیں بلکہ تمام صحابہ کا ہے۔

ذی وقار سامعین!

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لم یکن شخص احب الیھم من رسول اللہ ﷺ))

''صحابہ کو آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہ تھا۔'' (ترمذی، کتاب الادب)

ترمذی نے روایت کر کے اسے صحیح کہا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے قرض کی ادائیگی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

((واللہ ان مجلس بنی سلمۃ لینظرون الیہ ھو احب الیھم من عیونھم ما یقربونہ مخافۃ ان یوذوہ)) (دارمی: 1-28)

''اللہ کی قسم بنوسلمہ کے لوگ آپ ﷺ کو تک رہے تھے، آپ ﷺ کی ذات انہیں ان کی آنکھوں سے بھی محبوب تھی لیکن وہ اس خوف کی وجہ سے قریب نہ آئے کہیں تکلیف نہ ہو۔''

دارمی اور احمد نے اسے رجال صحیح سے روایت کیا، حافظ ابن حجر نے اسے حسن کہا۔

(فتح الباری 7-398)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((لقد رایت رسول اللہ والحلاق یحلقہ و اطاف بہ اصحابہ فما یریدون ان تقع شعرۃ الا فی یدرجل))

''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ حجام آپ ﷺ کی حجامت کر رہا ہے۔ صحابہ حلقہ بنا کر ارد گرد بیٹھے ہیں، کوئی بال زمین پر نہ گرنے دے رہے تھے بلکہ اپنے ہاتھوں پر لے لیتے۔'' (مسلم، کتاب الفضائل)

ان کے مظاہر محبت میں سے، آپ ﷺ پر فدا ہونا، آپ ﷺ کا دفاع کرنا، آپ ﷺ کی ہر تکلیف کو اپنے اوپر لینا، آپ ﷺ کی خدمت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے ہر بڑی قربانی دینا ان کیلئے نہایت آسان تھا۔ یہ موضوع بڑا وسیع ہے۔

انہی مظاہر میں سے احد کے دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے:

((یا نبی اللہ بابی انت وامی لا تشرف لا یصبك سھم من سھام القوم نحری دون نحرك))

(بخاری، کتاب المغازی)

''اے نبی اللہ! میرے والدین آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ آپ ﷺ نہ جھانکیں کہیں دشمن کا تیر نہ لگ جائے، میرا سینہ آپ ﷺ کے سینہ کے سامنے حاضر ہے۔''

Marfat.com

حضرت ابو دجانہ نے بھی احد کے دن آپ ﷺ کا اس قدر دفاع کیا۔

((حتی صار ظهره کالقنفذ من السهام))

''حتیٰ کہ ان کی پشت تیر لگنے کی وجہ سے چھلنی ہوگئی۔''

اور بہت سے انصاری صحابہ نے دفاع کرتے ہوئے جان دے دی۔

محبت وتعظیم صحابہ کا ایک مظاہرہ یہ بھی تھا، حضرت جابر سے مروی ہے:

((عدم ابتداء بالاکل قبله ﷺ))

''صحابہ آپ ﷺ سے پہلے کھانا شروع نہیں کرتے تھے۔'' (مسند احمد 3-351)

اس روایت کو حاکم نے صحیح کہا اور ذہبی نے اس حکم کو ثابت رکھا ہے۔

ذی وقار بھائیو!

محبت وتعظیم کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ رسول اللہ ﷺ کا دست مبارک لگ جاتا اس کا بھی احترام کرتے۔

حضرت عثمان بن عفان کا بیان ہے:

((ما تغنیت ولا تمنیت ولا مست ذکری بیمینی منذ بایعت بها رسول الله ﷺ))

(ابن ماجہ، کتاب الطہارت)

''نہ میں نے گانا گایا اور نہ میں نے زنا کیا، نہ میں نے اس دائیں ہاتھ سے ذکر کو مس کیا۔ جب سے میں نے اس ہاتھ سے رسول ﷺ کی بیعت کی ہے۔''

حضرت عمران بن حصین سے بھی اس طرح منقول ہے، حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے اس حکم کو ثابت رکھا۔

(المستدرک 4-109)

ان کی محبت وتعظیم کا ایک مظاہرہ یہ بھی تھا کہ اپنے والدین اور اپنی جان کو حضور ﷺ پر فدا کرتے، مثلاً: کہتے:

((جعلنی الله فداك او فداك ابی وامی و بابی انت وامی))

''مجھے اللہ آپ ﷺ پر فدا فرمائے۔ ہمارے والدین آپ ﷺ پر فدا ہوں۔''

حضور ﷺ سے ان کی محبت وتعظیم کا ایک مظاہرہ یہ بھی تھا:

((انا قدموا من سفر بدووا به فنظروا الیه وسلموا علیه قبل ان یذهبوا الی بیوتهم))

''جب کسی سفر سے واپس ہوتے تو اپنے گھر جانے سے پہلے آپ ﷺ کی زیارت کرتے، سلام عرض کرتے، پھر گھر جاتے۔''

جیسا کہ حضرت عمران بن حصین سے ترمذی اور حاکم نے نقل کیا ہے۔

ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح کہا۔

(متدرک 3-111)

آپ ﷺ سے محبت واحترام کا یہ تعلق تھا کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کی تکریم کرتے مثلاً: حضرت سلمہ کا قول ہے:

Marfat.com

((والذی کرم وجه محمد ﷺ))

''قسم اس ذات اقدس کی جس نے آپ ﷺ کے چہرہ انور کو یہ بزرگی بخشی۔''(المسلم کتاب الجہاد)

سامعین وحاضرین!

ان کے مظاہر محبت میں سے ایک یہ بھی ہے۔ ہجرت کے موقع پر جب آپ ﷺ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے تو وہ آپ ﷺ کے نچلی منزل پر ٹھہرنے سے پریشان ہوئے اور ساری رات بیوی کے ساتھ اوپر والی منزل میں ایک کونے میں بسر کی اس خوف سے کہ کہیں ہماری حرکت سے رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ ہوحتیٰ کہ عرض کیا:

((لا اعلو سبقیفة انت تحتها حتی تحول))

''جس چھت کے نیچے آپ ﷺ ہوں میں وہاں اوپر نہیں رہ سکتا تو رسول اللہ ﷺ پھر اوپر تشریف فرما ہو گئے۔''(مسلم، کتاب الاشربہ)

ذی احتشام بھائیو!

صحابہ کی محبت یہ بھی تھی اگر بچے زیارت رسول اللہ ﷺ کیلئے چند دن نہ جاتے تو ان کی مائیں ان سے ناراض ہوتیں اور انہیں ڈانٹتیں جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے انہیں ڈانٹا:

((لا نه لم یر رسول ﷺ عدة ایام))

''کیونکہ انہوں نے چند دنوں سے آپ ﷺ کی زیارت کا شرف نہیں پایا تھا۔''(مسلم، کتاب الجہاد)

ترمذی نے اسے روایت کیا اور حسن کہا، اسے امام احمد اور امام نسائی نے السنن الکبریٰ میں ذکر کیا۔

یہ بھی محبت کا ہی مظہر ہے کہ جب ازواج مطہرات کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور آخرت کو ہی پسند کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق نے جیش اسامہ کو روانہ کیا اور اس جھنڈے کو نہ کھولا جسے خود رسول اللہ ﷺ نے باندھا تھا۔

محترم اسلامی بھائیو!

صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی اشیاء کی تعظیم کرتے حتیٰ کہ کسی مشرک کو چھونے نہ دیتے جیسا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد ابوسفیان سے کیا، جب فتح مکہ سے پہلے ان کے ہاں آیا تو آپ ﷺ کی بچھی ہوئی چادر لپیٹ لی تا کہ وہ اس پر نہ بیٹھ جائے۔

حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا یہ احترام کیا کہ ابوسفیان کی بیوی ہندہ کو اس سے قتل نہ کیا کہ یہ عورت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی تلوار سے قتل کرنا مناسب نہیں۔

یہ بھی تعظیم ہی کا مظاہرہ تھا کہ بعض صحابہ کرام نے بال نہ مونڈوائے کیونکہ انہیں رسول ﷺ نے مس فرمایا تھا۔

صحابہ کی محبت کی ایک صورت یہ بھی تھی جب آپ ﷺ ان کے درمیان تشریف فرما ہوتے:

((لم یرفعوا الیه رؤسهم اعظاما له))

''تو آپ ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے آپ ﷺ کی طرف سر نہ اٹھاتے۔''

جیسا کہ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ میں ہے۔(مستدرک:1-120)

Marfat.com

میرے دینی بھائیو!

جب آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے ان کے سروں پر پرندے ہیں جیسا کہ بخاری میں حضرت ابوسعید خدری سے، امام احمد، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت براء اور امام احمد، ابوداؤد طیالسی اور حاکم نے حضرت اسامہ بن شریک سے روایت کیا ہے۔(البخاری، کتاب الجہاد) (المستدرک 1-120)

صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آواز بلند نہ کرتے اور اگر کوئی اور ایسا کرتا تو سختی سے منع کرتے۔ جیسا کہ امام احمد، ترمذی اور ابن حبان نے حضرت صفوان بن عسال سے نقل کیا ہے۔(مسند احمد 14-240)

صحابہ کی محبت کا ثبوت ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا کے اسلام پر ان کو جتنی خوشی ہوئی اتنی خوشی انہیں اپنے آباء کے ایمان لانے پر نہ ہوئی جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

موت کے وقت صحابہ کے یہ الفاظ بھی سامنے رہنے چاہئیں:

((غدا القی الاحبة محمدا ﷺ و حزبه))

''کل ہم اپنے محبوب محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں سے ملنے والے ہیں۔''(الشفاء 2-568)

محترم سامعین!

صحابہ کی محبت اس قدر انتہائی درجہ پر تھی کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ ہم دشمن کے ہاتھوں ریزہ ریزہ ہو جائیں مگر ایسا وقت نہ دیکھنا پڑے کہ ہم آرام سے بیوی بچوں میں ہوں اور ہمارے آقا ﷺ کے مبارک پاؤں میں کانٹا چبھ جائے، ابوسفیان نے حضرت زید بن دثنہ کی اسی تمنا کو سن کر کہا تھا:

((واللہ مارایت من الناس احدا یحب احدا کحب اصحاب محمد محمدا ﷺ))

(الشفاء 2-570)

''اللہ کی قسم! میں نے کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جو محمد ﷺ کے ساتھی محمد ﷺ سے کرتے ہیں۔''

بلکہ ان کی محبت تو ہر تصور سے بالاتر تھی، اگر ان کا کوئی عزیز رشتہ دار مثلاً: والد، بھائی یا خاوند و بیوی اللہ و رسول ﷺ کے دشمن تھے تو انہیں بھی قتل کرنے سے دریغ نہ کیا جیسا کہ حضرت ابوعبیدہ نے کیا، حضرت ابوبکر کی بیٹے سے جو گفتگو ہوئی تھی، حضرت عبداللہ نے خواہش کی مجھے اجازت دی جائے میں اپنے باپ عبداللہ بن ابی بن سلول کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیق کے بیٹے نے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک مرتبہ حضرت ابوبکر سے کہا:

''ابا جان! غزوہ بدر میں آپ میری تلوار کی زد میں کئی مرتبہ آئے لیکن میں نے آپ کو چھوڑ دیا۔''

حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا:

''اگر تم میری تلوار کی زد میں آتے تو میں تمہارے انکار اسلام کی وجہ سے تمہیں ہرگز نہ چھوڑتا۔''

صحابہ کی محبت کا ایک منظر یہ بھی تھا کہ حضرت عثمان کو کفار نے طواف کی اجازت دی مگر انہوں نے یہ کہہ کر طواف کعبہ سے انکار کر دیا:

((ما کنت لا فعل حتی یطوف به رسول اللہ ﷺ))

''جب تک اس کا طواف رسول ﷺ نہیں فرمائیں گے میں نہیں کر سکتا۔''(مسند احمد 4-324)

Marfat.com

محبت وتوقیر نبی ﷺ یہ بھی تھی جب ان میں بڑے مثلاً: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپ ﷺ سے گفتگو کرتے تو اتنی آہستہ کرتے کہ دوبارہ پوچھنا پڑتا کیا کہہ رہے ہو؟ (البخاری، کتاب التفسیر)

جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو محبت والوں کا حال یہ تھا کوئی تو بے ہوش ہو گیا، کوئی بیٹھا ہی رہ گیا، کسی کا دماغ چل بسا بلکہ کوئی فوت ہو گیا حتیٰ کہ حضرت ابوبکر کو خطبہ دینا پڑا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ایمان کی اصل بلکہ عین ایمان ہے۔ اس وقت تک کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت نہ ہو۔

یہ ہیں ابوبکر صدیق دو میں سے دوسرے، مکہ میں آپ لوگوں کا خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ انہیں سلام کی دعوت دے رہے تھے۔ کفار نے ان کی چادر سے پکڑ کر انہیں گھسیٹا اور اسقدر مارا پیٹا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ جب قدرے افاقہ ہوا تو فرمایا: مجھے حضرت محمد دکھا دیجئے جب ان کی والدہ انہیں دار ارقم میں لے آئیں تو بولے:

((زال عنی کل ما اجد برویتک یا رسول الله))

''اے اللہ کے رسول! آپ کا دیدار کر لینے کے بعد ہر تکلیف جو میں محسوس کر رہا تھا مجھ سے دور ہو گئی۔''

اے رسول اللہ کے خلیفہ! اللہ آپ سے راضی ہو! آپ پر سب تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اور طرح طرح کی مشقتیں جھیلتے ہیں مگر آپ کو کچھ فکر لاحق نہیں ہوتی اور یہ مشقتیں آپ کو مضطرب نہیں کرتیں۔ اگر آپ کو فکر ہے تو محض سلامتی رسول کا فکر ہے اور آپ پریشان ہیں تو صرف اسی کے لیے اور جب آپ کا دل سلامتی رسول سے مطمئن ہو جاتا ہے تو بس صرف اسی وقت اور اسی کے واسطے سکون آپ کے جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔

آپ خوشی سے جھوم اٹھتے ہیں اور آپ کے سارے دکھڑے اور مشقتیں دور ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے حب صادق کے مفہوم کی کتنی ہی پیاری اور دلکش تصویر ہے یہ وہ حب جس نے جناب رسول اللہ کی سلامتی اور آپ کی عافیت کو اپنی سلامتی وعافیت سے بھی زیادہ محبوب بنا دیا۔ بے شک آپ اے ابوبکر! تیرے اس نفس اور تیری اس روح سے جو تیری دو پسلیوں کے درمیان ہے تجھ زیادہ پیارے ہیں۔ اے میرے سردار! تجھے مبارک ہو یہ ذاتی وشخصی رغبتیں تیرے لیے باعث صد مسرت ہوں، آور مبارک ہو آپ کے لیے یہ کارنامہ جسے پیش کر کے آپ ہمیں یہ سکھا رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے لیے یہ کارنامہ جسے پیش کر کے آپ ہمیں سکھا رہے ہیں کہ رسول اللہ کی محبت کیسی ہونی چاہیے۔ اس میں کچھ اچنبے پن کی بات نہیں۔ آپ ہی تو وہ پہلی شخصیت ہیں جس نے سب سے پہلے آپ ﷺ کی تصدیق کی اور وہ بہتر ہستی ہیں جس نے آپ ﷺ کی پشت پناہی کی اور ان سب سے سچے ہیں جنہوں نے آپ ست دوستی کا دم بھرا اور آپ کی امت میں سے جو آپ کے جانشین بنے اور آپ کی سنت کی مظبوطی سے تھا، آپ ان سب سے زیادہ بہادر ہیں اور بے شک آپ کی خواہشات اور آپ کے سارے اعمال اس کے تابع تھے جو آپ لے کر آئے اور پھر اس میں کچھ انوکھا پن نہیں کہ لوگ اسی راستہ پر چلیں جس پر آپ چلے اور بعینہٖ اس طریقہ کار کو آپ کی محبت کے سلسلہ میں اپنائیں جو آپ نے اپنایا۔

ذی وقار بھائیو!

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، عقبہ بن ابی معیط آیا، اس نے آپ ﷺ کی گردن مبارک میں کپڑا ڈالا اور سخت کھینچا، حضرت ابوبکر نے اسے کاندھوں سے پکڑ کر دور کرتے ہوئے کہا:

((اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ))

''کیا تم اس وجہ سے ان کی جان کے دشمن ہو کہ یہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے۔؟'' (غافر:28)

حضرت اسماء اور حضرت انس رضی سے مروی روایت میں ہے کہ عقبہ نے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر کو پکڑ لیا۔ حضرت اسماء کا بیان ہے:

((فرجع الینا ابو بکر فجعل لا یمس شیئا من غدائرہ الارجع معہ))

''جب حضرت ابوبکر لوٹے تو ان کے سر اقدس کو ہاتھ لگانے سے بال جھڑ جاتے تھے۔'' (مجمع الزوائد:6-15)

ہجرت کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے محبت اور آپ کی قربانی بھی مثال ہے۔ اپنے آپ کو ہجرت سے روکے رکھا، جب رسولا للہ ﷺ نے ہجرت کی اطلاع دی تو اس پر خوشی میں رو دیئے، پھر ہجرت میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا، اول سے آخر تک، جبل ثور کی غار میں بھی، حضرت عبداللہ بن ابی بکر اور حضرت اسماء بنت ابی بکر اور خادم ابوبکر عامر بن فہیرہ کی خدمات قابل توجہ ہیں۔ غار کے دھانے پر مشرکین کو دیکھ کر آپ ﷺ کے بارے میں حضرت ابوبکر پریشان ہو گئے تو آپ ﷺ نے حوصلہ دیا اور فرمایا:

((ما ظنك یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثھما؟))

''اے ابوبکر! تمہاری کیا رائے ہے؟ ان دو کے بارے میں جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔؟''

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات مبارکہ نازل فرمائیں:

((الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفوا ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروھا وجعل کلمۃ الذین کفروا السّفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا، واللہ عزیز حکیم))

(التوبہ:40)

''اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی، جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا، جب دو میں سے دوسرا جب کہ وہ غار میں تھے اپنے دوست سے فرماتے تھے: غم نہ کھا

Marfat.com

بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارااوران فوجوں سے اس کی مدد کی جوتم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی اللہ ہی کی بات اونچی ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔''

راستہ میں کس طرح چلے،کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں،کبھی بائیں،کبھی آگے اور کبھی پیچھے حتیٰ کہ سراقہ بن مالک آ کر ملا،بدر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیمہ میں ان کے سوا کوئی نہ تھا،جب کوئی کافر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آنے کی کوشش کرتا تو تلوار سے اس پر حملہ آور ہوتے وہاں بہت سے واقعات رونپذیر ہوئے جو آپ کی سچی محبت پہ دلالت کرتے ہیں۔ پیچھے بھی ایسی روایات آئی ہیں جب ان کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو رو پڑتے۔حتیٰ کہ منقول ہے:

((انه مات بالسل))

''ابوبکر کا وصال ہجر میں لاغری کی وجہ سے ہوا۔''

یہ بھی منقول ہے:

((انه مات كمدا او حزنا))

''ابوبکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے غم میں فوت ہوئے۔''

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کا مقام بیان فرمایا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو کچھ ان کے دل میں تھا انہوں نے وہ بیان کر دیا،حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:

''ایک بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے وہ چاہے تو دنیا کو پسند کر لے چاہے تو بارگاہ خداوندی کو قبول کرے۔''

اس پر حضرت ابوبکر رو پڑے اور کہنے لگے:

((فديناك بآبائنا وامهاتنا))

''ہمارے آباء و مائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قربان۔''

ہمیں تعجب ہوا لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بندے کا تذکرہ فرمایا ہے اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا: ہمارے آباء اور مائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان،حالانکہ جس ہستی کو اختیار دیا گیا تھا وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابوبکر ہم سے زیادہ علم و معرفت رکھنے والے تھے۔

Marfat.com

ذی احتشام سامعین!

سب سے عزیز چیز انسان کے ہاں اس کی جان، اولاد اور مال ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر تذکرہ جہاد میں نفس کو مال سے پہلے ذکر فرمایا ہے جیسا کہ دیگر مقامات پر جہاد بالمال کا ذکر جہاد بالنفس پر مقدم رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ)) (التوبہ:111)

''بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے امل اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کیلئے جنت ہے۔''

ایک مقام پر فرمایا:

((لکن الرسول والذین امنوا معہ جھدوا باموالھم وانفسھم))(التوبہ:88)

''لیکن رسول اور جوان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا۔''

سیدنا ابوبکر نے اپنی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کروا دیا تو وہ تمام اہل ایمان کی والدہ قرار پائیں۔

رہا مال کا معاملہ تو حضرت ابوبکر نے کئی دفعہ سارا مال خرچ کر دیا خواہ وہ مدینہ کی طرف ہجرت ہو یا مدینہ منورہ میں کوئی ضرورت پیش آئی ہو۔

اس سلسلہ میں حضرت عمر سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مال صدقہ کرنے کا حکم دیا ان دنوں میرے پاس مال کی فراوانی تھی میں نے سوچا اس موقع پر میں ابوبکر سے بازی لے جاؤں گا۔ میں نے آدھا مال حاضر کر دیا، آپ ﷺ نے پوچھا: اہل کیلئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کیا: اس کے برابر چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت ابوبکر سارا مال لے آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: گھر والوں کیلئے چھوڑا؟ عرض کیا:

((ابیت لھم اللہ ورسولہ))

''میں ان کیلئے اللہ اور اس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔''

تو میں (حضرت عمر فاروق) نے کہا:

''میں کبھی بھی ابوبکر سے بازی نہیں لے جا سکتا۔''

اسے ابوداود، ترمذی، حاکم، دارمی اور بزار نے نقل کیا۔

ابن حبان نے صحیح میں سند صحیح کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا:

Marfat.com

((انفق ابو بکر علی رسول اللہ ﷺ اربعین الفا))

''حضرت ابو بکر سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چالیس ہزار درہم خرچ کیے۔'' (ابن حبان: 15-274)

اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا فائدہ مجھے ابو بکر کے مال نے دیا اس قدر کسی کے مال نے نہیں دیا۔

((بکی ابو بکر وقال ما انا و مالی الا لك))

''حضرت ابو بکر رو پڑے اور عرض کرنے لگے: میں اور میرا مال آپ ﷺ ہی کا تو ہے۔''

اسے امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابن حبان نے اسانید صحیح کے ساتھ روایت کیا۔ ترمذی نے اسے حسن کہا۔

محترم حاضرین!

حضرت ابو دردا سے منقول واقعہ کا آخری حصہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم نے میری تکذیب کی اور ابو بکر نے میری تصدیق کی:

((وواسانی بنفسه وماله))

''اور اپنی جان و مال سے میرے ساتھ تعاون کیا۔'' (بخاری، فضائل الصحابہ)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے مرض وصال کے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

((انه لیس من الناس احد امن علی فی نفسه وماله من ابیی بکر بن ابی قحافة))

(بخاری، کتاب الصلاۃ)

''لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ پر جان و مال میں احسان کرنے والے ابو بکر ابن ابی قحافہ ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ پر آپ کا مال و جان فدا کرنا اور ہر جگہ آپ ﷺ کو ہر شے سے مقدم رکھنا کئی مقامات اور جگہوں میں ثابت ہے۔ جب کفار قریش نے آپ ﷺ کو پریشان کیا تو ابو بکر صدیق نے ہی آپ ﷺ کا دفاع کیا، بہت سے صحابہ سے آپ ﷺ کی یہ قربانیاں منقول ہیں۔ بعض میں اس کی تفصیل ہے کہ ان کو بالوں سے کس طرح کھینچا گیا اور ان کو اتنا پیٹا گیا کہ چہرہ مسخ ہو گیا، بے ہوشی طاری ہوئی حتیٰ کہ قوم نے محسوس کیا کہ وصال ہو گیا ہے ہم یہاں ایک روایت پر اکتفا کر رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر کے بارے میں فرمایا:

((ان امن الناس علی فی صحبته وماله ابا بکر ولو کنت متخذا خلیلا من امتی لا

Marfat.com

تخذت ابا بکر الاخلة الاسلام، لا یبقین فی المسجد خوتة الا خوتة ابی بکر))

(بخاری، مناقب الانصار)

''وقت اور مال کے لحاظ سے جس نے سب سے زیادہ خدمت کی ہے وہ ابوبکر ہے، اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا مگر خلت اسلام ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے علاوہ کسی کا دروازہ باقی نہ رہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی الفاظ یہ ہیں:

((ولکنه اخی وصاحبی وقد اتخذ الله عزوجل صاحبکم خلیلا))

(مسلم، فضائل الصحابہ)

''لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں، تمہارے صاحب کو اللہ عزوجل نے اپنا خلیل بنا رکھا ہے۔''

اسی بنا پر صدیق اکبر کا لقب پایا، صاحب بھٹہرے اور حضور نے کئی مقامات اور مجالس میں ان کے درجات کا تذکرہ فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے آپ خلیفہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اور دیگر صحابہ کے درجات مزید بلند فرمائے ہمیں ان سے محبت عطا فرمائے اور ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جگہ عطا فرمائے۔ آمین

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

ان لوگوں کا شمار عقلمندوں میں سے ہے جو کہ یہ رائے رکھتے ہیں کہ محبت رسول اللہ ﷺ کا کمال ایمان کے ساتھ بلا واسطہ تعلق ہے۔ سنئے یہ ہیں رسول کریم ﷺ جو اپنی محبت اور اس کی حدود و مدارج کی وضاحت فرماتے ہوئے ہمیں آگاہ کرتے ہیں:

((لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین))

آپ ہمیں سکھاتے ہیں کہ کیسی آپ کی محبت ہونی چاہیے اور یہ ہیں خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق حق و سچ بولنے والے جو رسول اللہ سے عرض کرتے ہیں:

''اے اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ یقیناً مجھے ہر چیز سے بڑھ کر پیارے ہیں، سوائے میری اپنی جان کے۔''

مگر رسول اللہ ﷺ انہیں یہ جواب دیتے ہیں:

((لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین))

''نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان جان ہے جب تک میں تمہیں تمہاری جان سے بھی زیادہ پیارا نہ ہوں اس وقت تک تم کامل الایمان نہیں ہو سکتے۔''

Marfat.com

حضرت عمر فاروق نے عرض کی: یارسول اللہ! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا: ''اب اے عمر! آپ اس درجہ پر پہنچے ہیں جو کمال ایمان کا درجہ ہے اور اب آپ کی محبت کامل محبت کہلانے کی مستحق ہے۔

یہ انصار کی ایک عورت ہے جس کا بھائی، باپ اور خاوند جنگ احد میں شہید کر دیئے گئے۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جنگ کر رہے تھے۔ جب لوگوں نے اسے ان کی موت کی خبر سنائی تو اس نے کچھ پرواہ نہ کی، کیونکہ سلامتی رسول ہی اس کی تمنا اور اس کا مقصود زندگی تھا، جو ہر چیز سے پہلے بلکہ اس سے بھی پیشتر کہ وہ ان سب کی مصیبت کے بارے میں سوچتی اسے مشغول کیے ہوئے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں دیکھتے ہی وہ چلا اٹھی:

((مافعل برسول اللّٰه))

''رسول اللہ کے ساتھ کیا کیا گیا۔؟''

وہ جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کی سلامتی کے بارے میں افسوس واضطراب میں مبتلا تھی، جب لوگوں نے اسے بتایا کہ آپ ﷺ بحمد اللہ تیری خواہش کے مطابق بخیر و عافیت اور صحیح وسالم ہیں تو اسی وقت آناً فاناً یہ خبر سن کر باوجود اپنی مصیبت کی شدت اور اپنی تکلیف کی زیادتی کے مطمئن ہو جاتی ہے اور کہتی ہے:

''خدارا! مجھے ان کا دیدار کرایئے تاکہ میں ان کی طرف ایک نظر بھر کے دیکھ لوں۔''

جب اس نے آپ کو دیکھا تو اپنا وہ مشہور کلمہ کہا جو ضرب المثل بن چکا ہے مرور ادوار و تاریخ کے ساتھ ساتھ ایک جگمگاتا ہوا نور ہے جو اس انصاری عورت کے ایمان پر گواہ ہے اور وہ یہ ہے:

((كل مصيبته بعدك جلل يارسول الله!))

''یارسول اللہ! آپ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت حقیر ہے۔''

میرے دینی بھائیو!

اس انصاری عورت کے ایمان کی یہ کتنی دلکش تصویر ہے جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کی محبت کی حدود اس کے مراتب و مدارج اور اس کے کمال کے بارے ہمیں ایک دور رس سبق دیا ہے۔ جب ہم اس انصاریہ کا قصہ پڑھ رہے ہوتے ہیں تو ہم آج بھی اس محبت کے مراتب کو اور اس کی چاشنی کو محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔

یہ وہ سچی محبت تھی جس کی مہک مرور تاریخ کے ساتھ ساتھ دم بدم تازہ بہ تازہ اور نو بہ نو ہوتی جا رہی ہے۔

محترم سامعین!

اب سنئے زید بن الدثنہ کے بارے میں جس وقت انہیں مشرکین مکہ نے قتل کرنے کی غرض سے حرم شریف سے

Marfat.com

باہر نکالا تو ابوسفیان نے جو ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے ان سے کہنے لگے:

''اے زید کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ حضرت محمد اس وقت ہمارے پاس ہوتے اور ہم معاذ اللہ ان کی گردن مار دیتے اور تو اپنے گھر والوں میں آرام سے ہوتا۔؟''

زید نے جو جواب دیا وہ ابواب تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ وہ کچھ یوں تھا:

''نہیں نہیں ہرگز نہیں! بخدا میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ حضرت محمد کو کانٹا چبھے اور وہ تکلیف میں ہوں اور میں اپنے گھر والوں میں آرام سے بیٹھا رہوں۔''

یہ سن کر اس دن ابوسفیان بول اٹھا میں نے لوگوں میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جو کسی سے اتنی محبت رکھتا ہو جتنی محبت اصحاب محمد کو محمد سے ہے۔

تـفـحیـھـم میں سولی چڑھتے وقت بعینہ ایسا ہی قصہ، ایسے ہی ثابت قدمی اور ایسی ہی محبت حضرت حبیب کے بارے میں منقول ہے۔

اسی طریقہ سے صحابہ کرام جناب رسول اللہ کی مدافعت میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرتے اور آپ پر قربان ہونے کے لیے اپنی روحوں کا نذرانہ پیش کیا کرتے اور آپ ﷺ کی خوشی اور آپ کی راحت کی خاطر ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے اور تکلیف کو آپ سے دور کرنے میں ایک دوسرے سے جلدی کرتے۔

اور یہ غزوہ ہے جب کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنے جسم کے ساتھ ڈھانپ لیا اور آپ کے اوپر لیٹ گئے وہ کسی جنگ میں آپ کا دفاع کر رہے تھے۔ تیر آپ کی پشت پر آ کر لگتے تھے۔ وہ جناب رسول اللہ کے اوپر جھکے ہوئے تھے اور ابھی تک حضور کے سر مبارک کے اوپر ہی تھے کہ انہیں شہید کر دیا گیا۔

جنگ احد کے موقع پر حضرت طلحہ نے عرض کیا:

((نحری دون نحرك يارسول الله ﷺ))

''یارسول اللہ! آپ کے سینہ مبارک کے بدلے میرا سینہ حاضر ہے۔''

چنانچہ اسی دن ان کا ہاتھ شل ہو گیا۔

ذی احتشام سامعین!

ابو دجانہ نے بھی ایسا ہی کہا تھا تو ان کے سینے میں ایک تیر آ کے لگا اور ایسے ہی حضرت قتادہ کی زبان سے نکلا تھا اور ان کی ایک آنکھ میں تیر آ کے لگا۔ جناب رسول اللہ نے اسی وقت ان کی آنکھ کو درست فرما دیا۔

چنانچہ ان کی یہ آنکھ دوسری آنکھ کی بہ نسبت زیادہ خوبصورت ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے:

((رجال صدقوا ماعاهدوا الله عليه))

''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ اپنے کیے گئے عہد کو اچھی طرح نبھایا اور جناب رسول اللہ کی محبت میں سچے ثابت ہوئے۔ اپنے محبوب رسول کی سلامتی کے لیے بڑی فراخدلی کے ساتھ اپنے مال، اپنی اولاد اور اپنی جانیں نچھاور کر دیں۔

Marfat.com

یہ ان کی محبت کی صداقت اور ان کی وفا کی انتہا ہے۔عقیدہ میں پختگی اور ثابت قدمی ہے۔
بلاشبہ انہوں نے ہمارے لیے محبت کی خوبصورت ترین تصویریں نقش کر دی ہیں۔انہیں اس بات کا یقین کامل تھا کہ بے شک نبی کریم ﷺ مومنین کی جانوں کی بہ نسبت بھی ان کے زیادہ قریب ہیں۔
اور وہ اس بات پر بڑا حرص رکھتے تھے کہ ان کی ساری خواہشات اور ان کے تمام تصرفات محض اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول کلی محبت اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر لبیک کہنے کے لیے ہوں:

((قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ))

(القرآن الکریم،سورۃ آل عمران،آیت نمبر 31)

ترجمہ: ''کہہ دیجئے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا اور رحم والا ہے۔''

اور زمانی صلح اور زمانہ امن میں بھی وہ حضرات آپ ﷺ کے اتباع میں ایسے ہی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرتے تھے جیسے جنگوں میں آپ کی مدافعت میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی تمنا رکھتے تھے۔

محترم حاضرین!

اصحاب السیر نے ذکر کیا ہے کہ قریش نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک سفارت بھیجی۔اس وقت آپ ﷺ حدیبیہ میں مقیم تھے۔ان کے سفیر نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ وضو فرمارہے ہیں اور صحابہ کرام جناب رسول اللہ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو اپنے جسموں پر مل رہے ہیں۔جب وہ مکہ واپس آیا تو مکہ والوں سے یوں مخاطب ہوا:

''اے اہل مکہ! محمد کا خون کیسے بہایا جاسکتا ہے؟ ان کے اصحاب تو ان کے وضو کے قطروں کو بھی زمین پر نہیں گرنے دیتے، وہ ان کے وضو کا پانی حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے لڑ پڑتے ہیں، جس کو اس پانی سے کچھ نہ ملے وہ اپنے ساتھ کا پانی پکڑ کو اپنے چہرہ پر پھیر لیتا ہے۔''

اور یہ حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔اب ان کی سنیئے فرماتے ہیں:

((كان رسول الله احب الينامن اموالناو اولادناو ابائنا و امهاتنامن الماء البارد على الظلماء))

''جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے مالوں، اپنی اولاد، اپنے باپوں، اپنی ماؤں اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پیارے تھے۔''

رسول اللہ ﷺ پر اللہ کی طرف سے درود و سلام ہو۔اے میرے سردار! اے اللہ کے رسول! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور آپ کو خلق عظیم پر پیدا فرمایا ہے اور مومنین کے ساتھ بہت نرمی کرنے والا اور رحم کرنے والا بنایا ہے۔

اس حقیقت کو قرآن یوں بیان فرماتا ہے:

((وانك لعلى خلق عظيم))

''اس میں کچھ انوکھا پن نہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو چن لیا ہے۔''

وہ خود اور اس کے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں۔اس نے تمام رسالتیں آپ پر ختم کر دیں اور آپ کو اس دن

Marfat.com

منصب شفاعت سے نوازے گا جس دن اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کو سفارش نہیں کر سکے گا اور اس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں پر محیط ہے (یعنی اس کا علم وسیع ولا متناہی ہے)

((ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما))

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو!تم بھی آپ پر درود پڑھو اور خوب سلام کرو۔''

محترم حاضرین!

امام مسلم نے حضرت واثانہ بن الاسقع سے روایت کی ہے۔انہوں نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے ہاشم کو بنی ہاشم سے مجھے۔''

تب تو اس بات میں ذرا بھر بھی شک نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی محبت ہی تکمیل ایمان ہے اور یہ وہ محبت تھی جس نے ان صحابہ کرام اور جوان کے راستہ پر چلے ان کے نزدیک اللہ کے دین کی خاطر اور نبی کریم سے مدافعت میں قربانی دینے کو اور اپنی جانیں نچھاور کرنے کو محبوب بنا دیا اور اسی قاعدہ وکلیہ کے مطابق مسلمان کا ہر عمل بجز حب رسول کے ناقص رہتا ہے اور اس کا ایمنا نامکمل ہوتا ہے۔

یہاں اس کی وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ ایک مسلمان سے مطلوب ہے کہ اس کا ایمان اس کے دل اور اس کے جوارح میں کامل صورت میں موجود ہو۔ناقص ہرگز نہ رہنے پائیں۔

لیکن ایسا ایک ہی دفعہ فوری طور پر نہیں ہو جاتا۔ہمیشہ اس کی ابتداء قبول اسلام سے ہوتی ہے۔جب کہ ایک فرد اپنی زناب اور اپنے وجود کو دین کے تابع بنا دیتا ہے اور اس کے اعضاء کلمہ توحید اور جو کچھ جناب رسول اللہ ﷺ لے کر آئے اس کے مطیع ہو جاتے ہیں۔پھر اس کے بعد ایمان کا نمبر آتا ہے۔مگر اس کے ساتھ ساتھ صحیح تربیت کا ہونا ضروری ہے اور یہی ہو صحیح تربیت ہے جو نوجوانوں کے دلوں میں حب رسول کو اجاگر کرتی ہے اور اس ایمان کامل کی طرف انکی راہنمائی کرتی ہے جو محبت رسول پر قائم ہے۔یہ وہ قرآن ہے جوان اشخاص کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ بالا حقیقت کو واضح کرتا ہے جو پہلی دفعہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔انہوں نے اسلام تو قبول کر لیا تھا مگر تا حال ایمان ان کے دلوں میں راسخ نہیں ہوا تھا۔چنانچہ انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((قالت الاعراب آمنا قل لم تأمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم))(الحجرات:۱۴)

''گنوار بولے ہم ایمان لائے۔تم فرماؤ تم اینا تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔''

بے شک کمال ایمان بجز آپ کی محبت اور بجز آپ کی تعظیم کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے محقق نہیں ہوتا۔یہ تعظیم وہ تعظیم ہے جس میں نہ تو شرک کی آمیزش ہوتی ہے اور نہ ہی آپ کی ذات شریفہ میں اعتقاد ربوبیت

Marfat.com

ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے:

''میری مدح میں اس طرح غلو نہ کرو جس طرح نصاری نے عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کہا کہ وہ (معاذ اللہ) اللہ کے بیٹے اور وہ تین میں تیسرے ہیں اور یہ بہتان اور شرک عظیم ہے۔''

بے شک یہ ایک پاکیزہ اور عمدہ موقع ہے اس میں گھڑی بھر کے لیے ہم اپنے ایمانوں کو جناب رسول اللہ ﷺ کی محبت اور آپ کی سیرت کی تلاوت اور آپ کے خصائص وخصائل سے آگاہی کے جذبہ وشوق سے بھر دیتے ہیں۔ خصوصاً اس وقت جیسا کہ آپ کا یوم ولادت ہم پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ یہ مہینہ ہے جس میں آپ کا نور اس کائنات میں جلوہ فگن ہوا اور اس نے ساری کائنات کو روشن ومنور کر دیا۔''

اسے سعادتوں سے بہرہ ور کیا (سبحان اللہ) اسے کفر کی آندھیریوں سے اسلام کی روشنیوں کی طرف نکال لایا۔ کیا خوب ہے یہ یاد؟ ہمیشہ ہمیشہ اور تا بدالا باد مبارک ہو مسلمان کا آپ کا یہ سرمایہ محبت اور پھر یہ یاد اس مہینہ میں سبحان اللہ کیسا شرف عظیم ہے یہ؟ سوموار کے دن روزے رکھنے کے بارے میں ایک سائل کے سوال کے جواب میں حدیث میں یوں آتا ہے:

((فقال رسول الله هذايوم ولدت فيه وانزل علی فيه))

''یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی اور اسی دن میں مجھ پر وحی نازل کی گئی۔''

اور اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھاتے ہیں کہ نعمت والے دن (جس دن نعمت ملی ہو) نعمت کا یاد کرنا ایک کار مشروع ہے اور لائق ستائش فعل ہے۔ آپ پر صلوۃ وسلام ہو اے میرے سردار، اے اللہ کے رسول!۔

اللہ رب العالمین ہمیں حضور نبی کریم ﷺ کی سنتِ مطہرہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ قبر میں حشر میں کالی کملی والے کا ساتھ عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاه طٰه ویٰسین او آخر دعوانا ان الحمد الله رب العالمين

☆☆☆

Marfat.com

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر بیانات کا حسین مجموعہ

شان و عظمت میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

المعروف

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری

ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ، سپیریئر کالج سمبڑیال

فاضلہ مصباح اکرم

معلمہ مدرسہ غوثیہ رضویہ فیض القرآن

Marfat.com